تیسیر البیان

خلاصہ مضامین القرآن برائے تراویح

وَلَقَدْ يَسَّرْنَا الْقُرْآنَ لِلذِّكْرِ فَهَلْ مِن مُّدَّكِرٍ

سیّد فضل الرحمٰن

زوّار اکیڈمی پبلی کیشنز

بسم اللہ الرحمن الرحیم

تیسیر البیان

خلاصہ مضامین قرآن برائے تراویح

زوّار اکیڈمی پبلی کیشنز

تیسیر البیان

خلاصہ مضامین قرآن بہ رائے تراویح

سید فضل الرحمٰن

زوّار اکیڈمی پبلی کیشنز

اے۔۴/۱۸/۴، ناظم آباد نمبر ۴، کراچی۔ ۷۴۶۰۰، فون: ۳۶۶۸۴۷۹۰

zawwar academy publication

جملہ حقوق بہ حق ناشر محفوظ

نام کتاب: تیسیر البیان، خلاصہ مضامین قرآن برائے تراویح

مصنف: سید فضل الرحمٰن

اشاعت: جولائی ۲۰۲۴ء

تعداد: ایک ہزار

صفحات: ۳۲۰

ناشر: زوار اکیڈمی پبلی کیشنز

زوار اکیڈمی پبلی کیشنز

اے۔۴/۱۸، ناظم آباد نمبر ۴، کراچی۔۷۴۶۰۰، فون: ۳۶۶۸۴۷۹۰

info@rahet.org - www.rahet.org

zawwar academy publication

research academy for higher education & technology

فہرست

الٓمّٓ :۱	۱۱
سورۃ الفاتحہ	۱۱
سورۃ البقرہ	۱۲
سَيَقُوْلُ :۲	۲۱
تِلْكَ الرُّسُلُ :۳	۳۱
سورۃ آل عمران	۳۶
لَنْ تَنَالُوا :۴	۴۱
سورۃ النساء	۴۸
وَّالْمُحْصَنٰتُ :۵	۵۱
لَا يُحِبُّ اللّٰهُ :۶	۶۱
سورۃ المائدہ	۶۲
وَاِذَا سَمِعُوْا :۷	۷۱
سورۃ انعام	۷۴
وَلَوْ اَنَّنَا :۸	۸۱
سورۃ الاعراف	۸۵
قَالَ الْمَلَاُ :۹	۹۱
سورۃ الانفال	۹۸
وَاعْلَمُوْٓا :۱۰	۱۰۱
سورۂ توبہ	۱۰۳
يَعْتَذِرُوْنَ :۱۱	۱۱۱
سورہ یونس	۱۱۳
سورہ ہود	۱۲۰
وَمَا مِنْ دَآبَّةٍ :۱۲	۱۲۱
سورۃ یوسف	۱۲۷
وَمَآ اُبَرِّئُ :۱۳	۱۳۱
سورہ رعد	۱۳۴
سورۃ ابراہیم	۱۳۷
رُبَمَا :۱۴	۱۴۱
سورۃ الحجر	۱۴۱
سورۃ النحل	۱۴۳
سُبْحٰنَ الَّذِيْٓ :۱۵	۱۵۱
سورۂ بنی اسرائیل	۱۵۱

سورۃ کہف	۱۵۶	وَمَنْ يَّقْنُتْ : ۲۲	۲۲۱
قَالَ اَلَمْ : ۱۶	۱۶۱	سورۃ سبا	۲۲۳
سورۃ مریم	۱۶۳	سورۃ الفاطر	۲۲۶
سورۃ طٰہٰ	۱۶۶	سورۃ یاسین	۲۲۹
اِقْتَرَبَ : ۱۷	۱۷۱	وَمَالِىَ لَآ : ۲۳	۲۳۱
سورۃ الانبیا	۱۷۱	سورۃ الصافات	۲۳۳
سورۃ الحج	۱۷۶	سورت ص	۲۳۶
قَدْ اَفْلَحَ : ۱۸	۱۸۱	سورۃ الزمر	۲۳۸
سورۃ المومنون	۱۸۱	فَمَنْ اَظْلَمُ : ۲۴	۲۴۱
سورۃ النور	۱۸۵	سورۃ المومن	۲۴۳
سورۃ الفرقان	۱۸۸	حم السجدہ	۲۴۸
وَقَالَ الَّذِيْنَ : ۱۹	۱۹۱	اِلَيْهِ يُرَدُّ : ۲۵	۲۵۱
سورۃ الشعراء	۱۹۲	سورۃ الشوریٰ	۲۵۱
سورۃ النمل	۱۹۸	سورۃ الزخرف	۲۵۴
اَمَّنْ خَلَقَ : ۲۰	۲۰۱	سورۃ الدخان	۲۵۸
سورۃ القصص	۲۰۲	سورۃ الجاثیہ	۲۵۹
سورۃ العنکبوت	۲۰۷	حٰمٓ : ۲۶	۲۶۱
اُتْلُ مَآ اُوْحِىَ : ۲۱	۲۱۱	سورۃ الاحقاف	۲۶۱
سورۃ الروم	۲۱۲	سورۃ محمد	۲۶۳
سورۃ لقمان	۲۱۵	سورۃ الفتح	۲۶۵
سورۃ السجدہ	۲۱۷	سورۃ الحجرات	۲۶۷
سورۃ احزاب	۲۱۸	سورۃ ق	۲۶۸

سورۃ الذّٰرِیٰت	۲۷۰	سورۃ المعارج	۲۹۴
قَالَ فَمَا خَطْبُكُمْ: ۲۷	۲۷۱	سورۃ نوح	۲۹۵
سورۃ الطور	۲۷۱	سورۃ الجن	۲۹۶
سورۃ النجم	۲۷۳	سورۃ المزمل	۲۹۶
سورۃ القمر	۲۷۴	سورۃ المدثر	۲۹۷
سورۃ الرحمٰن	۲۷۵	سورۃ القیامہ	۲۹۸
سورۃ الواقعہ	۲۷۷	سورۃ الدہر	۲۹۹
سورۃ الحدید	۲۷۸	سورۃ المرسلات	۳۰۰
قَدْ سَمِعَ اللّٰهُ: ۲۸	۲۸۱	عَمَّ يَتَسَآءَلُوْنَ: ۳۰	۳۰۱
سورۃ المجادلہ	۲۸۱	سورۃ النباء	۳۰۱
سورۃ الحشر	۲۸۲	سورۃ النازعات	۳۰۲
سورۃ الممتحنہ	۲۸۴	سورۃ عبس	۳۰۲
سورۃ الصّف	۲۸۵	سورۃ التکویر	۳۰۳
سورۃ الجمعہ	۲۸۶	سورۃ الانفطار	۳۰۴
سورۃ المنافقون	۲۸۷	سورۃ المطففین	۳۰۴
سورۃ التغابن	۲۸۷	سورۃ انشقاق	۳۰۵
سورۃ الطلاق	۲۸۸	سورۃ البروج	۳۰۵
سورۃ التحریم	۲۸۹	سورۃ الطارق	۳۰۶
تَبٰرَكَ الَّذِىْ: ۲۹	۲۹۱	سورۃ الاعلیٰ	۳۰۶
سورۃ الملک	۲۹۱	سورۃ الغاشیہ	۳۰۷
سورۃ القلم	۲۹۲	سورۃ الفجر	۳۰۸
سورۃ الحاقہ	۲۹۳	سورۃ البلد	۳۰۸

سورۃ الشمس	۳۰۹	سورۃ العصر	۳۱۵
سورۃ اللیل	۳۰۹	سورۃ الہمزہ	۳۱۵
سورۃ الضحیٰ	۳۱۰	سورۃ الفیل	۳۱۵
سورۃ الانشراح	۳۱۰	سورۃ القریش	۳۱۶
سورۃ التین	۳۱۱	سورۃ الماعون	۳۱۶
سورۃ العلق	۳۱۱	سورۃ الکوثر	۳۱۷
سورۃ القدر	۳۱۲	سورۃ الکافرون	۳۱۷
سورۃ البینۃ	۳۱۲	سورۃ النصر	۳۱۸
سورۃ الزلزال	۳۱۳	سوۃ الہب	۳۱۸
سورۃ العادیات	۳۱۳	سورۃ الاخلاص	۳۱۹
سورۃ القارعہ	۳۱۴	سورۃ الفلق	۳۱۹
سورۃ التکاثر	۳۱۴	سورۃ الناس	۳۱۹

پیش گفتار

قران کریم کے ترجمے کے ساتھ ساتھ اس کے مضامین کے خلاصوں کی بھی ایک مضبوط روایت ہے، خصوصا اردو زبان میں کثرت کے ساتھ ایسے خلاصے اس وقت دست یاب ہیں، جنہیں عام طور پر رمضان المبارک میں تراویح کے موقع پر شرکائے تراویح کے سامنے بیان کرنے کے لیے تحریر کیا گیا ہے۔ رمضان خاص طور پر قرآن کریم کا مہینہ ہے، اس لیے اس ماہ مبارک میں اہل ایمان کی بڑی تعداد قرآن کریم کی سماعت کے ساتھ ساتھ اس کے مضامین سے واقفیت حاصل کرنے کی بھی خواہش مند ہوتی ہے، اس غرض سے بہت سے حلقے اس ماہ خاص طور پر متحرک رہتے ہیں، اور اس کار سعادت میں مصروف رہتے ہیں۔ والد گرامی جناب حافظ سید فضل الرحمٰن مدظلہ کی قرآن کریم اور موضوعات قرآن کریم سے دل چسپی کا سب سے پہلا مظہر آپ کی ترتیب فرمودہ لغات ہے، جو معجم القرآن کے نام سے معروف ہے، اور گزشتہ چالیس سے زائد برسوں سے تواتر کے ساتھ شائع ہو رہی ہے۔ معجم القرآن بہ یک وقت قرآن کریم کی لغت بھی ہے اور اشاریہ بھی۔ اس کی مقبولیت کا ایک سبب یہ بھی ہے کہ یہ اردو میں قرآن کریم کی پہلی لغت ہے، جس میں قرآنی الفاظ اصل شکل میں درج کیے گئے ہیں، وگرنہ عام لغات میں الفاظ کو مادے کی ترتیب سے درج کیا جاتا ہے، جس سے استفادے کے لیے عربی سے واقفیت ضروری ہے۔

اس کے بعد آپ نے قرآنی عربی کے نام سے ایک کتاب مرتب کی، جس میں قرآنی عربی سیکھنے والوں کو راہ نمائی فراہم کی گئی تھی۔

پھر آپ نے عوام الناس کی ضرورتیں پیش نظر رکھتے ہوئے عام فہم اور آسان زبان میں احسن البیان فی تفسیر القرآن کے نام سے قرآن کریم کی تفسیر کا سلسلہ شروع کیا، جو سترہ برس میں مکمل ہوسکا۔ پھر اس پر نظر ثانی کی، اور اب وہ چار جلدوں میں دست یاب ہے۔

اس کے بعد اسی کا خلاصہ ایک جلد میں جواہر البیان کے نام سے پیش کیا، جو اس وقت موجود مختصر کتب تفسیر میں اپنے اختصار اور سلاست کی وجہ سے نمایاں ہے۔

اب خلاصہ مضامین قرآن کے سلسلے میں یہ کتاب پیش کی جارہی ہے۔

اس خلاصے کو تحریر کرتے ہوئے یہ اہتمام کیا گیا ہے کہ ایک یا دو جملوں میں سورۃ کا مختصر تعارف ذکر کرنے کے بعد اس کے مضامین کو ترتیب کے ساتھ بیان کیا جائے اور اختصار کو اس حد تک پیش نظر رکھا جائے کہ تراویح کے بعد مختصر دورانیے میں بھی تراویح میں تلاوت کی گئی آیات کا خلاصہ پیش کیا جاسکے۔

ہمیں امید ہے کہ ہماری یہ کاوش بھی پسند کی جائے گی، اور ان شاء اللہ یہ کتاب قرآن کریم کے مضامین اور مباحث کا تعارف پیش کرنے کے ساتھ ساتھ قارئین میں قرآن کریم کی رغبت پیدا کرنے کا باعث بنے گی۔ اللہ تعالیٰ اسے قبول فرمائے، اور مؤلف، ناشر اور قارئین کے لیے ہر طرح سے نافع بنائے۔ آمین

سید عزیز الرحمٰن

۲۰ محرم الحرام ۱۴۴۶/ ۲۶ جولائی ۲۰۲۴ء

الٓمّٓ : ۱

سورۃ الفاتحہ

قرآن کریم کے تین بنیادی موضوع ہیں: توحید، رسالت اور قیامت

یہ سورت قرآن کریم کا پیش لفظ یا تعارف ہے اور سارا قرآن اس کی تفصیل اور تفسیر ہے۔ یہی سورت قرآنی تعلیمات، اس کی حکمتوں، اس کے معارف اور رموز و اسرار کی جامع ہے۔

قرآن کریم کی تلاوت شروع کرنے سے پہلے اعوذ باللہ من الشیطن الرجیم پڑھنا چاہیے۔ اس سے آدمی شیطان مردود کی زد سے نکل کر اللہ کی پناہ اور حفاظت میں آجاتا ہے۔

اسلام سے پہلے عرب کے لوگ اپنے کام بتوں کے نام سے شروع کرتے تھے۔ زمانۂ جاہلیت کے اس طریقے کو مٹانے کے لیے جو سب سے پہلی وحی نازل ہوئی اس میں قرآن کو اللہ کے نام یعنی بسم اللہ الرحمٰن الرحیم سے شروع کرنے کا حکم دیا گیا۔

فاتحہ شروع کرنے کو کہتے ہیں۔ قرآن کریم اسی عظیم الشان سورت سے شروع ہوتا ہے اس لیے اس کو سورۂ فاتحہ کہتے ہیں۔ اس کو ام القرآن اور سبع مثانی بھی کہتے ہیں۔ اس کی مثال تورات و انجیل اور زبور میں موجود نہیں۔ خود قرآن میں اس جیسی دوسری سورت نہیں ہے۔ یہ سورت بالاتفاق مکی ہے اور بالکل ابتدائی دور میں نازل ہوئی۔

اس سورت میں اللہ تعالیٰ نے بندے کو اپنی عبادت کا طریقہ بتایا ہے۔ پہلی تین آیتوں میں حمد کے آداب کی تعلیم ہے چوتھی آیت بندے اور خالق کے تعلق کو بیان کرتی ہے۔ آخری تین آیات میں ایک نہایت مختصر اور جامع دعا ہے، جس میں اللہ تعالیٰ سے ہدایت طلب کی گئی ہے اور یہود و نصاریٰ کے طور طریقوں سے بچنے کی درخواست ہے۔ یہود علم کے باوجود اپنی ضد و عناد کی بنا پر اللہ کے غضب کے مستحق ہوئے اور نصاریٰ جہالت کی بنا پر دین کی مقررہ حدود سے نکل کر غلو میں مبتلا ہوئے۔ وہ نبی کی تعظیم میں اتنے بڑھے کہ نبی کو خدا بنا دیا۔

سورۂ فاتحہ پڑھ کر آمین کہنا مسنون ہے۔

سورۃ البقرہ

اس سورت میں میں تمام سورتوں سے زیادہ شرعی احکام کا بیان ہے۔ بنیادی طور پر اس میں توحید و رسالت، تحویل قبلہ، نماز، روزہ، زکاۃ، حج، جہاد، انفاق فی سبیل اللہ، نکاح و طلاق، بیع و شرا، سود و قرض وغیرہ سے متعلق احکام کا بیان ہے۔ بقرہ اسم جنس ہے، اس لیے گائے اور بیل دونوں پر بولا جاتا ہے۔ اس کے آٹھویں رکوع میں گائے ذبح کرنے کے ایک واقعے کا ذکر ہے، اسی مناسبت سے اسے سورۃ بقرہ کہتے ہیں۔ یہ سورت ہجرت کے بعد مدینے میں نازل ہوئی۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جس کتاب کی تلاوت فرماتے ہیں یہود و مشرکین اس کو جھٹلاتے ہیں۔ یہ وہی قرآن ہے جس کی خبر گزشتہ آسمانی کتابوں میں دی گئی ہے۔ اس کے دلائل ایسے روشن اور واضح ہیں کہ کوئی معقول آدمی اس کی حقانیت میں ذرا بھی شک و شبہ نہیں کر سکتا۔ قرآنی ہدایت مسلمانوں اور کافروں سب کے لیے ہے مگر اس سے پرہیزگار خاص طور پر فائدہ اٹھاتے ہیں، کیوں کہ ان کا دل آئینے کی مانند صاف و

شفاف اور روشن ہوتا ہے۔ پرہیزگار وہ ہیں جو غیب کی ان چیزوں پر ایمان رکھتے ہیں جن کی خبر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دی، وہ نماز قائم کرتے ہیں، اور اللہ کے دیے ہوئے مال میں سے اس کی راہ میں خرچ کرتے ہیں۔ وہ آپ پر اور آپ سے پہلے گزرے ہوئے انبیا پر جو کچھ نازل ہوا اس پر ایمان رکھتے ہیں۔ آخرت پر بھی ان کا پختہ یقین ہے۔ یہی ہدایت پر ہیں اور ہر طرح کام یاب ہیں۔

اس کے بعد دو آیتوں میں کافروں کا حال بیان کیا گیا ہے جو اپنے کفر و شرک پر سختی سے قائم ہیں۔ کافر خواہ یہود ہوں یا نصاریٰ یا مشرک یا کسی اور قوم کے افراد، یہ سب اسلام کے دشمن ہیں۔ یہ نہ صرف خود اسلام قبول نہیں کرتے بل کہ دوسروں کو بھی اسلام سے روکتے ہیں۔ یہ لوگ ایمان کی دولت سے ہمیشہ کے لیے محروم ہو گئے۔ مہر اور پردے سے وہ سیاہی مراد ہے جو گناہوں کی وجہ سے گناہ گاروں کے دلوں پر آجاتی ہے اور جس سے ان میں حق قبول کرنے کی صلاحیت باقی نہیں رہتی۔

اگلی ۱۳ آیتوں میں منافقوں کا حال مذکور ہے جو ظاہری طور پر اپنے آپ کو مسلمان کہتے ہیں مگر دل سے کفر کے حامی و ناصر ہیں۔ یہ لوگ نفاق کی بنا پر دنیا میں بھی رسوا ہوئے اور آخرت میں بھی شدید عذاب میں مبتلا ہوں گے۔

منافق صرف مسلمانوں کو دھوکہ نہیں دیتے بل کہ کافروں کو بھی دھوکہ دیتے ہیں اور کہتے ہیں کہ ہم تمہارے ساتھ ہیں۔ حقیقت میں نہ یہ مسلمانوں کے ساتھ ہیں اور نہ کافروں کے۔ بل کہ یہ لوگ جہاں دنیاوی فائدہ دیکھتے ہیں اسی طرف ہو جاتے ہیں۔ یہاں دل کی بیماری سے مراد شک و نفاق ہے۔ جس طرح بیماری سے بدن کم زور ہو جاتا ہے اسی طرح دین میں شک و شبہ کرنے سے ایمان کم زور ہو جاتا ہے۔ منافقوں کا مرض نفاق ان پر اس حد تک غالب آچکا کہ وہ فساد کو بھی اصلاح سمجھنے لگے اور اپنی احمقانہ حرکتوں کو دانائی خیال کرنے لگے ہیں۔ اس لیے ان کا مرض نفاق لاعلاج ہے۔

ان کا فساد پھیلانا یہ تھا کہ مسلمانوں کے راز دشمنوں کو پہنچاتے، کافروں کو مسلمانوں کے خلاف اُکساتے، لوگوں کو اسلام سے روکتے اور مسلمانوں کا مذاق اڑاتے۔

صحابۂ کرام کا ایمان ایک کسوٹی ہے جس پر باقی امت کا ایمان کسا جائے گا۔ اس کے خلاف کوئی عقیدہ اور عمل ظاہر میں کتنا ہی اچھا نظر آئے اور کتنی ہی نیک نیتی سے کیا جائے وہ اللہ کے نزدیک معتبر نہیں۔ منافق کہتے ہیں کہ ہم مسلمانوں کو بے وقوف بناتے اور ان سے دل لگی کرتے ہیں۔ اللہ نے فرمایا کہ وہ مسلمانوں سے کیا دل لگی کریں گے بل کہ اللہ نے ان کو ڈھیل دے کر اس خراب حالت میں چھوڑ رکھا ہے جس کا نتیجہ دین و دنیا کی خرابی اور آخرت میں سخت عذاب ہے۔ پس ان لوگوں نے ہدایت کے بدلے گم راہی خریدی جو سراسر نقصان ہے۔

اللہ تعالیٰ نے تمام بنی نوع انسان کو مخاطب کر کے فرمایا کہ تمہارا اور تمہارے آباو اجداد کا خالق و مالک وہی اللہ ہے جس نے تمہارے لیے زمین کو فرش اور آسمان کو چھت بنایا اور آسمان سے پانی برسا کر تمہارے لیے رزق پیدا کیا۔ اس لیے تم اس کی عبادت کرو اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرو۔

سب سے بڑی عبادت توحید کا اختیار کرنا ہے اور سب سے بڑا گناہ شرک کرنا ہے۔ اس لیے شرک سے بچنا ضروری ہے۔ عبادت کا حکم مومن و کافر سب کے لیے ہے۔ البتہ کافر کے لیے عبادت کا حکم ایمان لانے کے بعد ہے، کیوں کہ عبادت کے لیے ایمان شرط ہے۔

اللہ تعالیٰ نے تمام دنیا کے انسانوں کو مخاطب کر کے چیلنج دیا کہ اگر تم اس قرآن کو انسان کا کلام سمجھتے ہو تو تم اور تمہارے معبود مل کر کم از کم اس جیسی ایک سورت بنا لاؤ۔ تم اس کلام جیسی ایک سورت بھی ہرگز نہیں بنا سکتے۔ اس لیے اس جہنم کی آگ سے بچنے کی فکر کرو جو کافروں کے لیے تیار کی گئی ہے اور قرآن پر سچے دل سے ایمان لے

آوَ۔قرآن کریم کا یہ چیلنج آج بھی برقرار ہے۔آج تک کوئی اس کے جواب میں کچھ پیش کرنے کی جرأت نہ کرسکا۔

قرآن کریم میں مکھی مچھر اور مکڑی جیسے حقیر جاندار کا ذکر سن کر منکرین قرآن شبہے میں پڑ گئے اور کہنے لگے کہ اگر یہ اللہ کا کلام ہوتا تو اس میں ایسی حقیر مخلوق کا ذکر نہ ہوتا، کیوں کہ بڑے لوگ ایسی چیزوں کے ذکر سے شرماتے ہیں۔عقل کا تقاضا یہ ہے کہ حقیر چیزوں کی حقارت ظاہر کرنے کے لیے ویسی ہی حقیر چیزوں سے مثال دی جائے۔اس لیے اللہ ایسی چیزوں کے ذکر سے نہیں شرماتا۔ایسے شبہات صرف ان کو پیدا ہوتے ہیں جن کی سمجھ بوجھ کفر کی بنا پر ختم ہو چکی ہے۔اہل ایمان ایسے شبہات میں مبتلا نہیں ہوتے۔

حضرت آدم کو پیدا کرنا اور انہیں تمام فرشتوں پر فضیلت دینا ایک ایسا انعام ہے جس میں تمام اولادِ آدم شامل ہے۔حضرت آدم کو اس لیے خلیفہ نہیں بنایا کہ اللہ کو ان کی ضرورت تھی۔ وہ تو غنی اور بے نیاز ہے۔ چوں کہ عام انسان اللہ سے براہ راست احکام نہیں لے سکتے تھے اس لیے ان کو خلیفہ بنایا۔

فرشتوں کا خیال تھا کہ اللہ ان سے زیادہ بزرگ کوئی مخلوق پیدا نہیں فرمائے گا۔ اگر کوئی مخلوق پیدا ہوئی بھی تو وہ علم میں ان سے کم ہوگی، کیوں وہ پہلے پیدا ہوئے ہیں اور ایسے عجائب دیکھ چکے ہیں جو نئی پیدا ہونے والی مخلوق نے نہیں دیکھے ہوں گے۔وہ سب معصوم ہیں اور اللہ کی نافرمانی نہیں کرتے۔لہٰذا وہ انسان سے افضل ہیں۔جب اللہ نے ان کے سامنے حضرت آدم کو خلیفہ بنانے کا ذکر فرمایا تو انہوں نے کہا کہ کیا تو زمین میں اسے خلیفہ بنائے گا جو اس میں فساد اور خوں ریزی کرے گا۔ہم معصوم ہیں اور تیری حمد و تسبیح کرتے ہیں، اس لیے ہم خلافت کے زیادہ مستحق ہیں۔اللہ نے فرمایا کہ خلافت کی حقیقت میں جانتا ہوں، تم نہیں جانتے۔پھر اللہ نے تمام چیزوں کے نام

حضرت آدم کو سکھا دیے اور وہ چیزیں فرشتوں کے سامنے پیش کر کے فرمایا کہ اگر تم اپنے خیال میں سچے ہو تو ان چیزوں کے نام بتاؤ۔ فرشتوں کو اپنی کم علمی کا احساس ہو گیا۔ لہٰذا انہوں نے فوراً اقرار کیا کہ ہمیں کچھ علم نہیں۔ ہم تو صرف وہی کچھ جانتے ہیں جو تو نے ہمیں سکھایا ہے۔ پھر اللہ نے آدم کو حکم دیا کہ فرشتوں کو ان چیزوں کے نام بتاؤ۔ حضرت آدم نے فرشتوں کو ان چیزوں کے نام بتا دیے جو بے شمار و بے انتہا تھیں اور اس میں کوئی غلطی نہیں کی۔ فرشتے حضرت آدم کا فضل و کمال دیکھ کر حیران رہ گئے۔ اللہ کے حکم سے ابلیس کے سوا سب فرشتوں نے آدم کو سجدہ کیا۔ ابلیس نے سجدے سے انکار کیا اور تکبر کیا۔ پھر اللہ نے حضرت آدم اور حوا سے کہا کہ تم دونوں جنت میں رہو اور خوب کھاؤ پیو اور ایک درخت کی طرف اشارہ کر کے فرمایا کہ اس کے قریب نہ جانا۔ جب شیطان کے ورغلانے پر دونوں نے اس کا پھل کھا لیا تو اللہ نے فرمایا کہ اب تم زمین پر اترو جہاں تمہیں ایک مقررہ مدت تک رہنا ہے۔ حضرت آدم کی خطا چوں کہ بھول کر تھی اس لیے اللہ نے دونوں کی توبہ قبول فرمالی۔

اس کے بعد بنی اسرائیل کو یاد دلایا کہ تم نے جو میری اور میرے نبی کی اطاعت کا عہد کیا تھا وہ پورا کرو، میں بھی تمہیں تمہاری سلطنت اور عزت و شوکت لوٹا دوں گا۔ میں نے تم میں سے بعض کو اپنا رسول بنایا اور ان پر اپنی کتابیں نازل کیں، تمہیں فرعون کی طرف سے پہنچنے والے مصائب سے نجات دی، سمندر کو پھاڑ کر تمہیں پار کرایا اور فرعون کو اس کی قوم سمیت غرق کر دیا۔ حضرت موسیٰ کو چالیس رات کی عبادت کے لیے کوہ طور پر بلایا تو حضرت ہارون کے منع کرنے کے باوجود تم شرک میں مبتلا ہو گئے اور بچھڑے کو معبود بنا لیا۔ پھر بھی ہم نے تمہیں معاف کر دیا۔ حضرت موسیٰ تورات لے کر طور سے واپس آئے تو تم نے کہا کہ ہم تورات اور موسیٰ پر ایمان نہیں لائیں گے جب تک اللہ کو اپنی آنکھوں سے نہ دیکھ لیں اور اللہ خود کہے کہ یہ

میری کتاب ہے۔ اس پر بجلی کی کڑک نے تمہیں آلیا اور تم سب ہلاک ہو گئے۔

فرعون کو غرق کرنے کے بعد اللہ نے ان کو جہاد کا حکم دیا۔ مگر بنی اسرائیل نے جہاد سے انکار کر دیا۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے ان کو ایسی سزا دی کہ وہ چالیس سال تک ایک چھوٹی سی وادی، تیہ میں پریشان پھرتے رہے لیکن اس سے نکل نہ سکے۔ وادی تیہ میں اللہ نے ان کے کھانے کے لیے من وسلویٰ نازل فرما دیا اور دھوپ سے بچاؤ کے لیے بادل کا سایہ کر دیا۔ پانی کا مطالبہ ہوا تو پتھر سے بارہ چشمے جاری فرما دیے۔ اس کے باوجود بنی اسرائیل شکر کی بجائے کفرانِ نعمت کرتے رہے۔ وادئ تیہ میں بنی اسرائیل حضرت موسیٰ سے جھگڑنے لگے کہ مصر میں تو ہمیں زمین کی ہر قسم کی پیداوار ملتی تھی، یہاں من وسلویٰ کے سوا کچھ نہیں ملتا۔ اللہ نے فرمایا کہ وادی کو طے کر کے بستی میں چلے جاؤ، وہاں تمہیں سب چیزیں مل جائیں گی۔ پھر اللہ نے ان کو ہمیشہ کے لیے ذلیل وخوار کر کے اپنے غضب کا مستحق قرار دے دیا۔ بنی اسرائیل کو تورات کے احکام پر عمل کرنے کا حکم دیا تو انہوں نے ان احکام کو سخت کہہ کر ان پر عمل کرنے سے انکار کر دیا۔ اس پر جبریل نے اللہ کے حکم سے کوہ طور اٹھا کر ان کے سروں پر معلق کر کے کہا اگر تم تورات پر عمل نہیں کرو گے تو یہ پہاڑ تمہارے اوپر گرا دیا جائے گا۔ یہ لوگ پھر بھی نافرمانیاں کرتے رہے اور اللہ نے ان کی صورتیں مسخ کر کے ان کو بندر بنا دیا۔

بنی اسرائیل کے ایک مال دار شخص کو اس کے بھتیجے نے چچا کا مال ہتھیانے کے لیے قتل کر دیا اور لاش کسی کے دروازے پر ڈال کر اس پر قتل کا دعویٰ کر دیا۔ قاتل کا پتہ نہیں چل رہا تھا۔ دونوں خاندان ایک دوسرے پر ہتھیار اٹھانے والے تھے کہ اللہ نے حضرت موسیٰ کے ذریعے ان کو ایک بیل ذبح کر کے اس کے گوشت کا ایک حصہ مقتول کے جسم سے چھونے کا حکم دیا۔ ایسا کرنے سے مقتول نے زندہ ہو کر اپنے قاتل

کی نشان دہی کر دی اور پھر مر گیا۔ اس طرح نہ صرف قاتل کا پتہ چل گیا بل کہ بعث بعد الموت پر حجت بھی قائم ہوگئی۔ پھر بنی اسرائیل کے دل پتھر سے بھی زیادہ سخت ہو گئے۔ بار بار بدعہدی کے مرتکب ہوئے، انبیا کو ناحق قتل کیا، کلام اللہ میں لفظی اور معنوی تحریفیں کیں، شریعت کے بعض احکام پر ایمان لائے اور بعض کا انکار کیا، دنیاوی زندگی پر فریفتہ رہے، مقرب فرشتوں سے بے زار اور سحر و کہانت میں مبتلا تھے۔ بغض اور حسد ان میں خوب رچے بسے تھے۔ ان بداعمالیوں کے باوجود وہ بڑے وثوق سے کہتے تھے کہ جنت میں صرف یہودی جائیں گے۔ نصاریٰ کا بھی یہی دعویٰ تھا۔ وہ دونوں یہ دعویٰ بھی کرتے تھے کہ صرف وہی حق پر ہیں۔

بنی اسرائیل کو وہ عہد یاد دلایا گیا جس میں ان کو سات احکام دیے گئے تھے کہ اللہ کے سوا کسی کی عبادت نہ کرنا، والدین اور رشتے داروں کے ساتھ حسن سلوک کرنا، لوگوں سے عمدہ بات کرنا، نماز قائم کرنا، زکاۃ دینا، آپس میں خوں ریزی نہ کرنا، اور اپنی قوم کے لوگوں کو جلاوطن نہ کرنا۔ یہود نے ان احکام پر عمل نہیں کیا۔ پھر حضرت موسیٰ کے بعد اللہ نے بنی اسرائیل میں پے در پے نبی بھیجے۔ ان ازلی بدبختوں نے ان میں سے بہت سوں کو جھٹلایا اور بعض کو ناحق قتل کیا۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم مبعوث ہوئے اور قرآن کریم نازل ہوا تو انہوں نے جانتے بوجھتے ہوئے اپنے حسد و عناد کی بنا پر قرآن اور آپ کی نبوت کا انکار کیا۔ حال آں کہ قرآن تورات کی تصدیق کرتا ہے۔ یہود تورات میں جادو کی ممانعت کے باوجود سحر و کہانت میں مبتلا تھے۔ یہود آپ کو مخاطب کرنے کے لیے بعض الفاظ زبان مروڑ کر ادا کرتے تھے اور اس سے برا مطلب لیتے تھے۔ عیسائی حضرت عیسیٰ کو اللہ کا بیٹا کہتے ہیں۔ اللہ نے فرمایا کہ وہ اس سے پاک ہے کہ کسی کو بیٹا بنائے۔ آسمانوں اور زمین کی ہر چیز اس کی ہے۔ وہ سب کا خالق اور ہر چیز کا عالم ہے۔ خالق اور مخلوق کے درمیان نسبی رشتہ نہیں

ہوتا۔ نسبی رشتے کے لیے ہم جنس ہونا لازم ہے، اس لیے اللہ کے اولاد ہونا محال ہے۔ اس کی قدرت کامل و اکمل ہے اس لیے جب وہ کوئی کام کرنا چاہتا ہے تو وہ اس کے ''ہو جا'' کہنے ہی سے ہو جاتا ہے۔

اللہ نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو مختلف امتحانوں میں ڈالا تو وہ ہر آزمائش میں سرخرو ہوئے۔ اس کے انعام و صلے میں اللہ نے ان کی دعائیں قبول فرمائیں، مکہ پرامن شہر بنا، مکے کے رہنے والوں کو ہر قسم کی اشیائے خورد نوش مثلاً ہر قسم کے پھل، میوے، غلہ وغیرہ ہر وقت فراوانی سے ملنے لگے۔ اللہ نے فرمایا کہ بیت اللہ کو امن و ثواب حاصل کرنے کی جگہ ہم نے بنایا اور ہم حکم دیتے ہیں کہ سب لوگ مقام ابراہیم کو مصلیٰ بنائیں۔ جب اللہ نے آپ کو لوگوں کا امام و پیشوا بنایا تو آپ نے ازراہ شفقت اپنی اولاد کے لیے بھی اسی انعام کی درخواست کی تو اللہ نے آپ کی درخواست مشروط طور پر منظور فرمائی کہ یہ انعام آپ کی ذریت کو بھی ملے گا مگر ان میں سے جو نافرمان و بداعمال ہوں گے وہ اس کو نہ پاسکیں گے۔ بیت اللہ کی تعمیر کے وقت حضرت ابراہیم علیہ السلام نے نہایت عجز و انکسار سے عرض کی کہ میری اولاد میں ایسے لوگ پیدا فرما جو تیری بندگی اور تیرے گھر کی خدمت کریں، ہمیں عبادت اور حج کے طریقے سکھا اور ان پر عمل کرنے میں جو کوتاہی ہو جائے اس کو معاف فرما اور میری نسل میں ایک ایسا رسول مبعوث فرما جو لوگوں کو تیرا کلام پڑھ کر سنائے، تیری کتاب کی تعلیم دے اور ان کو انوار و معرفت سے آراستہ کرے۔ اللہ نے فرمایا کہ ملت ابراہیمی سے وہی منہ موڑتا ہے جو، احمق اور خواہشات کا غلام ہو۔

حضرت ابراہیم توحید پرستوں کے امام اور توحید کو شرک سے ممتاز کرنے والے تھے۔ وہ عمر بھر اسلام پر قائم رہے۔ اپنی وفات کے وقت انہوں نے اور ان کے بعد حضرت یعقوب نے اپنی اولاد کو دین اسلام پر قائم رہنے کی وصیت کی تھی۔ یہود و

نصاریٰ حضرت ابراہیم کی طرف اپنی نسبت تو کرتے تھے مگر ساتھ ہی یہ بھی کہتے تھے کہ نجات یہودیت اور نصرانیت کی اتباع میں ہے، حنیفیت میں نہیں۔ اللہ نے فرمایا کہ آپ ان کو اسلام کی دعوت دیں جو تمام انبیا کا دین ہے۔ اگر وہ آپ کی دعوت قبول نہ کریں تو آپ ان کو ضد وعناد میں پڑا رہنے دیجیے۔ اللہ ان کو خود سمجھ لے گا۔ عیسائی کسی کو اپنے مذہب میں داخل کرنے کے لیے یا نومولود کو ساتویں روز ایک حوض میں غوطہ دیتے ہیں، تاکہ وہ پاک ہوجائے۔ بعض عیسائی اس پانی میں زرد رنگ ملاتے ہیں۔ اس کے بارے میں اللہ نے فرمایا کہ اصل رنگ تو اللہ کا رنگ ہے جو کلمہ لا الہ الا اللہ محمد رسول سے چڑھتا ہے۔ آپ یہود سے کہہ دیجیے کہ تم اللہ کے معاملے میں کیوں جھگڑتے ہو؟ وہ ہمارا اور تمہارا سب کا رب ہے۔ تورات وانجیل میں اس بات کی شہادت موجود ہے کہ حضرت ابراہیم مخلص تھے، مشرک نہ تھے اور یہودیت و نصرانیت سے بری تھے۔ ان کی کتابوں میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی شہادت بھی موجود ہے۔ جو شخص اس شہادت کو چھپائے اس سے بڑا ظالم کوئی نہیں۔

سَيَقُولُ : ۲

مدینے ہجرت کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تقریباً سترہ مہینے تک بیت المقدس کی طرف منہ کر کے نماز پڑھی، لیکن آپ کی دلی آرزو تھی کہ بیت اللہ کو مسلمانوں کا قبلہ قرار دیا جائے۔ پھر جب بیت اللہ کی طرف منہ کرنے کا حکم ملا تو مشرکین اور اہل کتاب نے اس پر اعتراض کیا۔ ان کے جواب میں اللہ نے فرمایا کہ مشرق و مغرب سب اللہ کے ہیں۔ وہ کسی سمت کے ساتھ مخصوص نہیں بل کہ وہ ہر وقت اور ہر جگہ موجود ہے۔ اہل کتاب ان روایات کے ذریعے جو ان میں تواتر کے ساتھ نسل در نسل چلی آ رہی ہیں، بیت اللہ کی بزرگی اور اس کا برحق ہونا خوب جانتے ہیں۔ اہل کتاب جس طرح اپنے بیٹوں کو پہچانتے ہیں اور اس میں ان کو کوئی شبہ نہیں ہوتا، اسی طرح وہ ان علامتوں اور نشانیوں کے ذریعے جو تورات و انجیل میں بیان کی گئی ہیں، آپ کو بھی یقینی طور پر پہچانتے ہیں۔ ان کا انکار محض حسد و عناد اور ہٹ دھرمی کی بنا پر ہے۔

ہر قوم کا ایک قبلہ ہے۔ کوئی قوم دوسرے کے قبلے کو تسلیم نہیں کرتی۔ اس لیے قبلے کے بارے میں کسی بحث کی ضرورت نہیں۔ آپ کی تعلیم و تربیت سے عرب کے جاہل، ان پڑھ اور راہ زن دنیا کے رہبر و معلم بن گئے۔ ان کی حالت کا یہ انقلاب بجائے خود آپ کی رسالت کا ایک شاہد عدل ہے۔ اللہ نے مومنوں میں ان ہی میں سے ایک نبی مبعوث فرمایا جو ان کو اللہ کی روشن آیتیں پڑھ کر سناتا ہے، نفس کی

شرارتوں اور رذیل عادتوں سے روک کر نور ایمان کی طرف ان کی راہ نمائی کرتا ہے اور کتاب وحکمت کی تعلیم دیتا ہے۔ ایسے اولوالعزم پیغمبر کی بعثت مومنوں پر اللہ کا زبردست احسان و انعام ہے۔ اس لیے اللہ نے اپنی رحمت کا ذکر فرما کر مومنوں کو اپنی یاد اور شکر کا حکم دیا کہ اللہ نے فرمایا کہ جس طرح میں نے تم ہی میں سے ایک نبی تمہارے پاس بھیج کر تم پر احسان کیا، تم بھی میرے ذکر اور میرے شکر سے غفلت نہ کرو۔ انسان کو ہر ضرورت اور مصیبت میں نماز اور صبر سے مدد لینی چاہیے۔ صبر میں تھوڑی تکلیف تو ہوتی ہے مگر اس کے بعد نعمتوں کے دروازے کھل جاتے ہیں اور آدمی کو اس کے گمان سے کہیں زیادہ ملتا ہے، تکلیفوں پر صبر کرنے والوں کو ثواب ملتا ہے اور واویلا کرنے والوں کو ثواب نہیں ملتا۔ تمام آفات و مصائب سے نجات دلانے میں نماز کی ایک خاص تاثیر ہے۔ اس لیے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو جب کوئی مہم درپیش ہوتی تو آپ نماز کی طرف رجوع فرماتے تھے۔

ہم تمہیں کچھ چیزوں میں یقیناً آزمائیں گے، کبھی دشمن کے خوف سے، کبھی قحط سالی سے، کبھی مالوں اور جانوں میں کمی سے، امراض پھیلنے سے، آندھی، طوفان، سیلاب، زلزلے وغیرہ سے۔ ایسے تمام مواقع پر مومنوں کو صبر و ہمت سے کام لینا چاہیے۔ جو بھی مصیبت پیش آتی ہے وہ یا تو گناہوں کی سزا ہوتی ہے یا گناہوں کا کفارہ ہوتی ہے یا امتحان ہوتی یا درجات کی بلندی کے لیے ہوتی ہے۔ جو لوگ مصیبت کے وقت انا للہ وانا الیہ راجعون پڑھتے ہیں ان کے لیے اللہ کی رحمتیں ہیں اور وہی راہ راست پر ہیں۔ زمانۂ جاہلیت میں صفا ومروہ پر دو بت رکھے ہوئے تھے جن کو مشرکین پوجتے تھے۔ اس لیے صحابہ کرام صفا ومروہ کے درمیان سعی سے بچتے تھے۔ اللہ تعالیٰ نے ان کے اطمینان کے لیے فرمایا کہ صفا ومروہ اللہ کی نشانیوں میں سے ہیں اور ان کا طواف سراسر خیر وعبادت ہے۔ سب سے پہلے حضرت ہاجرہ نے

خوراک و پانی کی تلاش میں صفا و مروہ کے درمیان سات چکر لگائے تھے۔ یہی سعی کی اصل ہے۔ جو لوگ اللہ کی ہدایت اور کھلی نشانیوں کو چھپاتے ہیں ان پر اللہ لعنت فرماتا ہے اور تمام مخلوق بھی لعنت بھیجتی ہے۔ لیکن جو لوگ اللہ کی ہدایت کو چھپانے کے فعل سے توبہ کرکے اللہ کی امانت کو ظاہر کرتے ہیں تو اللہ ان کو معاف فرما دیتا ہے، کیوں کہ وہ بہت معاف کرنے والا مہربان ہے۔ جو کفر کی حالت میں مر چکے ان پر اللہ، فرشتوں اور تمام لوگوں کی لعنت ہے۔ وہ اس میں ہمیشہ رہیں گے۔ نہ ان کے عذاب میں کمی ہوگی اور نہ ان کو مہلت ملے گی۔

اللہ نے اپنی وحدانیت و رحمت کا ذکر فرما کر کافروں پر واضح فرما دیا کہ وہی ایک معبود ہے جو رحمن و رحیم ہے۔ وہ اپنی ذات و صفات میں واحد و یکتا اور تنہا ہے۔ اس کی کوئی نظیر نہیں۔ نہ اس کا کوئی شریک ہے اور نہ کوئی اس کے برابر۔ اگر اس کے سوا کوئی دوسرا معبود ہوتا تو شاید وہ تمہیں اس کی لعنت سے نکال لیتا اور تم پر رحمت کرتا۔ لیکن اس کے سوا کوئی معبود نہیں جو رحمن بھی ہو اور رحیم بھی۔ لہٰذا تمہارے بچنے کی کوئی صورت نہیں۔

اللہ نے آٹھ دلیلیں بیان فرمائی ہیں جن سے اس کی وحدانیت و دیگر صفات کمالیہ اور اس کے وجود کا ثبوت ملتا ہے۔

۱۔ آسمان و زمین کی پیدائش۔

۲۔ رات اور دن کا آنا جانا اور ان کا گھٹنا اور بڑھنا وغیرہ۔

۳۔ کشتی اور جہاز جو دریاؤں اور سمندروں میں چلتے ہیں۔

۴۔ آسمان سے بارش برسانا۔

۵۔ بارش کے فوائد (مردہ زمین کا زندہ ہونا، اناج، گھاس، عمدہ پھلوں کا پیدا ہونا وغیرہ)

۶۔ زمین پر حیوانات کا پھیلانا۔

۷۔ ہواؤں کا بدلنا۔ یعنی ہواؤں کا رخ بدل بدل کر چلنا۔

۸۔ بادلوں کا معلق ہونا۔ یعنی لاکھوں ٹن پانی کو بادلوں کی شکل میں زمین و آسمان کے درمیان معلق رکھنا، حال آں کہ پانی اپنی فطرت سے نیچے کی طرف آتا ہے۔ ان سب میں دلائل و آثار ہیں جو صاف بتا رہے ہیں کہ عبادت اور شکریے کا مستحق صرف اللہ ہے جو وحدہ لاشریک ہے۔

کچھ لوگ ایسے بھی ہیں جو اللہ تعالیٰ اور باطل معبودوں کے درمیان برابری کرتے ہیں۔ اور باطل معبودوں کی تعظیم اور اطاعت اسی طرح کرتے ہیں جس طرح اللہ کی کرتے ہیں۔ ان کے برعکس جو اس پر صدق دل سے ایمان لائے وہ خاص اسی کی عبادت کرتے ہیں اور اس کے حکم کے مقابلے میں کسی کی پرواہ نہیں کرتے۔ پھر تمام لوگوں کو پاک اور حلال چیزیں کھانے کا حکم دیا اور شیطان کی پیروی سے منع فرمایا، کیوں کہ شیطان انسان کا کھلا دشمن ہے۔ وہ انسان کو گناہ اور بے حیائی پر اکساتا ہے۔ مشرکین باپ دادا کی تقلید میں ایسے لگ ہوئے ہیں کہ احکام الٰہی پر کان نہیں دھرتے۔ ان کی فکر و نظر میں خلل واقع ہو گیا ہے، اس لیے دین کی بات کو نہیں سمجھتے۔ مومنوں کو حکم دیا گیا کہ تم پاک چیزیں کھاؤ اور نعمتوں پر اللہ کا شکر ادا کرو اور حرام چیزوں سے بچتے رہو۔ مشرکین از خود بعض چیزوں کو حلال اور بعض کو حرام ٹھہرا لیتے ہیں۔ ان کے رد میں اللہ نے فرمایا کہ حرام وہ نہیں جسے تم حرام ٹھہراتے ہو بل کہ حرام وہی ہے جسے اللہ نے حرام ٹھہرایا ہے اور اللہ کی حرام کی ہوئی چیزیں یہ ہیں: مُردار، خون، سور کا گوشت اور غیر اللہ کے نام پر ذبح کیا ہوا جانور۔ اضطراری حالت میں ان حرام چیزوں میں سے ضرورت کی حد تک کھا لینے میں گناہ نہیں۔

جو لوگ احکام الٰہی کو چھپاتے اور پیسے لے کر سائل کے حسب منشا فتویٰ دیتے

ہیں وہ اپنے پیٹوں میں آگ بھرتے ہیں۔ قیامت کے روز اللہ ان سے بات بھی نہیں کرے گا اور نہ ان کو گناہوں کی نجاست سے پاک وصاف کرے گا۔ یہی وہ لوگ ہیں جنہوں نے ہدایت کے بدلے گم راہی اور مغفرت کے بدلے عذاب خرید لیا۔ ان کے لیے دردناک عذاب ہے۔

جب مسلمانوں کا قبلہ بیت المقدس کی بجائے بیت اللہ کر دیا گیا تو یہود و نصاریٰ اور مشرکین اسلام پر اعتراض کرنے لگے۔ اس آیت میں تحویل قبلہ کے بارے میں بحث کو یہ کہہ کر ختم کر دیا گیا کہ تمہارے خیال میں دین کا انحصار اس پر ہے کہ نماز میں انسان کا رخ مغرب کی طرف ہو یا مشرق کی طرف۔ تم نے صرف سمت اور جہت کو دین کا مقصد بنا لیا ہے۔ حال آں کہ اصل بھلائی اور ثواب اللہ کی اطاعت میں ہے۔ اپنی ذات کے اعتبار سے مشرق و مغرب یا کسی اور سمت کی کوئی اہمیت نہیں۔ اللہ تعالیٰ جس طرف منہ کرنے کا حکم دے اسی کی تعمیل میں ثواب ہے۔ جب بیت المقدس کی طرف رخ کرنے کا حکم تھا تو اس میں ثواب تھا اور اب بیت المقدس کی طرف رخ کرنے کا ارشاد ہوا تو اب وہی ثواب ہے۔ مشرق و مغرب کا خاص طور پر ذکر اس لیے کیا گیا کہ یہود اپنی نماز میں مغرب کی طرف اور نصاریٰ مشرق کی طرف منہ کرتے تھے۔ اس آیت میں اصولی طور پر تمام احکام شرعیہ، اعتقادات، عبادات، معاملات اور اخلاق کا اجمالی طور پر ذکر ہے۔ اس کے بعد سورت کے اختتام تک اسی آیت کی تشریحات ہیں۔

اسلام کا عادلانہ قانون یہ ہے کہ جس نے قتل کا ارتکاب کیا، اس کو قصاص میں قتل کیا جائے۔ مقتول کے وارث اگر چاہیں تو قاتل کو معاف کر سکتے ہیں یا دستور کے مطابق دیت لے سکتے ہیں۔ قصاص میں زندگی ہے۔ قاتل کی بھی اور مقتول کی بھی۔ جب قاتل کو اپنے جرم کی سزا کا یقین ہوگا تو شدت غضب کے باوجود اپنا ہاتھ قتل سے

روکے گا۔ سابقہ امتوں کی طرح مومنوں پر بھی روزے فرض کیے گئے، تا کہ ان کے اندر خواہشات کو قابو میں رکھنے کا ملکہ پیدا ہو اور وہ پرہیزگار بن جائیں۔ مریض یا مسافر روزہ چھوڑ سکتا ہے۔ البتہ سفر یا بیماری کے بعد چھوڑے ہوئے روزوں کی تعداد پوری کرے۔ ماہ صیام کی خصوصیت یہ ہے کہ اس میں قرآن جیسی عظیم الشان کتاب نازل ہوئی۔ اگر میرے بندے میرے بارے میں پوچھیں تو آپ ان کو بتا دیجیے کہ میں ان سے بہت قریب ہوں اور ان کی دعا کو قبول کرتا ہوں۔ پھر فرمایا کہ صبح صادق سے غروب آفتاب تک روزہ فرض ہے اور غروب آفتاب سے صبح صادق تک کھانے پینے کی اجازت ہے۔

باطل طریقے سے مال کھانا یہ ہے کہ کسی کے مال پر جھوٹا دعویٰ کرنا، جھوٹی گواہی دینا، کسی کا مال غصب کرنا، لوٹ لینا، چرا لینا، جوئے سے کسی کا مال لینا، سود، رشوت، بیوع فاسدہ، زنا کی اجرت، گانے کی اجرت اور کاہن کو کچھ دینا وغیرہ سب امور باطل ہیں۔ چاند کے کم زیادہ ہونے سے وقت کے تعین میں مدد ملتی ہے، مثلاً روزے اور حج کا وقت، قرض کے وعدے کی میعاد، تاریخوں اور مہینوں کا حساب وغیرہ۔ زمانہ جاہلیت میں احرام باندھنے کے بعد جب کسی کو کسی ضرورت سے اپنے گھر میں آنا پڑتا تو وہ دروازے سے آنے کی بجائے دیوار پھاند کر آتا تھا۔ اللہ تعالیٰ نے اس سے منع فرما دیا۔ مسجد حرام کے پاس قتال جائز نہیں۔ اگر مشرکین اس کے پاس تم سے قتال کریں تو تم بھی قتال کرو۔ کافروں کی یہی سزا ہے۔ اسی طرح جب وہ حرمت والے مہینوں میں تم سے قتال کریں تو تم بھی ان سے قتال کرو۔ جب کوئی حج یا عمرے کا احرام باندھے تو اس کو پورا کرنا ضروری ہے۔ اگر احرام باندھنے کے بعد کسی وجہ سے حج یا عمرہ نہ کر سکے تو وہ احرام کے فدیے میں بکری، گائے یا اونٹ وغیرہ کی ایک قربانی دے کر بال منڈوالے یا کتروالے اور احرام کھول دے۔ بعد میں اس کی قضا واجب ہے۔

حج کے لیے مہینے، تاریخیں اور اوقات مقرر ہیں یعنی شوال، ذیقعدہ اور دس دن ذی الحجہ کے۔ البتہ عمرہ پورے سال میں کسی وقت بھی کیا جا سکتا ہے۔ شوال سے پہلے حج کا احرام باندھنا جائز نہیں۔ احرام باندھنے کے بعد فحش گوئی، لڑائی جھگڑا اور گناہ کا کام نہیں کرنا چاہیے۔ حج کے دنوں میں تجارت اور خرید و فروخت جائز ہے مگر اصل مقصد حج ہی ہونا چاہیے۔ عرفات سے واپسی پر مزدلفہ میں مشعر حرام کے قریب اللہ کا ذکر کثرت سے کرو اور حج کے ارکان پورے کرنے کے بعد منیٰ میں قیام کے دوران آبا و اجداد کے ذکر کی بجائے اللہ کے ذکر میں مشغول رہو۔ ۱۲ ذی الحجہ تک منیٰ میں قیام کر کے واپس آنے میں کوئی گناہ نہیں اور جو ۱۳ ذی الحجہ تک قیام کرے اس پر بھی کوئی گناہ نہیں۔ منافق سخت جھگڑالو، فتنہ پرور اور فسادی ہوتے ہیں۔ وہ اپنے غرور و تکبر کی بنا پر اللہ سے سرکشی کرتے ہیں۔ ان کا ٹھکانہ جہنم ہے۔ ایمان کا تقاضا یہ ہے کہ اسلام میں پورے پورے داخل ہو جاؤ اور اس میں یہودیت وغیرہ کو نہ ملاؤ۔

بنی اسرائیل سے پوچھو کہ ہم نے ان کو کیسی کیسی نشانیاں دکھائیں، پھر بھی وہ کفر پر اڑے رہے۔ کافر دنیا پر فریفتہ اور مومن آخرت پر یقین رکھتے ہیں۔ رزق میں کافر اور مومن ہونے کو کچھ دخل نہیں۔ اللہ اپنی حکمت سے جس کو چاہتا ہے بے حساب رزق دیتا ہے۔ ابتدا میں سب ایک ہی امت تھے۔ پھر رفتہ رفتہ ان میں اختلافات پیدا ہوتے گئے تو اللہ نے اختلافی امور کے فیصلے کے لیے انبیا مبعوث فرمائے اور ان پر کتابیں نازل فرمائیں۔ پھر فرمایا کہ اپنا ضرروت سے زائد مال والدین، قرابت داروں، یتیموں، مسکینوں اور مسافروں پر خرچ کرو۔ یہ آیت نفلی صدقات کے بارے میں ہے۔ اپنے اہل و عیال کو تنگی میں ڈال کر صدقے کے طور پر خرچ کرنا باعث ثواب نہیں۔ اسی طرح مقروض اگر اپنا ضرورت سے زائد مال، قرض ادا کرنے کی بجائے صدقہ کرے، تو اللہ کے نزدیک پسندیدہ نہیں۔ اللہ کا کلمہ بلند کرنے

کے لیے تم پر جہاد فرض کیا گیا جو تمہیں گراں معلوم ہوگا۔ حرمت والے مہینوں میں قتال سخت گناہ ہے اور لوگوں کو اللہ کے راستے سے روکنا، اللہ کا انکار کرنا اور صحابہ کو مکے سے نکالنا اس سے بھی بڑا گناہ ہے۔ شراب اور جوا دونوں گناہ کے کام ہیں گو ان میں فائدے بھی ہیں مگر فائدے کم اور گناہ زیادہ ہے۔ یتیموں کا مال علیحدہ رکھنے یا اپنے ساتھ شریک کرنے میں جو صورت ان کے حق میں بہتر ہو وہ اختیار کرلو۔

مشرک عورتوں اور مردوں سے مسلمان مردوں اور عورتوں کا نکاح جائز نہیں جب تک کہ وہ ایمان نہ لے آئیں۔ ان سے مومن کنیز اور غلام بہتر ہے۔ حیض کی حالت میں عورتوں کے پاس جانے کی ممانعت ہے جب تک وہ خوب پاک نہ ہوجائیں۔ اللہ ان قسموں پر تمہارا مواخذہ فرمائے گا جو تمہارے دلوں سے سرزد ہوتی ہیں۔ بیوی سے علیحدہ رہنے کی قسم کھانے والے کے لیے چار مہینے کی مہلت ہے۔ اس مدت میں وہ قسم توڑ کر اس کا کفارہ ادا کرے اور بیوی سے رجوع کرلے ورنہ طلاق بائین واقع ہوجائے گی۔ مطلقہ عورتیں نکاح کے لیے تین حیض تک انتظار کریں۔ مرد، عورت کو دو مرتبہ تک طلاق دے سکتا ہے۔ ان دونوں طلاقوں کے بعد رجوع کیا جاسکتا ہے۔ تیسری طلاق کے بعد رجوع کا حق نہیں رہتا۔ جو عورت بلا وجہ خلع طلب کرے وہ گناہ گار ہے۔ خلع یہ ہے کہ عورت اس شرط پر پورا مہر یا اس کا کچھ حصہ چھوڑنے پر آمادہ ہو کہ اسے طلاق دی جائے۔ خلع کے لیے زوجین کی رضامندی ضروری ہے۔ طلاق کے بعد عورت کو محض تکلیف دینے کے لیے رجوع کرنا جائز نہیں۔ اگر کوئی شخص اپنی بیوی کو طلاق دے دے اور وہ عورت اپنی عدت پوری کرنے کے بعد اپنے شوہر یا کسی اور سے نکاح کرنا چاہے تو کسی شرعی عذر کے بغیر اس کو نکاح سے روکنا جائز نہیں۔

رضاعت کی مدت دو سال ہے۔ بچے کو دودھ پلانا ماں کے ذمے ہے لیکن ماں

کا نان نفقہ اس وقت تک باپ کے ذمے ہے، جب تک وہ عورت اس کے نکاح یا عدت میں ہے۔ عدت پوری ہونے کے بعد نفقہ ختم ہو جائے گا صرف بچے کو دودھ پلانے کا معاوضہ باپ کے ذمے باقی رہے گا۔ اگر بچے کا باپ زندہ نہ ہو تو دودھ پلانے کا انتظام اس کے ذمے ہے جو بچے کا جائز وارث ہو۔ ضرورت کے تحت ماں کی بجائے کسی انا کا دودھ پلوانے میں کوئی گناہ نہیں بہ شرطے کہ انا کو طے شدہ اجرت ادا کی جائے۔ خاوند کے فوت ہو جانے پر بیوی کی عدت چار ماہ اور دس دن ہے۔ اس عرصے میں نہ وہ نکاح کرے اور نہ بلا ضرورت گھر سے نکلے اور نہ زیب و زینت اختیار کرے۔ اس کے بعد درمیان والی نماز کی حفاظت کا حکم ہے۔ اس سے مراد عصر کی نماز ہے۔ اگر دشمن سے مقابلے کے وقت نماز پڑھنے میں دشمن کے حملے کا خوف ہو تو رکوع و سجود اور سمت کا لحاظ کیے بغیر سوار ہو یا پیدل ہر حال میں نماز پڑھو۔

زندگی اور موت تقدیر الٰہی کے تابع ہیں، جہاد یا طاعون موت کا سبب نہیں اور نہ جہاد سے کترانا یا طاعون سے بھاگنا موت سے بچنے کا ذریعہ ہے۔ موت کا وقت متعین ہے۔ نہ یہ وقت سے پہلے آ سکتی ہے اور نہ اپنے وقت سے ٹل سکتی ہے۔ لہٰذا خلوص دل سے اللہ کی راہ میں جہاد کرو۔ حضرت موسیٰ کی وفات کے بعد بنی اسرائیل شرک و بدعت میں پڑ گئے۔ جب ان کی بے باکی حد سے بڑھ گئی تو اللہ نے ان کے دشمن عمالقہ کو ان پر مسلط کر دیا۔ پھر بنی اسرائیل کے اصرار پر ان پر جہاد فرض کیا گیا تو ان میں سے چند کے سوا سب پیٹھ دکھا گئے۔ طالوت کے ساتھ بہت تھوڑے سے لوگ نہر کے پار اترے۔ ان کی تعداد ۳۱۳ تھی۔ ان میں سے بھی بعض لوگ جالوت کے بڑے لشکر کو دیکھ کر خوف زدہ ہو گئے مگر باہمت لوگوں نے ان کو ہمت دلائی اور بتایا کہ اللہ کے حکم سے چھوٹی چھوٹی جماعتیں بڑی بڑی جماعتوں پر غالب آتی رہی ہیں۔ اللہ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے اور جس کے ساتھ اللہ ہو وہ کبھی مغلوب نہیں ہوتا۔

پھر اللہ کی تائید و نصرت سے اس مٹھی بھر جماعت نے جالوت کے ٹڈی دل لشکر کو تہس نہس کر دیا۔ یہ واقعات جو وحی کے ذریعے آپ کو بتائے گئے، اللہ کی قدرت اور آپ کی نبوت کے دلائل ہیں۔ سو آپ بلاشبہ اللہ کے رسول ہیں۔

تِلْكَ الرُّسُلُ : ۳

انبیا علیہم السلام درجات میں مختلف ہیں۔ ان ہی میں سے حضرت موسیٰ علیہ السلام ہیں جن سے اللہ نے کلام فرمایا۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو کھلے معجزے عطا کیے اور جبریل کے ذریعے ان کو مدد دی۔ اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم آپ بھی رسول برحق ہیں۔ باوجودے کہ آپ امی ہیں، نہ آپ نے تورات دیکھی اور نہ انجیل، پھر بھی آپ کا بنی اسرائیل کے واقعات کی صحیح تفصیل بیان کرنا ظاہر کرتا ہے کہ یہ آپ کا کام نہیں، بل کہ ہم ہی آپ کو یہ باتیں حضرت جبریل کے ذریعے بتاتے ہیں۔ اگر یہ لوگ آپ کا انکار کرتے ہیں تو اس میں تعجب کی بات نہیں۔ آپ سے پہلے حضرت موسیٰ اور حضرت عیسیٰ وغیرہ کی بھی تکذیب کی گئی۔ ان سرکشوں میں سے بعض کا حق کو قبول کرنا اور بعض کا اپنے کفر پر قائم رہنا تقدیر الٰہی کی وجہ سے ہے۔ مگر ہم اتمام حجت کے لیے ہدایت کے اسباب ضرور مہیا کرتے ہیں۔

اللہ کے دیے ہوئے مال میں سے جو اس کی راہ میں خرچ کرنا چاہتے ہو وہ اسی دنیا میں خرچ کر لو۔ حشر میں نہ کوئی عمل خرید و فروخت سے حاصل ہوگا نہ دوستی کام آئے گی اور نہ سفارش۔ وہ دن بہت سخت ہوگا اور نفسا نفسی کا عالم ہوگا۔ اس دن ایمان اور اعمال صالحہ ہی کام آئیں گے۔ اللہ کی ذات تمام کمالات کی جامع اور تمام نقائص سے پاک ہے۔ اس لیے اس کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں۔ وہ ہمیشہ زندہ اور باقی رہنے والا ہے، نہ اسے نیند آتی ہے اور نہ اونگھ۔ وہ آسمان و زمین کی تمام

چیزوں کا مالک ومختار ہے۔ کوئی اس کی اجازت کے بغیر اس سے سفارش نہیں کرسکتا۔ وہی عزت وعظمت، بلندی و برتری کا مالک وسزاوار ہے۔ یہ قرآن کی عظیم ترین آیت ہے اور اس کو آیت الکرسی کہتے ہیں۔ دین کے معاملے مین کوئی زبردستی نہیں اور نہ جہاد کا مقصد کسی کو زبردستی مسلمان بنانا ہے۔ بل کہ جہاد دنیا سے شر وفساد اور برائیوں کو ختم کرنے کے لیے ہے۔ ایمان کی بنا پر اللہ بندے سے محبت کرتا ہے اور اس کو کفر کی تاریکی سے نکال کر ہدایت کی روشنی میں لاتا ہے۔ اس کے برعکس شیطان کافروں کا دوست اور ان کو کفر کی تاریکیوں میں دھکیل دیتا ہے جس کا نتیجہ دوزخ کا دائمی عذاب ہے۔ پس جو غیر اللہ کی عبادت ترک کر کے اللہ واحد پر ایمان لایا تو اس کے لیے اسلام مضبوط وسیلہ ہے جو کبھی نہیں ٹوٹے گا۔

نمرود نے حضرت ابراہیم سے اللہ کے بارے میں مباحثہ کیا تو حضرت ابراہیم نے کہا کہ میرا رب زندہ کرتا اور مارتا ہے۔ نمرود نے جواب دیا کہ میں بھی زندہ کرتا اور مارتا ہوں۔ حضرت ابراہیم نے دوسری دلیل دی کہ میرا رب سورج کو مشرق سے نکالتا ہے اور وہ اس کو مغرب سے بھی نکال سکتا ہے۔ سو اگر تو اللہ کا انکار کرتا ہے تو سورج کو مغرب سے برآمد کر دے اس پر وہ لاجواب ہو گیا۔ ایک شخص ایسی بستی کے پاس سے گزرا جو اپنی چھتوں پر گری ہوئی تھی۔ بستی کو دیکھ کر وہ کہنے لگا کہ اللہ اس بستی کو کیسے آباد کرے گا؟ پھر وہ اپنی سواری کا گدھا باندھ کر روٹیوں کا تھیلا درخت سے لٹکا کر سو گیا۔ نیند کی حالت میں اللہ نے اس کی روح قبض کر لی یہاں تک کہ اس پر سو برس گزر گئے۔ جب وہ بستی از سر نو آباد ہو گئی تو اللہ نے اس کو زندہ کر دیا اور اس کو بتایا کہ تو سو سال اسی حالت میں رہا۔ پھر اللہ نے اس کے سامنے گدھے کو زندہ کر دیا اور اس نے شہر کو آباد دیکھ کر کہا کہ مجھے یقین ہو گیا کہ اللہ ہر چیز پر قادر ہے اور مرنے کے بعد دوبارہ زندہ کر سکتا ہے۔ حضرت ابراہیم نے اللہ سے مُردوں کو زندہ کر کے

دکھانے کی درخواست کی تو اللہ نے فرمایا چار پرندے لے کر اپنے ساتھ مانوس کر لو۔ پھر ان کو ذبح کر کے ہڈیوں سمیت ان کا قیمہ بنا لو اور اس قیمے میں سے تھوڑا تھوڑا مختلف پہاڑوں پر رکھ دو اور آواز دے کر اپنے پاس بلاؤ۔ چناں چہ حضرت ابراہیم نے ایسا ہی کیا۔ پھر ان کی آواز پر ان کی نظروں کے سامنے ہر ایک کے اجزا جڑنے لگے اور اللہ کے حکم سے وہ پھر صحیح وسالم پرندے بن گئے۔

اللہ کی راہ میں خرچ کرنے کا ثواب ایک سے سات سو گنا تک یا اس سے بھی زیادہ ہے۔ صدقہ کرنے والوں کو احسان نہیں جتانا چاہیے۔ اس سے صدقہ باطل ہو جاتا ہے۔ منافق کا حال پتھر کی اس چٹان کی مانند ہے جس پر کچھ مٹی (گرد و غبار) پڑی ہوئی ہو جو بارش سے صاف ہو جائے یعنی جو کچھ اس نے دنیا میں کمایا تھا وہ سب ضائع ہوا۔ جو مومن خلوص دل سے اللہ کی راہ میں خرچ کرتے ہیں ان کی مثال اس باغ جیسی ہے جو نرم اور عمدہ زمین پر لگایا ہوا ہو۔ جب اس پر زور کی بارش ہوتی ہے تو وہ دوگنا پھل دیتا ہے۔ اس کی زمین ایسی عمدہ ہے کہ بارش نہ ہونے کی صورت میں اس کے لیے شبنم کافی ہو جاتی ہے۔ سو مومنوں کے اعمال کبھی بے ثمر نہیں رہتے۔ ان کا بدلہ ضرور ملتا ہے۔ اعمال صالحہ کا سب سے بڑا فائدہ یہ ہے کہ ان کا اجر وثواب آخرت میں ملتا ہے اور آدمی عذاب سے محفوظ ہو جاتا ہے۔ اگر اعمال میں اخلاص نہ ہو اور وہ لوگوں کو دکھانے کے لیے کیے گئے ہوں تو سارا اجر وثواب ضائع ہو جاتا ہے۔ صدقہ وخیرات میں نہایت عمدہ چیزیں دینی چاہییں۔ اللہ تعالیٰ حلال خیرات قبول فرماتا ہے۔ صدقہ وخیرات کرنے پر شیطان تنگ دستی اور افلاس سے ڈراتا ہے، بخل پر ابھارتا اور فحش کاموں کا حکم دیتا ہے۔ جو کچھ تم خرچ کرتے ہو، کم یا زیادہ، سب کے سامنے یا چھپا کر، اللہ کے راستے میں یا باطل راستے میں، یقیناً اللہ سب سے پوری طرح باخبر ہے اور وہ اپنے بندوں کو بہترین بدلہ عطا فرمائے گا۔

صدقات سے مال کم نہیں ہوتا بل کہ بڑھتا ہے اور صدقہ پوشیدہ طور پر دینا زیادہ بہتر ہے۔ آپ کا کام سیدھا راستہ دکھانا ہے۔ ہدایت دینا آپ کے ذمے نہیں۔ اور اللہ تعالیٰ ہادی ہے وہ جسے چاہتا ہے ہدایت دیتا ہے۔ آپ کو غمگین ہونے کی ضرورت نہیں۔ تم خلوص کے ساتھ اللہ کی خوش نودی کے لیے جو بھی اس کی راہ میں خرچ کرو گے اس کا فائدہ تمھیں ہی ہوگا۔ اس لیے اپنی خیرات کا احسان، دکھاوے کے لیے خیرات یا خیرات میں خراب مال دینا، یہ سب مال کی بربادی ہے۔ ایسی خیرات سے کچھ حاصل نہیں۔

اللہ ہر چیز کے نفع ونقصان سے باخبر ہے۔ اس نے بیع کو حلال اور سود کو حرام قرار دیا، اس لیے دونوں برابر نہیں ہو سکتے۔ اللہ سود سے حاصل شدہ مال یا اس کی برکت کو مٹا دیتا ہے۔ اور صدقہ کرنے والے کے مال یا اس کی برکت کو بڑھاتا ہے۔ جنھوں نے ایمان لانے کے بعد نیک عمل کیے۔ نماز قائم کی اور زکاۃ دی ان کا اجر اللہ کے ہاں محفوظ ہے۔ قیامت کے روز ان کو نہ خوف ہوگا اور نہ غم۔ اس کے برعکس سود لینے والے حشر میں دیوانوں کی طرح کھڑے ہوں گے۔ ان کا مال دنیا میں رہ جائے گا اور وہ اس مال کی وجہ سے عذاب میں ڈالے جائیں گے۔ اگر تم سچے مومن ہو تو سودی لین دین ترک کر دو اور جو سود قرض دار کے ذمے باقی رہ گیا اس کو چھوڑ دو اور اپنا اصل مال لے لو۔ اگر سود حرام ہونے کے بعد توبہ کر لی اور سود کو ترک کر دیا تو جو سود وہ اس سے پہلے لے چکا وہ اس کا ہے۔ جو لوگ سود کی حرمت کا حکم آنے کے بعد سود خوری کریں گے یا سود کو بیع کی طرح حلال کہیں گے، وہ ہمیشہ دوزخ میں رہیں گے۔ اگر تم نے سود نہ چھوڑا تو اللہ اور اس کے رسول سے جنگ کے لیے تیار ہو جاؤ۔ قرآن کریم میں ایسی وعید کفر کے سوا کسی اور بڑے سے بڑے گناہ کے لیے بھی نہیں آئی۔

تنگ دست قرض دار کو قرض ادا کرنے کے قابل ہونے تک مہلت دینی

چاہیے۔ اگر قرض معاف کر دیا جائے تو زیادہ بہتر ہے۔ اسلام سے پہلے دنیا کا تمام کاروبار زبانی ہوتا تھا۔ سب سے پہلے قرآن نے اس طرف توجہ دلائی کہ جب تم ادھار کا معاملہ کرو تو لکھ لیا کرو۔ لکھنے والے کے لیے ضروری ہے کہ وہ کسی کی طرف داری کے بغیر انصاف سے لکھے۔ تحریر وہ لکھوائے جس نے قرض لیا ہے۔ تحریر پر دو گواہ ضروری ہیں۔ اگر دو مرد گواہ نہ ہوں تو ایک مرد اور دو عورتوں کو گواہ بنالو۔ جب گواہوں کو گواہی کے لیے بلایا جائے تو ان کو خدمت سمجھ کر گواہی کے لیے آنا چاہیے۔ معاملہ چھوٹا ہو یا بڑا سب کو لکھنا چاہیے۔ اگر معاملہ نقد ہو اور ادھار نہ ہو تو اس کو نہ لکھنے میں کوئی حرج نہیں مگر اس میں بھی گواہ بنالیا کرو، تاکہ کسی وقت اختلاف ہو جائے تو یہ گواہی کام آئے۔ گواہ مسلمان، ثقہ اور عادل ہوں۔ تحریر لکھنے والے اور گواہوں کو نقصان نہ پہنچایا جائے۔ کوئی چیز رہن رکھ کر ادھار لینا جائز ہے لیکن رہن رکھی ہوئی چیز سے نفع اٹھانا جائز نہیں۔

قیامت کے روز اللہ اپنی مخلوق کے اعمال کا حساب لے گا۔ اس کے بعد اللہ جس کو چاہے گا بخش دے گا اور جسے چاہے گا عذاب دے گا۔ البتہ کافروں اور منافقوں کو اللہ سب کے سامنے رسوا کرے گا اور ان کے گناہ ظاہر کرے گا۔ اللہ کے رسول اور مومن، اللہ پر، اس کے فرشتوں، کتابوں، اور رسولوں پر ایمان رکھتے ہیں۔ وہ اللہ کے رسولوں میں کوئی تفریق نہیں کرتے۔ انسان کو اسی کا ثواب ملتا ہے جو وہ اپنے اختیار سے کرتا ہے اور عذاب بھی اس پر ہوگا جو وہ اپنے ارادہ سے کرتا ہے۔ اس کے بعد ایک خاص دعا کا ذکر ہے جس میں بھول چوک سے سرزد ہونے والے فعل پر معافی کی درخواست ہے۔

سورۃ آل عمران

اس میں آل عمران (عمران کی اولاد) کا ذکر ہے، اسی لیے اس کا نام آل عمران ہے۔ اس کا نام مجادلہ بھی ہے، کیوں کہ یہ حضرت عیسیٰ کی الوہیت کے بارے میں نازل ہوئی۔ یہ مدینے میں نازل ہوئی۔ سورۃ البقرہ میں خاص طور پر بنی اسرائیل کو خطاب تھا۔ اس سورت کے نصف سے زائد ابتدائی حصے میں عیسائیوں کو خطاب ہے۔ پھر کچھ آیتوں میں یہود و نصاریٰ دونوں کو خطاب ہے، آخری حصے میں اسلامی تاریخ کے دو اہم واقعات، غزوۂ بدر اور غزوۂ احد اور ان کے نتائج کا تجزیہ ہے۔ سورت کی ابتدا قرآن کی صداقت کے بیان سے ہوئی کہ جس طرح توریت و انجیل کا انکار کرنے والے دنیا میں ذلیل ہوئے اسی طرح قرآن کا انکار کرنے والے بھی ذلیل ہوں گے۔

قرآن میں دو طرح کی آیتیں ہیں۔ ایک وہ جن کے معنیٰ و مراد بالکل واضح ہیں۔ ان کو محکمات کہتے ہیں۔ قرآن کا بہت بڑا حصہ ان ہی آیات پر مشتمل ہے۔ دوسری آیات وہ ہیں جن کے حقیقی معنیٰ اللہ کے سوا کسی کو معلوم نہیں۔ ان کو متشابہات کہتے ہیں۔ جن کے دماغ میں فتور ہوتا ہے وہ محکمات سے آنکھیں بند کر کے متشابہات کی تاویلوں میں لگے رہتے ہیں۔ اہل علم اللہ اور آخرت پر یقین رکھتے، اللہ سے دین پر استقامت اور رحمت الٰہی کے لیے دعا کرتے ہیں۔ اللہ ہر چیز کا خالق و مالک ہے۔ خواہ وہ اولاد ہو یا مال و دولت۔ لہٰذا کافروں کا یہ امید رکھنا کہ جس طرح مال و اولاد دنیا میں کام آتے ہیں اسی طرح آخرت میں عذاب سے بچنے میں کام آئیں گے، سراسر حماقت ہے۔ غزوۂ بدر میں مشرکین ہر طرح کے سامان حرب سے لیس اور تین گنا تعداد میں ہونے کے باوجود عبرت ناک شکست سے دوچار ہوئے۔ ان کا مال و اولاد

ان کے کچھ کام نہ آئے۔ مال و اولاد، سونے چاندی کے ڈھیر اور کھیتیاں وغیرہ دنیوی زندگی کا سامان ہیں۔ دنیا بھی فانی ہے اور اس کے سامان بھی فانی۔ اس لیے انسان ان کو بقدر ضرورت استعمال کرے اور ان کے خالق و مالک کو یاد رکھے۔ اللہ کے نزدیک پسندیدہ دین صرف اسلام ہے جو خاتم الانبیا محمد صلی اللہ علیہ وسلم لے کر آئے۔ قیامت تک یہی دین اسلام کے نام سے باقی رہے گا۔ سابقہ کوئی شریعت اسلام کہلانے کی مستحق نہیں۔ اسلام کی حقانیت ثابت ہونے کے بعد اگر نصاریٰ آپ سے حضرت عیسیٰ کے بارے میں جھگڑا کریں تو آپ کہہ دیجیے کہ ہم اسی کی عبادت کریں گے جس کا نہ کوئی شریک ہے اور نہ اس جیسا کوئی اور ہے۔ نہ اس کی اولاد ہے، نہ بیوی۔

یہود و نصاریٰ اس دعوے میں جھوٹے ہیں کہ ان کا تورات و انجیل پر ایمان ہے، کیوں کہ وہ ان کتابوں کی ہدایت کے مطابق آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کی بجائے اس سے منہ موڑے ہوئے ہیں، جس سے ان کی سرکشی اور تکبر ظاہر ہوتا ہے۔ یہود کہتے ہیں کہ وہ دس دن یا چالیس دن دوزخ میں رہیں گے۔ ان کا یہ خیال غلط ہے۔ آخرت میں سب کو عمل کے لحاظ سے جزا یا سزا ملے گی۔ اللہ جس کو چاہتا ہے حکومت دیتا ہے اور جس سے چاہتا ہے چھین لیتا ہے۔ ہر بھلائی اسی کے اختیار میں ہے۔ وہی قادر مطلق ہے۔ کافروں سے قلبی محبت رکھنا جائز نہیں کیوں کہ کفر و اسلام کے درمیان کوئی رشتہ نہیں بل کہ مومنوں کو آپس میں محبت رکھنی چاہیے۔ اگر کوئی شخص اللہ کی محبت کا دعویٰ کرے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بتائے ہوئے طریقے پر نہ چلے تو اس کا دعویٰ صحیح نہیں۔ پھر بعض انبیا کی بزرگی اور فضیلت کا بیان ہے کہ سب سے پہلے آدم علیہ السلام کو پیدا فرمایا، فرشتوں سے ان کو سجدہ کرایا اور جنت میں بسا دیا۔ پھر اپنی قدرت کاملہ کے اظہار کے لیے ان کو زمین پر اتار دیا۔ سب سے

پہلے ان ہی کو نبوت عطا فرمائی۔ ان کے بعد حضرت نوح کو نبوت عطا فرمائی۔ جب ان کی قوم کسی طرح سرکشی سے باز نہ آئی تو اللہ نے ان پر پانی کا عذاب بھیج کر سب کو ڈبو دیا، سوائے حضرت نوح کی اتباع کرنے والوں کے۔ اس کے بعد حضرت ابراہیم کے خاندان کو برگزیدگی عطا فرمائی۔ سب سے آخر میں خاتم الانبیا صلی اللہ علیہ وسلم کو برگزیدہ فرما کر مبعوث فرمایا۔ اللہ نے عمران کے خاندان کو بھی برگزیدہ کیا۔

حضرت مریم کے والد حضرت عمران اللہ کے نیک بندے اور ان کی والدہ صاحب کردار خاتون تھیں۔ ان کی کوئی اولاد نہ تھی۔ انہوں نے ایک دن اللہ سے درخواست کی اور نذر مانی کہ اگر میرے اولاد ہوئی تو میں اسے بیت المقدس کی خدمت کے لیے وقف کر دوں گی۔ اللہ نے دعا قبول فرمالی اور ان کے لڑکی پیدا ہوئی۔ لڑکی کے والد انتقال فرما گئے۔ دستور کے مطابق بیت المقدس کی خدمت کے لیے لڑکوں کو قبول کیا جاتا تھا۔ اللہ نے اس دستور کے خلاف نذر قبول فرمالی اور حضرت زکریا کو بچی کی کفالت کے لیے منتخب فرمالیا۔ لڑکی کے پاس بے موسم پھل دیکھ کر حضرت زکریا نے کہا کہ اے مریم یہ رزق کہاں سے آتا ہے۔ مریم نے جواب دیا کہ اللہ کے ہاں سے آتا ہے۔ یہ سن کر حضرت زکریا کو اولاد کی خواہش ہوئی۔ انہوں نے اللہ سے دعا کی۔ اللہ نے دعا قبول فرمالی اور بیٹے (یحییٰ) کی بشارت دی۔ حضرت زکریا نے کہا کہ اے میرے رب! میرے لیے کوئی نشانی مقرر فرما دے۔ اللہ نے فرمایا کہ کہ تم تین دن تک اشاروں کے سوا بات نہ کرسکو گے۔ پھر فرشتوں نے اللہ کے حکم سے حضرت مریم کو خبر دی کہ اللہ نے انہیں تمام جہان کی عورتوں پر فضیلت دی۔

جب فرشتوں نے کہا کہ اے مریم اللہ تمہیں ایک کلمے کی بشارت دیتا ہے جس کا نام مسیح عیسیٰ بن مریم ہے۔ وہ گود میں اور بڑی عمر میں لوگوں سے کلام کرے گا اور

صالحین میں سے ہوگا۔ حضرت مریم نے تعجب سے کہا کہ بچہ کیسے پیدا ہوگا، مجھے تو کسی انسان نے ہاتھ تک نہیں لگایا۔ اللہ نے فرمایا کہ اسی طرح ہوگا، کیوں کہ اللہ جو چاہتا ہے پیدا کر دیتا ہے۔ اللہ نے حضرت عیسیٰ کو بہت سے معجزے عطا فرمائے تھے۔ ان کے زمانے میں طبیبوں اور حکیموں کا چرچا تھا اس لیے اللہ نے ان کو ایسے معجزے عطا فرمائے جن سے اس وقت کے کامل اطبا اور حکیم عاجز اور بے بس تھے۔ مثلاً وہ گارے سے پرندے جیسی شکل بنا کر اس پر پھونک مارتے تھے تو وہ اللہ کے حکم سے زندہ اور اڑتا ہوا پرندہ بن جاتا تھا۔ پیدائشی اندھے کی آنکھوں پر اور برص کے مریض کے برص زدہ حصے پر ہاتھ پھیرتے تھے تو اللہ کے حکم سے اندھا، بینا ہو جاتا تھا اور برص زدہ آدمی برص سے صحت یاب ہو جاتا تھا۔ اس کے باوجود یہود کو ایمان کی دولت نصیب نہ ہوئی اور وہ آپ کے قتل کے درپے ہو گئے۔ اللہ نے آپ کو آسمان پر زندہ اٹھالیا۔ قیامت کے قریب آسمان سے اتریں گے اور اپنی زندگی پوری کر کے طبعی طور پر وفات پائیں گے۔

نجران کے عیسائیوں کا ایک بڑا وفد آپ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ وہ تمام دلائل سننے کے باوجود حق قبول کرنے پر تیار نہ ہوئے تو آپ نے اللہ کے حکم سے ان کو مباہلے کی دعوت دی یعنی تم اپنے اہل وعیال کو لے آؤ اور میں اپنے اہل وعیال کو لے آتا ہوں۔ پھر دونوں اللہ سے دعا کریں کہ ہم میں سے جو جھوٹا ہے اس پر اللہ کی لعنت۔ وفد میں سے کوئی بھی مباہلے کے لیے تیار نہ ہوا بل کہ آپ کو جزیہ دینے پر راضی ہو گئے۔ اس کے بعد اللہ نے تمام اہل کتاب کو کلمۂ توحید لا الہ الا اللہ کی دعوت دی یعنی ہم اللہ کے سوا کسی کی عبادت نہیں کریں گے۔ حضرت ابراہیم نہ یہودی تھے اور نہ نصرانی بل کہ وہ خالص مسلمان تھے۔ تم بھی ان ہی کی طرح مسلمان بن جاؤ۔ یہود کا ایک گروہ کہتا ہے کہ پہلے علانیہ مسلمان ہو جاؤ پھر مرتد ہو کر اسلام کی برائیاں

بیان کرو۔ دوسرا گروہ لوگوں کی امانت رکھ کر کھا جاتا ہے اور کہتا ہے کہ غیر یہودیوں کا مال کھانا حلال ہے اور قیامت میں اس کا مواخذہ نہیں ہوگا۔ جو لوگ اللہ سے کیے ہوئے عہد پر قائم نہیں رہے، آپ کی صفتیں بیان نہیں کرتے اور تھوڑے فائدہ کے لیے قسموں کو توڑ لیتے ہیں، ان کے لیے دردناک عذاب ہے۔ انبیا حق رسالت ادا کرتے ہیں اور اللہ کی امانت اس کے بندوں کو پہنچاتے ہیں۔ وہ لوگوں کو یہ حکم نہیں دیتے کہ وہ اللہ کو چھوڑ کر کسی اور کی عبادت کریں۔ ان کا کام اللہ کی عبادت کا حکم کرنا ہے۔ آپ کہہ دیجیے کہ میں تمہیں جس دین کی دعوت دے رہا ہوں وہی تمام انبیا کا دین ہے۔ جو کچھ دوسرے انبیا پر نازل ہوا ان سب پر ہمارا ایمان ہے۔ ہم ان میں تفریق نہیں کرتے کہ کسی کو مانیں اور کسی کو نہ مانیں۔ اللہ ایسے ظالموں کو ہدایت نہیں دیتا جو ایمان لانے کے بعد کافر ہو جائیں۔ آخرت میں ان پر شدید عذاب ہوگا جو کبھی کم نہ ہوگا۔ البتہ اگر وہ اپنی شرارتوں سے باز آ جائیں تو اللہ انہیں معاف فرما دے گا۔

لَنۡ تَنَالُوا : ۴

اللہ کی راہ میں معمولی چیز خرچ کرنے کا ثواب بھی نیت کے مطابق ضرور ملے گا مگر نیکی کا اعلیٰ درجہ پانے کے لیے اپنی محبوب ترین چیز خرچ کرنا ضروری ہے۔ بنی اسرائیل کی بے جا حرکتوں کی وجہ سے تورات میں جو کھانے حرام کیے گئے وہ سب تورات سے پہلے ان کے لیے حلال تھے۔ اس لیے جو لوگ تورات کے اس واضح حکم کے بعد اللہ پر بہتان لگائیں اور دعویٰ کریں کہ اللہ نے حضرت نوح اور حضرت ابراہیم کے لیے اونٹ کا گوشت حرام کر دیا تھا تو وہی ظالم اور بے انصاف ہیں۔ اے یہود و نصاریٰ تم بھی مسلمانوں کی طرح ملت ابراہیمی کی پیروی کرو۔ وہی محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کی امت کا دین ہے۔ بیت اللہ دنیا کی تمام عبادت گاہوں میں سب سے پہلی عبادت گاہ ہے، اس کی نشانیوں میں سے ایک بڑی نشانی مقام ابراہیم ہے۔ یہ وہ پتھر ہے جس پر کھڑے ہو کر حضرت ابراہیم بیت اللہ کی تعمیر فرماتے تھے۔ اس پتھر پر حضرت ابراہیم کے قدم مبارک کا نشان آج تک موجود ہے۔ جو شخص بیت اللہ کے اندر آ جائے وہ مامون و محفوظ ہے۔ صاحب استطاعت پر اس گھر کا حج فرض ہے۔ اس کو بلا تاخیر حج کرنا چاہیے۔ عورت کو محرم کے بغیر سفر کرنا جائز نہیں۔ اس لیے وہ حج پر اس وقت قادر سمجھی جائے گی جب اس کے ساتھ کوئی محرم حج کرنے والا ہو۔ خواہ وہ محرم اپنے خرچ سے حج کرے یا وہ عورت اس کا خرچہ برداشت کرے۔ مومنوں کو ایسے اہل کتاب سے دور رہنا چاہیے جو حق کو جانتے ہوئے اس کا انکار کرتے ہیں اور تمہیں ایمان سے ہٹانا چاہتے ہیں۔ پس جو اللہ کے

دین کو مضبوطی سے پکڑے گا وہ ہدایت پائے گا۔ اس کے بعد مومنوں کو تمام زندگی اسلام پر قائم رہنے اور ان چیزوں سے بچنے کی تاکید ہے جو اللہ اور اس کے رسول کے نزدیک پسندیدہ نہیں۔ جو شخص گناہوں سے بچنے میں اپنی پوری توانائی صرف کر دے تو اس سے تقوے کا حق ادا ہو جائے گا۔ آپس میں اتفاق و اتحاد رکھو اور سب مل کر اللہ کی رسی یعنی قرآن وسنت کو مضبوطی سے تھام لو۔ جس طرح رسی کو پکڑنے سے آدمی گرنے سے محفوظ ہو جاتا ہے اور رسی کو ذریعہ بنا کر نیچے سے اوپر پہنچ جاتا ہے اسی طرح اسلام کو مضبوطی سے تھام کر بندہ خدا تک پہنچ جاتا ہے اور آگ میں گرنے سے محفوظ ہو جاتا ہے۔ اسلام وہ نعمت ہے جس نے عرب قبائل کی صدیوں پرانی دشمنوں کو ختم کر کے ان کو بھائی بھائی بنا دیا۔ لہٰذا شیطان کے بہکانے یا دنیا کی محبت میں اسلام چھوڑ کر کفر اختیار نہ کرنا۔ اسلام ہی دین و دنیا کی نعمتوں کا سرچشمہ ہے۔

امر بالمعروف اور نہی عن المنکر ہر شخص پر فرض نہیں، کیوں کہ اس کے لیے علم شریعت ضروری ہے جو سب کو نہیں ہوتا۔ اگر یہ کام بعض نے کر لیا تو سب کی طرف سے فرض ادا ہو جائے گا۔ اگر کوئی بھی اس فریضے کو انجام نہیں دے گا تو سب گناہ گار ہوں گے۔ اب دنیا میں مسلمان بہترین امت ہیں کیوں کہ وہ اللہ پر ایمان رکھتے ہیں اور امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کرتے ہیں۔ ایمان کا جو کامل درجہ اس امت کو حاصل ہے وہ سابقہ امتوں میں سے کسی کو حاصل نہیں۔ اگر اہل کتاب ایمان لے آئیں تو یہ ان کے حق میں بہتر ہے۔ ان میں مومن بھی ہیں مگر اکثر فاسق ہیں۔ مسلمانوں کو ان کی تعداد اور مادی ساز و سامان سے خوف نہیں کھانا چاہیے۔ اللہ کا وعدہ ہے کہ وہ تمہارا کچھ نہیں بگاڑ سکیں گے۔ اگر وہ جنگ میں تمہارے مقابلے پر آ بھی گئے تو پیٹھ پھیر کر بھاگ جائیں گے اور کوئی ان کی مدد کو نہ آئے گا۔ یہود کی بداعمالیوں کے نتیجے میں ان پر ذلت و مسکنت مسلط کر دی گئی۔ اللہ کی پناہ کے سوا ان

کو کہیں پناہ نہیں ملے گی۔ جنہوں نے ایمان قبول نہیں کیا خواہ وہ یہودی یا نصرانی یا مشرکین مکہ ہوں، ان سب کو ان کے کفر و شرک، انبیا کے جھٹلانے اور اللہ کی نشانیوں کے انکار کے سبب، ان کے مال سمیت جہنم میں ڈال دیا جائے گا۔ وہ اس میں ہمیشہ رہیں گے۔ ایمان کے بغیر عمل کی مثال ایسی ہے جیسے کسی نے ایک باغ لگایا اور اس کو سخت سرد ہوا سے بچانے کا کوئی انتظام نہ کیا۔ وہ اس کی سرسبزی دیکھ کر خوش ہوتا رہا اور امیدیں باندھتا رہا۔ پھر یکا یک ایک سخت سرد ہوا چلی اور اس نے لہلہاتے ہوئے باغ کو جلا کر خاک کر دیا اور وہ شخص اپنی بربادی پر کف افسوس ملتا رہ گیا۔ یہود و نصاریٰ، منافقین یا مشرکین میں سے کوئی بھی مسلمانوں کا خیر خواہ نہیں۔ یہ ہر وقت مسلمانوں کو نقصان پہنچانے میں لگے رہتے ہیں۔ تم ایسے دشمنوں کو دلی دوست نہ بناؤ۔ کافروں کا حال یہ ہے کہ اگر تمہیں کوئی اچھی حالت پیش آ جائے جیسے دشمن پر غلبہ، مال غنیمت ملنا اور مسلمانوں کا متحد ہونا وغیرہ تو اس سے ان کو تکلیف پہنچتی ہے اور وہ حسد کی آگ میں جلتے ہیں۔ اگر تم پر کوئی مصیبت آتی ہے جیسے دشمنوں میں گھر جانا تو یہ اس سے خوش ہوتے ہیں۔ اہل کتاب کا یہ رویہ اسلام کے ابتدائی دور ہی میں نہیں تھا بلکہ آج بھی مسلمانوں کے ساتھ ان کا یہی سلوک ہے۔ پھر فرمایا کہ اگر تم ان کی شرارتوں کے مقابلے میں صبر و تقویٰ اختیار کیے رہو تو ان کی چالیں اور شرارتیں تمہیں ذرا نقصان نہ پہنچا سکیں گی۔

۳ ہجری میں ابوسفیان ۳ ہزار کا لشکر جرار لے کر مدینے پر حملہ آور ہوا۔ مسلمانوں کی تعداد سات سو تھی اور بے سروسامان تھے۔ احد کے مقام پر مقابلہ ہوا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی حکم عدولی کے سبب مشرکین کے مقابلے میں مسلمانوں کا زیادہ جانی نقصان ہوا۔ تاہم قریش کو کچھ حاصل نہ ہوا۔ اسی غزوہ میں ایک پتھر لگنے سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا دندان مبارک شہید ہوا اور سر مبارک میں زخم آیا۔ اس

غزوے سے مسلمانوں کے لیے خطرات میں اضافہ ہوا، کیوں کہ اس سے مخالفین کی ہمتیں بڑھ گئیں اور انہوں نے اپنے عزائم کی تکمیل کے لیے منظم جدوجہد شروع کردی اور مسلمانوں کے لیے فتنوں اور سازشوں کا جال پھیلایا۔ پھر فرمایا کہ مسلمانوں کو کثرت عدد اور ساز وسامان پر اعتماد نہیں کرنا چاہیے، بل کہ اپنی طاقت کے مطابق مادی وسائل جمع کرنے کے بعد اللہ پر بھروسہ کرنا چاہیے۔ اللہ نے مومنوں سے فتح کا جو وعدہ کیا تھا وہ صبر اور تقوے کے ساتھ مشروط تھا۔ جنگ کے آغاز میں اللہ نے مسلمانوں کو فتح دے کر اس وعدے کو پورا فرمادیا تھا۔ جب مسلمان اللہ اور اس کے رسول کی نافرمانی کرتے ہوئے گھاٹی چھوڑ کر مال غنیمت جمع کرنے میں لگ گئے تو اللہ نے اپنی مدد روک لی اور مسلمانوں پر مصیبت ڈال دی۔ پھر غزوہ بدر کا ذکر ہے جو ۱۷ رمضان ۲ ہجری بروز جمعہ ہوا۔ اس میں مسلمانوں کی تعداد ۳۱۳ اور مشرکین ایک ہزار تھے۔ بدر کے مقام پر مقابلہ ہوا اور مشرکین کو عبرت ناک شکست ہوئی۔ اس جنگ نے دنیا کی تاریخ میں عظیم انقلاب پیدا کیا۔ اس لیے قرآن نے اس دن کو یوم الفرقان کہا۔

اہل جاہلیت مدت مقرر کر کے سود پر قرضہ دیتے تھے۔ مقررہ مدت پر رقم وصول نہ ہوتی تو سود خور سود کو اصل رقم میں شامل کر کے اس پر سود لگا دیتا تھا۔ اس طرح سود پر دی ہوئی رقم کئی گنا بڑھ جاتی تھی۔ اللہ نے اس کو حرام قرار دے کر اس کی ممانعت فرمادی۔ جس طرح اللہ کی وحدانیت اور اطاعت کا اقرار ایمان کا جز ہے، اسی طرح رسول کی تصدیق اور اس کی اطاعت ایمان کا دوسرا جزو ہے۔ اس لیے اللہ کی اطاعت کے ساتھ رسول کی اطاعت کو لازم قرار دیا اور فرمایا کہ اعمال صالحہ اور اس جنت کی طرف سبقت کرو جس کا عرض آسمانوں اور زمین کے برابر ہے اور وہ متقیوں کے لیے تیار کی گئی ہے۔ متقی وہ ہیں جو تنگی اور فراخی ہر حال میں اپنا مال اللہ کی راہ میں خرچ

کرتے ہیں، تکلیف پہنچانے والے پر غصے سے مغلوب نہیں ہوتے اور نہ انتقام لیتے ہیں، بل کہ اس کو معاف کر دیتے ہیں اور اس سے احسان کا معاملہ کرتے ہیں۔ اگر ان سے گناہ سرزد ہو جائے تو فوراً اللہ کا ذکر اور استغفار کرتے ہیں۔ احد میں جب مسلمان زخموں سے چور تھے، خود آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم بھی زخمی تھے، اس وقت اللہ نے تسلی کے لیے فرمایا کہ جو تکلیف تمھیں پہنچی اس پر غمگین ہونے کی ضرورت نہیں۔ اس سے پہلے بدر میں تم بھی دشمن کو ایسا ہی رنج و غم دے چکے ہو۔ ہمیشہ ایک جیسے دن نہیں رہتے۔ ہم زمانے کو اسی طرح الٹتے پلٹتے رہتے ہیں۔ کبھی فتح کبھی شکست اور کبھی غم اور کبھی خوشی۔ کام یابی کا دارومدار ایمان و یقین اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت پر ہے۔

گزشتہ انبیا کی طرح آپ صلی اللہ علیہ وسلم بھی ایک رسول ہیں اور رسالت کے فرائض انجام دے کر اپنے خالق سے جا ملیں گے۔ سابقہ ابنیا کی طرح آپ کی وفات کے بعد آپ کا دین بھی قائم رہے گا۔ لہٰذا مومنوں کو اسلام سے منہ موڑ کر مرتد نہیں ہونا چاہیے اور جو اسلام سے منہ موڑے گا وہ اپنا ہی نقصان کرے گا۔ موت کا وقت مقرر ہے۔ کسی کو اس کے مقررہ وقت سے پہلے موت نہیں آ سکتی خواہ وہ ساری عمر جنگ کے میدانوں میں مصروف رہے اور نہ کوئی مقرر وقت کے بعد زندہ رہ سکتا ہے۔ احد میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کی افواہ پر منافقین کہنے لگے کہ رسول اللہ کے بعد ہمیں اپنا دین اختیار کر لینا چاہیے، تاکہ تمام جھگڑے ختم ہو جائیں۔ اللہ نے فرمایا کہ یہ تمھارے دوست نہیں۔ تم ان کی باتوں میں نہ آؤ ورنہ یہ تمھیں اسلام سے شرک کی طرف پھیر دیں گے اور تمھارا دین و دنیا دونوں تباہ ہو جائیں گے۔ بہت جلد ہم ابوسفیان اور اس کے ساتھیوں کے دلوں میں ان کے کفر و شرک کے سبب رعب ڈال دیں گے۔ ان کا ٹھکانہ دوزخ ہے جو بہت بری جگہ ہے۔ جب تم دشمن کے خوف سے

بھاگ رہے تھے اور کوئی کسی کی طرف مڑ کر بھی نہیں دیکھ رہا تھا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تمہیں اپنی طرف بلا رہے تھے تو اللہ نے تمہاری حرکت کی بنا پر تمہیں غم پر غم دیا۔ دشمن کے غلبے کا غم، اپنے مارے جانے کا غم، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے زخمی ہونے کا غم، آپ کی شہادت کی جھوٹی خبر کا غم وغیرہ، تا کہ تم میں پختگی پیدا ہو۔ اس وقت اللہ نے احسان فرمایا کہ تم پر اونگھ کی شکل میں قلبی سکون نازل فرمایا جس سے مسلمانوں کے دلوں سے کافروں کا رعب دور ہو گیا اور مشرکین مسلمانوں کے حملوں کی تاب نہ لا کر بھاگ کھڑے ہوئے۔

اللہ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو مخاطب کر کے فرمایا کہ اللہ کی رحمت سے آپ مومنوں کے لیے نرم دل ہیں اس لیے اپنا حق ان کو معاف فرما دیں اور اللہ کے جو حقوق وہ ادا نہیں کر سکے ان کے لیے آپ اللہ سے معافی طلب کریں اور دنیاوی امور میں ان سے مشورہ لے لیا کریں۔ مومنوں کو کسی کے کہنے میں نہیں آنا چاہیے بل کہ اللہ پر بھروسہ رکھنا چاہیے۔ اگر اللہ تمہاری مدد کرنا چاہے گا تو تم پر کوئی غالب نہیں آسکے گا اور اگر وہ اپنی مدد روک لے تو کوئی تمہاری مدد نہ کر سکے گا۔ پھر خیانت کرنے والوں کے لیے سخت عذاب کی وعید ہے کہ جو شخص دنیا میں خیانت کرے گا خواہ وہ مال میں ہو یا احکام الٰہی میں، قیامت کے روز اس کی خیانت کو ظاہر کر دیا جائے گا اور وہ اپنی خیانت کے ساتھ پکڑا ہوا آئے گا اور ہر شخص کو اس کے اعمال کی پوری پوری جزا یا سزا دی جائے گی۔ اللہ نے مومنوں میں ان کی جنس سے ایک عظیم پیغمبر مبعوث فرما کر ان پر احسان فرمایا کہ وہ ان کو اللہ کی آیات پڑھ کر سناتا ہے، ان کے نفوس کو پاک وصاف بناتا ہے اور ان کو کتاب وسنت اور دانائی کی تعلیم دیتا ہے۔ آپ کی بعثت سے پہلے وہ کھلی گم راہی میں تھے۔

احد کی شکست کے بعد جب مومنوں کو دشمن کے ساز و سامان اور کثرت کی خبر ملی

تو اس سے اللہ پر ان کا بھروسہ اور بڑھ گیا اور جب وہ جہاد کے لیے نکلے تو ان پر اللہ کا فضل ہوا اور وہ صحیح وسالم واپس آئے اور جو ان کے ساتھ برائی کا ارادہ رکھتے تھے ان کو اللہ نے ذلت کے ساتھ پسپا کر دیا۔ معرکہ احد کے بعد مشرکین کہنے لگے کہ ہمارا دین حق ہے اور ہمیں ہر قسم کی آسائش میسر ہے، جب کہ مسلمان خستہ حال اور فاقہ کشی پر مجبور ہیں۔ اللہ نے ان کے جواب میں فرمایا کہ ہمارا ان کو ڈھیل دینا، اس لیے ہے تاکہ وہ گناہ زیادہ کریں اور آخرت میں پوری سزا پائیں۔ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے زکاۃ وصدقات کے احکام بیان کیے تو یہود کہنے لگے کہ اللہ فقیر ہو گیا اور ہم غنی اور مال دار ہیں۔ اللہ نے فرمایا کہ ان کی گستاخی اور رسول اللہ کی تکذیب ان کا پہلا جرم نہیں۔ بل کہ ان کے اسلاف تو انبیا کو ناحق قتل کر چکے ہیں۔ قیامت کے روز ان کے اعمال کی سزا میں ان کو جہنم کی بھڑکتی ہوئی آگ میں ڈالا جائے گا۔ ہر جاندار موت کا مزہ چکھے گا خواہ جن ہو یا انسان، مومن ہو یا کافر۔ قیامت کے روز ہر ایک کو اس کے تمام چھوٹے بڑے اور ظاہری و باطنی اعمال کی جزا و سزا ملے گی اور کسی پر ذرہ برابر ظلم نہ ہوگا۔ پس جو شخص جہنم سے نجات پا کر جنت میں چلا جائے گا وہی کام یاب انسان ہے۔ خواہ وہ ابتدا میں جنت میں چلا جائے جیسے صالحین اور عبادت گزار جائیں گے یا کچھ سزا بھگتنے کے بعد جیسے گناہ گار مسلمان۔ آخر کار سب مسلمان جہنم سے نجات پا کر ہمیشہ کے لیے جنت کی راحتیں اور نعمتیں حاصل کر لیں گے۔

اللہ نے انبیا کے ذریعے اہل کتاب کے علما سے یہ عہد لیا تھا کہ جو کتاب ان کو دی گئی ہے وہ اس کے احکام اور بشارتیں کسی تبدیلی کے بغیر لوگوں کو صاف صاف بیان کریں گے مگر انہوں نے تھوڑے سے دنیاوی فائدے کے لیے اس عہد کو توڑ دیا اور احکام شریعت اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی بشارتوں کو بدل دیا۔ آسمان وزمین کی پیدائش میں عقل مند کے لیے بڑی نشانیاں ہیں۔ اللہ نے انسان کو بتا دیا کہ ساری

کائنات اس کے فائدے کے لیے بنی ہے اور انسان اللہ کی عبادت اور اطاعت کے لیے پیدا ہوا ہے۔ یہی اس کا مقصد زندگی ہے۔ اہل عقل نے اللہ سے درخواست کی کہ اے ہمارے رب! اگر ہم غور وفکر کا تقاضا پورا نہ کرسکیں تو ہمیں دوزخ اور اس کی رسوائی سے بچانا۔ ہم رسول اللہ پر ایمان لائے سو ہمارے گناہ معاف فرما دے اور ہمیں نیک لوگوں کے ساتھ اٹھانا اور ہمیں جنت عطا فرمانا جس کا تو نے انبیا کے ذریعے وعدہ فرمایا ہے اور قیامت کے روز ہمیں رسوا نہ کرنا۔ اللہ نے اہل عقل کی دعاؤں کو قبول کرتے ہوئے فرمایا کہ میں کسی کا عمل ضائع نہیں کرتا بل کہ ان کو پورا پورا بدلہ دیتا ہوں۔ کافروں کا شہروں اور ملکوں میں گھومنا اور زندگی کے مزے اڑانا مسلمانوں کو دھوکے میں نہ ڈالے۔ یہ تو بہت تھوڑا اور بے حقیقت سامان ہے جو جلد زائل ہو جائے گا۔ اس کے بعد ان کے لیے عذاب ہی عذاب ہے۔ اگر مومن دنیا و آخرت کی فلاح چاہتے ہیں تو ان کو اپنے رب کی محبت و اطاعت پر ثابت قدم رہنا چاہیے۔

سورۃ النساء

یہ سورت مدینے میں نازل ہوئی۔ اس میں عورتوں کے احکام اور لفظ نسا کثرت سے آیا ہے، اس لیے اس کا نام سورۃ النسا مشہور ہو گیا۔ اس میں قیامت تک پیدا ہونے والے تمام لوگوں کو مخاطب کر کے اللہ سے ڈرنے کا حکم دیا۔ یتیم اور اس کے مال کی حفاظت ولی کے ذمے ہے۔ جب یتیم بالغ اور سمجھ دار ہو جائیں تو ان کے اموال کسی کمی اور خیانت کے بغیر ان کو دے دو۔ اگر تمھیں اندیشہ ہو کہ جو یتیم لڑکیاں تمھاری سرپرستی میں ہیں ان سے نکاح کرنے میں تم عدل نہ کرسکو گے تو یتیم لڑکیوں کی بجائے دوسری عورتوں سے جو تمھیں پسند ہوں نکاح کرلو۔ آزاد مرد کو چار سے زیادہ عورتیں نکاح میں رکھنے کی اجازت نہیں، وہ بھی عدل کی شرط کے ساتھ۔ غلام کو دو کی

اجازت ہے۔عورت کومقررہ مہرخوشی سے ادا کرنا چاہیے۔اگرعورت خوشی سے پورا مہر یا اس کا کچھ حصہ معاف کردے تو مرد کے لیے جائز ہے۔میت کے ترکے میں مردوں اورعورتوں دونوں کا حصہ ہے۔اگرترکے کی تقسیم کے وقت ایسے رشتے دار اور یتیم و مسکین جمع ہوجائیں جوترکے کے مستحق نہ ہوں توتم شکرانے کے طور پر ان کو بھی کچھ دے دو۔اگروہ دوسروں کے برابر حصہ مانگیں تو ان کو نرمی سے سمجھادو۔

اگر میت کی اولاد میں لڑکے اورلڑکیاں دونوں ہوں تو لڑکے کولڑکیوں کے مقابلے میں دو حصے ملیں گے۔اگر میت کے لڑکا نہ ہواور دو یا دو سے زیادہ لڑکیاں ہوں تو ان کو دو تہائی مال ملے گا اور سب کا حصہ برابر ہوگا۔باقی ایک تہائی مال دوسرے وارثوں کو ملے گا۔اگر میت کے صرف ایک لڑکی ہوتو اس کونصف مال ملے گا۔باقی مال دوسرے وارثوں میں تقسیم ہوگا۔اگر میت کے ماں باپ دونوں زندہ ہوں اور میت کے اولاد بھی ہوتو ماں کو چھٹا حصہ اور باپ کوبھی چھٹا حصہ ملے گا۔اگر مرنے والی عورت کے اولاد نہ ہوتو شوہر کونصف مال ملے گا اور اولاد ہوتو چوتھائی مال ملے گا۔باقی مال دوسرے وارثوں کو ملے گا۔اگرشوہرفوت ہوجائے اوراس کے اولاد نہ ہوتو بیوہ کو چوتھائی ملے گا اور اگراولاد ہوتو بیوہ کوآٹھواں حصہ ملے گا۔اگر میت کے نہ باپ ہو، نہ دادا اور نہ اولاد اور اس کے ایک بھائی یا بہن ہوں تو ہرایک کو چھٹا حصہ ملے گا۔اگر بھائی بہن ایک سے زیادہ ہیں توسب کوایک تہائی مال میں سے برابر برابر حصہ ملے گا۔

اگرکوئی مرد یاعورت بدکاری میں ملوث ہوتو دونوں کوجسمانی سزادی جائے۔اگر وہ توبہ کرلیں اوراپنی اصلاح کرلیں توان پرسختی نہ کرو۔عدت گزرنے کے بعد بیوہ آزاد ہے، جہاں چاہے نکاح کرے۔اس خیال سے اس کو روکنا کہ اگراس نے کسی سے نکاح کرلیا تو مال چلا جائے گا، جائزنہیں۔اسی طرح اس کو تنگ کرکے مہر کا کچھ حصہ اڑالینا

بھی جائز نہیں، سوائے اس کے کہ وہ صریح بدزبانی کی مرتکب ہو۔ اگر کسی کو بیوی پسند نہ ہو تو فوراً چھوڑنے کی بجائے صبر سے کام لے۔ اگر بیوی کو چھوڑ کر دوسری کا ارادہ کر لیا تو پہلی بیوی سے اپنا مال واپس لینا جائز نہیں خواہ وہ کتنا ہی ہو۔ اس کے بعد ان عورتوں کا بیان ہے جن سے ہمیشہ کے لیے نکاح حرام ہے مثلاً ماں، بیٹی، بہن، پھوپھی، خالہ، بھتیجی، بھانجی، رضاعی ماں، رضاعی بہن، ساس، بیٹے کی بیوی اور دو بہنوں کو نکاح میں جمع کرنا۔

وَّالْمُحْصَنٰتُ: ۵

شوہر والی بیوی کو کسی دوسرے سے نکاح کی اجازت نہیں جب تک کہ وہ طلاق یا شوہر کی وفات کی بنا پر نکاح سے جدا نہ ہو جائے اور عدت پوری نہ کر لے۔ البتہ جو کنیز تمہاری ملکیت میں ہو وہ تم پر حلال ہے۔ نکاح کے بعد جب تم عورتوں سے فائدہ حاصل کر لو تو ان کا مہر ادا کر دو جو تم پر فرض ہے۔ جہاں تک ممکن ہو آزاد مسلمان عورت سے نکاح کرنا چاہیے۔ اگر آزاد عورت سے نکاح کی استطاعت نہ ہو تو کسی پاک دامن کنیز سے کر لے۔

تم ایک دوسرے کے اموال باطل، طریقے سے نہ کھاؤ مثلاً: چوری، ڈاکہ، غصب، خیانت، جوا، سٹہ اور سود وغیرہ، سوائے باہمی تجارت کے اور ایک دوسرے کو ناحق قتل نہ کرو۔ جو ان احکام کے باوجود حد سے تجاوز کرتے ہوئے کسی کا مال کھائے یا ناحق قتل کرے، تو اللہ اس کو جہنم میں داخل کرے گا۔ اگر کبیرہ گناہوں سے بچتے رہے مثلاً شرک، قتل، چوری، زنا، سحر، والدین کی نافرمانی وغیرہ تو اللہ حقوق العباد کو چھوڑ کر تمہارے صغیرہ گناہ معاف کر کے تمہیں جنت میں داخل کر دے گا۔ اللہ نے تم میں سے بعض کو بعض پر فضیلت عطا کی۔ لہٰذا تم اس کی تمنا نہ کرو ورنہ تمہیں حسد وجلن کے سوا کچھ حاصل نہ ہوگا۔ مرد جو عبادات اور جہاد کرتے ہیں اور مال غنیمت، میراث وغیرہ حاصل کرتے ہیں وہ اللہ کے پاس سے مقرر کردہ ہیں۔ اسی طرح عورتوں کو ان کے اعمال کے بدلے جو مال وثواب ملتا ہے مثلاً شوہر کی اطاعت، اولاد کی پرورش،

آبرو کی حفاظت، عام عبادات، مہر، نان نفقہ، میراث وغیرہ، وہ بھی اللہ کی طرف سے مقرر کردہ ہیں۔ وہ ہر ایک کے درجے اور فضائل کے استحقاق سے خوب واقف ہے۔ اللہ ہی نے مردوں کو عورتوں پر حاکم بنایا۔ اس کی ایک وجہ تو یہ ہے کہ اللہ نے بعض کو بعض پر فضیلت عطا کی۔ دوسری وجہ یہ ہے کہ مرد اپنے اموال عورتوں پر خرچ کرتے ہیں، ان کو مہر اور نان نفقہ دیتے ہیں اور عورت کے تمام مصارف کے ذمے دار ہیں۔ اس طرح انتظامی معاملات میں مرد کو برتری حاصل ہے۔ جو عورتیں سرکش اور بدخو ہوں تو ان کو سمجھاؤ اور نصیحت کرو۔ اگر نہ مانیں تو ان کو خواب گاہوں میں تنہا چھوڑ دو۔ اگر پھر بھی باز نہ آئیں تو ان کو ہلکی مار مارو کہ نشان نہ پڑے۔ اسلام نے ہر عورت کی پٹائی کی اجازت نہیں دی بل کہ صرف اس عورت کی پٹائی کی اجازت ہے جو اس کے علاوہ کوئی زبان نہ سمجھتی ہو۔

پھر شرک سے بچنے، والدین، رشتے داروں، یتیموں، مسکینوں کے ساتھ حسن سلوک کی تاکید ہے، پڑوسی، مسافر، ہم نشین اور غلام کے ساتھ حسن سلوک کا حکم ہے۔ یہود خود بھی اللہ کے راستے میں خرچ نہیں کرتے اور مسلمانوں کو بھی اللہ کی راہ میں خرچ کرنے سے روکتے ہیں اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے جو اوصاف اور نشانیاں تورات میں مذکور ہیں، ان کو چھپاتے ہیں۔ ان کے لیے رسوا کرنے والا عذاب ہے۔ قیامت کے دن ہر نبی گواہی دے گا کہ اس نے اللہ کے احکام اپنی امت کو پہنچا دیے تھے۔ امتیں اپنے نبیوں کی تکذیب کریں گی۔ اس وقت محمد صلی اللہ علیہ وسلم گزشتہ انبیا کی صداقت پر گواہی دیں گے۔ کافروں کے لیے وہ وقت پریشانی اور اضطراب کا ہوگا۔ پھر مومنوں کو نشے کی حالت میں نماز پڑھنے کی ممانعت ہے اور یہ بھی کہ ناپاکی کی حالت میں نماز نہ پڑھو جب تک غسل نہ کرلو۔ اگر تم بیمار ہو یا سفر میں ہو یا کوئی رفع حاجت کر کے آیا ہو یا عورت سے قربت کی ہو تو ان چاروں حالتوں میں

تیمم کرکے نماز پڑھا لو۔

یہود دنیاوی مفاد کے لیے اللہ کے کلام میں تحریف کرکے اپنی مرضی کے معنی بیان کرتے ہیں۔ مسلمانوں کو ان کی طرح ذومعنی باتیں کرنے سے منع کیا گیا ہے۔ پھر اہل کتاب کو حکم دیا کہ میں نے جو قرآن اپنے نبی پر نازل کیا ہے اور جس میں تمہاری کتاب کی تصدیق ہے اس پر ایمان لے آؤ قبل اس کے کہ ہم تمہاری صورتیں مسخ کرکے تمہارے چہروں کو پشت کی طرف کردیں یا ایسی لعنت کریں جیسی ہفتے کے دن کی بے حرمتی کرنے والے یہود پر کی تھی کہ ان کو بندر اور سور بنا دیا تھا۔ یہود کہتے تھے کہ ہم حضرت ابراہیم اور حضرت اسحاق کی نسل ہیں جن پر دوزخ از خود حرام ہے۔ جنت میں صرف یہود اور نصاریٰ جائیں گے۔ اللہ نے ان کی تردید میں فرمایا کہ یہ کیوں اپنی پاکیزگی کا دعویٰ کرتے ہیں۔ پاکیزہ تو وہی ہے جسے اللہ پاکیزہ کرے۔ یہود کی جہالت اور بے دینی کا حال یہ ہے کہ وہ کافروں کو مسلمانوں پر ترجیح دینے لگے۔ پس جو لوگ مشرکین کو موحدین پر ترجیح دیتے ہیں اور کفر و شرک کو اسلام سے افضل بتاتے ہیں وہی ملعون ہیں۔ اگر یہود کے پاس ملک کا کچھ حصہ ہوتا تو اپنے بخل کی وجہ سے کسی کو ذرا بھی نفع نہ پہنچنے دیتے۔ ایسے لوگ سلطنت کے حق دار نہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم چوں کہ عرب میں سے ہیں اس لیے یہود حسد کرتے ہیں۔ یہ خود بھی آپ پر ایمان نہیں لاتے اور دوسروں کو بھی آپ پر ایمان لانے سے روکتے ہیں۔ جن لوگوں نے اللہ کی آیتوں کا انکار کیا اور لوگوں کو رسولوں سے برگشتہ کیا ان کو آگ میں دھکیل دیا جائے گا جو ان کو چاروں طرف سے گھیرے گی۔ جب ایک دفعہ ان کی کھال جل جائے گی تو فوراً اس کی جگہ دوسری کھال آجائے گی تاکہ ان کے عذاب میں کمی نہ آئے۔ اس کے برعکس جو اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لائے اور انہوں نے نیک کام کیے تو ان کو جنت میں داخل کیا جائے گا جہاں وہ ہمیشہ رہیں گے۔

پھر امانت ادا کرنے اور عدل و انصاف کا حکم ہے۔ آیت کے مخاطب عوام بھی ہیں اور حکام بھی۔ سو جس کے پاس امانت ہو اس پر لازم ہے کہ وہ امانت اس کے اہل کو پہنچا دے۔ عدل و انصاف کا حکم ان کے لیے بھی ہے جو لوگوں کے جھگڑوں اور مقدموں کے فیصلے کرتے ہیں۔ مقدموں کے فیصلوں میں سب انسان برابر ہیں۔ خواہ وہ مسلم ہوں یا غیر مسلم، دوست ہوں یا دشمن وغیرہ۔ فیصلہ کرنے والے کا فرض ہے کہ وہ ان سب تعلقات سے قطع نظر حق کے مطابق فیصلہ کرے۔ اللہ تعالیٰ کا یہ حق ہے کہ اس پر ایمان لایا جائے اور اس کی اطاعت کی جائے۔ اسی طرح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ماننے کا حق یہ ہے کہ ان کی اطاعت کی جائے۔ اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کے بعد حاکموں کی اطاعت ہے۔ اگر حاکم کے کسی حکم سے اختلاف ہو تو اللہ اور اس کے رسول کی طرف رجوع کرنا چاہیے۔ باہمی تنازعات میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے فیصلے سے اعراض کرنا مومن کا کام نہیں بل کہ منافق ہی ایسا کرتے ہیں۔ جب ان کو قرآن کریم اور رسول للہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف بلایا جاتا ہے تو وہ آپ سے منہ موڑ کر دوسروں کے پاس جاتے ہیں، تا کہ ان کو رشوت دے کر اپنے حق میں فیصلہ کرالیں۔ اللہ منافقوں کے کفر و نفاق سے خوب واقف ہے۔ اس لیے آپ ان کے عذر قبول نہ فرمایئے۔ ان کے ساتھ مسلمانوں جیسا معاملہ رکھیے اور دل کا حال اللہ کے سپرد کر دیجیے۔ ان کو وعظ و نصیحت کرتے رہیے شاید ان میں سے کوئی راہ راست پر آ جائے۔ اللہ کی طرف سے ہر زمانے کے رسول کی اتباع اس امت پر فرض ہوتی ہے۔ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کسی معاملے میں فیصلہ فرما دیں تو اس کو حق جاننا اور دل میں ادنیٰ سی تنگی و ناگواری نہ آنے دینے ہی کا نام اسلام ہے۔

جو لوگ اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے احکام پر عمل کریں گے اور ان کی منع کی ہوئی چیزوں سے اجتناب کریں گے تو اللہ ان کو جنت میں نبیوں،

صدیقوں، شہیدوں اور نیک لوگوں کے ساتھ رکھے گا جن پر انعام واکرام کی بارشیں ہوتی ہیں۔ مومنوں کو دشمن سے ہوشیار رہنے اور ہتھیار لے کر دشمن سے مقابلے کے لیے نکلنے کا حکم ہے، تاکہ دشمن ان کی بے خبری سے فائدہ نہ اٹھا سکے۔ جو شخص اللہ کی راہ میں جنگ کرے گا خواہ وہ قتل ہو جائے یا غالب آ جائے، اس کے لیے ہر حال میں اجر عظیم ہے۔ مومنوں کو جہاد کی ترغیب دی گئی ہے کہ کم زور مرد، خواتین اور بچے اللہ کے سامنے اپنے ہاتھ پھیلا کر دعائیں کرتے ہیں کہ تو ہمیں اس بستی سے نکال لے جہاں کے لوگ بڑے ظالم ہیں اور تو کسی کو ہمارا مددگار بنا کر بھیج دے۔ موت اور زندگی اللہ کے اختیار میں ہے، انسان خواہ کیسے ہی مضبوط قلعے میں بند ہو جائے، موت اپنے وقت پر آ کر رہے گی۔ پھر فرمایا کہ تمہیں جو بھی بھلائی پہنچتی ہے وہ تمہارا حق نہیں بل کہ محض اللہ کا فضل ہے اور جو برائی پہنچتی ہے وہ تمہارے اعمال کا نتیجہ ہے۔ اللہ نے آپ کو مخاطب کر کے فرمایا کہ آپ کا کام لوگوں کو اللہ کے احکام پہنچا دینا ہے۔ آپ کی رسالت کے لیے اللہ کی گواہی کافی ہے۔ آپ منافقوں کی پرواہ نہ کیجیے بل کہ ہر معاملے میں اللہ پر بھروسہ کیجیے۔ وہی آپ کو ان کے شر سے محفوظ فرمائے گا۔ قرآن اللہ کا کلام ہے۔ جس طرح وہ خود حق ہے اسی طرح اس کا کلام بھی سراسر حق ہے۔ اس کا اختلاف و تضاد سے پاک ہونا اس بات کی دلیل ہے کہ یہ اللہ کا کلام ہے۔ پھر سنی سنائی بات کو تحقیق کے بغیر بیان کرنے کی ممانعت ہے اور اس کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور اپنے حاکموں تک لے جانے کی تاکید ہے۔ آپ اللہ کی راہ میں جہاد کرتے رہیے اور لوگوں کو جہاد پر آمادہ کرتے رہیے، خواہ کوئی آپ کے ساتھ جہاد میں شریک ہو یا نہ ہو۔ آپ صرف اپنی ذات کے مکلف ہیں۔ اللہ اپنے وعدے کے مطابق آپ کی مدد ضرور کرے گا۔ اچھی سفارش یہ ہے کہ جس کی سفارش کی جائے اس کا مطالبہ جائز ہو اور وہ اپنا مطالبہ حکام تک نہ پہنچا سکتا ہو۔ اس پر سفارش کرنے

والوں کو ثواب میں حصہ ملے گا۔ کسی کے حق کے خلاف سفارش کرنا بری سفارش ہے۔ اس پر سفارش کرنے والے کو عذاب میں حصہ ملے گا۔ جب تمہیں سلام کیا جائے تو اس سے بہتر الفاظ میں جواب دو یا کم از کم ویسے ہی الفاظ کہہ دو۔

تمہیں کیا ہو گیا ہے کہ تم منافقوں کے بارے میں اختلاف کرتے ہو۔ تم میں سے ایک گروہ ان کو مسلمان کہتا ہے اور دوسرا کافر۔ اللہ نے ان کے مرتد ہونے اور دارالحرب چلے جانے کی بنا پر ان کو کفر کی طرف لوٹا دیا۔ وہ چاہتے ہیں کہ تم بھی ان کی طرح کافر ہو جاؤ، تا کہ وہ اور تم کفر میں برابر ہو جاؤ۔ تم ان سے مسلمانوں جیسے تعلقات نہ رکھو جب تک وہ ہجرت کر کے مخلص مومن نہ بن جائیں۔ ان میں سے جو ہجرت نہ کرے اور اپنے کفر پر قائم رہے تو ان کو کافروں کی طرح پکڑ کر قتل کر دو سوائے ان کے جو ایسے لوگوں سے جا ملے ہوں جن سے تمہارا معاہدہ ہے۔ اگر وہ تم سے نہ لڑیں اور صلح کا پیغام دیں تو ان سے لڑنا جائز نہیں۔ جو لوگ امن و صلح سے نہ رہیں اور اپنے ہاتھ شرارت سے نہ روکیں تو ان سے جہاد کرو اور ان کو جہاں پاؤ قتل کرو۔ اگر کوئی مسلمان کسی مسلمان کو غلطی سے قتل کر دے تو اس کے کفارے میں ایک مسلمان غلام یا کنیز آزاد کرے اور مقتول کے وارثوں کو دیت (خون بہا) ادا کرے۔ اگر مسلمان مقتول کا تعلق دشمن گروہ سے ہے اور وہ دارالحرب میں ہے اور کسی مسلمان نے دشمن سمجھ کر اس کو قتل کر دیا تو صرف ایک مسلمان غلام آزاد کرنا ہے۔ دیت واجب نہیں ہوگی کیوں کہ وہ حربی ہے اور حربی کی دیت واجب نہیں۔ اگر مقتول کا تعلق ایسے گروہ سے ہے جس سے تمہارا معاہدہ ہو تو ایک غلام آزاد کرنا اور دیت واجب ہوگی۔ اگر کسی کو غلام یا کنیز میسر نہ ہو تو وہ متواتر دو مہینے کے روزے رکھے۔ جس نے کسی مسلمان کو جان بوجھ کر قتل کیا اور توبہ کیے بغیر مر گیا تو اس کے لیے طویل مدت تک دوزخ میں رہنے کی وعید ہے۔ اس پر اللہ کا غضب اور لعنت ہوگی۔ محض

شک کی وجہ سے کسی کو قتل کرنا جائز نہیں۔ بعض مواقع پر صحابہ سے ایسی خطا سرزد ہوئی کہ انہوں نے اسلام ظاہر کرنے کو جھوٹ سمجھ کر اس کو قتل کر دیا۔ بندے صرف ظاہر کے مکلف ہیں۔ جو لوگ کسی عذر کے بغیر جہاد میں شریک نہ ہوں وہ اللہ کی راہ میں جہاد کرنے والوں کے برابر نہیں ہو سکتے۔ دونوں کو بھلائی حاصل ہوگی مگر جہاد کرنے والوں کو عذر کے بغیر بیٹھے رہنے والوں پر فضیلت ہوگی۔ ہجرت نہ کرنے والوں کے لیے یہ بہانہ درست نہیں کہ مخالفین اسلام نے بے بس کر رکھا ہے۔ بل کہ ان کا یہ عمل اپنے خاندان، اپنی جائیداد اور دنیاوی مفاد کی محبت میں ہے، سوائے ایسے مردوں، عورتوں اور بچوں کے جو کوئی تدبیر نہ کر سکتے ہوں اور نہ راستہ جانتے ہوں۔ جو اللہ کی راہ میں ہجرت کرے گا وہ زمین میں بہت وسعت پائے گا۔ اگر کوئی ہجرت کی نیت کر کے اللہ کے راستے میں نکلا اور مقام ہجرت پر نہ پہنچ سکا، راستے ہی میں موت واقع ہوگئی تو اس کو کامل ہجرت کا ثواب ملے گا۔

جب تم جہاد کے لیے سفر کرو اور تمہیں دشمنوں کے ستانے کا خوف ہو تو نماز میں قصر کرنے پر کوئی گناہ نہیں۔ جب یہ حکم نازل ہوا تو اس وقت کافروں کے ستانے کا خوف موجود تھا۔ بعد میں تین منزل (۴۸ میل) یا اس سے زیادہ سفر کے لیے قصر نماز کا حکم برقرار رکھا گیا۔ صلاۃ خوف کی مختلف صورتیں اور حالتیں ہیں۔ کبھی دشمن قبلے کی طرف ہوتا ہے، کبھی دوسری طرف، کبھی نماز کی چار رکعتیں ہوتی ہیں اور کبھی تین اور دو، کبھی جماعت کے ساتھ نماز ادا کرنا ممکن ہوتا ہے اور کبھی لشکر آپس میں اس طرح گتھے ہوئے ہوتے ہیں کہ جماعت کے ساتھ نماز ادا کرنا ممکن نہیں ہوتا۔ غرض مختلف حالتوں میں مختلف طریقے اختیار کیے جاتے ہیں۔ اس آیت میں دو گروہوں کے ایک ایک رکعت نماز پڑھنے کا ذکر ہے۔ باقی نماز کا بیان نہیں کہ وہ کتنی اور کس طرح ادا کی جائے گی۔ احادیث میں اس کا طریقہ یہ بیان کیا گیا ہے کہ ایک گروہ اپنے ہتھیاروں

سمیت آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز کی ایک رکعت پڑھ کر دشمن کے مقابلے پر چلا جائے اور دوسرا گروہ جس نے ابھی نماز نہیں پڑھی وہ آپ کے ساتھ نماز میں شامل ہو کر ایک رکعت نماز پڑھے اور پہلے گروہ کی طرح دشمن کے مقابلے پر چلا جائے۔ پھر ہر گروہ اپنی اپنی نماز پوری کر لے۔ یہ حکم اس وقت ہے جب سب لوگ ایک امام کے پیچھے نماز پڑھنا چاہیں اور جماعت کے ساتھ نماز ادا کرنا ممکن ہو، ورنہ دو جماعتیں کر لی جائیں۔ ایک گروہ کو ایک امام نماز پڑھائے اور دوسرے گروہ کو دوسرا امام نماز پڑھائے۔ اگر بارش کی وجہ سے ہتھیار ساتھ رکھنے میں زحمت ہو یا بیماری کی وجہ سے ہتھیار نہ اٹھا سکو تو ایسی صورت میں ہتھیار اتار کر رکھنے میں کوئی حرج نہیں، مگر پھر بھی اپنی حفاظت کے لیے احتیاط ضروری ہے۔ جب تم نماز خوف پڑھ چکو تو کھڑے کھڑے یا بیٹھے بیٹھے ہر حال میں اللہ کو یاد کرو۔ جب حالت خوف ختم ہو جائے تو پوری نماز ادا کرو کیوں کہ نماز مقررہ اوقات میں ادا کرنا مسلمانوں پر فرض ہے۔ آپ اس علم و معرفت کے مطابق لوگوں کے فیصلے کیجیے جو اللہ نے آپ کو دیا ہے اور خیانت کرنے والوں کی طرف داری نہ کیجیے۔ جو شخص گناہ کرتا ہے تو اس کا وبال اسی پر پڑے گا اور جو گناہ پر شرمندہ ہونے کی بجائے اس کو کسی بے گناہ کے ذمے لگائے تو اس پر دو گناہ ہیں۔ ایک تہمت کا اور دوسرا وہ گناہ جو اس نے حقیقی طور پر کیا ہے۔ آپ پر اللہ کا خصوصی فضل اور رحمت ہے کہ اس نے وحی کے ذریعے آپ کو واقعے کی حقیقت بتا دی ورنہ منافق اپنی چرب زبانی سے آپ کو غلطی میں مبتلا کر دیتے۔ جس طرح قرآن وسنت کے بتائے ہوئے احکام پر عمل کرنا واجب ہے اسی طرح جس چیز پر امت کا اتفاق ہو جائے (یعنی اجماع امت) اس پر عمل کرنا بھی واجب ہے۔ شرک ایسا سخت گناہ ہے کہ اس کی سزا ابدی جہنم ہے۔ یہ توبہ کے بغیر ہرگز معاف نہیں ہوگا۔ البتہ شرک کے علاوہ جتنے گناہ ہیں خواہ وہ صغیرہ ہوں یا کبیرہ، اپنے ارادے سے کیے

ہوں یا غلطی سے، ان میں سے اللہ جس گناہ کو چاہے گا توبہ کے بغیر بھی اپنی رحمت سے معاف فرما دے گا۔ جو لوگ شیطان کے کہنے پر عمل کرتے ہیں، ان کا ٹھکانہ جہنم ہے۔ جنہوں نے ایمان کی حالت میں نیک اعمال کیے انہیں جنت میں داخل کیا جائے گا، جہاں وہ ہمیشہ رہیں گے۔

فضیلت کا مدار ایمان کی حالت میں نیک اعمال پر ہے اور عذاب اور سزا کا انحصار کفر و بداعمال پر ہے۔ یتیموں، عورتوں اور بچوں کے بارے میں جو حکم سورت کے شروع میں دیا جاچکا ہے وہ قطعی ہے۔ اس میں تبدیلی یا تخفیف نہیں ہوگی۔ لہٰذا اس پر عدل و انصاف سے عمل کرتے رہو۔ پھر بیوی اور شوہر کے لیے حسن سلوک کی ہدایت ہے۔ بیوی سے اختلاف کی صورت میں صلح کی کوشش کرنی چاہیے۔ اگر یہ کوشش ناکام ہوجائے تو بدرجہ مجبوری علیحدگی کی جائے۔ اگر ایک سے زیادہ بیویاں ہوں تو ان کے درمیان عدل و مساوات ضروری ہے ورنہ ایک بیوی پر اکتفا کرے۔

پھر مومنوں کو عدل و انصاف پر قائم رہنے اور سچی گواہی دینے کی تاکید ہے خواہ وہ گواہی تمہارے خلاف ہو یا ماں باپ اور عزیز و اقارب کے خلاف ہو۔ جس نے اللہ اور اس کے فرشتوں، اس کی کتابوں، اس کے رسولوں اور قیامت کا انکار کیا تو وہ بہت دور بھٹک گیا۔ جو حقیقی عزت چاہتے ہیں ان کو اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرنی چاہیے اور اس کے نیک بندوں کی صحبت میں رہنا چاہیے۔ اس کے نتیجے میں اللہ ان کو دنیا و آخرت میں عزیز بنا دے گا۔ منافقین مومنوں کو چھوڑ کر کافروں کو دوست بناتے ہیں اور ان کے پاس عزت چاہتے ہیں۔ ان کے لیے دردناک عذاب ہے۔ منافق اللہ کے سامنے چالیں چلتے ہیں جو دلوں میں پوشیدہ ارادوں سے آگاہ ہے۔ وہ اللہ کو دھوکہ نہیں دے سکتے بل کہ اس نے ڈھیل اور خوش حالی دے کر ان کو دھوکے میں رکھا ہوا ہے۔ بلاشبہ منافق اپنے کفر کی وجہ سے آگ کے سب سے نیچے والے

درجے میں ہوں گے۔ البتہ ان میں سے جو نفاق سے سچی توبہ کر لیں، اپنی اصلاح کر لیں اور اپنے دین کو اللہ کے لیے خالص کر لیں تو اللہ ان کی توبہ قبول فرمائے گا اور ان کو مومنوں کے ساتھ جنت میں داخل کرے گا جو اپنے ایمان و اخلاص کی وجہ سے ان سے پہلے جنت میں داخل ہو چکے ہوں گے۔

لَا یُحِبُّ اللّٰہُ: ٦

کسی پر بہتان باندھنے اور اس کے عیب عام کرنے کی ممانعت ہے۔ البتہ جس پر ظلم ہوا ہو وہ ظالم کا ظلم بیان کر سکتا ہے۔ جو لوگ اللہ کے رسولوں میں سے بعض پر ایمان لائیں اور بعض کا انکار کریں تو اللہ کے نزیک وہ پکے کافر ہیں۔ ان کے لیے ذلت ورسوائی کا عذاب ہے۔ جو لوگ اللہ پر ایمان کے ساتھ تمام انبیا پر ایمان رکھتے ہیں اور ان میں فرق نہیں کرتے تو اللہ جلد ان کو اجر وثواب عطا فرمائے گا۔ یہود نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے مطالبہ کیا کہ جس طرح حضرت موسیٰ پر لکھی ہوئی کتاب نازل ہوئی تھی آپ بھی لکھی ہوئی کتاب لے آئیں۔ ہم آپ پر ایمان لے آئیں گے۔ اللہ نے فرمایا کہ ان کے بزرگوں نے حضرت موسیٰ سے اس سے بڑھ کر سوال کیا تھا کہ جب تک ہم اللہ کو اپنی آنکھوں سے نہ دیکھ لیں آپ پر ایمان نہیں لائیں گے۔ اس پر بجلی کی کڑک نے ان کو ہلاک کر دیا تھا۔ پھر انہوں نے بڑی بڑی نشانیاں دیکھ لینے کے باوجود بچھڑے کو معبود بنا لیا اور تورات کے احکام کو سخت کہہ کر ماننے سے انکار کر دیا۔ اللہ نے کوہ طور کو ان کے سروں پر معلق کر کے کہا کہ تورات کے احکام کو قبول کرو ورنہ یہ پہاڑ تمہارے اوپر گرا دیا جائے گا۔ ان سے ہفتے کے دن کی تعظیم کا بھی عہد لیا تھا اور اس میں مچھلی کے شکار کی ممانعت کی تھی۔ انہوں نے اس کی بھی پابندی نہیں کی۔ سو ان کی عہد شکنی، اللہ کی کتاب کا انکار، انبیا کو ناحق قتل کرنا، ان کے کفر اور حضرت مریم پر بہتان باندھنے، لوگوں کو اللہ کے راستے سے روکنے، سود

لینے اور لوگوں کے مال ناحق کھانے کی بنا پر اللہ نے بہت سی حلال چیزیں ان پر حرام کر دی تھیں۔ انہوں نے حضرت عیسیٰ کو نہ قتل کیا اور نہ سولی دی بل کہ اللہ نے ان کو اپنی طرف اٹھا لیا۔ تمام اہل کتاب قیامت سے پہلے حضرت عیسیٰ پر ایمان لائیں گے اور حضرت عیسیٰ قیامت کے دن ان پر گواہی دیں گے۔

بے شک ہم نے آپ پر اسی طرح وحی بھیجی جس طرح حضرت نوح اور اس کے بعد دوسرے انبیا پر بھیجی تھی۔ آپ کی نبوت اور ان کی نبوت میں کوئی فرق نہیں۔ بہت سے رسولوں کا حال ہم آپ سے بیان کر چکے ہیں اور بہت سے رسولوں کا حال ابھی بیان نہیں کیا۔ اے اہل کتاب! اپنے دین میں غلو نہ کرو اور اللہ پر حق کے سوا کچھ نہ کہو۔ حضرت عیسیٰ اللہ کے رسول اور اس کا کلمہ ہیں۔ اللہ ایک ہے، یہ مت کہو کہ اللہ تین ہیں۔ تثلیث کا عقیدہ شرک ہے۔ باز آجاؤ کہ یہی تمہارے لیے بہتر ہے۔ سرکشی اور تکبر کرنے والوں کو اللہ جلد اپنے پاس جمع کرے گا اور ان کو دردناک عذاب دے گا۔ اگر کوئی شخص مر جائے جس کے نہ ماں باپ ہوں اور نہ اولاد اور اس کے ایک حقیقی بہن ہو تو اس کو بھائی کے ترکے میں سے آدھا مال ملے گا۔ اگر کوئی عورت مر جائے جس کے نہ ماں باپ ہوں، اور نہ اولاد، اور وہ ایک سگا بھائی چھوڑے تو وہ بھائی اپنی بہن کے کل مال کا وارث ہوگا۔ اگر دو بہنیں ہوں تو ان کو کل ترکے میں دو تہائی ملے گا۔ اگر کلالہ کے وارث کئی بہن بھائی مرد عورت ہوں تو مرد کو دو عورتوں کے حصے کے برابر ملے گا۔

سورۃ المائدہ

اس سورت میں اس خوان (مائدے) کا ذکر ہے جو حضرت عیسیٰ پر نازل ہوا تھا۔ اسی لیے اس کو سورۃ مائدہ کہتے ہیں۔ اس کا نام سورۃ عقود بھی ہے، کیوں کہ اس کی پہلی آیت میں عہدوں (عقود) کو پورا کرنے کی تاکید ہے۔ بنیادی طور پر اس سورت

میں ہر قسم کے معاہدے کی پابندی اور اس کو پورا کرنے کی تاکید ہے۔ اس کے علاوہ حلال اور حرام چیزوں، شرعی سزاؤں کے احکام اور یہود و نصاریٰ کی بدعہدیوں اور بداعمالیوں کا بیان ہے۔ عہد خواہ اللہ کے ساتھ ہو جیسے ایمان و اطاعت کا عہد یا اپنے نفس کے ساتھ ہو جیسے نذر ماننا یا دوسرے لوگوں کے ساتھ، جیسے نکاح کا معاہدہ، خرید و فروخت کا معاہدہ، ان سب عہدوں کی پابندی لازم ہے۔ پھر فرمایا کہ اللہ نے جن جانوروں کو تمہارے لیے حلال کیا ہے ان کو کھاؤ اور جن کو حرام قرار دیا ہے ان سے بچو۔ احرام کی حالت میں حلال جانوروں کا شکار بھی منع ہے۔ جو لوگ حج کے ارادے سے نکلیں ان کو نہ لوٹا جائے اور نہ قتل کیا جائے۔ اسی طرح حرمت کے مہینوں میں قتال کرنا اور ہدی کے جانوروں کی بے حرمتی کرنا منع ہے۔ مشرکین کی دشمنی تمہیں انصاف کی حد سے نکلنے پر آمادہ نہ کرے کہ تم ان سے قتال کرنے لگو اور ان کو مسجد حرام میں داخل ہونے سے روکنے لگو۔ نیکی میں ایک دوسرے سے تعاون کرو اور گناہ میں تعاون نہ کرو۔

سورۃ کی پہلی آیت میں الا ما یتلی علیکم سے جن چیزوں کو حلال چیزوں سے مستثنیٰ کیا تھا وہ گیارہ ہیں: ۱۔ جو جانور ذبح کیے بغیر مر جائے خواہ وہ چرند ہو یا پرند، حرام ہے سوائے مچھلی اور ٹڈی کے ۲۔ جو خون ذبح کے وقت بہتا ہے۔ ۳۔ سور کا گوشت۔ خواہ وہ جنگلی ہو یا پالتو۔ اس میں اس کی چربی، بال اور کھال سب شامل ہیں۔ ۴۔ جو جانور غیر اللہ کے لیے نامزد کیا گیا ہو۔ ذبح کے وقت اس پر غیر اللہ کا نام لیا گیا ہو۔ ۵۔ جو جانور گلا گھونٹنے یا دم گھٹنے سے مر جائے۔ ۶۔ جو کسی شدید ضرب سے ہلاک ہو جیسے لاٹھی، پتھر وغیرہ کی ضرب۔ بندوق کی گولی بھی اس میں شامل ہے۔ ۷۔ جو جانور کسی پہاڑی یا کسی درخت یا مکان کی چھت سے گر کر یا کنوئیں میں گر کر مر جائے۔ ۸۔ جو جانور کسی دوسرے جانور کے سینگ مارنے سے یا ریل اور موٹر وغیرہ کی ٹکر سے مر جائے۔ ۹۔ جس

کو درندے نے پھاڑ کھایا ہو اور وہ اسی حالت میں ذبح کیے بغیر مر گیا ہو۔ البتہ ان جانوروں میں سے جو زندہ مل جائے اور اس کو شرعی طریقے سے ذبح کر لیا جائے تو وہ حلال ہے۔ ۱۰۔ جو جانور نُصُب پر ذبح کیا جائے حرام ہے۔ نصب وہ ان گھڑت پتھر ہیں جن کو مشرکین پوجنے کے لیے کھڑا کر لیتے ہیں۔ ۱۱۔ فال کے تیروں سے تقسیم کرنا بھی حرام ہے۔ اگر کوئی بھوک سے بے تاب ہو کر ان حرام جانوروں میں سے جان بچانے کی حد تک کھالے تو گناہ نہیں۔

فتح مکہ کے بعد کافروں کے حوصلے پست اور قوت ختم ہو گئی تھی اس لیے فرمایا کہ اب مسلمانوں کو کافروں کی طرف سے مطمئن ہو کر اللہ کی عبادت میں لگ جانا چاہیے اور اللہ ہی سے ڈرنا چاہیے۔ شریعت محمدی قیامت تک نافذ العمل رہے گی۔ لہٰذا یہ شریعت ہر لحاظ سے کامل و مکمل ہے اور ہر قوم، ہر ملک، ہر خطے اور ہر زمانے کے لیے ہے۔ نجات اخروی کا انحصار اسی پر عمل پیرا ہونے میں ہے۔ اگر کوئی اسلام قبول کیے بغیر مر گیا خواہ وہ کیسی ہی عبادتیں اور ریاضتیں کرتا ہو، اس کا ٹھکانہ دوزخ ہے۔ اللہ نے فرمایا کہ تمام پاک چیزیں تمہارے لیے حلال ہیں اور جس کتے کو شکار کرنا سکھا دیا جائے اور وہ تمہارے کہنے سے شکار پر منہ ڈالتا ہے اور منع کرنے سے رک جاتا ہے اور شکار خود نہیں کھاتا اور اس کو بسم اللہ پڑھ کر چھوڑا گیا تو ذبح کیے بغیر بھی اس کا شکار کھانا درست ہے۔ مسلمانوں پر اللہ کا یہ بہت بڑا انعام ہے کہ اس نے ان کے لیے تمام پاکیزہ چیزیں ہمیشہ کے لیے حلال کر دی ہیں، ان میں وہ بھی شامل ہیں جو یہود پر حرام تھیں۔ اہل کتاب کا ذبح کیا ہوا جانور تین شرطوں کے ساتھ حلال ہے۔ ۱۔ وہ ذبیحہ ان جانوروں میں سے نہ ہو جو مسلمانوں کے لیے حرام قرار دیے گئے ہیں مثلاً سور۔ ۲۔ ذبح کے وقت جانور پر غیر اللہ کا نام نہ لیا گیا ہو۔ ۳۔ ذبح کرنے والا مرتد ہو کر یہودی یا نصرانی نہ بنا ہو۔

جس طرح پاک دامن مسلمان عورتوں سے مسلمان مردوں کا نکاح جائز ہے اسی

طرح اہل کتاب کی پاک دامن عورتوں سے بھی مسلمان مردوں کا نکاح جائز ہے۔ اہل کتاب سے یہود و نصاریٰ مراد ہیں جو تورات و انجیل پر ایمان رکھتے ہیں۔ اے ایمان والو! جب تم نماز پڑھنے لگو تو وضو کر لیا کرو۔ اگر ناپاک ہو تو نہا لیا کرو، اگر بیمار ہو یا سفر میں ہو یا رفع حاجت کر کے آئے ہو یا عورت سے قربت کی ہے اور پاکی حاصل کرنے کے لیے پانی نہ ملے تو پاک مٹی سے تیمم کر لیا کرو۔ اللہ تمہیں تنگی میں نہیں ڈالنا چاہتا بل کہ وہ تمہیں پاک رکھنا چاہتا ہے۔ پھر مومنوں کو ہر حال میں عدل و انصاف پر قائم رہنے اور سچی گواہی دینے کی تاکید ہے۔ تقویٰ اور پرہیزگاری کا یہی تقاضا ہے کہ دوست و دشمن کے ساتھ یکساں عدل ہو۔ نہ کسی کے ساتھ رعایت اور نہ کسی کی حق تلفی۔ غیبی مدد کا مدار تقوے اور توکل پر ہے۔ عہد و میثاق لینا صرف مسلمانوں کے ساتھ خاص نہیں بل کہ پہلی امتوں سے بھی ایسے میثاق لیے گئے تھے مگر وہ اپنے میثاق پر پورے نہیں اترے۔ اس لیے ان پر طرح طرح کے عذاب آئے۔ اللہ نے بنی اسرائیل سے بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع اور حمایت کا عہد لیا تھا لیکن انہوں نے بھی عہد کی پابندی نہیں کی۔ اس عہد شکنی پر اللہ نے ان کو اپنی رحمت سے دور کر دیا۔ اللہ نے حضرت عیسیٰ کے ذریعے نصاریٰ سے بھی پختہ عہد لیا تھا کہ تم انجیل کی بشارت کے مطابق محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لانا اور ان کی ہدایت پر عمل کرنا۔ وہ بھی اس نصیحت کا ایک حصہ بھول گئے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی تکذیب کی۔ اس بدعہدی کی سزا میں اللہ نے ان میں آپس میں عداوت ڈال دی جو قیامت تک رہے گی۔

تمام اہل کتاب کو مخاطب کر کے فرمایا کہ ہمارے پیغمبر اپنی نبوت و رسالت کے دلائل اور دین حق کے ساتھ تمہارے پاس آ گئے ہیں۔ ان کی صفات اور بشارتیں تمہاری کتابوں میں موجود ہیں۔ وہ امی ہونے کے باوجود تمہاری کتابوں کی وہ باتیں جو

تم چھپاتے تھے ٹھیک ٹھیک بیان کرتے ہیں۔ اللہ نے ان کے ساتھ قرآن نازل کیا ہے جو گم راہی مٹا کر ہدایت واضح کرتا ہے۔ حضرت عیسیٰ اور ان کی والدہ مخلوق اور فانی تھے۔ جو فانی اور مخلوق ہو وہ خالق نہیں ہوسکتا۔ یہود و نصاریٰ اپنے آپ کو اللہ کے بیٹے اور محبوب کہتے تھے۔ اللہ نے فرمایا کہ آپ ان سے کہہ دیجیے کہ اگر تمہارا گمان صحیح ہے تو پھر اللہ تمہیں عذاب کیوں دیتا ہے۔ کوئی اپنے بیٹے اور محبوب کو ایک لمحے کے لیے بھی آگ میں نہیں ڈال سکتا اور تم خود کہتے ہو کہ چند دن کے لیے عذاب میں ڈالے جائیں گے۔ حقیقت یہ ہے کہ تم نہ اللہ کے بیٹے ہو اور نہ محبوب بل کہ دوسروں کی طرح اللہ کے پیدا کیے ہوئے ہو۔ تمہیں بھی دوسروں کی طرح اعمال کی جزا یا سزا ملے گی۔ حضرت موسیٰ نے اپنی قوم کو ارض مقدس میں داخل ہو کر وہاں کے لوگوں سے جہاد کرنے کا حکم دیا تو وہ کہنے لگے کہ اس سرزمین پر بہت طاقت ور لوگ رہتے ہیں، ہم ان سے مقابلہ نہیں کر سکتے۔ جب تک وہ وہاں موجود ہیں ہم ہرگز داخل نہیں ہوں گے۔ سو تم اور تمہارا رب جا کر ان سے لڑو، ہم یہیں بیٹھے ہیں۔ حضرت موسیٰ نے اللہ سے دعا کی کہ ان نافرمانوں پر میرا بس نہیں چلتا سو تو میرے اور میری قوم کے ان بدکرداروں کے درمیان جدائی کر دے۔

اللہ نے فرمایا کہ اب یہ ملک شام نہ جاسکیں گے بل کہ چالیس سال تک وادیٔ تیہ میں سرگرداں رہیں گے۔ قابیل نے حسد کی بنا پر اپنے بھائی ہابیل کو قتل کر دیا۔ یہی حسد یہود کے دلوں میں ہے جس کی بنا پر وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت کا انکار کرتے ہیں۔ پھر فرمایا کہ ہابیل کے قتل کی بنا پر ہم نے بنی اسرائیل پر فرض کر دیا کہ جس نے کسی کو ناحق قتل کیا تو گویا اس نے سب کو قتل کر دیا اور جو قتل سے باز رہا تو گویا اس نے سب کو زندہ رکھا اور اپنے عمل سے امن وحیات کا دروازہ کھولا۔ شرعی سزائیں تین قسم کی ہیں۔ ۱۔ حدود۔ یہ پانچ ہیں۔ ۱۔ ڈاکہ، ۲۔ چوری، ۳۔ زنا، ۴۔ تہمت،

۵۔شراب خوری۔ان میں سے پہلی چار سزائیں قرآن میں منصوص ہیں۔ پانچویں یعنی شراب خوری کی سزا اجماع صحابہ سے ثابت ہے۔ڈاکے کی سزا یہ ہے کہ ایسے لوگوں کو قتل کیا جائے یا سولی چڑھادیا جائے یا ان کے ہاتھ پاؤں مخالف جانب سے کاٹے جائیں یا ان کو جلاوطن کیا جائے۔اگر ڈاکو یا باغی حکومت کے گھیرے میں آنے اور اس پر قابو پانے سے پہلے جب کہ اس کی قوت بحال ہو، توبہ کرلے اور رہزنی اور بغاوت سے باز آجائے تو اس سے یہ شرعی سزا ساقط ہوجائے گی۔ البتہ گرفتاری کے بعد کی توبہ معتبر نہیں۔ڈاکے کے علاوہ باقی چار حدود توبہ سے معاف نہیں ہوتیں۔

اے ایمان والو! اللہ کی نافرمانی سے بچتے ہوئے اعمال صالحہ کو اس کے قرب کا ذریعہ بناؤ اور اس کی راہ میں خوب جہاد کرو تا کہ تم فلاح پاؤ۔آخرت کی کامیابی رشوت وفدیے سے نہیں بل کہ تقوے اور تقرب الٰہی سے حاصل ہوتی ہے۔اس لیے اگر کسی کے پاس اس دن روئے زمین کا تمام مال و دولت اور دفینے ہوں اور اس کو اتنا ہی اور مل جائے اور وہ سب اپنے فدیے میں دے دے تو اس کا اس قدر فدیہ بھی اس کو عذاب سے نہ بچا سکے گا۔قرآن میں اکثر مواقع پر عورتوں کے احکام مردوں سے علیحدہ بیان کیے گئے ہیں مگر یہاں اور سورۂ نور میں زنا کی حد کے بیان میں مردوں اور عورتوں کا صراحت کے ساتھ ذکر ہے، تا کہ کسی قسم کا شبہ نہ رہے۔اس لیے کہ شبہے سے حد ساقط ہوجاتی ہے۔ چور خواہ مرد ہو یا عورت دونوں صورتوں میں عبرت کے لیے ان کے ہاتھ کاٹے جائیں گے۔ یہاں یہ نہیں بتایا گیا کہ کون سا ہاتھ اور کس جگہ سے کاٹا جائے گا۔ صحیح احادیث اور اجماع امت سے یہ ثابت ہے کہ چور کا داہنا ہاتھ پہنچے سے کاٹا جائے گا۔توبہ سے چوری کی حد معاف نہیں ہوتی بل کہ چوری کا گناہ معاف ہوجائے گا۔ منافق جھوٹی باتیں جلد قبول کرتے ہیں اور جو لوگ ابھی تک آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر نہیں ہوئے ان کو دور ہی سے بہکاتے اور اسلام سے بدگمان کرتے

ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو ان کی حرکتوں سے رنج ہوتا تھا اس لیے اللہ نے فرمایا کہ آپ ان کے لیے رنجیدہ نہ ہوں جو کفر کی طرف دوڑ رہے ہیں خواہ وہ منافق ہوں یا یہود۔ حق کی مخالفت کرنا ان دونوں کا شیوہ ہے۔ یہ جھوٹ کو بہت زیادہ سنتے اور بڑے حرام خور ہیں، جان بوجھ کر تورات میں تحریف اور رشوت لے کر حرام کو حلال کرتے ہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ نہ یہ قرآن کو مانتے ہیں اور نہ تورات کو۔

حضرت موسیٰ کی طرح حضرت عیسیٰ بھی برحق نبی تھے۔ ان کو انجیل دی گئی جس میں تورات کی طرح ہدایت و نور ہے۔ اور آپ ﷺ کے بارے میں بشارت ہے کہ وہ آ کر لوگوں کو حق کا راستہ دکھائیں گے۔ اہل انجیل کو حضرت عیسیٰ کی ہدایت و نصیحت کے مطابق آپ ﷺ پر ایمان لانا چاہیے۔ ہم نے آپ پر قرآن نازل کیا جو تورات و انجیل کی تصدیق کرتا ہے اور ان کی حفاظت بھی، کیوں کہ ان کتابوں میں جو تحریف کی گئی ہے قرآن اس کی نشاندہی کر کے ان کی حقیقت واضح کرتا ہے۔ یہی قرآن کے حق ہونے کی دلیل ہے۔ آپ سے پہلے بھی ہم نے ہر امت کے لیے ایک شریعت مقرر کی تھی، تاکہ وہ اس پر عمل کر کے ہدایت پائیں۔ ہم نے آپ پر ایک نہایت کامل اور معتدل شریعت نازل فرمائی ہے جو قیامت تک تمام عالم کو ہدایت کے لیے کافی ہے اور گزشتہ تمام شریعتوں کو منسوخ کرتی ہے۔ یہود و نصاریٰ کے مکر و فریب سے ہوشیار رہیے اور ان کے باہمی تنازعات کا فیصلہ اپنی شریعت کے مطابق کیجیے۔ پھر مسلمانوں کو یہود و نصاریٰ سے دوستی کی ممانعت کی گئی کہ وہ دونوں باہمی اختلافات کے باوجود آپس میں دوست ہیں اور مسلمانوں کی مخالفت پر متفق ہیں۔ مسلمانوں میں سے جو ان کا دوست ہے وہ ان ہی میں سے ہے۔ جلد اللہ اپنے رسول صلی اللہ علیہ وسلم اور مسلمانوں کو ان کے دشمن پر فتح یاب کرے گا اور حکومت ان کے قدموں میں ڈال دے گا۔ یہ پیشین گوئی غزوۂ احزاب میں پوری ہوئی جب مخالفین کی تمام شوکت و قوت مٹ گئی اور اسلام کو قوت و غلبہ حاصل ہوا۔

اللہ نے تہدید کے طور پر مسلمانوں سے فرمایا کہ اسلام کا دارومدار تم پر نہیں۔ اگر تم میں سے کوئی دین سے پھر جائے تو اس سے اسلام کی قوت میں کمی نہیں آئے گی۔ بل کہ اللہ تمہارے بدلے دوسروں کو اپنے دین کی خدمت کے لیے مقرر فرما دے گا جو ہر اعتبار سے تم سے اچھے ہوں گے، اللہ ان سے اور وہ اللہ سے محبت رکھیں گے۔ وہ مومنوں کے حق میں نرم اور کافروں کے لیے بہت سخت ہوں گے، وہ اللہ کی راہ میں جہاد کریں گے اور حق کے اظہار میں کسی ملامت کرنے والے کی ملامت سے نہیں ڈریں گے۔ پھر مومنوں کو حکم دیا کہ تم دین کا مذاق اڑانے والوں سے دوستی نہ رکھو، کیوں کہ اللہ کے نزدیک وہ بہت برے ہیں۔ ان پر اللہ نے لعنت کی اور اپنا غضب نازل کیا اور ان کی نافرمانیوں کی بنا پر ان میں سے بعض کو بندر اور بعض کو سور بنایا۔ منافق گناہ، سرکشی اور حرام خوری کی طرف تیزی سے دوڑتے ہیں۔ ان کے علما و مشائخ بھی ان کو گناہ اور نافرمانی سے نہیں روکتے اس لیے کہ وہ خود نافرمان ہیں۔ اللہ کے ہاتھ تو ہمیشہ سے کھلے ہوئے ہیں، وہ جس طرح چاہتا ہے خرچ کرتا ہے، وہ جس پر چاہتا ہے وسعت فرما دیتا ہے اور جس پر چاہتا ہے تنگ دستی مسلط فرما دیتا ہے۔ البتہ یہودی کے ہاتھ اللہ کی راہ میں خرچ کرنے سے بندھے ہوئے ہیں۔ اللہ نے ان میں آپس میں شدید دشمنی پیدا کر دی جس کی بنا پر وہ مسلمانوں سے جنگ نہیں کر سکتے۔ اگر وہ اب بھی ایمان لے آئیں اور پرہیز گاری اختیار کر لیں تو ہم ان کی خطائیں معاف فرما کر ان کو جنت میں داخل کر دیں گے۔ پھر آپ کو تبلیغ دین کی تاکید ہے کہ جو کچھ آپ پر نازل ہوا وہ سب لوگوں تک پہنچا دیں۔ اگر اس میں ذرا سی بھی کوتاہی ہوئی تو تبلیغ رسالت کا حق ادا نہ ہوگا۔ آیت کے دوسرے حصے میں آپ کو خوش خبری دی گئی کہ اس کام میں کفار آپ کا کچھ نہ بگاڑ سکیں گے۔ کیوں کہ اللہ نے آپ کی حفاظت کا ذمہ لے لیا ہے۔

حضرت عیسیٰ نے اپنے گہوارے میں اپنی بندگی کا اقرار کیا تھا اور بنی اسرائیل کو مخاطب کر کے کہا تھا کہ میرا اور تم سب کا رب اللہ ہے، سو تم سب اسی کی عبادت کرو۔ جو اللہ کے ساتھ کسی کو شریک ٹھہرائے گا اس پر جنت حرام ہے اور اس کا ٹھکانا جہنم ہے۔ پھر ان کے کفر کا بیان ہے جو اللہ کو تین میں سے ایک مانتے ہیں یعنی اللہ، حضرت عیسیٰ اور حضرت مریم تینوں خدا ہیں۔ حضرت عیسیٰ اللہ کے بندے اور رسول ہیں۔ ان سے پہلے بہت سے رسول گزرے ہیں۔ یہ بھی گزر جائیں گے۔ ان کو خدا کہنا نری جہالت ہے۔ حضرت مریم صدیقہ اور دوسری عورتوں کی طرح ایک عورت تھیں۔ وہ دونوں کھانے پینے کے محتاج تھے اور اللہ کسی چیز کا محتاج نہیں۔ پس جو اپنی بقا کے لیے عالم اسباب سے مستغنی نہ ہو وہ خدا کیسے ہوسکتا ہے۔ لہٰذا حضرت عیسیٰ اور حضرت مریم بھی اوروں کی مانند مخلوق تھے، خدا نہیں تھے۔ یہود اللہ کی نافرمانی اور حد سے تجاوز کرتے تھے اور ایک دوسرے کو برے کاموں سے منع نہیں کرتے تھے۔ اسلام اور مسلمانوں کے سب سے سخت دشمن یہود اور مشرکین ہیں البتہ جو واقعی اور حقیقی نصاریٰ ہیں وہ مسلمانوں کے لیے اپنے دلوں میں نرم گوشہ رکھتے ہیں۔ آج کل کے نصاریٰ حقیقت میں نصاریٰ نہیں، کیوں کہ یہ حضرت عیسیٰ کی تعلیمات پر عمل نہیں کرتے۔

وَاِذَا سَمِعُوْا : ۷

بعض نصاریٰ نے جب قرآن سنا تو ان کی آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے، کیوں کہ وہ اس بشارت کو پہچان گئے تھے جو انہوں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں انجیل میں پڑھی تھی۔ انہوں نے کہا کہ اے ہمارے رب! ہم مسلمان ہو گئے۔ پہلے انجیل پر ہمارا ایمان تھا اب ہم قرآن پر بھی ایمان رکھتے ہیں۔ اس لیے ہمیں ان لوگوں میں لکھ لے جو تجھ پر اور تیرے رسول پر ایمان لائے اور نیک لوگوں میں شامل فرما۔ اللہ نے فرمایا کہ ان کے ایمان کے صلے میں ان کو جنت دی جائے گی، جہاں چشمے بہہ رہے ہوں گے۔ جن لوگوں نے کفر کیا اور ہماری آیتوں کو جھٹلایا وہی اہل دوزخ ہیں۔ پھر مومنوں کو حکم دیا کہ حلال و پاکیزہ چیزیں کھاؤ اور اہل کتاب کی طرح دین میں غلو مت کرو بل کہ اعتدال پر رہو۔ جھوٹی قسم گناہ کبیرہ ہے اس پر آخرت میں مواخذہ ہوگا۔ قسم کا کفارہ یہ ہے کہ دس مسکینوں کو اوسط درجے کا کھانا دو وقت کھلائے یا دس مسکینوں کے ستر ڈھانپنے کا اہتمام کرے، مثلاً ایک چادر یا تہبند اور لمبا کرتہ یا ایک غلام آزاد کرے۔ اگر مذکورہ تینوں صورتوں میں سے کچھ میسر نہ ہو تو تین دن روزے رکھے۔ پھر مومنوں کو شراب، جوئے، بتوں، فال کے تیروں سے بچنے کا حکم دیا۔ جنہوں نے حرام قرار دیے جانے سے پہلے شراب پی یا جوا کھیلا ان پر کوئی گناہ نہیں، کیوں کہ انہوں نے اس وقت شراب پی جب وہ حلال تھی۔ احرام کی حالت میں مومنوں کو آزمایا جائے گا۔ جو حد سے تجاوز کرتے ہوئے شکار کرے گا، اس کے لیے

دردناک عذاب ہے۔ احرام کی حالت میں مسلمانوں کو خشکی کا جانور شکار کرنے کی ممانعت ہے خواہ جانور جنگلی ہو اور اس کا گوشت کھایا جاتا ہو یا نہ کھایا جاتا ہو۔ جو شخص احرام کی حالت میں جان بوجھ کر یا غلطی سے یا مسئلہ معلوم نہ ہونے کی بنا پر شکار کو قتل کرے تو اس کو شکار کیے ہوئے جانور جیسا دوسرا جانور فدیے میں دینا ہوگا۔ البتہ احرام میں بحری شکار حلال ہے خواہ وہ کھانے کی چیزیں ہوں یا نہ ہوں، بحری شکار میں تمام مچھلیاں حلال ہیں۔ جو مچھلی پانی سے جدا ہو کر مر جائے وہ بھی حلال ہے۔

اللہ نے کعبے کو حرمت والا گھر اور لوگوں کے قیام کی جگہ بنایا، حرمت والے مہینے اور ہدی کے جانور اور ہدی کے گلے کے پٹے بھی مامون بنائے۔ رسول کے ذمے صرف پہنچا دینا ہے۔ اللہ کو سب معلوم ہے جو تم ظاہر کرتے ہو اور جو چھپاتے ہو۔ حرام مال خواہ کتنا ہی زیادہ اور پسندیدہ ہو وہ حلال مال کی برکت کو نہیں پہنچ سکتا۔ سو تم حرام چیزوں سے بچو تا کہ فلاح پاؤ۔ جو چیزیں اللہ نے صراحت کے ساتھ بیان نہیں فرمائیں ان کے بارے میں غیر ضروری سوالات نہ کرو، کہیں ایسا نہ ہو کہ تم پر ایسی باتیں ظاہر ہو جائیں جن کا ظاہر ہونا تمہیں ناگوار ہو۔ مشرکین نے بہت سے جانور اپنی طرف سے اپنے اوپر حرام کر کے اللہ کی طرف منسوب کر دیے تھے اور ان کے مختلف نام رکھ لیے تھے مثلاً: بحیرہ، سائبہ، وصیلہ اور حام۔ اللہ نے ان میں سے کسی کو حرام قرار نہیں دیا۔ حالت سفر میں جب کسی کو اپنی موت کے آثار دکھائی دیں تو وہ اپنے مال کے متعلق کسی معتبر آدمی کو وصیت کر دے اور دو معتبر گواہ مقرر کر دے، تا کہ کسی اختلاف کی صورت میں گواہی پر فیصلہ کیا جا سکے۔ قیامت کے روز اللہ تمام لوگوں کو جمع کر کے ان سے عمر بھر کے اعمال کا حساب لے گا اور انبیا علیہم السلام سے پوچھے گا کہ جب تم نے اپنی اپنی امتوں کو میرا پیغام پہنچایا تو انہوں نے کیا جواب دیا تھا۔ انبیا جواب دیں گے کہ ہمیں ان کے ایمان و عمل کا کچھ علم نہیں۔ ہمارا علم تو ظاہر پر مبنی

ہے۔غیب کی باتیں تو ہی جانتا ہے اس لیے تجھے خوب معلوم ہے کہ انہوں نے کیسے اعمال کیے۔

اے عیسیٰ! میرے وہ انعام یاد کرو جو میں نے تمہارے اور تمہاری ماں پر کیے۔ تمہیں باپ کے بغیر صرف ماں سے پیدا کیا اور اپنے کمال قدرت کی ایک نشانی قرار دیا اور جبریل کے ذریعے تمہیں مدد دی اور اپنی ماں کی پاک دامنی کی دلیل بنایا، تم گہوارے میں بولنے اور ماں کی پاک دامنی کی گواہی دینے لگے اور اپنے عبد ہونے کا اعتراف کیا۔ تمہیں کتاب وحکمت اور تورات وانجیل کی تعلیم دی، تم مٹی سے ایک پرندے جیسی شکل بنا کر اس میں پھونک مارتے تو وہ ہمارے حکم سے زندہ پرندہ بن کر اڑنے لگتا تھا، تم مادر زاد اندھے اور برص کے مریض کو میرے حکم سے اچھا کر دیتے تھے۔ جب تم مذکورہ بالا معجزے لے کر بنی اسرائیل کے پاس گئے تو انہوں نے جھٹلایا اور تمہیں قتل کرنے اور سولی دینے کی کوشش کی تو ہم نے تمہیں اپنی طرف اٹھا لیا۔ حواریوں نے حضرت عیسیٰ سے درخواست کی کہ آپ اللہ سے دعا کریں کہ وہ ہمارے لیے آسمان سے ایک دسترخوان نازل فرمائے جس میں کھانے کی آسمانی نعمتیں سجی ہوئی ہوں۔ اللہ نے دعا قبول فرمائی اور ساتھ ہی تنبیہ فرمائی کہ اگر اس کے بعد بھی کسی نے کفر کیا تو اس کو سخت ترین عذاب دوں گا۔ اے عیسیٰ کیا تو نے لوگوں سے کہا تھا کہ مجھے اور میری والدہ کو اللہ کے سوا معبود بنا لو۔ حضرت عیسیٰ عرض کریں گے کہ میں نے تو یہ کہا تھا کہ تم اللہ کی عبادت کرو جو میرا رب ہے اور تمہارا بھی۔ میں ان کو توحید کی دعوت دیتا رہا۔ میرے بعد انہوں نے کیا کیا اس سے تو باخبر ہے۔ میرے اور ان کے اعمال واحوال تیرے سامنے ہیں۔ پھر سچے لوگوں کے لیے جنت کی نعمتوں کی بشارت ہے کہ ان کو ایسے باغ ملیں گے جن کے نیچے نہریں بہتی ہوں گی۔ وہ ان میں ہمیشہ رہیں گے اللہ ان سے راضی اور وہ اللہ سے راضی ہوں گے۔ یہی عظیم کامیابی ہے۔

سورۃ انعام

یہ سورت ہجرت سے پہلے رات کے وقت مکے میں ایک ہی دفعہ میں نازل ہوئی۔ سوائے چھ آیتوں (۹۱۔ ۹۳ اور ۱۵۱۔ ۱۵۳) کے۔ یہ چھ آیتیں ہجرت کے بعد مدینے میں نازل ہوئیں۔ اس میں جانوروں کے متعلق مشرکین کی جہالتوں اور رسموں کا بیان ہے، اس لیے اس کا نام انعام رکھ دیا گیا۔ اس میں زیادہ تر توحید و رسالت، مبدا و معاد اور قیامت کے دلائل کا بیان ہے۔ یہ سورت اصول دین کا ماخذ ہے۔ عقائد کے اکثر مسائل اسی سورت سے اخذ کیے گئے ہیں۔

انسان اشرف المخلوقات ہونے کے باوجود راہ حق سے بھٹک کر اتنا گرا کہ اس نے چاند، سورج، ستاروں، آگ، پانی، درخت پتھر، کیڑے مکوڑوں کو اپنا معبود و حاجت روا بنا لیا۔ قرآن کریم نے اللہ کو آسمان و زمین کا خالق اور اندھیرے اجالے کا بنانے والا بتا کر منکرین کے باطل خیالات کی تردید کی۔ اللہ نے تمام انسانوں کو آدم علیہ السلام کے ذریعے مٹی سے پیدا کیا۔ پھر انسان کی زندگی کا وقت مقرر کر دیا جس میں کوئی کمی بیشی نہیں ہو سکتی۔ اسی کا نام موت ہے۔ اللہ کا علم تمام کائنات پر محیط ہے، اس لیے وہ تمام ظاہری و باطنی اعمال کو خوب جانتا ہے۔ مشرکین مکہ کی نہایت بدنصیبی ہے کہ وہ حق کو جھٹلاتے ہیں۔ جب ان پر عذاب آئے گا تو ان چیزوں کی حقیقت کھل جائے گی، جن کی وہ ہنسی اڑاتے تھے۔ مشرکین مکہ کو سابقہ امتوں کے حالات پر نظر کرنی چاہیے کہ اللہ نے کیسے کیسے جاہ و جلال اور شان و شوکت کی مالک قوموں کو پیغمبروں کو جھٹلانے کی پاداش میں ہلاک و برباد کر دیا۔ اللہ نے فرمایا کہ اگر ہم ان کے مطالبے پر کاغذ پر لکھی ہوئی کتاب آپ پر اتار دیں اور یہ اس کو اپنی آنکھوں سے دیکھ کر اور ہاتھوں سے چھو کر اطمینان کر لیں کہ یہ جادو اور خیالی نہیں، تب

بھی عناد کی وجہ سے یہی کہیں گے کہ یہ کھلا جادو ہے۔ اگر ہم فرشتے کو رسول بناتے تب بھی اس کو آدمی کی شکل میں بھیجتے۔ یہ اس وقت بھی اسی شبہے میں پڑے رہتے جس میں اب پڑے ہوئے ہیں۔ آپ کی قوم آپ کے ساتھ جو کچھ کر رہی ہے سابقہ انبیا کے ساتھ بھی یہی سلوک ہوتا رہا مگر انہوں نے ہمت نہیں ہاری یہاں تک کہ تمسخر کرنے والوں کو عذاب الٰہی نے آ پکڑا اور وہ ہلاک ہو گئے۔ آپ کی ہنسی اڑانے والوں کا بھی یہی انجام ہوگا۔

آسمانوں اور زمین کی ہر چیز کا مالک اللہ ہے اور جن بتوں کو وہ پوجتے ہیں وہ کسی چیز کے مالک نہیں۔ لہٰذا وہ اللہ کی سزا سے نہیں بچ سکتے۔ اگر تم کفر و شرک سے توبہ کرو گے تو وہ تمہارے گناہ معاف فرما دے گا۔ تمام مخلوق اس کی محتاج ہے۔ ایسے مالک و قادر کو چھوڑ کر کسی اور کو معبود بنانا نری جہالت ہے۔ آپ کہہ دیجیے کہ مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں اللہ کا پہلا فرماں بردار بنوں اور مشرکوں کے گروہ میں شامل نہ ہوں۔ اگر بالفرض میں تمہارا دین اختیار کر لوں تو مجھے قیامت کے دن کا خوف ہے۔ قیامت کے دن جس سے عذاب ٹل گیا تو اس پر بڑی رحمت ہوئی اور یہی کھلی کامیابی ہے۔ نفع و نقصان دینے والا اللہ ہے۔ وہ اپنی مخلوق میں جس طرح چاہتا ہے تصرف کرتا ہے۔ جو لوگ آپ کی نبوت و رسالت پر گواہ طلب کرتے ہیں آپ ان کو بتا دیجیے کہ میری نبوت کا گواہ اللہ ہے جس سے بڑھ کر کوئی گواہ نہیں۔ مجھ پر قرآن اس لیے نازل کیا گیا ہے تا کہ اس کے ذریعے میں تمہیں اور جس کو یہ پہنچے عذاب الٰہی سے خبردار کر دوں۔ اے مشرکو! کیا تم اب بھی یہ گواہی دیتے ہو کہ اللہ کے ساتھ اور بھی معبود ہیں۔ میں ایسی گواہی نہیں دے سکتا کیوں کہ اللہ ایک ہے اور اس کا کوئی شریک نہیں۔ مشرکین کہتے ہیں کہ ہم نے یہود و نصاریٰ سے تحقیق کر لی، کوئی بھی آپ کی نبوت پر گواہی نہیں دیتا۔ ان کے جواب میں اللہ نے فرمایا کہ آپ کی جو علامات

تورات وانجیل میں دی گئی ہیں ان سے اہل کتاب آپ کو اسی طرح پہچانتے ہیں جس طرح وہ بہت سے بچوں میں اپنی اولاد کو پہچان لیتے ہیں۔ اللہ نے فرمایا کہ جو نبوت کا جھوٹا دعویٰ کرے وہ ظالم ہے اور جو سچے نبی اور اللہ کی آیتوں کا انکار کرے وہ بھی ظالم ہے اور ظالم فلاح نہ پائے گا۔

قیامت کے روز اللہ مشرکوں کو جمع کر کے پوچھے گا کہ جن کو تم میرا شریک ٹھہراتے اور اپنا مددگار بتاتے تھے، آج اس مصیبت کے وقت وہ کہاں چلے گئے۔ پھر جب مشرکین اپنے لیے عذاب اور مومنوں کے لیے نجات دیکھیں گے تو جھوٹی قسمیں کھا کر کہیں گے کہ ہم دنیا میں شرک نہیں کرتے تھے۔ جو لوگ عیب جوئی کے لیے اللہ کا کلام سنتے ہیں، ان کی سرکشی کی وجہ سے اللہ نے ان کے دلوں پر پردے ڈال دیے اور کانوں میں ڈاٹ لگا دی، تاکہ وہ قرآن نہ سن سکیں۔ لہٰذا اب وہ ایمان نہیں لائیں گے۔ وہ کہتے ہیں کہ صرف یہی دنیا کی زندگی ہے اس کے بعد کوئی زندگی نہیں اور نہ وہ دوبارہ زندہ کیے جائیں گے۔ قیامت کے روز اللہ ان سے پوچھے گا کہ کیا دوبارہ زندہ ہونا حق نہیں؟ تم دنیا میں اس کا انکار کرتے تھے۔ وہ کہیں گے کہ ہاں ہمارے رب یہ سچ ہے۔ اس کے بعد ان کو دوزخ میں ڈال دیا جائے گا۔ کافر قیامت کا انکار کرتے ہیں لیکن جب قیامت برپا ہوگی تو وہ ندامت کا اظہار کریں گے اور اپنی پیٹھوں پر اپنی بداعمالیوں کا بوجھ اٹھائے ہوئے ہوں گے، جس سے ان کی کمریں جھکی ہوئی ہوں گی۔ سابقہ پیغمبروں کی امتیں اپنے پیغمبروں کی تکذیب کرتی رہیں اور انہیں تکلیفیں دیتی رہیں۔ انہوں نے اس پر صبر کیا اور وہ ہماری مدد سے مکذبین پر غالب آ گئے۔ اسی طرح آپ بھی ہماری مدد سے ان پر غالب آئیں گے۔ اس کے وعدوں اور فیصلوں کو کوئی نہیں بدل سکتا۔ آپ کہہ دیجیے کہ اللہ مشرکین کا مطلوبہ معجزہ نازل کرنے پر قادر ہے لیکن اکثر لوگ یہ نہیں جانتے کہ اس معجزے کے بعد اس کا انکار کرنے والوں کو ہلاک کرنے پر

بھی قادر ہے، جیسا کہ گزشتہ امتوں کے ساتھ ہو چکا۔ جن لوگوں نے ہماری آیتوں کو جھٹلایا وہ بہرے اور گونگوں کی طرح ہیں۔ وہ کفر کی جہالت اور اسلاف پرستی کے اندھیروں میں پڑے ہوئے ہیں۔ جب مشرکین پر کوئی مصیبت آ پڑتی ہے تو مدد کے لیے اللہ سے دعا مانگتے ہیں اور اپنے شرکا کو بھول جاتے ہیں کیوں کہ وہ جانتے ہیں کہ اللہ کے سوا ان کی مصیبت کوئی نہیں دور کر سکتا۔ گزشتہ امتیں مصیبت کے وقت بھی اللہ کو بھولے رہیں۔ پھر ہم نے ان پر اپنی نعمتوں کے دروازے کھول دیے تا کہ وہ ہماری طرف رجوع کریں لیکن وہ ایمان لانے اور شکر کرنے کی بجائے نعمتوں پر اترانے لگے اور نعمتیں دینے والے کو بھول گئے۔ پھر ہم نے ان کی جڑ کاٹ دی۔

اگر اللہ تمہاری سننے اور دیکھنے کی قوت سلب کر لے اور تمہارے دلوں پر مہر لگا دے تو اللہ کے سوا کوئی بھی یہ چیزیں تمہیں واپس نہیں کر سکتا۔ یہ سب اس بات کی کافی دلیل ہے کہ اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں۔ پھر بھی منکرین ماننے کے لیے تیار نہیں۔ آپ کہہ دیجیے کہ اگر تم پر اللہ کا عذاب اچانک آ جائے تو اس سے صرف ظالم ہلاک ہوں گے۔ لہٰذا تم عذاب سے پہلے شرک سے توبہ کر لو۔ انبیا کا کام اچھے اور برے کاموں کے انجام سے آگاہ کرنا، اہل ایمان کو جنت کی خوش خبری دینا اور منکرین کو دوزخ کے عذاب سے خوف دلانا ہے۔ جنہوں نے ہماری آیتوں کو جھٹلایا، ان کو اپنی بداعمالیوں کی بنا پر عذاب کا سامنے کرنا پڑے گا۔ آپ کہہ دیجیے کہ میں تم سے یہ نہیں کہتا کہ میرے پاس اللہ کے خزانے ہیں، نہ میں غیب کی باتیں جانتا ہوں اور نہ میں فرشتہ ہوں، میں صرف وحی کی اتباع کرتا ہوں۔ اگر مشرکین واضح دلائل کے بعد بھی اپنی ضد پر قائم رہیں تو آپ کو ان سے مباحثے کی ضرورت نہیں، بل کہ آپ تبلیغ دین کرتے رہیے۔ مشرکین مکہ کے مطالبے پر کم زور مسلمانوں کو اپنے پاس سے نہ ہٹائیے۔ نہ ان کا حساب آپ کے ذمے ہے اور نہ آپ کا حساب ان کے

ذمے۔ جب وہ لوگ جو ہماری آیتوں پر یقین رکھتے ہیں آپ کے پاس آئیں تو ان کو کہیے کہ تم پر سلامتی ہو، اللہ نے رحمت کرنا اپنے اوپر لازم کرلیا ہے اس لیے گھبرانے کی ضرورت نہیں۔ اگر کوئی غلطی سے گناہ کر بیٹھے اور پھر توبہ کرلے تو اللہ اس کے گناہوں کو معاف فرمادے گا۔ جو لوگ آپ کو بت پرستی کی دعوت دیتے ہیں، آپ ان سے کہہ دیجیے کہ مجھے اللہ نے اس سے منع کر دیا ہے۔ اگر میں نے ایسا کیا تو میں بھی گم راہوں میں سے ہوجاؤں گا۔ جس عذاب کی تم جلدی کر رہے ہو وہ میرے اختیار میں نہیں۔ اگر وہ میرے اختیار میں ہوتا تو آچکا ہوتا۔ وہی تمہیں رات کو موت دیتا ہے اور جانتا ہے کہ تم نے دن میں کیا کیا اور تمہیں اسی کی طرف لوٹنا ہے۔ وہ اپنے بندوں پر غالب ہے اور تم پر نگہبان بھیجتا ہے جو تمہاری حفاظت کرتے ہیں۔ جب تم میں سے کسی کی موت آتی ہے تو ہمارے بھیجے ہوئے فرشتے اس کی روح قبض کرلیتے ہیں۔ پھر وہ اللہ کی طرف لوٹائے جائیں گے۔ جس طرح اللہ مصیبت سے نجات دیتا ہے اسی طرح دوبارہ مصیبت میں مبتلا کرسکتا ہے۔ وہ اس پر قادر ہے کہ تم پر آسمان سے عذاب بھیج دے جیسے پتھر برسانا یا تمہارے پیروں کے نیچے سے عذاب بھیج دے، جیسے زلزلہ یا پانی میں غرق کرنا۔ آپ کہہ دیجیے کہ میرا کام تبلیغ دین ہے اور تمہارا کام سننا اور اطاعت کرنا ہے۔ عذاب لانا میرے اختیار میں نہیں۔ اللہ جب چاہے گا لے آئے گا۔

پھر فرمایا کہ جب کفار و مشرکین ہماری آیتوں کا مذاق اڑانے لگیں تو تم وہاں سے اٹھ جایا کرو یہاں تک کہ وہ دوسری باتوں میں لگ جائیں ورنہ تمہارا شمار ان ہی میں ہوگا۔ اگر بھولے سے بیٹھ جاؤ تو یاد آنے پر اٹھ جایا کرو۔ جنہوں نے دین کو کھیل تماشا بنا رکھا ہے آپ ان کو قرآن سے نصیحت کرتے رہیے۔ آپ کہہ دیجیے کہ کیا تمہارے کہنے سے ہم ان بتوں کو پوجنے لگیں جو محض عاجز و لاچار اور نہ کسی کو نفع پہنچا

سکتے ہیں اور نہ نقصان۔ آپ کہہ دیجیے کہ حقیقی ہدایت صرف اسلام میں ہے اور ہمیں پوری طرح اللہ کا فرماں بردار رہنے کا حکم دیا گیا ہے۔ اس کا قول حق ہے کہ جس دن صور پھونکا جائے گا اس دن حقیقی بادشاہت صرف اللہ کی ہوگی۔ کائنات کا کوئی ذرہ اس سے پوشیدہ نہیں۔ وہ ہر ایک کو اس کے عمل کے مطابق جزا یا سزا دے گا۔ حضرت ابراہیم نے کہا کہ یہ ستارے اور پوری کائنات اللہ کی مخلوق اور مملوک ہیں۔ میں ان سب کو چھوڑ کر اللہ کی طرف متوجہ ہوتا ہوں اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہیں کرتا۔ حضرت ابراہیم سے پہلے ان کے جد امجد حضرت نوح بھی موحد تھے۔ حضرت ابراہیم کے بعد جتنے انبیا و رسل مبعوث ہوئے وہ سب ان کی اولاد میں ہیں۔ پھر اٹھارہ انبیا کا نام بہ نام ذکر کر کے فرمایا کہ یہ سب موحد تھے اور ان کی بزرگی عرب اور دیگر بلاد میں مشہور ہے۔ تمام انبیا، اللہ کی طرف سے ہدایت یافتہ اور معصوم ہیں۔ اے نبی صلی اللہ علیہ وسلم آپ ان یہود سے پوچھیے کہ اللہ نے کسی انسان پر کوئی کتاب نازل نہیں کی تو تورات کس نے نازل کی جو حضرت موسیٰ لائے تھے اور جس کو تم نے ورق ورق کر رکھا ہے۔ جس طرح ہم نے تورات نازل کی تھی اسی طرح قرآن ہمارا نازل کیا ہوا ہے جو سابقہ آسمانی کتابوں کی تصدیق کرتا ہے۔ اس کے ذریعے آپ اہل مکہ اور مکے کے اطراف میں رہنے والوں کو خبردار کر دیجیے کہ جو اللہ کی کتاب کو نہیں مانے گا وہ عذاب کا مستحق ہوگا۔ نبوت کا جھوٹا دعویٰ کرنا اور یہ کہنا کہ میرے پاس وحی آتی ہے بڑا ظلم ہے۔ جب یہ ظالم موت کی سختیوں میں گرفتار ہوں گے تو فرشتے ان کی جان نکالنے کے لیے ہاتھ بڑھا کر تحقیر کے طور پر کہیں گے کہ اپنی خبیث روح نکالو۔ آج تمہاری بداعمالیوں اور اللہ کی آیتوں سے منہ موڑنے پر تمہیں ذلت کا عذاب ہوگا۔ خشک دانے اور گٹھلی کو پھاڑ کر اس سے ہرا بھرا پودا نکال دینا اللہ کے سوا کسی کا فعل نہیں۔ اس میں انسانی عمل کا کوئی دخل نہیں۔ اللہ ہی رات کی گہری تاریکی پھاڑ کر اس

میں سے صبح کو نمودار کرتا ہے جو اس کی قدرت کے کمال کی دلیل ہے۔ وہی سب کا خالق و مالک اور اللہ ہے اور عبادت کے لائق ہے۔ انہوں نے جنوں کو اللہ کا شریک ٹھہرالیا اور بلاعلم اللہ کے لیے بیٹیاں گھڑلیں۔ وہ پاک و بلند ہے ان باتوں سے جو وہ بیان کرتے ہیں۔ اس کی کوئی بیوی ہی نہیں تو اولاد کیسے ہوگی۔ اس نے ہر چیز کو پیدا کیا، وہی تمہارا رب ہے۔ اس کے سوا کوئی معبود نہیں۔ دنیا میں کوئی آنکھ اس کو نہیں دیکھ سکتی اور وہ ہر آنکھ کو دیکھتا ہے۔ وہ نہایت لطیف اور باخبر ہے۔ میں تمہارا نگران نہیں، میں صرف اللہ کا پیغام پہنچانے اور خبردار کرنے والا ہوں۔ اگر مشرکین اپنے شرک پر اصرار کریں تو آپ ان سے منہ موڑ لیں۔ پھر مسلمانوں کو مخاطب کر کے فرمایا کہ تم مشرکین کے باطل معبودوں کو برا مت کہو کہ کہیں وہ بھی جہالت کی بنا پر اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو برا نہ کہنے لگیں۔ مشرکین قسمیں کھا کر کہتے ہیں کہ اگر ان کا مطلوبہ معجزہ دکھا دیا جائے تو وہ ایمان لے آئیں گے۔ آپ کہہ دیجیے معجزے دکھانا اللہ کے اختیار میں ہے۔ اگر ان کا مطالبہ پورا کر دیا جائے تب بھی وہ ایمان نہیں لائیں گے۔

وَلَوْ اَنَّنَا: ۸

اگر منکرین کی خواہش کے مطابق فرشتے آپ کی رسالت کی گواہی دیں اور مُردے قبروں سے اٹھ کر ان سے باتیں کرنے لگیں اور ہم تمام چیزوں کو ان کے سامنے جمع کر دیں تب بھی وہ ایمان نہیں لائیں گے سوائے اس کے جس کو اللہ توفیق دے۔ جس طرح آپ کے مخالفین اور دشمن ہیں اسی طرح جنوں اور انسانوں میں سے ہر نبی کے دشمن گزرے ہیں جو لوگوں کو پرفریب باتیں سکھا کر گمراہ کرتے تھے، اس لیے آپ ان کی مخالفت پر رنجیدہ نہ ہوں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مشرکین سے فرمایا کہ میرے ساتھ تمہارا اختلاف نبوت میں ہے۔ میں اس کا مدعی ہوں اور تم منکر۔ میری دعوت کا ثبوت قرآن کریم ہے کہ تمام اقوام عالم مل کر بھی اس کی ایک چھوٹی سی سورت کی مانند کوئی سورت بنانے سے عاجز ہیں اور قیامت تک عاجز رہیں گے۔ اگر آپ منکرین کے کہنے پر چلے تو وہ آپ کو سیدھے راستے سے ہٹا دیں گے کیوں کہ وہ محض گمان کرتے اور قیاس لڑاتے ہیں۔ مشرکین بتوں پر چڑھائے ہوئے جانور اور جو جانور خود بخود مر جاتے ہیں ان کو حلال سمجھتے اور اپنے ذبح کیے ہوئے جانور کو حرام کہتے تھے۔ اللہ نے مومنوں کو مخاطب کر کے فرمایا کہ ایمان کا تقاضا یہ ہے کہ جس چیز کو اللہ نے حلال قرار دیا اس کو حلال سمجھو اور جس کو اللہ نے حرام قرار دیا اس سے بچو۔ جن چیزوں کو اللہ نے حرام کیا ہے، مجبوری کی حالت میں وہ بھی حلال ہیں۔ پھر ظاہری و باطنی گناہوں سے بچنے کی تاکید ہے۔

مومن اسلام سے پہلے کفر کی حالت میں مُردے کی مانند تھا۔ اللہ نے اس کو ایمان کی دولت عطا فرما کر اس کے قلب کو زندہ کر دیا۔ اب وہ قرآن کی روشنی میں سیدھی راہ پر چل رہا ہے۔ یہ کافر کی مانند نہیں ہو سکتا جو کفر کی تاریکیوں میں گھرا ہوا حیران و سرگرداں ہے۔ جب ہم کسی بستی کو تباہ کرنے کا ارادہ کرتے ہیں تو وہاں کے مال داروں کو جرائم کے ارتکاب میں لگا دیتے ہیں۔ جب وہ دل کھول کر گناہوں میں لگ جاتے ہیں تو ہم ان کو ہلاک کر دیتے ہیں۔ نبوت و رسالت کسبی نہیں۔ یہ اللہ کی خلافت کا عہدہ ہے اور محض عطیہ ربانی ہے۔ کوئی اس کو اپنے علمی و عملی کمالات و مجاہدات سے حاصل نہیں کر سکتا۔ قرآن کریم جس راستے کی رہنمائی کرتا ہے وہی سیدھا ہے۔ اس کے سوا سب ٹیڑھے ہیں۔ قیامت کے روز اللہ تمام مخلوق کو جمع کر کے شیطانوں، جنوں اور ان کے مددگار انسانوں سے کہے گا کہ تم نے انسانوں کو گم راہ کیا اور اپنے مکر و فریب سے ان کو اپنے تابع کیا اور توبہ کے بغیر پہلی مدت پوری کر کے ہمارے پاس آ گئے۔ اب تم سب کا ٹھکانہ دوزخ ہے جس میں تم ہمیشہ رہو گے۔ اللہ کسی قوم کو دعوت توحید دیے بغیر غفلت کی حالت میں ہلاک نہیں کرتا۔ اس کے ہاں نیک و بد عمل کرنے والوں کے لیے، عمل کے لحاظ سے درجات ہیں۔ آپ کا رب تمام مخلوق سے بے نیاز ہے۔ وہ کسی کی بندگی اور فرماں برداری کا محتاج نہیں۔ دنیا میں اس کی رحمت سب پر ہے اور آخرت میں اس کی رحمت اہل اطاعت کے لیے مخصوص ہے۔ اگر وہ چاہے تو تمہیں فنا کر کے تمہاری جگہ دوسری قوم لے آئے۔ جس قیامت کا تم سے وعدہ کیا جا رہا ہے وہ آنے والی ہے۔ تم اس دن حساب و کتاب سے نہ بچ سکو گے۔

ہر چیز کا خالق و مالک اللہ ہے۔ اس کے باوجود مشرکین کھیتی اور مویشی کی پیداوار میں اللہ اور اپنے بتوں کے نام کے حصے مقرر کرتے ہیں اور جو بتوں کا حصہ

ہے وہ اللہ کے نام پر خرچ نہیں کرتے اور جو اللہ کے نام کا حصہ ہے اس کو بتوں کی اغراض پر خرچ کر دیتے ہیں۔ ان کا یہ فیصلہ بہت برا ہے۔ شیاطین نے افلاس کے خوف سے اپنی اولاد کو قتل کرنا اور سسرالی رشتے کی عار کے خوف سے لڑکیوں کو زندہ گاڑنا مشرکین کی نظر میں مستحسن بنا دیا، تاکہ مشرکین ہلاک و برباد ہو جائیں۔ وہ کہتے ہیں کہ یہ کھیتی اور مویشی، اللہ اور بتوں کے لیے نامزد کیے گئے ہیں۔ اس لیے ان کی مرضی کے بغیر ان کو کوئی نہیں کھا سکتا سوائے مردوں اور مجاوروں کے۔ اسی طرح کچھ چوپائے سواری اور باربرداری کے لیے حرام کر رکھے تھے۔ کچھ چوپایوں کو ذبح کرتے وقت اللہ کی بجائے ان پر بتوں کا نام لیتے تھے۔ یہ سب اللہ پر افترا ہے۔ وہ جلد ان کو اس کی سزا دے گا۔ اللہ ہی نے انگور اور کھجور، زیتون اور انار کے باغات پیدا کیے۔ یہ سب اس کی قدرت کے نمونے ہیں۔ اسی نے تمہارے لیے آٹھ قسم کے جانور پیدا کیے۔ دو بھیڑ کی قسم سے نر و مادہ، دو بکری، دو گائے اور دو اونٹ کی قسم سے، نر و مادہ۔ اس نے ان سب کو اور ان کے بچوں کو تمہارے لیے حلال کیا۔ جن لوگوں نے اللہ کے رزق کو اپنے اوپر حرام کر لیا آپ ان کو بتا دیجیے کہ میرے پاس جو وحی آئی ہے میں اس میں ان میں سے کسی جانور کو کسی مرد یا عورت کے لیے حرام نہیں پاتا، سوائے اس کے جو مُردار ہو یا وہ بہتا ہوا خون ہو یا خنزیر کا گوشت، خنزیر کی چربی، ہڈی، بال وغیرہ کوئی بھی چیز پاک نہیں۔ وہ جانور بھی حرام ہے جو غیر اللہ کے نام پر ذبح کیا گیا ہو۔ اگر کوئی بھوک کی شدت سے ان حرام جانوروں میں سے کسی کو کھانے پر مجبور ہو جائے اور حد سے تجاوز نہ کرے تو ان میں سے بقدر ضرورت یعنی زندگی بچانے کی حد تک کھا سکتا ہے۔ یہود کی شرارتوں کی بنا پر بطور سزا تمام ناخن والے جانور جن کی انگلیاں جدا جدا نہ ہوں جیسے اونٹ، شتر مرغ، بطخ، مرغابی ان پر حرام تھے۔ سوائے اس چربی کے جو اس کی پشت پر لگی ہوئی ہو۔

ہم نے موسیٰ کو تورات دی، تا کہ نیکی کرنے والوں پر نعمت پوری ہو اور ان کو اپنے رب سے ملنے کا یقین ہو جائے۔ تورات کے بعد ہم نے قرآن نازل کیا جو بڑی برکت والا ہے۔ سو تم اس کی اتباع کرو، تا کہ تم پر اللہ کی رحمت ہو۔ ایسی واضح اور روشن ہدایت آ جانے کے بعد بھی اگر کوئی اللہ کی آیتوں کی تکذیب کرے اور ان سے منہ موڑے تو ہم ان کو سخت سزا دیں گے۔ کیا کافر اس کے منتظر ہیں کہ ان کے پاس فرشتے آئیں یا ان کا رب آئے یا آپ کے رب کی کوئی نشانی آئے۔ جس دن آپ کے رب کی نشانیوں میں سے کوئی نشانی آ جائے گی تو جو اس نشانی سے پہلے ایمان نہ لایا ہوگا، اس وقت اس کا ایمان لانا قبول نہ ہوگا۔ جن لوگوں نے شیطان کے بہکانے یا اپنی خواہش سے دین میں اپنی من پسند چیزیں شامل کر لیں اور دین کی چیزیں چھوڑ دیں تو انہوں نے اپنے اپنے گروہ بنا لیے۔ وہ سمجھتے ہیں کہ وہ اللہ کے نیک بندے ہیں۔ حال آں کہ وہ اللہ کی طرف سے مردود ہیں اور وہ ان کو سزا دے گا۔ جو شخص نیک کام کرے گا اس کو دس گنا بدلہ ملے گا اور جو گناہ کرے گا اس کو صرف ایک گناہ کے برابر سزا ملے گی۔ آپ مشرکین کو کہہ دیجیے کہ مجھے تمہارے معبودوں سے کچھ سروکار نہیں۔ مجھے میرے رب نے سیدھا راستہ بتا دیا ہے جو ایک دین مستحکم ہے اور سب باطل معبودوں کو چھوڑ کر صرف اللہ کی عبادت کرنے والے حضرت ابراہیم کا طریقہ ہے۔ انہوں نے کبھی شرک نہیں کیا۔ آپ کہہ دیجیے کہ میری نماز، میری عبادت، میرا جینا، میرا مرنا سب اللہ کے لیے ہے جو تمام جہان کا رب ہے۔ اس کا کوئی شریک نہیں۔ جو شخص برائی کرے گا اس کا وبال اسی پر ہوگا اور کوئی دوسرے کا بوجھ نہ اٹھائے گا اور ہم نے گزشتہ اقوام کی ہلاکت کے بعد تمہیں زمین پر اقتدار دیا اور تم میں سے بعض کے بعض پر درجات بلند کیے تا کہ اللہ نے جو مال تمہیں دیا ہے اس میں تمہیں آزمائے۔

سورۃ الاعراف

جنت اور دوزخ کے درمیان ایک بلند دیوار حائل ہے جس کا نام اعراف ہے۔ اسی مناسبت سے اس سورت کا نام اعراف ہے۔ یہ سورت مکے میں نازل ہوئی لیکن اس کی آٹھ آیتیں (۱۶۳۔۱۷۰) مدینے میں نازل ہوئیں۔ اس میں زیادہ تر بعثت، رسالت اور آخرت کا بیان ہے۔

قرآن اللہ کی کتاب ہے جو اس نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل فرمائی، تا کہ اس کے ذریعے آپ کافروں کو عذاب سے خبردار کر دیں۔ یہ مومنوں کے لیے نصیحت کا ذریعہ ہے۔ کتنی ہی بستیوں کو ہم نے رسول کی مخالفت کے سبب ہلاک کر دیا۔ جب ان کے ظلم و سرکشی کی انتہا ہوگئی تو یکا یک ہمارے عذاب نے ان کو رات کے وقت آدبوچا یا ایسی حالت میں جب وہ دوپہر کے وقت آرام کر رہے تھے۔ جن قوموں کی طرف نبی بھیجے گئے قیامت کے روز ان سے ضرور باز پرس ہوگی۔ اسی طرح انبیا سے اپنی قوم کو ہمارے احکام پہنچانے کے بارے میں پوچھا جائے گا۔ قیامت کے دن لوگوں کے اعمال کا وزن ہونا برحق ہے۔ جن کی نیکیوں کے پلڑے بھاری ہوں گے وہی کام یاب ہوں گے اور جن کے پلڑے ہلکے ہوں گے وہ خسارے والے ہوں گے۔ اللہ ہی نے تمھیں زمین پر زندگی گزارنے کی قدرت اور اسباب فراہم کیے۔ پھر بھی لوگ اس کا شکر نہیں کرتے، بل کہ نعمتوں میں مست ہو کر منعم حقیقی کی نافرمانی کرتے ہیں۔

ہم نے آدم کو پیدا فرما کر فرشتوں کو حکم دیا کہ وہ اس کو سجدہ کریں۔ چناں چہ ابلیس کے سوا سب نے آدم کو سجدہ کیا (اس کی مزید تفصیل بقرہ، الحجر، طٰہٰ، ص میں موجود ہے) ابلیس نے کہا کہ میں آدم سے افضل ہوں۔ اللہ نے فرمایا کہ تو جنت

سے نیچے اتر کیوں کہ تو ذلیل وحقیر ہے۔ اللہ نے اس کی درخواست پر اس کی زندگی کا دورانیہ قیامت تک بڑھا دیا۔ پھر اس نے کہا کہ میں آدم کی اولاد کو ہر طرح بہکاؤں گا اور تو ان میں سے اکثر کو شکر گزار نہیں پائے گا۔ اللہ نے فرمایا کہ ان میں سے جو تیری پیروی کرے گا میں ان کو تیرے ساتھ جہنم میں ڈال دوں گا۔ پھر اللہ نے حضرت آدم سے کہا کہ تم اپنی بیوی کے ساتھ جنت میں رہو اور جو چاہو کھاؤ لیکن اس درخت سے نہ کھانا۔ ابلیس نے حضرت آدم وحوا سے کہا کہ اللہ نے اس درخت سے اس لیے منع کیا ہے کہ کہیں تم فرشتے نہ بن جاؤ اور دائمی زندگی حاصل نہ کرلو۔ اس نے دونوں کے سامنے قسم کھائی کہ میں تمہارا خیر خواہ ہوں۔ جب شیطان کے ورغلانے پر آدم وحوا نے ممنوعہ درخت کا پھل چکھا تو ایک دوسرے کے سامنے بے پردہ ہو گئے اور بدحواسی کے عالم میں اپنے جسم پر پتے چپکانے لگے۔ اللہ نے فرمایا کہ میں نے تمہیں بتا دیا تھا کہ شیطان تمہارا کھلا دشمن ہے، اس سے بچتے رہنا۔ پھر بھی تم اس کی باتوں میں آ گئے۔ حضرت آدم وحوا نے عرض کی کہ ہم قصوروار ہیں۔ ہم نے اپنے اوپر ظلم کیا۔ اگر تو ہماری خطا معاف نہ فرمائے اور ہم پر مہربانی نہ فرمائے تو ہم نقصان اٹھانے والوں میں سے ہو جائیں گے۔ اللہ نے فرمایا کہ میں نے تمہاری توبہ قبول فرمالی لیکن فی الحال تم زمین پر اترو اور مرنے تک وہیں رہنا ہے جہاں تم میں سے بعض بعض کے دشمن ہوں گے۔ تمہیں وہیں مرنا ہے اور قیامت کے دن تم اسی سے نکالے جاؤ گے۔ آدمی کا لباس ایسا ہونا چاہیے جو پوری طرح ستر پوشی اور زیب زینت کے ساتھ تقوے کے حصول کا ذریعہ ہو۔ اے بنی آدم! تم شیطان کے مکر و فریب سے بچتے رہو۔ وہ تمہارا قدیم دشمن ہے۔ ایسا نہ ہو کہ جس طرح اس نے آدم و حوا علیہما السلام کو ورغلا کر جنت سے نکلوا دیا اسی طرح تمہیں بھی کسی مصیبت سے دوچار کر دے۔

جب وہ لوگ بے حیائی کے کام کرتے ہیں تو کہتے ہیں کہ ہم نے اپنے باپ دادا کو اسی طرح کرتے ہوئے پایا ہے اور اللہ کا حکم بھی اسی طرح ہے۔ آپ کہہ دیجیے کہ اللہ کسی کو فحش کام کا حکم نہیں دیتا۔ تم اللہ کی طرف وہ منسوب کرتے ہو جو تم نہیں جانتے۔ نماز میں اپنا رخ سیدھا رکھو اور خالص اسی کی عبادت کرو۔ جس طرح اس نے پہلی بار پیدا کیا اسی طرح قیامت کے روز دوبارہ پیدا کرے گا۔ اللہ نے دنیا کی تمام نعمتیں، عمدہ لباس اور لذیذ غذائیں مومنوں کے لیے پیدا کی ہیں۔ دنیا میں کافروں کو بھی ان نعمتوں میں شریک کر دیا۔ آخرت میں یہ ساری نعمتیں مومنوں کے لیے مخصوص ہوں گی، کیوں کہ جنت کی نعمتیں کافروں پر حرام ہیں۔ منکرین کو اللہ کی طرف سے ڈھیل ہے، تاکہ وہ اپنی حرکتوں سے باز آجائیں۔ اللہ کے ہاں اس ڈھیل کا ایک وقت مقرر ہے۔ جب وہ مقررہ وقت آجاتا ہے تو ایک لمحے کے لیے بھی آگے پیچھے نہیں ہوتا۔ اگر تمہارے پاس کوئی رسول آئے اور میری آیتیں سنائے تو جو تقویٰ اختیار کرے گا اور اپنی اصلاح کرے گا تو اس کو نہ خوف ہوگا اور نہ غم۔ اس سے بڑا ظالم کون ہوگا جو جھوٹ بولے اور اللہ کی آیتوں کو جھٹلائے۔ جب فرشتے ان کی روح قبض کرنے آئیں گے تو وہ کہیں گے کہ وہ بت کہاں ہیں جن کو تم اللہ کا شریک ٹھہراتے تھے۔ وہ کہیں گے کہ وہ سب غائب ہو گئے۔ پھر وہ مجبوراً اپنے کافر ہونے کا اقرار کریں گے۔ جس طرح سوئی کے ناکے میں اونٹ کا داخل ہونا محال ہے اسی طرح اللہ کی آیتوں کو جھٹلانے اور ان سے منہ موڑنے والوں کا جنت میں جانا محال ہے۔ وہ لوگ ہمیشہ جہنم میں رہیں گے۔ اس کے برعکس ایمان کی حالت میں اعمال صالحہ کرنے والے جنت میں جائیں گے جہاں وہ ہمیشہ ہمیشہ رہیں گے۔ اہل جنت میں باہمی عداوت و نفرت نہ ہوگی۔ جنت میں جانے کے بعد اہل جنت دوزخ والوں سے پوچھیں گے کہ ہمارے رب نے ثواب اور جنت کا جو وعدہ فرمایا تھا وہ پورا فرما دیا۔ کیا

تم نے بھی کفر و نافرمانی پر عذاب کو پالیا۔ وہ کہیں گے کہ اسی بنا پر تو ہم عذاب میں مبتلا ہیں۔ اعراف والے جنت والوں سے کہیں گے تم پر سلامتی ہو اور دوزخ والوں کو دیکھ کر پناہ مانگیں گے اور کہیں گے کہ اے ہمارے رب! ہمیں ظالموں کے ساتھ شامل نہ فرما۔ پھر اللہ ان کو معاف فرما کر جنت میں داخل فرما دے گا۔ اہل اعراف کم زور لوگوں کو جنت میں دیکھ کر کافر سرداروں سے کہیں گے کہ کیا یہ وہی حقیر لوگ ہیں جن کے لیے تم قسمیں کھا کر کہتے تھے کہ ان کو اللہ کی رحمت کبھی نہیں پہنچے گی۔ اللہ نے ان کو جنت میں داخل کر دیا اور تم دائمی عذاب میں مبتلا ہو۔

قیامت کے روز جب مشرکین و منکرین عذاب و ثواب دیکھیں گے تو اقرار کریں گے کہ اللہ کے پیغمبر نے جو کہا تھا وہ حق نکلا۔ بلا شبہ تمہارا رب وہی ہے جس نے آسمان و زمین کو چھ روز میں پیدا فرمایا اور عرش پر قائم ہوا۔ رات اور دن، سورج چاند، ستارے، سب اس کے حکم کے تابع ہیں۔ ایک خاص وقت پر جب اللہ ان کو فنا کرنا چاہے گا تو کائنات کا سارا نظام درہم برہم ہو جائے گا۔ اسی کا نام قیامت ہے، لہٰذا ہر مصیبت اور حاجت کے وقت خوب گڑگڑا کر اسی خالق و مالک کو پکارنا چاہیے۔ اس کو چھوڑ کر کسی اور طرف متوجہ ہونا جہالت و محرومی ہے۔ جس طرح اللہ اپنی قدرت کاملہ سے بنجر زمین کو زندہ اور سرسبز کرنے پر قادر ہے اسی طرح وہ قیامت کے روز مردہ انسانوں کو دوبارہ زندہ کرنے پر بھی قادر ہے۔ آدم علیہ السلام کے بہت عرصے بعد جب لوگ بت پرستی میں مبتلا ہو گئے تو اللہ نے ان کی اصلاح کے لیے حضرت نوح کو پیغمبر بنا کر بھیجا۔ انہوں نے اپنی قوم سے کہا کہ تم بت پرستی چھوڑ کر اللہ کی عبادت کرو جس کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں۔ قوم نے جواب دیا کہ بت پرستی ہمارے باپ دادا کا طریقہ ہے ہم اسے نہیں چھوڑ سکتے۔ ہمارے خیال میں تم ہی گم راہ ہو۔ حضرت نوح نے کہا کہ میں تمہارا خیر خواہ ہوں اور تمہیں اللہ کا پیغام پہنچا رہا

ہوں۔ مجھے وحی کے ذریعے خبر دی گئی ہے کہ تم میں سے جو ایمان نہیں لائے گا اس پر اللہ کا عذاب آئے گا۔ اللہ نے قوم نوح کو مخاطب کر کے فرمایا کہ تمہیں اس پر تعجب ہے کہ تمہارے پاس تم میں سے ہی ایک شخص ہدایت کا پیغام لایا۔ یہ تو اللہ کی مہربانی ہے۔قوم نوح کسی طرح نہ مانی تو اللہ نے ان پر پانی کے طوفان کی شکل میں عذاب بھیج دیا۔ حضرت نوح اوران کے ساتھیوں کے سوا سب غرق ہو گئے۔

پھر اللہ نے قوم عاد کی ہدایت کے لیے ہود کو نبی بنا کر بھیجا۔ جب انہوں نے قوم کو توحید کی دعوت دی تو قوم نے ان کو دیوانہ اور جھوٹا کہا۔ حضرت ہود نے کہا کہ میں تمہارے لیے اللہ کا پیغام لایا ہو اور میں تمہارا خیر خواہ ہوں۔ میری خیر خواہی اور امانت و دیانت تمہیں خوب معلوم ہے۔ جب وہ نہ مانے تو اللہ نے حضرت ہود اوران پر ایمان لانے والوں کو اپنی رحمت سے بچالیا اور منکرین کی جڑ کاٹ دی۔ قوم ثمود مدینے اور شام کے درمیان آباد تھی۔ یہ لوگ پہاڑ کھود کر اور پتھر تراش کر مکان بناتے تھے۔ گرمی اور سردی کے جدا جدا مکان تھے۔ ان کے تراشے ہوئے مکانات اب بھی موجود ہیں جو مدائن صالح کے نام سے مشہور ہیں۔ یہ لوگ بت پرست، راہ زن اور بدکار تھے۔ ان کی ہدایت کے لیے اللہ نے حضرت صالح کو نبی بنا کر بھیجا۔ انہوں نے توحید کی دعوت دی اور قوم کے مطالبے پر اونٹنی کا معجزہ دکھا کر کہا کہ یہ اللہ کی طرف سے نشانی ہے اس کو تکلیف نہ پہنچانا ورنہ دردناک عذاب میں مبتلا ہو جاؤ گے۔ حضرت صالح کی قوم کی سرکشی حد سے بڑھی تو انہوں نے باہم مشورے سے اونٹنی کے پیر کاٹ دیے، حضرت صالح کی تکذیب کی اور کہنے لگے کہ اگر تو سچا ہے تو اس عذاب کو لے آ جس کا ہم سے وعدہ کرتا ہے۔ پھر وہ زلزلے کے سبب اپنے گھروں میں اوندھے پڑے رہ گئے، سوائے حضرت صالح اور ان پر ایمان لانے والوں کے۔ پھر حضرت لوط کی قوم کا مختصر حال ہے (تفصیلات سورہ ہود، حجر، شعراء اور عنکبوت میں دیکھیں) یہ

لوگ نہ ایمان لائے اور نہ برے کاموں سے رکے جن میں وہ مبتلا تھے۔ جب ان کی سرکشی حد سے بڑھی تو اللہ نے حضرت لوط اور ان کے اہل وعیال کو بچالیا سوائے ان کی بیوی کے جو کافر تھی۔ قوم لوط پر پتھروں کی بارش کی اور ان کی بستیوں کو الٹ دیا۔ مدین کے لوگ بت پرست اور رہزن تھے اور ناپ تول میں کمی کرتے تھے، اللہ نے ان کی ہدایت کے لیے حضرت شعیب کو مبعوث فرمایا۔ حضرت شعیب نے قوم کو دعوت توحید دی، ناپ تول پورا کرنے اور راہ گیروں کو ڈرا دھمکا کر ان کا سامان چھیننے سے منع کیا اور کہا کہ اگر تم میں سے ایک گروہ اس پر ایمان لے آیا جو میں لایا ہوں اور ایک گروہ ایمان نہ لایا تو صبر کرو یہاں تک کہ اللہ ہمارے اور تمہارے درمیان فیصلہ کردے۔ وہ سب سے بہتر فیصلہ کرنے والا ہے۔

قَالَ الْمَلَأُ : ۹

قوم کے متکبر سرداروں نے کہا کہ اے شعیب! تم اور تمہاری اتباع کرنے والے ہمارے مذہب میں واپس آ جاؤ ورنہ ہم تم سب کو اپنی بستی سے نکال دیں گے۔ حضرت شعیب نے کہا کہ کیا تم یہ چاہتے ہو کہ تمہارے مذہب کو باطل سمجھنے کے باوجود اس کو قبول کر لیں۔ یہ نہیں ہو سکتا۔ حضرت شعیب نے دعا کی کہ اے ہمارے رب! ہمارے اور ان کے درمیان حق کے مطابق فیصلہ کر دے۔ پھر ان کو زلزلے نے آ لیا اور وہ اپنے گھروں میں اوندھے پڑے رہ گئے۔ کوئی بستی ایسی نہیں جہاں ہم نے کوئی نبی نہ بھیجا ہو اور وہاں کے لوگوں کو راحت اور مصیبت کے ذریعے نہ آزمایا ہو تاکہ وہ ہم سے ڈریں اور توبہ کریں۔ جب وہ کسی طرح راہ راست پر نہ آئے تو ہم نے یکایک ان کو عذاب میں پکڑ لیا۔ کیا موجودہ بستیوں کے لوگ اس سے بے خوف ہیں کہ ان پر رات کو یا دن میں کسی وقت بے خبری میں عذاب آ جائے۔ موجودہ زمانے کے لوگ سابقہ قوموں کی ہلاکت کے بعد ان کی زمینوں اور مکانوں کے وارث بنے مگر انہوں نے سابقہ اقوام کے حالات سے عبرت حاصل نہیں کی اور نہ بداعمالیاں ترک کیں۔ اگر انہوں نے اپنی روش نہ بدلی تو یہ بھی اللہ کے قہر و عذاب میں تباہ ہو جائیں گے۔ اللہ نے آپ کو مخاطب کر کے فرمایا کہ یہ قوم نوح، عاد و ثمود، لوط اور شعیب کی وہ اجڑی ہوئی بستیاں ہیں جن کے کچھ حالات ہم نے آپ سے بیان کیے ہیں۔ مشرکین اپنے تجارتی سفروں میں ان کے آثار اور نشانات دیکھتے ہیں

مگر سبق حاصل نہیں کرتے۔

ان کے بعد ہم نے اپنی نشانیاں دے کر حضرت موسیٰ کو فرعون کے پاس بھیجا۔ حضرت موسیٰ نے فرعون سے کہا کہ میں اللہ کا رسول ہوں جو ہر شے کا خالق و مالک ہے۔ میں قطعی دلیل لایا ہوں۔ لہٰذا بنی اسرائیل کو اپنی قید سے آزاد کردو۔ اس نے کہا کہ میں تمہیں رسول نہیں مانتا۔ اگر تم سچے ہو تو کوئی نشانی دکھاؤ۔ حضرت موسیٰ نے اپنا عصا زمین پر ڈال دیا تو وہ اژدھا بن گیا جس سے فرعون کے اوسان خطا ہو گئے۔ پھر حضرت موسیٰ نے اپنا ہاتھ کھینچ کر نکالا تو وہ نہایت چمک دار بن گیا۔ فرعون اور اس کی قوم پھر بھی ایمان نہیں لائی۔ پھر فرعون نے حضرت موسیٰ سے مقابلے کے لیے جادوگروں کو جمع کیا۔ مقابلے کے وقت جادوگروں نے لاٹھیاں اور رسیاں ڈالیں جو سانپ بن کر دوڑنے لگیں۔ سارا میدان سانپوں سے بھر گیا۔ اللہ نے حضرت موسیٰ کو حکم دیا کہ اپنی لاٹھی زمین پر ڈال دو۔ حضرت موسیٰ کی لاٹھی نے اژدھا بن کر سب سانپوں کو نگل لیا۔ اس طرح حق ظاہر ہو گیا اور فرعون اور اس کی قوم ذلیل ہو کر واپس ہوئے اور جادوگر اللہ پر ایمان لے آئے۔ پھر قوم کے سرداروں نے فرعون سے پوچھا کہ کیا تو حضرت موسیٰ اور ان کی قوم کو یوں ہی چھوڑ دے گا کہ وہ تیری مخالفت اور زمین پر فساد کرتے رہیں۔ فرعون نے کہا کہ میرے نزدیک ان کا معاملہ زیادہ اہم نہیں۔ میں ان کے لڑکوں کو قتل کروں گا اور لڑکیوں کو زندہ رکھوں گا۔ جلد ان کے مرد ختم ہو جائیں گے اور عورتیں کنیزیں بن کر ہماری خدمت کریں گی۔ جب بنی اسرائیل کو فرعون کے عزائم کا پتہ چلا تو وہ گھبرا گئے۔ حضرت موسیٰ نے بنی اسرائیل کو اللہ سے مدد طلب کرنے اور صبر و ہمت کی تلقین کی۔ اگر تم نے اس پر عمل کیا تو جلد یہ ملک تمہارا ہو جائے گا۔

فرعون اور اس کے ساتھی جب اپنے کفر و شرک سے باز نہ آئے تو اللہ نے تنبیہ

کے لیے اپنی قدرت کی سات نشانیاں دکھائیں ۔ ۱۔قحط سالی ۔ ۲۔ پھلوں کی پیداوار میں کمی یہاں تک کہ کھجور کے درختوں میں صرف ایک ہی دانہ لگتا۔ جب ان کو خوش حالی ہوتی تو اس کو اپنی خوش تدبیری کہتے اور نقصان پہنچتا تو اس کو حضرت موسیٰ اور ان کے ساتھیوں کی نحوست بتاتے ۔ ۳۔ بارش کا طوفان جو آٹھ دن جاری رہا۔قوم فرعون کے تمام گھروں میں پانی بھر گیا۔ جب کہ بنی اسرائیل کے مکانوں اور زمین میں طوفان کے پانی کا ایک قطرہ بھی نہ تھا۔فرعونیوں نے حضرت موسیٰ سے عذاب دور کرنے کی درخواست کی کہ اگر عذاب دور ہو گیا تو ہم ایمان لے آئیں گے۔غرض وہ عذاب دور ہونے پر بھی ایمان نہ لائے ۔ ۴۔ٹڈی دل کا عذاب جس نے تمام کھیت، پھل، درختوں کے پتے کھالیے۔قوم فرعون نے مضبوط عہد و پیمان کے ساتھ پھر دعا کی درخواست کی۔ حضرت موسیٰ کی دعا سے عذاب دور ہو گیا۔ پھر بھی فرعونیوں نے عہد شکنی کی اور ایمان نہ لائے ۔ ۵۔ غلے کے گھن یا جوؤں کا عذاب۔ممکن ہے یہ عذاب دونوں قسم کے کیڑوں پر مشتمل ہو کہ غلے میں گھن لگ گیا اور انسانوں کے بدن کے کپڑوں میں جوؤں کا طوفان امڈ آیا ہو۔ واللہ اعلم ۔ جوؤں نے ان کے بال، پلکیں، اور بھویں تک کھالیں۔ اللہ نے حضرت موسیٰ کی دعا سے یہ عذاب بھی دور کر دیا مگر وہ باز نہ آئے ۔۶ ۔مینڈک کا عذاب ۔ان کے آنگن، ان کے کھانے اور برتن مینڈکوں سے بھر جاتے۔ اللہ نے حضرت موسیٰ کی دعا سے یہ عذاب بھی دور کر دیا۔ ۷ ۔خون کا عذاب ۔ ان کے لیے دریائے نیل خون ہو گیا۔ کنوئیں اور نہریں اور حوض سب خون بن گئے ۔ اللہ نے حضرت موسیٰ کی دعا سے یہ عذاب بھی دور کر دیا مگر وہ اپنی سرکشی پر قائم رہے۔ آخر اللہ نے ان کو سمندر میں غرق کر دیا اور بنی اسرائیل کو ان کے ملک و مال کا وارث بنا دیا۔

اللہ نے حضرت موسیٰ پر اپنا کلام نازل کرنے کا وعدہ اس شرط پر فرمایا کہ وہ کوہ

طور پر تیس راتیں اللہ کے ذکر میں گزاریں۔ بعد میں اس مدت کو چالیس رات کر دیا گیا۔ موسیٰ مقررہ وقت پر آ گئے تو اللہ نے ان سے کلام فرمایا۔ حضرت موسیٰ نے اللہ کے دیدار کی خواہش کی تو اللہ نے فرمایا کہ تم مجھے نہیں دیکھ سکتے بل کہ اس پہاڑ کو دیکھو۔ اگر وہ اپنی جگہ قائم رہا تو جلد تم مجھے دیکھ لو گے۔ جب اللہ نے پہاڑ پر تجلی فرمائی تو پہاڑ ریزہ ریزہ ہو گیا اور موسیٰ بے ہوش ہو کر گر پڑے۔ پھر اللہ نے حضرت موسیٰ سے فرمایا کہ میں نے تمہیں نبوت و تورات دے کر تمہارے زمانے کے لوگوں پر برتری دی۔ سو تم اس کا شکر ادا کرو۔ ان تختیوں میں نصیحت کی ہر بات اور حکم تفصیل سے لکھ دیا ہے، اس پر عمل کرو اور اپنی قوم کو بھی اچھی طرح عمل کرنے کا حکم دو۔ حضرت موسیٰ کے کوہ طور پر جانے کے بعد قوم نے سامری کے فریب میں آ کر بچھڑے کی پوجا شروع کر دی۔ حضرت موسیٰ واپس آ کر اپنے بھائی حضرت ہارون پر ناراض ہوئے۔ پھر بنی اسرائیل اپنی حرکت پر نادم ہوئے۔ اللہ نے فرمایا کہ جن لوگوں نے بچھڑے کی پوجا کی اور اب تک اس پر قائم ہیں، ان پر جلد اللہ کا غضب نازل ہوگا اور وہ دنیا میں ذلیل ہوں گے۔ اللہ کا غضب یہ تھا کہ ان کی توبہ قبول کرنے لیے اللہ نے ایک دوسرے کو قتل کرنے کا حکم دیا یعنی جنہوں نے بچھڑے کو پوجا اور جنہوں نے نہیں پوجا وہ ایک دوسرے کے ساتھ قتال کریں۔ جب انہوں نے ایک دوسرے کو قتل کرنے کی شرط پوری کر دی تو اللہ نے ان کی توبہ قبول فرمالی۔ تورات ملنے پر بنی اسرائیل نے کہا کہ ہم کیسے یقین کر لیں کہ یہ اللہ کا کلام ہے۔ اس پر اللہ نے حضرت موسیٰ کو ستر منتخب آدمی طور پر لانے کا اختیار دیا، تا کہ وہ بھی اللہ کا کلام سن لیں۔ انہوں نے طور پر جا کر اللہ کا کلام سنا مگر یقین نہیں کیا۔ پھر اللہ نے زلزلے اور بجلی کی کڑک سے ان کو ہلاک کر دیا۔ پھر اللہ نے حضرت موسیٰ کی دعا سے ان کو زندہ کر دیا۔ حضرت موسیٰ نے اللہ سے دنیا و آخرت کی بھلائی کی دعا کی تو اللہ نے فرمایا کہ یہ

بھلائی ان لوگوں کو ملے گی جو تورات کی پیشین گوئیوں کے مطابق اس نبی امی کی اتباع کریں گے جس کے اوصاف تورات و انجیل میں لکھے ہوئے ہیں اور دل و جان سے ان کی مدد کریں گے۔

اللہ نے آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو مخاطب کر کے فرمایا کہ آپ اعلان کر دیجیے کہ میں سب عرب و عجم اور دنیا جہان کے لوگوں کے لیے قیامت تک اللہ کا رسول ہوں جو ہر شے کا خالق و مالک ہے اور اس کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں۔ آپ پر نبوت ختم ہو گئی۔ آپ قیامت تک ساری دنیا کے پیغمبر ہیں، اب نہ کوئی پیغمبر آئے گا اور نہ کوئی شریعت۔ موسیٰ کی قوم میں سب لوگ گم راہ نہیں بل کہ ان میں اچھے لوگ بھی ہیں جو حق کی اتباع اور انصاف سے فیصلے کرتے ہیں۔ اللہ نے بنی اسرائیل کو تقسیم کر کے ان کے بارہ خاندان بنا دیے۔ انہوں نے وادیٔ تیہ میں پانی طلب کیا تو حضرت موسیٰ نے اللہ کے حکم سے پتھر پر لاٹھی ماری تو اس سے بارہ خاندانوں کے لیے بارہ چشمے پھوٹ نکلے۔ وادیٔ تیہ ہی میں دھوپ سے بچاؤ کے لیے اللہ نے ان پر بادل سے سایہ کر دیا۔ بھوک کے لیے من وسلویٰ اتارا۔ اس کے باوجود انہوں نے ناشکری کی اور عذاب کے مستحق ہوئے۔ ہفتے کا دن بنی اسرائیل کے لیے نہایت محترم ہے۔ اللہ نے ہفتے کے دن ان پر مچھلی کا شکار حرام فرما دیا۔ ہفتے کے دن مچھلیاں بڑی تعداد میں پانی سطح پر جمع ہو جاتیں۔ یہود ہفتے کے دن دریا کے قریب گڑھے کھود کر ان میں پانی چھوڑ دیتے تھے، جس سے مچھلیاں بڑی تعداد میں گڑھوں جمع ہو جاتیں اگلے روز گڑھوں سے مچھلیاں نکال لیتے۔ بنی اسرائیل کا ایک گروہ مچھلی کا شکار کرنے والوں کو اس خیال سے منع کرتا تھا کہ شاید وہ نصیحت قبول کر لیں اور نافرمانی سے توبہ کر لیں۔ دوسرا گروہ نصیحت کرنے والوں کو نصیحت سے منع کرتا تھا کہ یہ لوگ تمہاری نصیحت کا کوئی اثر نہیں لیتے۔ بہ ظاہر ایسا لگتا ہے کہ اللہ ان کو ہلاک کرنے والا ہے۔

پھر جب وہ سرکشی میں حد سے بڑھ گئے تو اللہ نے ان کو بچا لیا جو برائی سے روکتے تھے اور ظالموں کو سخت عذاب میں پکڑ لیا اور ان کی صورتیں مسخ کر کے ان کو بندر بنا دیا۔ پھر تین دن کے بعد وہ سب مر گئے۔ پھر ایسے ناخلف لوگ ان کے جانشین بنے جو تھوڑے سے فائدے کے لیے دنیا کو آخرت پر ترجیح دیتے ہیں اور تورات میں تحریف کرتے ہیں۔ ان میں سے جو کتاب کو تھامے ہوئے ہیں اور نماز قائم کرتے ہیں اللہ ان کا اجر ضائع نہیں کرے گا۔ جب اللہ نے حضرت موسیٰ کو تورات دی تو بنی اسرائیل نے اس پر عمل کرنے سے صاف انکار کر دیا۔ اس پر فرشتوں نے اللہ کے حکم سے پہاڑ کو اٹھا کر بادل کی طرح ان کے سروں پر معلق کر دیا اور کہا کہ یہ اللہ کی وحی اور احکام ہیں تم اس کو قبول کر لو ورنہ یہ پہاڑ تم پر گرا دیا جائے گا۔ جب انہیں پہاڑ گرنے کا یقین ہو گیا تب تورات کو قبول کیا۔

اللہ نے عالم ارواح میں حضرت آدم کی تمام ذریت سے، جو قیامت تک پیدا ہونے والی تھی، یہ عہد لیا کہ کیا میں تمہارا رب نہیں ہوں؟ سب نے اقرار کیا کہ ہم اس پر گواہ ہیں کہ تو ہی ہمارا رب ہے۔ اللہ نے اس عہد کی یاددہانی کے لیے انبیا کو مبعوث فرمایا، تاکہ قیامت کے روز لوگ اپنی بھول اور غفلت کا عذر نہ کر سکیں۔ پھر فرمایا کہ آپ نصیحت و عبرت کے لیے لوگوں کو اس کا حال سنا دیجیے جس کو ہم نے اپنی آیات و احکام کا علم دیا تھا۔ پھر شیطان نے اس کو گمراہ کر دیا۔ اب اس کے راہ راست پر آنے کی کوئی توقع نہیں۔ اگر وہ ہماری آیتوں پر عمل کرتا تو ہم اس کے مراتب بلند کر دیتے اور اس کو شیطان سے محفوظ فرما دیتے مگر وہ دنیا کی طرف مائل ہو گیا اس لیے پستی میں جا گرا۔ ہماری آیتوں کو جھٹلانے والوں کی یہی مثال ہے۔ کفار چوپایوں سے بھی زیادہ گمراہ ہیں۔ کیوں کہ وہ اپنے دل و دماغ، آنکھوں اور کانوں سے فائدہ اٹھا کر ایمان نہیں لاتے۔ پھر مومنوں کو متنبہ فرمایا کہ تم غفلت میں نہ پڑنا۔ غفلت اللہ

کے ذکر سے دور ہوتی ہے۔ سو تم اللہ کو اچھے ناموں اور اچھی صفات سے یاد کرو۔ جو لوگ ہماری آیتوں کو جھٹلاتے ہیں ہم ان کے کفر و تکذیب کے باوجود ان پر نعمتوں کے دروازے کھول دیتے ہیں۔ جب وہ جرائم پر زیادہ دلیر ہو جاتے ہیں اور منعم حقیقی کو بھول جاتے ہیں تو دفعتاً بے خبری میں ان کو پکڑ لیا جاتا ہے۔ یہ لوگ آپ کے حالات سے پوری طرح واقف ہیں آپ کے بارے میں جنون کا گمان کرنا خود جنون ہے۔ اگر وہ ضد و عناد چھوڑ دیں تو ان پر حقیقت کھل جائے گی کہ آپ اللہ کے رسول ہیں۔ قیامت آنے کا صحیح وقت اللہ کے سوا کسی کو معلوم نہیں۔ اس کا آنا آسمان اور زمین پر بہت گراں گزرے گا۔ میں کسی نفع و نقصان کا مالک نہیں۔ اگر میں غیب کا حال جانتا تو بہت سے منافع حاصل کر لیتا جو غیب نہ جاننے کی وجہ سے فوت ہو جاتے ہیں۔ میں اللہ کے عذاب سے خبردار کرنے والا اور مومنوں کو خوش خبری سنانے والا ہوں۔ اسی نے انسان کو ایک جان سے پیدا کیا اور اس کی نسل کو اتنا بڑھایا کہ خاندان اور قبیلے بن گئے اور ان ہی میں سے ان کے جوڑے بنا دیے تاکہ وہ باہم محبت و سکون حاصل کریں۔ شرک کرنے والوں نے ایسے معبود بنا لیے جو کچھ پیدا نہیں کر سکتے بل کہ وہ خود پیدا کیے گئے ہیں۔ غیر اللہ کو پکارنے والے کبھی ہدایت نہیں پا سکتے۔

جب قرآن کی تلاوت کی جائے تو سننے والے توجہ اور خاموشی سے سنیں اور اس کے احکام پر عمل کرنے کی کوشش کریں۔ اللہ کا ذکر آہستہ آواز سے تضرع و زاری کے ساتھ ہونا چاہیے۔ اللہ کی یاد سے کسی وقت غافل نہیں ہونا چاہیے۔ اللہ کے مقرب فرشتے مقرب ہونے کے باوجود دن رات اس کی تسبیح و تقدیس میں لگے رہتے ہیں اور خاص اسی کو سجدہ کرتے ہیں۔ سجدہ قرب خداوندی کا سب سے بڑا ذریعہ ہے۔

سورۃ الانفال

اس میں خاص طور پر مال غنیمت کا بیان ہے اس لیے اس کو انفال کا نام دیا گیا ہے۔ یہ معرکۂ بدر کے موقع پر مدینے میں نازل ہوئی۔ اس میں معرکۂ بدر اور مشرکین کے انجام کا بیان ہے۔

انفال یعنی مال غنیمت اللہ کی ملکیت ہے۔ اس میں تصرف کا حق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو حاصل ہے۔ وہ اللہ کے حکم کے مطابق اس مال کو مجاہدین میں تقسیم فرمائیں گے۔ پھر مومنوں کی پانچ صفات بیان کی گئی ہیں۔ ۱۔ اللہ کی خشیت۔ ۲۔ قرآن کریم کی تلاوت سے ان کے ایمان میں ترقی ہونا۔ ۳۔ اللہ پر توکل۔ ۴ نماز کی حفاظت۔ ۵۔ اللہ کے دیے ہوئے مال میں سے اس کی راہ میں خرچ کرنا۔ جن لوگوں میں یہ صفتیں پائی جائیں وہی حقیقی مومن ہیں۔ ان کے لیے اللہ کے ہاں بڑے درجے ہیں۔ مومنوں کو مال غنیمت کی تقسیم بھی ایسی ہی ناگوار ہے جیسے بعض کو اس جنگ کے لیے گھر سے نکلنا ناگوار تھا۔ بندے آسانی اور موجودہ فائدہ دیکھتے ہیں۔ اس جنگ میں بہ ظاہر تکلیف اور دشمن کی کثیر تعداد اور اپنی قلت کے سبب مارے جانے کا خوف تھا مگر اس سے مشرکوں کی کمر ٹوٹ گئی۔ مسلمانوں کو فتح ان کی قوت و تعداد کے سبب نہیں بل کہ اللہ کی غیبی مدد سے حاصل ہوئی۔ جب اللہ نے تم سے دو گروہوں میں سے ایک کا وعدہ کیا تو تم تکلیف اٹھائے بغیر مالی فائدے کے لیے تجارتی قافلے پر قبضہ چاہتے تھے اور اللہ تمہیں ہر طرح کے جنگی سامان سے لیس لشکر سے بھڑانا چاہتا تھا، تا کہ حق واضح ہو جائے اور مشرکین کی بیخ کنی ہو جائے۔ چناں چہ بدر میں ابوجہل سمیت قریش کے ستر آدمی مارے گئے اور ستر گرفتار ہوئے۔ اس طرح کفر کی کمر ٹوٹ گئی اور مشرکین مکہ کی بنیادیں ہل گئیں۔ جب آپ نے دعا مانگی تو اللہ نے آپ کی دعا

قبول فرمالی کہ میں تمہاری مدد کروں گا۔ دعا کے بعد آپ نے صحابہ کو جہاد کی ترغیب دی اور خود بھی جنگ میں شریک ہو گئے۔ مشرکین مکہ نے پہلے پہنچ کر بدر کے میدان میں اس حصے پر قبضہ کر لیا جو پانی سے قریب اور نسبتاً اونچائی پر تھا۔ مسلمانوں کو نشیبی اور ریتیلی جگہ ملی، جس میں چلنا بھی دشوار تھا۔ اسی رات اللہ نے بارش نازل فرمائی جس سے مسلمان خوب سیراب ہوئے اور ان کے دلوں سے شیطانی وسوسے دور ہو گئے۔ اللہ نے فرشتوں کو وحی کی کہ میری مدد تمہارے ساتھ ہے سو تم مومنوں کو ثابت قدم رکھو اور ان کے ساتھ مل کر کافروں سے قتال کرو اور کافروں کی گردنوں پر مارو تا کہ وہ سر ہی نہ اٹھا سکیں۔ اے ایمان والو! جب جنگ میں کافروں سے تمہاری مڈبھیڑ ہو جائے تو تم پیٹھ پھیر کر نہ بھاگو سوائے جنگی چال یا مزید کمک حاصل کرنے کے۔

اللہ نے فرمایا کہ جب آپ نے دعا کے بعد چھپر سے باہر آ کر کنکریوں کی ایک مٹھی پھینکی اور فرمایا کہ چہرے بگڑ جائیں اور صحابہ کو حکم دیا کہ دشمن پر ٹوٹ پڑو تو مشرکوں میں سے کوئی نہ بچا جس کی آنکھوں میں مٹی نہ جا پڑی ہو۔ مٹی کا پھینکنا بہ ظاہر آپ کی طرف سے تھا مگر حقیقت میں یہ اللہ نے پھینکی تھی۔ اس نے اپنی قدرت سے اس مٹی کے ذریعے مشرکوں کو سرنگوں کر دیا۔ مشرکین اپنے آپ کو حق پر سمجھ کر فتح کی دعا کر رہے تھے۔ اللہ نے فرمایا کہ حق کو فتح اور باطل کو شکست ہو چکی۔ اگر تم اپنی شرارتوں سے باز نہ آئے تو ہم پھر تمہیں سزا دیں گے اور مسلمانوں کی مدد کریں گے۔ پھر فرمایا کہ اللہ کا رسول جب تمہیں کوئی حکم دے تو فوراً قبول کرو اور تعمیل میں جلدی کرو۔ اللہ تعالیٰ مال و اولاد دے کر تمہیں آزماتا ہے کہ تم اس کا شکر کرتے ہو یا مال و اولاد کی محبت میں اللہ سے غافل ہو جاتے ہو۔ قریش کے نضر بن حارث نے اپنی جہالت و نادانی سے دعا کی کہ اے اللہ اگر یہ قرآن آپ کی طرف سے نازل ہوا ہے اور حق ہے تو ہم پر آسمان سے پتھر برسا دے یا کوئی دردناک عذاب نازل کر دے۔

اس کے جواب میں اللہ نے فرمایا کہ آپ رحمۃ للعالمین ہیں اس لیے آپ کی موجودگی میں ان پر عذاب نازل ہونا آپ کی شان کے خلاف ہے۔ اللہ ان کو عذاب کیوں نہ دے حال آں کہ وہ لوگوں کو مسجد حرام سے روکتے ہیں جب کہ وہ مسجد حرام کے متولی بھی نہیں۔ مسجد حرام کے متولی پرہیزگار ہیں۔ کفار ومشرکین لوگوں کو اللہ کے راستے سے روکنے کے لیے خوب مال خرچ کر رہے ہیں۔ آئندہ بھی خرچ کرتے رہیں گے۔ ان کا یہ سب مال ضائع ہو کر ان کے لیے حسرت وندامت کا باعث بنے گا۔ اگر وہ اپنے کفر شرک پر قائم رہیں تو تم بھی ان سے جہاد وقتال کرتے رہو یہاں تک کہ ان کی طرف سے فتنے کا اندیشہ نہ رہے۔

وَاعْلَمُوْٓا : ۱۰

مال غنیمت کے چار حصے مجاہدین میں تقسیم ہوں گے اور پانچواں حصہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، آپ کے قرابت داروں، یتیموں، مسکینوں اور مسافروں کو دیا جائے گا۔ غزوہ بدر میں اللہ نے دونوں لشکروں کو اچانک بھڑا دیا، تا کہ کفر کا زور ٹوٹے، وہ ذلیل و خوار ہوں اور مسلمانوں کو غلبہ حاصل ہو۔ اللہ نے مسلمانوں کو میدان جنگ میں ثابت قدم رہنے اور اللہ کو کثرت سے یاد کرنے کا حکم دیا اور فرمایا کہ اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرتے رہو اور آپس کے اختلاف سے بچو ورنہ تم میں بزدلی پھیل جائے گی اور تمہاری ہوا اکھڑ جائے گی اور صبر کرو اور اللہ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے۔ اللہ نے مسلمانوں کو حکم دیا کہ جس طرح مشرکین غرور و تکبر اور اپنی بہادری پر فخر کرتے ہوئے حق کو مٹانے کے لیے نکلے تھے تم ان کی طرح بڑائی نہ مارنا اور نہ ریاکاری کرنا کیوں کہ تم اللہ کے دین کی حمایت اور اس کے دشمنوں سے لڑنے نکلے ہو۔ جب بدر میں دونوں فوجوں کا آمنا سامنا ہوا اور شیطان نے فرشتوں کو آسمان سے اترتے ہوئے دیکھا تو وہ یہ کہتے ہوئے کہ میں تم سے بری اور لاتعلق ہوں، الٹے پاؤں بھاگا۔ میں وہ دیکھ رہا ہوں جو تم نہیں دیکھ سکتے۔ کافروں کی روح قبض کرتے وقت فرشتے ان کے چہرے اور پشت پر مارتے ہیں اور کہتے ہیں کہ اپنی بداعمالیوں کے عذاب کا مزہ چکھو۔ اللہ اپنی دی ہوئی نعمتوں کو اس وقت تک واپس نہیں لیتا جب تک وہ قوم اللہ کی نعمتوں کی ناشکری اور رسولوں تکذیب نہ کرے۔ اللہ کے دین اور اس کے نبی کی عداوت میں مشرکین کے بھی

وہی طریقے ہیں جو فرعون اور اس سے پہلے والوں کے تھے۔ انہوں نے اپنے رب کی نشانیوں کو جھٹلایا تو اللہ نے ان کو ہلاک کر دیا۔ اللہ کے نزدیک زمین پر چلنے والوں میں یہود خباثت میں سب سے بڑھ کر ہیں۔ پھر اللہ نے فرمایا کہ آپ جب بھی لڑائی میں ان پر غالب آ جائیں تو ان میں ایسی خوں ریزی کریں کہ ان کے بعد والے اس سے عبرت پکڑیں اور عہد شکنی سے باز رہیں۔ اگر آپ کو کسی معاہد سے عہد شکنی کا اندیشہ ہو تو معاہدہ ختم کرنے سے پہلے ان کو اطلاع کر دیں، تاکہ وہ صلح کے خیال میں نہ رہیں۔ کافروں سے مقابلے کے لیے تم اپنی استطاعت کے مطابق سامان حرب مہیا کر کے اللہ پر بھروسہ کرو۔ سامان جنگ جمع کرنے کا اصل مقصد قتال نہیں بل کہ کفر و شرک کو مرعوب و مغلوب کرنا ہے۔ دشمن کسی کے علم و فضل اور معاہدوں سے نہیں ڈرتا بل کہ وہ جنگی قوت سے ڈرتا ہے۔ اگر کافر صلح کی طرف جھکیں تو آپ بھی جھک جایئے اور اللہ پر بھروسہ رکھیے۔ اگر وہ آپ سے فریب کریں تو آپ کے لیے اللہ کافی ہے۔ اللہ نے آپ کو اپنی ایک نعمت یاد دلائی کہ اگر آپ روئے زمین کے خزانے خرچ کر دیتے تب بھی مہاجرین و انصار میں ایسی محبت پیدا نہیں کر سکتے تھے جیسی اللہ نے ان کے دلوں میں ڈالی۔ آپ کے لیے اللہ اور وہ مومن کافی ہیں جو آپ کی اتباع کر رہے ہیں۔ آپ ان کو جہاد کی ترغیب دیتے رہیے تاکہ اللہ کا کلمہ بلند ہو اور کفر ذلیل و خوار ہو۔ بدر میں مشرکین کے ستر آدمی قید ہوئے اور قیدیوں کو فدیہ لے کر چھوڑ دیا گیا۔ اللہ کو یہ بات پسند نہیں آئی۔ اللہ نے فرمایا کہ اگر یہ پہلے سے لکھا ہوا نہ ہوتا کہ مؤاخذہ نہ ہوگا تو فدیہ لینے کی پاداش میں تم پر عذاب نازل ہوتا۔ آپ ان قیدیوں سے کہہ دیجیے کہ تم سے جو فدیہ لیا گیا ہے اس پر افسوس کی ضرورت نہیں۔ اگر تم ایمان لے آئے تو اللہ تمہیں دنیا میں ہی اس سے بہتر مال دے دے گا اور تمہارے گناہ معاف فرما دے گا۔

ہجرت مدینہ اور نصرت اسلام کے اعتبار سے مسلمانوں کی تین قسمیں ہیں۔ ۱۔

جو ابتدا میں ایمان لائے، اور انہوں نے مدینے ہجرت کی اور اللہ کی راہ میں جہاد کیا ۲۔ جنہوں نے مہاجرین کو ٹھہرنے کی جگہ دی، اپنے اموال میں سے حصہ دیا اور اللہ کی راہ میں جہاد کیا۔ ۳۔ وہ مسلمان جو ہجرت کر کے مدینہ نہ آئے۔ پہلی دو قسموں کے بارے میں فرمایا کہ یہی حقیقی مسلمان ہیں۔ ان کے لیے آخرت میں مغفرت اور جنت میں عزت کی روزی ہے۔ البتہ جو صلح حدیبیہ کے بعد ایمان لائے اور ہجرت کر کے مدینے پہنچ گئے اور جہاد میں شریک ہوئے وہ بھی مہاجرین اولین میں شامل ہیں مگر ان کا مرتبہ کم ہے۔

سورۂ توبہ

اس کے بہت سے نام ہیں۔ ان میں سے برأت اور توبہ مشہور ہیں۔ اس کو توبہ اس لیے کہتے ہیں کہ اس میں تین مسلمانوں کی توبہ قبول ہونے کا ذکر ہے۔ یہ سورت فتح مکہ کے بعد مدینے میں نازل ہوئی۔ اس میں عہد توڑنے والوں سے برأت و بیزاری کا اعلان، غزوۂ تبوک کے واقعات اور اس میں شرکت نہ کرنے والوں پر عتاب ہے۔

جب قبائل عرب اور مشرکوں نے معاہدے توڑ دیے تو اللہ اور اس کے رسول بھی معاہدے پورے کرنے سے بری الذمہ ہیں۔ مشرکوں کے لیے چار مہینے کی مہلت ہے۔ اس مدت میں وہ امن وسکون اور آزادی سے چل پھر سکتے ہیں۔ اگر مشرک کفر و شرک سے توبہ کرلیں تو ان کے لیے بہتر ہے۔ اللہ نے مسلمانوں کو ان کے معاہدے پورے کرنے کا حکم دیا جنہوں نے ایک خاص مدت کے لیے معاہدہ کیا تھا اور اس پر قائم رہے۔ حرمت والے مہینے گزرنے کے بعد مشرکوں کو جہاں پاؤ قتل کرو، قید کرو یا محاصرہ کرو اور ان کی تاک میں ہر جگہ بیٹھو۔ اگر وہ توبہ کرلیں تو ان کا رستہ چھوڑ دو۔

اگر کوئی مشرک آپ سے پناہ طلب کرے تو آپ اس کو پناہ دے دیں، تاکہ وہ آپ کا کلام سنے۔ اگر وہ آپ کا کلام سننے کے بعد ایمان نہ لائے تو اس کو حفاظت سے اس کے قبیلے تک پہنچا دو۔ اگر یہ لوگ تم پر غلبہ پالیں تو نہ قرابت کا لحاظ کریں گے اور نہ عہد کی پابندی۔ اگر تمہارے مقابلے میں اپنے آپ کو کم زور پائیں تو صلح کرنے لگتے ہیں۔ ان میں سے اکثر فاسق و بدکار ہیں۔ ان ہی لوگوں نے اللہ کی آیتوں کے بدلے دنیاوی فائدے کو ترجیح دی اور لوگوں کو اسلام سے روکا۔ یہی حد سے تجاوز کرنے والے ہیں۔ اگر یہ کفر و شرک سے توبہ کرلیں تو تمہارے دینی بھائی ہیں۔ اگر وہ تم سے کیے ہوئے عہد کو توڑ دیں اور دین میں طعن کریں تو تم ان سے قتال کرو شاید وہ باز آجائیں۔ تم ان مشرکوں سے قتال کیوں نہیں کرتے جنہوں نے عہد توڑے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو مکے سے نکالنے کا قصد کیا اور تم سے چھیڑ چھاڑ میں پہل کی۔ تمہیں ان سے ڈرنے کی ضرورت نہیں بل کہ اللہ سے ڈرو اور ان سے قتال کرو۔ اللہ تمہیں ان پر غلبہ دے کر ان کو رسوا کرے گا۔ کیا تم یہ سمجھتے ہو کہ تمہیں امتحان لیے بغیر تمہارے حال پر چھوڑ دیا جائے گا۔ حال آں کہ اس نے ابھی ان کو جو اللہ کی رضا کے لیے جہاد میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے ہیں اور مومنوں کے سوا کسی کو دلی دوست نہیں بناتے، دوسرے لوگوں سے ممتاز نہیں کیا۔ مشرکوں کو یہ حق نہیں کہ وہ اللہ کی مسجدوں کی تعمیر کریں اور ان کو آباد کریں، کیوں کہ مسجد وہ جگہ ہے جہاں صرف اللہ واحد کی عبادت کی جاتی ہے۔ جب کہ مشرکوں نے کعبے میں سیکڑوں بت نصب کر رکھے ہیں۔ مسجد کی تعمیر کا حق ان کو ہے جو عقائد و اعمال کے اعتبار سے احکام الٰہی کے پابند ہوں۔ اللہ کے نزدیک حاجیوں کو پانی پلانے والا اور مسجد حرام کی خدمت کرنے والا اس کے برابر نہیں ہوسکتا جو اللہ اور یوم آخرت پر ایمان رکھتا ہو اور اللہ کی راہ میں جہاد و قتال کرتا ہو۔ کافروں کے کفر و شرک کی بنا پر اللہ کے نزدیک ان کی بڑی سے بڑی نیکی بھی

کوئی قدر و قیمت نہیں رکھتی۔

اللہ نے مسلمانوں کو کافروں سے دوستی ترک کرنے کا حکم دیا خواہ وہ ماں باپ ہوں یا بہن بھائی۔تم میں سے جو ایسا کرے گا وہی ظالم ہے۔ اگر تمہیں ماں، باپ، بھائی، بہن، بیویاں، کنبہ، اموال تجارت، مکان وغیرہ اللہ، اس کے رسول اور اللہ کی راہ میں جہاد سے زیادہ عزیز ہیں تو کافروں کے ساتھ تم بھی عذاب کے لیے تیار رہو۔ یقیناً اللہ نے بہت سے مواقع پر تمہاری مدد کی۔ حنین کے دن بھی اس نے تمہاری غیبی مدد کی تھی۔ اس دن تمہیں اپنی عددی کثرت پر ناز تھا جو تمہارے ذرا کام نہ آئی اور تم دشمن کے حملے کی تاب نہ لا کر بھاگ کھڑے ہوئے تھے۔ پھر اللہ نے اپنے سول اور مومنوں پر خاص رحمت اور سکینت نازل فرمائی جس سے ان کے اکھڑے ہوئے قدم جم گئے اور ان کو غلبہ حاصل ہوا۔ اے ایمان والو! مشرک نجس ہیں۔ اس لیے اس سال کے بعد ان کو مسجد حرام میں نہ آنے دو۔ اگر ان کی آمد و رفت بند ہونے سے تمہیں معاشی مشکلات کا اندیشہ ہو تو سمجھ لو کہ تمام مخلوق کی معاش کا انتظام اللہ کے ہاتھ میں ہے۔

اہل کتاب میں سے ان سے قتال کرو جو اللہ اور یوم آخرت پر ایمان نہیں رکھتے اور نہ اللہ اور اس کے رسول کی حرام کی ہوئی چیزوں کو حرام سمجھتے ہیں! اور نہ دین حق کو قبول کرتے ہیں، یہاں تک کہ وہ ذلیل ہو کر اپنے ہاتھ سے جزیہ دیں۔ یہود و نصاریٰ دونوں کا توحید و ایمان کا دعویٰ غلط ہے، کیوں کہ یہود حضرت عزیز کو اللہ کا بیٹا کہتے ہیں اور نصاریٰ حضرت عیسیٰ کو۔ عقیدے کے اعتبار سے دونوں مشرکوں کی مانند ہیں جو فرشتوں کو اللہ کی بیٹیاں کہتے ہیں۔ جب کہ اللہ نے تورات و انجیل میں ان کو صرف ایک اللہ کی عبادت کا حکم دیا تھا۔ کافر یہ چاہتے ہیں کہ دین حق کو مٹا دیں لیکن یہ ان کی خام خیالی ہے۔ یہ اپنے حسد و عناد کی آگ میں جلتے رہیں گے اور دین کا بول بالا ہو کر رہے گا۔ یہود و نصاریٰ کے علما دنیا کی حرص میں اپنی کتابوں میں تحریف کرتے ہیں،

رشوت لے کر لوگوں کی خواہش کے مطابق شرعی احکام بدل دیتے ہیں اور لوگوں کو اسلام سے روکتے ہیں۔ ان سے دور رہنا چاہیے۔ جو لوگ سونا چاندی جمع کر کے رکھتے ہیں اور اللہ کی راہ میں خرچ نہیں کرتے، ان کے لیے دردناک عذاب ہے۔ علما کے نزدیک یہ وعیدان کے لیے ہے جو اپنے مال کی زکاۃ اور لازمی حقوق ادا نہیں کرتے۔ اللہ نے جب سے آسمان وزمین پیدا کیے ہیں اسی دن سے لوح محفوظ میں قمری اعتبار سے سال کے بارہ مہینے ہیں، جن میں سے چار نہایت محترم ہیں۔ ان محترم مہینوں میں سے تین مہینے ذیقعدہ، ذی الحجہ اور محرم مسلسل ہیں اور چوتھا رجب ہے۔ ان میں کوئی تغیر اور تقدیم وتاخیر جائز نہیں۔ یہی دین مستقیم ہے۔ اس کے برعکس حرمت والے مہینوں کو حلال اور حلال مہینوں کو حرام ٹھہرا لینا نری جہالت ہے۔ اے ایمان والو! جب اللہ کے رسول نے تمھیں جہاد کے لیے نکلنے کا حکم دیا تو تم کیوں نہیں نکلے اور بوجھل ہو کر اپنی زمینوں اور گھروں سے کیوں چمٹ گئے۔ کیا تم دنیا کی نعمتوں کو آخرت کی نعمتوں پر ترجیح دیتے ہو۔ اگر تم نہ نکلے تو اللہ تمھیں دنیا میں بھی عذاب دے گا اور آخرت میں بھی اور تمھاری جگہ ایسی قوم لے آئے گا جو اللہ کی فرماں بردار ہوگی۔ اگر تم رسول کی مدد نہیں کرو گے تو وہ تمھاری مدد کے محتاج نہیں۔ اللہ ضرور ان کی مدد کرے گا جیسے اس نے اس وقت ان کی مدد کی تھی جب وہ حضرت ابوبکر کے ہم راہ مکے سے نکل کر غارِ ثور میں ٹھہرے تھے۔ جب مشرکین تلاش کرتے کرتے غار کے منہ پر جا کھڑے ہوئے تو حضرت ابوبکر گھبرا گئے۔ اس وقت آپ نے حضرت ابوبکر کی تسلی کے لیے فرمایا کہ گھبرانے کی ضرورت نہیں، اللہ ہمارے ساتھ ہے۔ تمھارے لیے یہی بہتر ہے کہ اللہ کی راہ میں جہاد کے لیے نہتے یا مسلح ہر حال میں نکل پڑو۔

جب آپ نے تبوک کے لیے کوچ فرمایا تو منافقوں نے مدینے میں ہی جھوٹی قسمیں کھا کر عذر کرنے شروع کر دیے۔ اللہ خوب جانتا ہے کہ وہ جھوٹے ہیں اور انہیں

کوئی عذر نہ تھا۔ غزوے میں شرکت نہ کر کے انہوں نے اپنے آپ کو ہلاک کر لیا۔ منافقوں نے طے کر رکھا تھا کہ ان کو اجازت ملے یا نہ ملے وہ غزوے میں نہیں جائیں گے۔ اس لیے ان کو اجازت دینا مناسب نہیں تھا۔ اگر آپ اجازت نہ دیتے تو جھوٹے اور سچے میں تمیز ہو جاتی۔ منافقین میں ایک ایسا شخص بھی تھا جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہتا تھا کہ مجھے جہاد میں لے جا کر فتنے میں نہ ڈالیے۔ آگاہ ہو جاؤ کہ رومی عورتوں کا فتنہ تو بعد میں پیش آئے گا، یہ تو پہلے ہی فتنے اور مصیبت میں مبتلا ہیں۔ ان کا جہاد میں نہ جانا اور ان کے نفاق کا ظاہر ہونا، ان کی ہلاکت و بربادی ہے۔ بلاشبہ ان کو جہنم گھیرے ہوئے ہے۔ اگر لڑائی میں آپ کو فتح حاصل ہو جائے تو یہ حسد و عداوت کی آگ میں جلتے ہیں اور اگر شکست ہو جائے تو خوشی سے بغلیں بجاتے ہیں اور کہتے ہیں کہ ہمیں تو انجام کی خبر تھی اسی لیے لڑائی میں شریک نہیں ہوئے۔ آپ کہہ دیجیے کہ ہمیں وہی مصیبت پہنچے گی جو اللہ نے ہمارے لیے لکھ دی ہے۔ تم ہمارے حق میں فتح یا شہادت میں سے شہادت کا انتظار کرتے ہو اور ہم تمہارے حق میں اس کے منتظر رہتے ہیں کہ اللہ تم پر اپنی طرف سے عذاب بھیج دے یا ہمارے ہاتھوں سے۔ سو تم انتظار کرو اور ہم بھی منتظر ہیں۔ آپ ان منافقوں سے کہہ دیجیے کہ تم فاسق و فاجر ہو، اس لیے تمہاری طرف سے دی ہوئی مالی امداد اللہ کے ہاں قابل قبول نہیں، خواہ تم خوش دلی سے دو یا بے دلی سے۔ آپ کو ان کے مال و اولاد سے تعجب نہیں ہونا چاہیے کہ یہ ان کے لیے ڈھیل ہے۔ وہ تم سے اس لیے ڈرتے ہیں کہ کہیں ان کا نفاق ظاہر ہو جانے سے تم ان کے ساتھ بھی قتل و قید کا برتاؤ نہ کرو جیسے مشرکوں کے ساتھ کرتے ہو۔ اسی لیے وہ قسمیں کھا کر کہتے ہیں کہ وہ تمہارے بھائی اور مسلمان ہیں حال آں کہ حقیقت میں وہ مسلمان نہیں۔ اگر ان کو کوئی پناہ گاہ یا غار مل جائے تو فوراً پیٹھ پھیر کر دوڑتے ہوئے اسی طرح چلے جائیں گے اور تمہاری طرف سے نظریں پھیر لیں گے۔ بعض منافق صدقات کی تقسیم میں آپ پر نکتہ

چینی کرتے ہیں کہ آپ انصاف سے تقسیم نہیں کرتے۔ حال آں کہ آپ تمام مخلوق سے بڑھ کر عادل ہیں۔ ان کی نکتہ چینی محض حرص اور طمع کی بنیاد پر ہے اور وہ صرف مال سے خوش ہوتے ہیں۔

زکاۃ کے آٹھ مصارف ہیں۔ ۱۔ فقرا، ۲۔ مساکین، ۳۔ عاملین یعنی وہ کارکن جو صدقات وصول کر کے بیت المال میں جمع کرتے ہیں، ۴۔ مؤلفۃ القلوب۔ (اب تالیف قلب ختم ہو چکی ہے) ۵۔ رقاب۔ اس سے وہ غلام مراد ہیں جن کے آقاؤں نے مال کی مقدار مقرر کر کے کہہ دیا کہ اگر اتنا مال کما کر دے دو تو تم آزاد ہو۔ ۶۔ غارم۔ وہ لوگ جن کے ذمے کسی کا قرض ہو اور وہ ادا کرنے کے قابل نہ ہوں، ۷۔ فی سبیل اللہ۔ جو شخص فقر کی وجہ سے جہاد کے لیے سواری کا انتظام نہ کر سکتا ہو۔ ۸۔ مسافر۔

بعض منافق اپنی باتوں سے آپ کو تکلیف دیتے ہیں اور آپ کو کانوں کا کچا کہتے ہیں۔ اللہ نے فرمایا کہ آپ کی چشم پوشی سے ان کو دھوکہ لگا۔ آپ کی چشم پوشی ان کے حق میں رحمت ہے کہ علم کے باوجود آپ نے ان کو برملا رسوا نہیں کیا۔ جو لوگ آپ کو تکلیف دیتے ہیں ان کے لیے دردناک عذاب ہے۔ آپ کہہ دیجیے کہ اللہ تمہارا حسد و عناد اور وہ تمام باتیں جو تم دل میں چھپاتے ہو، سب کے سامنے ظاہر کرنے والا ہے تاکہ وہ ذلت جس کا تمہیں خوف ہے وہ تمہارے سامنے لائے۔ منافق مرد اور عورتیں سب، مسلمانوں کی عداوت پر متفق ہیں، بری باتوں کا حکم اور اچھی باتوں سے روکتے ہیں اور کہتے ہیں کہ سخت گرمی میں جہاد کے لیے نہ نکلو۔ یہ اللہ کی راہ میں خرچ کرنے سے بخل کرتے ہیں۔ بلاشبہ یہ نافرمان ہیں اور ان کے لیے دوزخ کا عذاب ہے جو کبھی ختم نہ ہوگا۔ کیا ان منافقوں کو گزشتہ نافرمان قوموں، قوم نوح، عاد، ثمود، قوم ابراہیم، اصحاب مدین اور الٹی ہوئی بستیوں کے حال کی خبر نہیں ملی جو عذاب سے پہلے دنیاوی لذتوں میں غرق اور آخرت سے بے فکر تھے۔ انہوں نے

ہمارے پیغمبروں کی نافرمانی کی اور ہمارے احکام پس پشت ڈالے تو ہم نے ان پر عذاب بھیج کر ان کو تباہ کر ڈالا۔ منافقوں کو اس سے عبرت حاصل کرنی چاہیے۔ مومن مرد اور عورتیں ایک دوسرے کے دست و بازو ہیں۔ وہ بھلائی کا حکم اور بری باتوں سے روکتے ہیں، نماز قائم کرتے اور زکاۃ دیتے ہیں۔ یہ لوگ اللہ اور اس کے رسول کے احکام پر عمل کرتے ہیں، یہی رحمت خداوندی کے مستحق ہیں۔ اللہ نے مومن مردوں اور عورتوں سے ایسے باغوں کا وعدہ کر رکھا ہے جن کے نیچے نہریں بہتی ہوں گی۔ یہ ان میں ہمیشہ رہیں گے۔ جنت میں ان کو اللہ کی رضا اور خوشنودی بھی ملے گی جو سب نعمتوں سے بڑھ کر ہے۔ اے نبی صلی اللہ علیہ وسلم! آپ منافقوں کے ساتھ سختی سے پیش آیئے کیوں کہ ان کا نفاق ظاہر ہو گیا۔ یہ بدبخت سختی ہی کے مستحق ہیں۔ آخرت میں بھی ان کا ٹھکانا دوزخ ہے جو بہت برا ٹھکانا ہے۔ بعض منافقوں نے اللہ سے وعدہ کیا کہ اگر وہ اپنے فضل سے ان کو مال عطا فرمادے تو وہ خوب سخاوت کریں گے اور حق داروں کو ان کا حق دیں گے۔ جب اللہ نے ان کو خوش حال بنا دیا تو وہ اس میں بخل کرنے لگے یہاں تک کہ زکاۃ دینے سے بھی انکار کر دیا۔ سو اللہ نے ان کے دلوں میں نفاق پختہ کر دیا۔ اگر کوئی اللہ کی راہ میں بڑی رقم صدقہ کرتا ہے تو منافق اس کو ریاکار کہتے ہیں اور اگر کوئی غریب تھوڑی چیز صدقہ کرتا ہے تو اس کو طعنے دیتے اور کنجوس کہتے ہیں۔ جس طرح یہ غریب مومنوں کا مذاق اڑاتے ہیں اسی طرح قیامت کے روز اللہ ان منافقوں کا مذاق اڑائے گا اور ان کو دردناک عذاب دے گا۔ لہٰذا آپ ان کے حق میں دعا مغفرت نہ کریں۔ غزوۂ تبوک کے موقع پر کچھ لوگ سخت گرمی کی وجہ سے آپ کے ساتھ نہیں گئے۔ انہوں نے جھوٹے عذر بنا کر آپ سے رخصت لی۔ وہ دوسروں کو بھی کہتے تھے کہ شدید گرمی میں نہ نکلو۔ اللہ نے فرمایا کہ آپ کہہ دیجیے کہ دوزخ کی آگ زیادہ شدید گرم ہے۔ کاش وہ سمجھتے۔ دنیا

میں جتنا چاہیں ہنس لیں پھر آخرت میں اپنی بداعمالیوں کے سبب رونا ہی رونا ہے۔ اگر ان میں سے کوئی مر جائے تو آپ اس کی نماز جنازہ نہ پڑھیں اور نہ اس کی قبر پر کھڑے ہوں، کیوں کہ وہ کفر کی حالت میں مر گئے۔ غزوۂ تبوک کے موقع پر کچھ لوگوں نے دیہات سے آ کر قلت مال اور کثرت عیال کا عذر پیش کیا، تا کہ ان کو جہاد سے پیچھے رہنے کی اجازت دی جائے۔ ان میں کچھ ایسے تھے جو اپنے گھروں میں بیٹھے رہے۔ انہوں نے آپ کے پاس آ کر عذر بھی پیش نہیں کیا۔ ان میں جو آخر تک اپنے کفر پر قائم رہے ان کو آخرت میں دردناک عذاب ہوگا اور جو توبہ کر لیں گے وہ عذاب سے بچ جائیں گے۔ اس کے بعد شرعی عذروں کا بیان ہے۔ اگر کوئی شخص ان عذروں کے ہوتے ہوئے جہاد میں نہ جائے تو اس پر گناہ نہیں۔ عذر یہ ہیں۔ ا۔ بوڑھے، بچے، عورتیں اور کم زور لوگ جو جہاد کی مشقت برداشت نہیں کر سکتے۔ ۲۔ بیمار، معذور، لنگڑے، لولے، غریب و نادار، جن کے پاس سواری اور ہتھیار نہ ہوں اور نہ ان کے پاس اتنے پیسے ہوں کہ وہ جہاد کا سامان خرید سکیں۔

یَعْتَذِرُوْنَ : ۱۱

اللہ نے منافقوں کے بارے میں آپ کو بتا دیا کہ تبوک سے واپسی پر وہ آپ کو غزوے میں شریک نہ ہونے کے عذر پیش کریں گے اور قسمیں کھا کر آپ کو یقین دلائیں گے۔ آپ ان کو صاف بتا دیجیے کہ اب کسی عذر کی ضرورت نہیں۔ اللہ نے تمہاری باطنی حالت سے ہمیں آگاہ کر دیا ہے۔ آپ ان کو ان کے حال پر چھوڑ دیجیے۔ ان کے نفاق کی سزا میں ان کا ٹھکانہ جہنم ہے۔ مدینے کے مضافات اور دیہات میں بھی منافق تھے۔ دیہات کے منافقین کا کفر و نفاق دوسروں کے مقابلے میں زیادہ شدید ہوتا ہے، کیوں کہ علم سے دوری کی بنا پر ان کے دل سخت ہوتے ہیں۔ وہ اللہ کی راہ میں خرچ کرنے کو تاوان سمجھتے ہیں، کیوں کہ ان کے دلون میں ایمان نہیں۔ بعض دیہاتی اللہ اور یوم آخرت پر ایمان رکھتے ہیں اور اللہ کی راہ میں خرچ کرتے ہیں، تاکہ اللہ کا قرب اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی دعائیں حاصل ہوں۔ جو مہاجرین و انصار ایمان میں سبقت کرنے والے ہیں اور جنہوں نے نیکی کے ساتھ ان کی پیروی کی وہ سب اللہ کے پسندیدہ ہیں اور ان کے لیے جنت تیار ہے۔ وہ اس میں ہمیشہ رہیں گے۔ مدینے کے اطراف میں رہنے والے قبائل میں بعض منافق ہیں اور بعض مدینے کے رہنے والے مسلمان بھی حقیقت میں منافق ہیں۔ آپ ان کو نہیں جانتے، ہم جانتے ہیں، جلد ہم ان کو دوہری سزا دیں گے۔ ایک مرتبہ دنیا میں اور دوسری مرتبہ قبر میں عذاب دیں گے۔ آخرت کا عذاب اس کے علاوہ ہے۔ وہ اپنے

گناہوں کے کفارے میں جو مال اور صدقہ لے کر آئیں وہ لے لیجیے، تا کہ وہ گناہوں کی نجاست سے پاک ہو جائیں اور آپ ان کے لیے دعا کیجیے۔ بلاشبہ آپ کی دعا ان کے لیے باعث تسکین ہے۔ ان میں سے بعض وہ ہیں جنہوں نے مسجد ضرار بنائی، تا کہ کفر کرتے رہیں اور مومنوں میں پھوٹ ڈالیں۔ وہ قسمیں کھا کر کہیں گے کہ انہوں نے نیک نیتی سے اس کی بنیاد ڈالی تھی۔ اللہ نے فرمایا کہ وہ بالکل جھوٹے ہیں، آپ اس مسجد میں کبھی نہ کھڑے ہونا۔ البتہ جس مسجد کی بنیاد پہلے ہی دن سے پرہیز گاری پر رکھی گئی ہے وہ اس لائق ہے کہ آپ اس میں کھڑے ہوں۔ اس میں ایسے لوگ ہیں جو پاک وصاف رہنا پسند کرتے ہیں اور اللہ پاک رہنے والوں کو محبوب رکھتا ہے۔

اللہ نے جنت کے عوض مومنوں کی جانوں اور مالوں کو خرید لیا ہے جو سراسر نفع ہے۔ وہ اپنے اموال سے اللہ کی راہ میں قتال کرتے ہیں۔ اللہ کا وعدہ سچا ہے جو تورات، انجیل اور قرآن میں ہے۔ اللہ سے زیادہ کون عہد کو پورا کرنے والا ہے۔ سو تم اپنی تجارت پر خوش ہو جاؤ۔ کفر و شرک کسی حال میں بھی قابل مغفرت نہیں۔ اس لیے مرنے کے بعد کسی کافر کا جنازہ پڑھانا جائز نہیں اور نہ اس کے لیے مغفرت کی دعا کرنا اور اس کی قبر پر کھڑا ہونا جائز ہے خواہ وہ کسی مسلمان کا رشتہ دار ہی ہو۔ حضرت ابراہیم نے اپنے باپ کے لیے ایک وعدے کی بنا پر اس کی زندگی میں دعا کی تھی۔ جب ان پر ظاہر ہو گیا کہ وہ کفر کی حالت میں مرا تو وہ اس سے بیزار ہو گئے اور دعا موقوف کر دی۔ جو مسلمان پہلے مشرکوں کے لیے استغفار کر چکے تھے ان کو اللہ کی طرف سے مواخذے کا ڈر ہوا۔ ان کی تسلی کے لیے اللہ نے فرمایا کہ چوں کہ اب تک مشرکین کے لیے استغفار کی ممانعت نہیں تھی اس لیے ان کا مواخذہ نہیں ہوگا۔ پھر فرمایا کہ اللہ نے ان سب مہاجرین وانصار کو گناہ سے بچا دیا جو جہاد کا حکم ملتے ہی جہاد کے لیے تیار ہو گئے یا

کچھ تردد کے بعد اس میں شریک ہوئے۔ بعض سستی کی وجہ سے اس میں شریک نہ ہوسکے۔ مگر بعد میں شرمندہ اور تائب ہوئے۔ بالآخر ان سب کی توبہ قبول ہوگئی۔ ایمان کے بعد تقویٰ، پرہیزگاری اور سچے لوگوں کی معیت اور محبت ضروری ہے۔ جو اہل مدینہ اور دیہات کے لوگ سستی کی وجہ سے غزوۂ تبوک میں نہیں گئے وہ اس اجر و ثواب سے محروم رہے، جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جانے والوں کو ملا۔ کیوں کہ پیچھے رہنے والوں کو نہ بھوک و پیاس سے سابقہ پڑا اور نہ انہیں رنج و تکلیف پہنچی اور نہ وہ مسلمانوں کے ساتھ مل کر کافروں کو خوف زدہ کرنے کا باعث بنے۔ پھر فرمایا کہ جہاد کی طرح علم دین حاصل کرنا فرض کفایہ ہے۔ اس لیے سب کا جہاد کے لیے نکلنا ضروری نہیں، بل کہ ہر گروہ سے کچھ لوگ نکلیں اور باقی علم دین حاصل کریں۔ بے شک تمہارے پاس تمہاری جنس سے ایک رسول آ گیا جس پر تمہاری تکلیف شاق گزرتی ہے۔ وہ تم پر نہایت شفیق و مہربان ہے۔ ایسے شفیق و مہربان کی بات نہ ماننا اور اس کے ساتھ ضد کا معاملہ کرنا سراسر بے عقلی اور جہالت ہے۔ اگر یہ اپنے بغض وعناد پر قائم رہیں تو آپ ان کو ان کے حال پر چھوڑ دیجیے اور کہہ دیجیے کہ مجھے اللہ کافی ہے۔ وہی تمہارے شر سے میری حفاظت فرمائے گا اور مجھے تم پر غالب کرے گا۔ وہی عرش عظیم کا مالک ہے۔

سورہ یونس

اس میں حضرت یونس کے واقعے کا بیان ہے، اس لیے صحابہ کرام میں یہ سورہ یونس کے نام سے مشہور ہوئی۔ یہ سورت ہجرت سے پہلے مکے میں نازل ہوئی۔ اس میں زیادہ تر توحید و رسالت اور آخرت وغیرہ کا اثبات اور کچھ عبرت انگیز واقعات کے ذریعے ان کو ڈرایا گیا ہے جو اللہ کی کھلی نشانیوں پر نظر نہیں کرتے۔

یہ حکمت والی کتاب کی آیتیں ہیں جو اللہ کی آخری کتاب ہے۔ اس کے بعد کوئی کتاب نہیں آئے گی جو اس کی ناسخ ہو۔ کیا اہل مکہ کے لیے یہ بات باعث تعجب ہے کہ ان کی اصلاح کے لیے ان میں سے ایک شخص پر وحی آئی کہ وہ اللہ کے نافرمانوں کو آخرت کے انجام سے خبردار کرے اور مومنوں کو خوش خبری دے کہ اللہ کے ہاں ان کا بڑا مرتبہ ہے۔ مگر کافر تعجب سے بھی بڑھ کر طعن و تشنیع پر اتر آئے اور آپ کے معجزات کو کھلا جادو کہنے لگے۔ تمہارا رب وہی ہے جس نے چھ روز میں آسمانوں، زمین اور تمام کائنات پر مشتمل اتنے بڑے جہان کو بنا دیا۔ پھر عرش پر متمکن ہو گیا جو تمام مخلوقات میں سب سے بڑی مخلوق ہے۔ سب کو اسی کی طرف لوٹنا ہے۔ قیامت کے بارے میں اللہ کا وعدہ سچا ہے جو پورا ہو کر رہے گا۔ بلاشبہ اسی نے پہلی بار پیدا کیا اور پھر وہی دوبارہ پیدا کرے گا تاکہ مومنوں کو انصاف کے ساتھ بدلہ دے اور کافروں کے لیے کھولتا ہوا پانی اور دردناک عذاب ہے۔ اسی نے سورج کو روشن اور چاند کو پرنور بنایا اور اس کی منزلیں مقرر کیں، تاکہ تم سالوں کی گنتی اور حساب جان لو۔ جن بدبختوں کو اللہ سے ملنے کا یقین نہیں اور وہ فانی دنیا کو آخرت پر ترجیح دیتے ہیں، ان کا ٹھکانا دوزخ ہے۔ جو ایمان لائے اور انہوں نے نیک کام کیے، اللہ ان کو نعمتوں والی جنت عطا فرمائے گا جہاں ان کی ابتدائی دعا سبحانك اللهم اور آخری دعا الحمدللہ رب العالمین ہوگی۔ جب مشرکین کو عذاب کی وعیدیں سنائی گئیں تو وہ عذاب جلد لانے کا تقاضا کرنے لگے کیوں کہ وہ عذاب کو سچا نہیں جانتے تھے۔ ہم سرکشوں کو ڈھیل دے کر گم راہی میں سرگرداں چھوڑ دیتے ہیں۔ جب ان کو کوئی تکلیف پہنچتی ہے تو وہ اٹھتے، بیٹھتے، چلتے پھرتے، سوتے جاگتے ہر حال میں ہمیں پکارتے ہیں۔ جب ہم ان کی تکلیف دور کر دیتے ہیں تو وہ ایسے غافل ہو جاتے ہیں جیسے انہوں نے کبھی پکارا ہی نہ تھا۔ تم سے پہلے بھی ہم نے کتنی ہی امتوں کو ان کے ظلم

کے سبب ہلاک کر دیا۔ اللہ کا طریقہ یہی ہے کہ جو لوگ معجزات اور نشانیاں دیکھ کر بھی انبیا کی تکذیب کریں تو اللہ عذاب نازل کر کے ان کو ہلاک کر دیتا ہے۔ اگر اہل مکہ تکذیب سے باز نہ آئے تو ان پر بھی عذاب آ سکتا ہے۔

جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مشرکین مکہ کو قرآن پڑھ کر سناتے تو وہ کہتے کہ اس قرآن کو بدل کر کوئی دوسرا قرآن لاؤ جس میں لات، اور عُزّیٰ اور منات کی عبادت چھوڑنے کا حکم نہ ہو۔ اگر اللہ ایسی آیات نازل نہ کرے تو آپ اپنی طرف سے بنا دیں۔ آپ کہہ دیجیے کہ میں اس کو نہیں بدل سکتا۔ میں اسی کی اتباع کرتا ہوں جو مجھ پر وحی آتی ہے۔ اگر میں اللہ کی نافرمانی کروں تو مجھے بھی بڑے دن کے عذاب کا خوف ہے۔ تم میری صداقت و امانت سے خوب واقف ہو۔ میں نے اپنی زندگی کا ایک طویل حصہ تمہارے اندر گزارا ہے۔ کیا تمہیں عقل نہیں؟ تم اللہ کی آیتوں کو جھٹلا کر اپنے اوپر ظلم کرتے ہو۔ بلاشبہ مجرم فلاح نہیں پائیں گے۔ وہ اللہ کو چھوڑ کر ان کو پوجتے ہیں جو کسی نفع و نقصان کے مالک نہیں۔ اللہ ان کے شرک سے پاک و برتر ہے۔ سب لوگ ایک ہی امت اور توحید و اسلام پر تھے۔ پھر ان میں اختلاف پیدا ہوئے تو آہستہ آہستہ ان کے مختلف گروہ ہو گئے۔ اگر اللہ کی طرف سے یہ طے نہ ہو چکا ہوتا کہ یہ دنیا دار العمل ہے، دار الجزا نہیں تو ان کے اختلاف کا فیصلہ دنیا ہی میں کر دیا جاتا۔ جب ہم لوگوں کو تکلیف کے بعد اپنی رحمت چکھاتے ہیں تو وہ فوراً ہماری نشانیوں کی تکذیب کرنے لگتے ہیں۔ اللہ جلد اس تکذیب کی سزا دے گا۔ ہمارے فرشتے ان کے اعمال لکھ رہے ہیں۔ اللہ ہی نے تمہارے زمینی و سمندری سفروں میں آسانیاں پیدا کیں اور پانی کے اندر بھی تمہیں اپنی حفاظت میں رکھا۔ جب تم سمندر کے طوفان میں گھر جاتے ہو اور تمہیں اپنی ہلاکت کا یقین ہو جاتا ہے، اس وقت تم خلوص سے اللہ کو پکارتے ہو۔ جب اللہ تمہیں طوفان سے بچا کر صحیح سلامت کنارے پر پہنچا دیتا ہے تو تم فوراً سرکشی کرنے لگتے ہو۔ تمہاری

سرکشی کا وبال تم پر ہی پڑے گا۔

اللہ اپنے رسول کے ذریعے لوگوں کو جنت کی طرف بلاتا ہے جو ہمیشہ باقی رہنے والی ہے۔ نیکوں کو آخرت میں اچھا بدلہ ملے گا اور کفر کرنے والوں کو ان کے گناہوں کے برابر سزا ملے گی۔ ان کے چہروں پر سیاہی اور ذلت چھائی ہوئی ہوگی۔ وہی اہل جہنم ہیں جو اس میں ہمیشہ ہمیشہ رہیں گے۔ آپ ان سے پوچھیے کہ آسمان سے پانی برسا کر اور زمین سے غلہ اگا کر تمہیں رزق کون دیتا ہے اور تمہیں سننے اور دیکھنے کی طاقت کس نے دی، کون مُردے کو زندہ اور زندہ کو مردہ کرتا ہے؟ وہ صرف اللہ ہے اور وہی تمہارا حقیقی رب ہے۔ نافرمانوں کے بارے میں آپ کے رب کی بات ثابت ہو چکی کہ وہ ایمان نہیں لائیں گے۔ قرآن اللہ کا بنایا ہوا ہے اور ان کتابوں کی تصدیق کرتا ہے جو اس سے پہلے نازل ہوئیں۔ اس کے کلام اللہ ہونے میں ذرا بھی شک نہیں۔ کیا وہ کہتے ہیں کہ اس کو آپ نے بنایا ہے۔ آپ کہہ دیجیے کہ اگر تم سچے ہو تو اس کی مانند ایک سورت بنا لاؤ اور اس کام میں اللہ کے سوا جس سے چاہو مدد لے لو۔ اگر تم پھر بھی ایک سورت نہ بنا سکے اور تم ہرگز نہیں بنا سکتے تو یقین کر لو کہ یہ اللہ عزوجل کا کلام ہے جو تمام معبودوں سے بڑھ کر اور قادر مطلق ہے۔ گزشتہ امتوں نے بھی اپنے انبیا کو سوچے سمجھے بغیر جھٹلایا تھا۔ سو دیکھ لو ان کا کیسا برا انجام ہوا۔ بعض اہل مکہ دل سے قرآن کی تصدیق کرتے ہیں مگر عداوت کی وجہ سے اظہار نہیں کرتے۔ اگر مشرکین حجت تمام ہونے کے بعد بھی آپ کی تکذیب پر قائم رہیں تو آپ کہہ دیجیے کہ جس قدر سمجھانا میری قدرت میں تھا وہ میں تمہیں سمجھا چکا۔ اگر تم نہیں مانتے تو میرے لیے میرا عمل، تمہارے لیے تمہارا عمل۔ مشرکین دنیا کی چند روزہ زندگی کے نشے میں آخرت کا دائمی عیش و آرام ٹھکرا رہے ہیں۔ قیامت کے روز جب یہ اپنی قبروں سے اٹھ کر حشر میں جمع ہوں گے تو اس وقت قیامت کی ہولناکی سے ان کو اپنا دنیا میں رہنا ایک گھڑی سے بھی

کم معلوم ہوگا اور حسرت وندامت کے سوا کچھ ہاتھ نہ آئے گا۔

ہر امت کے لیے ایک رسول ہوا ہے جو ان کو اللہ کے احکام پہنچاتا ہے۔ رسول کے آنے کے بعد بھی جو نہ مانے اور رسول کو جھٹلائے تو اللہ اپنے رسول اور اس کی امت کے درمیان فیصلہ کر دیتا ہے۔ مشرکین آپ سے جلد عذاب کا تقاضا کرتے ہیں۔ آپ ان کو بتا دیجیے کہ عذاب لانا میرے اختیار میں نہیں۔ اللہ جب چاہے گا لے آئے گا۔ اس کا وقت وہی جانتا ہے۔ عذاب دیکھ کر ایمان لانا تمہارے کام نہیں آئے گا۔ مشرکین آپ سے پوچھتے ہیں کہ جس عذاب سے آپ ان کو ڈراتے ہیں یا مرنے کے بعد دوبارہ زندہ ہونا اور قیامت کا قائم ہونا کیا یہ سب یقینی ہے یا آپ مذاق کے طور پر ایسا کہتے ہیں۔ آپ کہہ دیجیے کہ میرے رب کی قسم یہ سب سچ اور حق ہے اور تم ان کا واقع ہونا روک نہیں سکو گے۔ اگر بالفرض قیامت کے روز کسی کفر و شرک کرنے والے کو زمین کے تمام دفینے مل جائیں تو وہ عذاب سے بچنے کے لیے سب فدیے میں دینے کے لیے تیار ہوگا مگر اس وقت کا فدیہ قبول نہیں کیا جائے گا، لیکن کسی کے ساتھ ذرا بھی زیادتی نہیں ہوگی۔ اے لوگو! قرآن وعظ و نصیحت کا ایک دفتر ہے جو اللہ نے اپنے رسول کے ذریعے تمہارے پاس بھیجا ہے۔ جو اس پر عمل کرے گا اس کا دل حسد، کینہ، ریا، بخل، تکبر وغیرہ امراض سے شفایاب ہو جائے گا۔ جو اللہ کے حلال کو حرام اور حرام کو حلال کہتے ہیں اور اس کی نسبت اللہ کی طرف کرتے ہیں قیامت کے روز ان کو اس کی سزا ملے گی۔ اے نبی صلی اللہ علیہ وسلم! آپ جس حال میں ہوتے ہیں اور جو کچھ قرآن پڑھتے ہیں اور جو کام تم کرتے ہو ہم وہ سب جانتے ہیں۔ کوئی چیز ہم سے پوشیدہ نہیں۔ خوب سن لو! اللہ کا ولی وہ ہے جو ایمان لانے کے بعد پرہیزگاری کرے اور ہر وقت اللہ کی یاد میں لگا رہے۔ قیامت کے دن ایسے لوگوں کو نہ خوف ہوگا اور نہ رنج و ملال۔ آپ مشرکین کی باتوں سے غمگین نہ ہوں۔ اللہ سب پر غالب ہے، وہی آپ کی مدد

کرے گا اور آپ کو کامیابی سے ہم کنار فرمائے گا۔ مشرکین قیاس اور اٹکل سے بتوں کو پوجتے ہیں۔ ان کے پاس اس کی کوئی دلیل نہیں۔ اللہ اس سے بے نیاز ہے کہ وہ کسی کو اپنا بیٹا بنائے۔ وہ آسمانوں اور زمین کی ہر چیز کا مالک ہے۔ وہ کسی کا محتاج نہیں سب اسی کے محتاج ہیں۔ جو اللہ پر بہتان باندھتے ہیں وہ کبھی فلاح نہیں پائیں گے۔ آخرت میں ان کے لیے شدید عذاب ہے۔

حضرت آدم علیہ السلام کے بعد جب دنیا میں کفر پھیل گیا تو اللہ نے حضرت نوح کو پیغمبر بنا کر بھیجا تا کہ وہ کافروں کو دعوت ایمان دیں۔ وہ ساڑھے نو سو سال اپنی قوم میں رہے اور ان کو توحید کی دعوت اور شرک سے روکتے رہے مگر وہ جھٹلاتے رہے۔ پھر اللہ نے طوفان کے ذریعے ان کو غرق کر دیا۔ قوم نوح دنیا کی پہلی قوم تھی جو اللہ کے عذاب سے ہلاک ہوئی۔ پھر ہم نے معجزے دے کر دوسری قوموں کی طرف بھی رسول بھیجے جیسے عاد، ثمود وغیرہ مگر وہ سب انکار پر قائم رہے۔ اس کے بعد ہم نے حضرت موسیٰ و حضرت ہارون کو اپنی نشانیاں دے کر فرعون اور اس کی قوم کی طرف بھیجا۔ جب ان کے پاس حق پہنچا تو انہوں نے اس کو جادو کہا اور ایمان لانے سے انکار کر دیا۔ فرعون کا خیال تھا کہ وہ جادوگروں کی مدد سے اللہ کے رسول پر غلبہ پالے گا مگر اس کو ناکامی ہوئی۔ جادوگر حضرت موسیٰ کا معجزہ دیکھ کر ایمان لے آئے لیکن فرعون کی قوم میں سے چند کے سوا کوئی ایمان نہیں لایا۔ حضرت موسیٰ نے اپنی قوم سے کہا کہ تمہیں فرعون اور اس کے لوگوں سے ڈرنے کی ضرورت۔ اللہ کے سوا کوئی نفع و نقصان کا مالک نہیں۔ لہٰذا تم اسی پر بھروسہ رکھو۔ وہ تمہیں ان کے فتنے سے ضرور بچائے گا۔ فرعون کے لوگ بنی اسرائیل کو مساجد میں نماز پڑھنے سے روکتے تھے۔ اس لیے اللہ نے ان کو اجازت دی کہ وہ اپنے مکان قبلہ رخ بنالیں، تا کہ وہ ان میں رہ سکیں اور عبادت بھی کر سکیں۔ پھر حضرت موسیٰ نے قوم فرعون کے ایمان

سے ناامید ہو کر ان کی ہلاکت کی دعا کی جو اللہ نے قبول فرمالی۔ جب فرعون کی ہلاکت کا وقت قریب آیا تو اللہ نے حضرت موسیٰ کو حکم دیا کہ بنی اسرائیل کو لے کر مصر سے نکل جاؤ۔ بنی اسرائیل بحر قلزم پر پہنچے تو فرعون بھی اپنا لشکر لے کر وہاں پہنچ گیا۔ اب آگے سمندر اور پیچھے دشمن۔ سخت پریشانی کا عالم تھا۔ حضرت موسیٰ نے اللہ کے حکم سے سمندر پر اپنی لاٹھی ماری تو اس کے دو حصے ہو گئے اور درمیان میں خشک راستہ بن گیا۔ بنی اسرائیل اس راستے سے سمندر پار ہو گئے۔ فرعون بھی زیادتی کے ارادے سے اپنے لشکر سمیت سمندر میں داخل ہو گیا اور قوم سمیت اس میں غرق ہو گیا۔ اللہ نے بنی اسرائیل کو بہترین ٹھکانا دیا اور کھانے کے لیے پاکیزہ چیزیں دیں اور قوم فرعون کے باغوں اور مالوں کا وارث بنا دیا۔ بنی اسرائیل شکر کے بجائے دین میں اختلاف کرنے لگے۔ قیامت کے روز اللہ ان باتوں کا فیصلہ کر دے گا جن میں وہ اختلاف کرتے تھے۔

سابقہ امتوں میں سے جن کے پاس ہم نے پیغمبر بھیجے، ان میں سے کوئی بھی پوری امت ایمان نہیں لائی سوائے حضرت یونس کی قوم کے۔ حضرت یونس کی قوم دنیوی عذاب دیکھ کر اس کے ڈر سے ایمان لائی اور اللہ نے ان کی توبہ قبول کر کے ان پر آیا ہوا عذاب ٹال دیا۔ اگر اللہ چاہتا تو روئے زمین کے تمام لوگ مومن ہو جاتے لیکن اللہ کی حکمت یہ ہے کہ کچھ لوگ ایمان لائیں اور کچھ اپنے کفر پر قائم رہیں۔ آپ کا کام تبلیغ دین ہے۔ جو لوگ حق و باطل میں تمیز نہیں کرتے اور نفسانی خواہشوں کی پیروی کرتے ہیں تو اللہ بھی ان کو کفر و شرک کی گندگی میں پڑا رہنے دیتا ہے۔ آپ منکرین سے کہہ دیجیے کہ کائنات ہماری نشانیوں سے بھری پڑی ہے مگر یہ لوگ ان میں غور نہیں کرتے۔ یہ بھی ویسے ہی عذاب کے منتظر ہیں جو سابقہ قوموں پر آیا۔ آپ کہہ دیجیے کہ تم انتظار کرو۔ میں بھی تمہارے ساتھ انتظار کرتا ہوں۔ آپ ان مشرکین سے کہہ دیجیے کہ میں اپنے روشن

دین کو چھوڑ کر تمہارے باطل دین کو قبول نہیں کر دوں گا۔ میں تمہارے دین اور فرضی معبودوں سے بے زار ہوں جو کسی نفع و نقصان کے مالک نہیں۔ میں اس قادر مطلق کی عبادت کرتا ہوں جو تمہاری موت و حیات کا مالک ہے۔ آپ کہہ دیجیے کہ دین حق آ چکا۔ جس نے ہدایت قبول کی اس نے اپنے لیے ہی کی اور جو گم راہ رہا اس کا خمیازہ بھی وہی بھگتے گا۔

سورہ ہود

اس میں حضرت ہود کے واقعے کا بیان ہے اس لیے یہ ان کے نام سے موسوم ہوئی۔ یہ سورت مکے میں نازل ہوئی۔ اس میں گزشتہ قوموں پر ہونے والے عذابوں، قیامت کے ہول ناک واقعات اور جزا و سزا کا بیان ہے۔ اس کتاب کی آیات اس قدر محکم اور مضبوط ہیں کہ ان میں کسی نقص کا احتمال نہیں۔ سو تم اللہ کے سوا کسی کی عبادت نہ کرو۔ آپ کہہ دیجیے کہ میں تمہیں ڈرانے والا اور بشارت دینے والا ہوں۔ تم اپنے رب سے معافی مانگو اور برائیوں سے توبہ کرو۔ اگر تم نے نصیحت سے منہ موڑا اور گناہوں کی معافی نہ مانگی تو تمہیں اللہ کے عذاب کا سامنا کرنا پڑے گا۔ کوئی پوشیدہ سے پوشیدہ چیز اللہ پر مخفی نہیں۔ وہ کائنات کے ذرے ذرے سے باخبر ہے۔

وَمَامِنْ دَآبَّۃٍ : ۱۲

اللہ تعالیٰ تمام مخلوق کے رزق کا ذمے دار ہے۔ وہ ان کے آنے جانے، رہنے سہنے اور مرنے کا وقت اور مقام جانتا ہے۔ زمین کی تاریکیوں میں کوئی چیز ایسی نہیں جو اس کے علم میں نہ ہو۔ اگر کہیں کوئی پتہ جھڑتا ہے تو وہ بھی اس کے علم میں ہے۔ اللہ وہی ہے جو ہر چیز پر قادر ہے۔ اسی نے آسمانوں اور زمین کو ان کی تمام موجودات کے ساتھ چھ روز میں پیدا کیا۔ آسمان و زمین کی پیدائش سے پہلے اس کا عرش پانی پر تھا۔ پھر اس نے تمہیں پیدا کیا، تا کہ وہ جان لے کہ تم میں سے کون اچھے اعمال والا ہے۔ کافر موت کے بعد زندہ ہونے کو جادو کہتے ہیں۔ اگر ہم انسان کو راحت دے کر اس سے محروم کر دیں تو وہ ناشکری کرنے لگتا ہے۔ اگر مصیبت کے بعد اس کو نعمتوں کا مزہ چکھا دیں تو پہلی حالت بھول کر اترانے لگتا ہے۔ مشرکین کہتے ہیں کہ آپ پر خزانہ کیوں نہیں نازل ہوا اور آپ کے ساتھ فرشتہ کیوں نہیں آیا۔ وہ یہ بھی کہتے ہیں کہ قرآن اللہ کا کلام نہیں بل کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا بنایا ہوا ہے۔ آپ کہہ دیجیے کہ اگر تم اپنے دعوے میں سچے ہو تو اس جیسی دس سورتیں لے آؤ اور اس کے لیے اللہ کے سوا جس سے چاہو مدد لے لو۔ تم تو کیا ساری دنیا مل کر ایسا کلام نہیں بنا سکتی۔ دنیا کی زندگی چاہنے والوں کو دنیا ہی میں اعمال کا بدلہ دے دیا جاتا ہے۔ آخرت میں ان کے لیے آگ کے سوا کچھ نہیں۔ جو اللہ کے نازل کردہ روشن دین پر ہو وہ اس کی مانند نہیں ہو سکتا جو دنیا کا طالب ہو۔ اس سے زیادہ ظالم کون ہوگا جو اللہ پر جھوٹ باندھے۔ ایسے لوگ جب اللہ کے سامنے پیش ہوں گے تو گواہ

کہیں گے کہ یہ وہی ہیں جنہوں نے اللہ پر جھوٹ بولا تھا۔ ان پر اللہ کی لعنت ۔ یہ لوگوں کو اللہ کے راستے سے روکتے تھے اور اس میں خرابی تلاش کرتے تھے۔ کافر اندھے اور بہرے کی مانند ہے اور مومن دیکھنے اور سننے والے کی مانند ہے۔ کیا دونوں برابر ہیں۔ پھر تم کیوں نہیں سمجھتے۔

اور ہم نے نوح کو ان کی قوم کی طرف بھیجا۔ انہوں نے کہا کہ تم اللہ کے سوا کسی کی عبادت نہ کرو۔ میں تمہیں اللہ کے عذاب سے صاف صاف ڈراتا ہوں۔ سرداروں نے کہا کہ آپ ہماری ہی طرح انسان ہیں اور آپ کا ساتھ دینے والے مفلس و نادار ہیں۔ ہمارے لیے ایسے بے عقلوں کے ساتھ بیٹھنا باعث عار ہے۔ ایسی صورت میں ہم آپ کی اتباع کیوں کر کریں۔ حضرت نوح نے کہا کہ بے شک انسان ہونے میں ہم سب برابر ہیں مگر انسان ہونا رسالت کے منافی نہیں۔ اللہ نے محض اپنے فضل سے مجھے اپنی رسالت سے سرفراز فرمایا ہے۔ جن کو تم نادار اور مفلس کہتے ہو وہ اللہ کے مقرب بندے ہیں۔ میں ان کو دور نہیں کر سکتا۔ قوم نے کہا کہ جھگڑا چھوڑیے اور وہ عذاب لے آیئے جس سے آپ ہمیں ڈراتے رہتے ہیں۔ حضرت نوح نے کہا کہ میرے اختیار میں دعوت و نصیحت تھی جو میں نے کر دی۔ عذاب کا لانا اللہ کے اختیار میں ہے۔ وہ جب چاہے گا لے آئے گا اور تم اس سے بچ نہیں سکو گے۔ حضرت نوح ایک زمانے تک قوم کو وعظ و نصیحت کرتے رہے مگر ان پر کچھ اثر نہیں ہوا۔ آخر عاجز آ کر انہوں نے اللہ سے دعا کی۔ اللہ نے کہا کہ تم ہماری تعلیم کے مطابق ہماری نگرانی میں ایک کشتی بناؤ اور ان کافروں میں سے کسی کو عذاب سے بچانے کی درخواست نہ کرنا۔ بلاشبہ یہ غرق کیے جائیں گے۔ پھر حضرت نوح کشتی بنانے لگ گئے۔ جب قوم کے سرداروں میں سے کوئی ان کے پاس سے گزرتا تو کہتا کہ اے نوح! پہلے تو تم پیغمبر تھے اب بڑھئی ہو گئے۔ دریا سے دور خشکی میں اتنی بڑی

کشتی چلے گی؟ کیا تم دیوانے ہو۔ حضرت نوح نے کہا کہ آج تم ہمارا مذاق اڑا رہے ہو۔ جب عذاب آئے گا تو ہم بھی تمہیں ڈوبتا ہوا دیکھ کر تمہارا مذاق اڑائیں گے۔ جب عذاب کی علامت ظاہر ہوگئی تو اللہ نے حکم دیا کہ ہر قسم کے جانوروں کا ایک ایک جوڑا (نر اور مادہ) کشتی میں اپنے ساتھ لے لو۔ اپنے اہل وعیال اور مومنوں کو بھی سوار کرلو۔ حضرت نوح نے اپنے بیٹے سے کہا کہ اللہ پر ایمان لے آؤ اور کافروں کا ساتھ چھوڑ کر کشتی میں سوار ہو جاؤ۔ بیٹے نے کہا کہ مجھے کشتی کی ضرورت نہیں۔ میں کسی بلند پہاڑ پر ٹھکانا بنالوں گا۔ حضرت نوح نے کہا کہ یہ اللہ کا قہر ہے اس سے کوئی نہیں بچ سکتا سوائے اس کے جس کو اللہ بچالے۔ پھر حضرت نوح کے بیٹے سمیت سب غرق ہو گئے۔ حضرت نوح نے عرض کی اے میرے رب! میرا بیٹا تو میرے گھر والوں میں سے ہے اور تیرا وعدہ سچا ہے۔ (گھر والوں کو بچانے کا)۔ اللہ نے فرمایا کہ وہ تمہارے اہل میں سے نہیں کیوں کہ اس کے اعمال صالح نہیں اور نجات کا دار و مدار اعمال صالحہ پر ہے۔ پھر اللہ نے زمین کو تمام پانی نگلنے کا حکم دیا اور آسمان کو حکم دیا کہ وہ پانی برسانا بند کردے۔ اللہ کے حکم سے کشتی جودی پہاڑ پر آکر رک گئی اور لوگ پہاڑ پر اتر گئے اور دنیا پھر سے بسنا شروع ہوگئی۔

اے نبی صلی اللہ علیہ وسلم! طوفان نوح کے واقعات غیب کی خبریں ہیں جو ہم آپ پر وحی کر رہے ہیں۔ اس سے پہلے نہ آپ ان کو جانتے تھے اور آپ کی قوم۔ یہ آپ کے برحق پیغمبر ہونے کی دلیل ہے۔ اگر ایسے روشن دلائل کے بعد بھی یہ بدبخت آپ کی رسالت کو نہ مانیں تو آپ صبر سے کام لیں۔ آخر کار پرہیزگار ہی کامیاب ہوتے ہیں۔ حضرت ہود نے اپنی قوم سے کہا کہ تم صرف اللہ کی عبادت کرو جس کے سوا تمہارا کوئی معبود نہیں اور کفر و معصیت ترک کر کے اللہ سے اپنے گناہوں کی معافی مانگو۔ اس کے نتیجے میں اللہ تم پر بارشیں برسائے گا اور تمہاری قوت میں اضافہ کرے

گا۔ قوم نے کہا کہ آپ ہمارے پاس روشن دلیل نہیں لائے، اس لیے ہم آپ پر ایمان نہیں لائیں گے۔ ہمارا خیال ہے کہ آپ پر ہمارے معبودوں میں سے کسی کی مار پڑی ہے۔ اسی لیے آپ بہکی بہکی باتیں کرنے لگے ہیں۔ قوم کی گفت گو سن کر حضرت ہود نے کہا کہ تم اور تمہارے معبود مل کر میرے خلاف جو کر سکتے ہو کر گزرو اور مجھے ذرا مہلت نہ دو۔ میں نے اللہ پر بھروسہ کر رکھا ہے جو میرا رب ہے اور تمہارا بھی۔ بندوں کی چوٹیاں اس کے ہاتھ میں ہیں۔ کسی کی مجال نہیں کہ اس کے حکم کے بغیر کسی کو ذرہ برابر نقصان پہنچا سکے۔ میں تمہیں اللہ کا پیغام پہنچا چکا۔ اگر تم اب بھی منہ موڑے رہے تو اللہ تمہیں عذاب سے نیست و نابود کر دے گا اور تمہاری جگہ کسی اور قوم کو آباد کر دے گا۔ قوم عاد جب کسی طرح راہ راست پر نہ آئی تو اللہ کے عذاب نے ان کو آلیا۔ حضرت ہود اور ان پر ایمان لانے والے محفوظ رہے۔

حضرت صالح قوم ثمود کی طرف مبعوث ہوئے تھے۔ انہوں نے سب سے پہلے قوم کو توحید کی دعوت دی۔ قوم نے ان کو جھٹلایا اور کہا کہ ہم آپ کو اس وقت تک نہیں مانیں گے جب تک اس پہاڑی چٹان سے فلاں فلاں صفات کی حامل اونٹنی نہ نکل آئے۔ حضرت صالح نے کہا کہ اگر تمہارا مطلوبہ معجزہ ظاہر ہو جائے اور تم پھر بھی ایمان نہ لائے تو اللہ کے عذاب سے ہلاک ہو جاؤ گے۔ مگر وہ اپنی ضد سے باز نہ آئے۔ پھر اللہ نے اپنی قدرت کاملہ سے پہاڑی چٹان سے ان کی مطلوبہ اونٹنی برآمد فرما دی اور اہل ثمود کو حکم دیا کہ اس کو تکلیف نہ دینا ورنہ ان پر عذاب آجائے گا۔ انہوں نے اللہ کے حکم کو پس پشت ڈال کر اونٹنی کو ہلاک کر دیا۔ اللہ نے عذاب بھیج کر ان کو ہلاک کر دیا۔ ہمارے فرشتے اولاد کی خوش خبری لے کر حضرت ابراہیم کے پاس آئے۔ حضرت ابراہیم نے ایک بھنا ہوا بچھڑا ان کے سامنے رکھ دیا۔ جب فرشتوں نے کھانے کی طرف ہاتھ نہیں بڑھائے تو حضرت ابراہیم ان سے ڈرے۔ انہوں نے کہا

کہ ڈرو نہیں ہم فرشتے ہیں، قوم لوط کو تباہ کرنے کے لیے بھیجے گئے ہیں۔ حضرت سارہ اولاد کی خوش خبری سن کر ہنس پڑیں اور کہنے لگیں کیا بڑھاپے میں میرے ہاں اولاد ہوگی؟ یہ تو عجیب بات ہے۔ پھر حضرت ابراہیم قوم لوط کے بارے میں فرشتوں سے بحث ومباحثہ کرنے لگے۔ ہم نے کہا اے ابراہیم بحث کو چھوڑیے۔ آپ کے رب کا حکم آچکا اور اب وہ ٹلے گا نہیں۔ پھر وہ فرشتے حضرت لوط کے پاس پہنچے جو ان کو پہچان نہ سکے۔ ان کو قوم کی طرف سے برائی کا اندیشہ ہوا اور کہا کہ آج کا دن بڑا سخت ہے۔ جب قوم کو پتہ چلا تو وہ حضرت لوط کے مکان پر چڑھ دوڑے اور مہمانوں کو ان کے حوالے کرنے کا مطالبہ کیا۔ حضرت لوط نے کہا کہ یہ میرے مہمان ہیں، تم مجھے ان کے سامنے رسوا نہ کرو۔ فرشتوں نے اپنے آپ کو ظاہر کر دیا اور کہا کہ آپ فکر مند نہ ہوں۔ یہ خبیث ہمارا تو کیا بگاڑیں گے، یہ آپ تک بھی نہیں پہنچ سکیں گے۔ آپ رات کے آخری حصے میں اپنے اہل وعیال کو لے کر یہاں سے نکل جایئے اور قوم کی چیخ وپکار پر پیچھے مڑ کر نہ دیکھیے اور عذاب صبح کے وقت نازل ہوگا۔ صبح ہوتے ہی اللہ کا عذاب آگیا اور ان کی سب بستیاں تہ وبالا ہوگئیں اور ان میں سے ایک بھی زندہ نہ بچا۔

اللہ نے حضرت شعیب کو نبی بنا کر مدین کی طرف بھیجا جو بت پرست تھے، ناپ تول میں کمی کرتے تھے اور رہزن تھے۔ حضرت شعیب نے ان کو دعوت توحید دی اور ناپ تول میں کمی اور کسی کا حق مارنے سے منع کیا۔ حلال میں برکت ہوتی ہے اگرچہ وہ کم ہو اور حرام بے برکت ہوتا ہے اگرچہ وہ زیادہ ہو۔ لہٰذا تم حلال پر اکتفا کرو۔ تم مانو یا نہ مانو میرا کام صرف نصیحت کر دینا اور اللہ کا حکم پہنچا دینا ہے۔ قوم نے کہا کہ ہم بتوں کو نہیں چھوڑیں گے اور نہ اپنے مالوں میں سے حسب منشا صرف کرنا چھوڑیں گے۔ حضرت شعیب نے کہا کہ اللہ نے جو سیدھا راستہ مجھے دکھایا ہے میں تمہیں اسی کی

طرف بلا رہا ہوں۔ تم میری عداوت میں آ کر ایسی حرکتیں نہ کرو جو تمہیں سخت عذاب کا مستحق بنادیں۔ قوم نے کہا کہ آپ کی باتیں ہماری سمجھ میں نہیں آتیں۔ یوں بھی آپ کم زور اور بے حقیقت آدمی ہیں۔ اگر آپ کے قبیلے کے لوگ ہمارے ساتھ نہ ہوتے تو ہم آپ کو سنگ سار کر چکے ہوتے۔ پھر ہم نے حضرت شعیب اور ان پر ایمان لانے والوں کو عذاب سے بچا لیا اور ظالموں کو ایک سخت عذاب نے آ پکڑا، جس سے وہ سب ہلاک ہو گئے۔

ہم نے حضرت موسیٰ کو معجزے دے کر فرعون اور اس کے سرداروں کے پاس بھیجا مگر وہ فرعون کے طریقے پر ہی چلتے رہے۔ قیامت کے روز فرعون اپنی قوم کی پیشوائی کرتے ہوئے ان کو جہنم میں لے جائے گا جو بہت ہی بری جگہ ہے۔ یہ گزشتہ انبیا اور ان کی امتوں کے چند واقعات ہیں جو ہم نے آپ سے بیان کیے، تا کہ لوگ ان سے عبرت پکڑیں۔ یہ آپ کی رسالت کی واضح دلیل ہے کہ ایسا وحی کے بغیر ممکن نہیں۔ ان واقعات میں آخرت کے عذاب سے ڈرنے والے کے لیے بڑی عبرت ہے۔ اس دن سب جمع کیے جائیں گے اور کوئی اللہ کی اجازت کے بغیر بات نہ کر سکے گا۔ اس دن کچھ بد بخت ہوں گے اور کچھ نیک۔ بد بخت دوزخ میں جائیں گے جہاں وہ تکلیف اور غم کی شدت سے چلائیں گے اور ہمیشہ ہمیشہ اسی حالت میں رہیں گے۔ نیک بخت جنت میں جائیں گے اور ہمیشہ ہمیشہ اس میں رہیں گے۔ آپ کو ان کے معبودوں کے باطل ہونے میں شک نہیں ہونا چاہیے۔ ان کے پاس اس کی کوئی دلیل نہیں سوائے اس کے کہ ہم وہی کریں گے جو ہمارے باپ دادا کرتے چلے آئے ہیں۔ ایسے لوگوں کو ہم ان کے جرم کے مطابق سزا دیں گے اور اس میں ذرا کمی نہیں کریں گے۔ ہم نے حضرت موسیٰ کو جو کتاب دی تھی اس میں بھی اختلاف کیا گیا۔ بعض نے اس کو مانا اور بعض نے انکار کیا۔ اگر ہم فیصلے کا ایک وقت مقرر نہ کر چکے

ہوتے تو دنیا ہی میں حق پرستوں کو بچا کر باطل پرستوں کو عذاب دے دیتے۔ مشرکین مکہ قرآن یا عذاب کے بارے میں شک میں مبتلا ہیں۔ قیامت کے روز اللہ ان کو ان کے اعمال کا پورا پورا بدلہ دے گا۔ اے نبی صلی اللہ علیہ وسلم! آپ اپنے دین پر اسی طرح مستقیم رہیے جس طرح آپ کو حکم دیا گیا ہے۔ جو آپ پر ایمان لائیں وہ بھی اس پر مستقیم رہیں اور مقررہ حدود سے تجاوز نہ کریں۔ اگر بستیوں کے لوگ اپنی حالت درست کریں ظلم وفساد روکیں تو اللہ کسی کو خواہ مخواہ ہلاک نہیں کرتا۔

اے نبی صلی اللہ علیہ وسلم! سابقہ امتوں کا اپنے نبیوں کو جھٹلانا، ان کی طرف سے پہنچنے والی تکلیفوں پر انبیا کا صبر کرنا، اللہ کا عذاب آنا، کافروں کا برباد ہونا اور مومنوں کا نجات پانا، یہ سب واقعات ہم آپ کو اس لیے سنا رہے ہیں، تاکہ آپ کا دل مضبوط اور آپ کو کامل اطمینان ہو جائے کہ انبیا کو ایسے حالات سے دوچار ہونا پڑتا ہے۔ اگر حق آنے کے بعد کوئی اس کو نہ مانے اور ضد پر قائم رہے تو آپ کہہ دیجیے کہ جلد تمھیں اپنی ہٹ دھرمی کا انجام معلوم ہو جائے گا۔ اپنے انجام کا انتظار کرو ہم بھی انتظار کرتے ہیں۔ اللہ کو ذرے ذرے کا علم ہے۔ دنیا و آخرت کے تمام امور اسی کے ہاتھ میں ہیں۔ لہٰذا تم اس کی عبادت میں لگے رہو۔

سورۃ یوسف

اس میں حضرت یوسف کے واقعے کا بیان ہے، اس لیے یہ یوسف کے نام سے موسوم ہے۔ یہ سورت مکے میں نازل ہوئی۔ حضرت یوسف کا واقعہ تسلسل کے ساتھ اسی سورت میں بیان ہوا ہے۔

یہ ایک واضح کتاب کی آیتیں ہیں۔ ہم نے قرآن کو عربی میں نازل کیا، تاکہ تم سمجھو۔ اس قرآن کے ذریعے ہم آپ کو ایک نہایت عمدہ قصہ بیان کرتے ہیں۔ اس

سے پہلے آپ کو اس کی خبر نہ تھی۔ ایک دن حضرت یوسف نے اپنے والد حضرت یعقوب سے کہا کہ میں نے خواب میں دیکھا کہ گیارہ ستارے اور سورج اور چاند مجھے سجدہ کرر ہے ہیں۔ حضرت یعقوب نے کہا کہ یہ سچا خواب ہے، تم اپنے بھائیوں کے سامنے بیان نہ کرنا ورنہ وہ حسد کی بنا پر تمہیں نیچا دکھانے کی فکر میں لگ جائیں گے۔ تمہارا رب تمہیں منتخب فرمائے گا اور خوابوں کی تعبیر سکھائے گا۔ تم پر اور آل یعقوب پر اپنی نعمت مکمل کرے گا جیسے تمہارے دادا ابراہیم و اسحاق پر کر چکا۔ حضرت یوسف کے بھائی آپس میں کہنے لگے کہ ہمارے والد یوسف اور بنیامین سے بہت محبت کرتے ہیں۔ حال آں کہ ہم تعداد میں دس ہیں اور ان سے بڑے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ یوسف کا قصہ تمام کر دو، تا کہ باپ کی پوری توجہ ہماری طرف ہو جائے۔ یا تو اسے قتل کر دو یا کہیں دور دراز جگہ پھینک آؤ جہاں سے وہ واپس نہ آسکے۔ چناں چہ انہوں نے باپ سے کہا کہ کل یوسف کو تفریح کے لیے ہمارے ساتھ بھیج دیجیے، تا کہ وہ بھی ہمارے ساتھ کھیل کود میں شریک ہو سکے۔ ہم اس کی پوری حفاظت کریں گے۔ حضرت یعقوب نے کہا کہ یوسف کی جدائی مجھ پر شاق گزرے گی اور مجھے اس بات کا اندیشہ ہے کہ کہیں تم کھیل کود میں لگ کر اس سے غافل نہ ہو جاؤ اور بھیڑیا اسے کھا جائے۔ آخر انہوں نے اپنے والد کو راضی کر لیا اور حضرت یوسف کو لے کر چلے گئے۔ جنگل میں جا کر انہوں نے حضرت یوسف کے ہاتھ پاؤں باندھ کر کنویں میں لٹکا دیا۔ پھر انہوں نے رسی کاٹ دی تا کہ حضرت یوسف گر کر ہلاک ہو جائیں۔ عشا کے وقت وہ روتے ہوئے اپنے باپ کے پاس آئے اور کہا کہ ہماری غفلت کی وجہ سے بھیڑ نے حضرت یوسف کو کھا لیا۔ وہ اپنا سچ ثابت کرنے کے لیے بکری کا ایک بچہ ذبح کر کے اس کے خون سے حضرت یوسف کی قمیض رنگ کر لائے تھے۔ حضرت یعقوب نے کہا کہ بھیڑیے نے حضرت یوسف کو نہیں کھایا بل کہ تم نے اپنی طرف سے بات

بنائی ہے۔ اب صبر ہی بہتر ہے اور میں اللہ سے مدد کی دعا کرتا ہوں۔ پھر کنویں پر ایک قافلہ آیا اور انہوں نے پانی کے لیے ڈول ڈالا تو اس میں بیٹھ کر حضرت یوسف باہر آ گئے۔ قافلے والوں نے حضرت یوسف کو مصر کے بازار میں فروخت کر دیا۔ عزیز مصر نے خرید کر ان کو اپنے گھر میں رکھ لیا۔ جب جوان ہوئے تو عزیز مصر کی بیوی ان پر فریفتہ ہو گئی اور ان کو برائی کی دعوت دی، لیکن خوف الٰہی کے سبب بچ نکلے۔ جب شہر کی عورتوں میں یہ خبر پھیلی تو وہ چہ مہ گوئیاں کرنے لگیں۔ عزیز کی بیوی نے ان کو دعوت پر بلا لیا۔ جب وہ چھری سے پھل کاٹنے لگیں تو حضرت یوسف کو آواز دے کر وہاں بلا لیا۔ عورتیں حضرت یوسف کا حسن و جمال دیکھ کر حواس کھو بیٹھیں اور چھریوں سے پھلوں کی بجائے ان کے ہاتھ کٹ گئے۔ پھر عزیز کی بیوی نے بدنامی سے بچنے کے لیے ان کو جیل میں ڈلوا دیا۔

حضرت یوسف کے ساتھ دو نوجوان قید خانے میں داخل ہوئے۔ ان پر بادشاہ کو زہر دینے کا الزام تھا۔ ان دونوں نے حضرت یوسف کو اپنے خواب بیان کیے۔ ایک نے کہا کہ میں نے دیکھا کہ میں نے انگور نچوڑ کر پیالا بھرا اور بادشاہ کو پلا دیا۔ دوسرے نے کہا کہ میں نے دیکھا کہ میں اپنے سر پر روٹیاں اٹھائے ہوئے ہوں اور پرندے ان میں سے نوچ نوچ کر کھا رہے ہیں۔ آپ ان خوابوں کی تعبیر بتایئے۔ حضرت یوسف نے کہا کہ میں یہ صلاحیت رکھتا ہوں کہ جو کھانا تمہیں دیا جاتا ہے، اس کے آنے سے پہلے اس کے متعلق بتا سکوں۔ اب تم یہ بتاؤ کہ بہت سے معبود بہتر ہیں یا ایک معبود جو زبردست ہے۔ اللہ نے حکم دیا ہے کہ تم اس کے سوا کسی کی عبادت نہ کرو یہی سیدھا دین ہے۔ اے میرے جیل کے ساتھیو! تم میں سے ایک اپنے آقا کو شراب پلائے گا اور دوسرا سولی پر لٹکایا جائے گا اور پرندے اس کے سر سے کھائیں گے۔ یہ ہے تمہارے خوابوں کی تعبیر۔ دونوں قیدیوں میں سے جو رہا ہو گیا

تھا اس نے بادشاہ کا خواب حضرت یوسف سے بیان کیا کہ سات موٹی گائیوں کو سات دبلی گائیں کھا رہی ہیں اور سات سبز بالیں ہیں اور سات خشک۔ مجھے اس کی تعبیر بتاؤ، تاکہ میں بادشاہ کو بتادوں۔ حضرت یوسف نے کہا کہ تم سات سال کھیتی باڑی کروگے۔ ان میں خوب غلہ پیدا ہوگا۔ یہی سات سال موٹی گائیں اور سات سبز بالیں ہیں۔ اس کے بعد سات سال سخت قحط رہے گا۔ یہی سات دبلی گائیں اور سات خشک بالیں ہیں۔ قحط کے سالوں میں لوگ گزشتہ سات سال کی تمام پیداوار کھا جائیں گے۔ صرف تھوڑا سا غلہ بچے گا۔ اس کو بیج کے لیے محفوظ کرلینا۔ قحط سے پہلے کے سات سالوں میں جو کھیتی کاٹو اس میں سے اپنی ضرورت کا غلہ صاف کرنا باقی کو پودوں سمیت بالوں میں چھوڑ دینا، تاکہ وہ کیڑے سے محفوظ رہے۔ قحط کے سالوں کے بعد خوب بارش ہوگی، پھل اور انگور کثرت سے ہوں گے۔ تعبیر سن کر بادشاہ نے حضرت یوسف کو بلوایا۔ انہوں نے کہلا بھیجا کہ پہلے مجھے قید کرانے کی وجہ بتائی جائے۔ بادشاہ نے عورتوں سے تحقیق کی تو سب نے اقرار کیا کہ ہم ہی قصوروار ہیں۔ ہم نے اپنی رسوائی پر پردہ ڈالنے کے لیے ان کو قید کرایا تھا۔

وَمَآ اُبَرِّئُ: ۱۳

بادشاہ نے اعزاز و اکرام کے ساتھ حضرت یوسف کو بلوایا اور قحط سالی کی مصیبت سے بچنے کے لیے ان سے مشورہ لیا اور ان کو اپنا وزیر بنا کر ملکی پیدوار اور اس کی آمدوخرچ پر مقرر کر دیا۔ اس طرح طویل قید اور تکلیف کے بعد ہم نے حضرت یوسف کو مصر میں حکومت اور اختیار دیا۔ وہ جہاں چاہتے جاتے اور جو چاہتے تصرف کرتے۔ بادشاہ تو برائے نام تھا۔ حقیقت میں حضرت یوسف ہی بادشاہت کر رہے تھے اور عزیز مصر کہہ کر پکارے جاتے تھے۔ یہ سب اللہ کی رحمت کا نتیجہ تھا۔ قحط کے زمانے میں حضرت یوسف کے سوتیلے بھائی غلہ لینے آئے تو انہوں نے بھائیوں کو پہچان لیا، لیکن بھائی حضرت یوسف کو نہ پہچان سکے۔ جب ان کا سامان تیار ہو گیا تو حضرت یوسف نے کہا کہ اپنے سوتیلے بھائی کو بھی لانا ورنہ تمہیں غلہ نہیں ملے گا۔ بھائیوں نے کہا کہ ہم اپنے باپ کو راضی کر کے اپنے بھائی کو ضرور لائیں گے۔ اس کے بعد دوسرے سفر میں اپنے بیٹیوں کے اصرار پر حضرت یعقوب نے حلفیہ اقرار کرا کر اپنے پیارے بیٹے کو ان کے ساتھ کر دیا اور ان کو نصیحت کی کہ ایک ایک دو دو کر کے مختلف دروازوں سے شہر میں داخل ہونا۔ چناں چہ وہ مصر پہنچ کر اپنے باپ کی نصیحت کے مطابق مختلف دروازوں سے شہر میں داخل ہو کر حضرت یوسف کے پاس پہنچے۔ حضرت یوسف نے بنیامین کو تنہائی میں بتایا کہ میں تیرا حقیقی بھائی یوسف ہوں۔ جو یہ کرتے رہے اس پر غم نہ کر۔ پھر حضرت یوسف نے حیلے سے اپنے بھائی کے

سامان میں پانی پینے کا برتن رکھ دیا۔ جب سب بھائی غلہ لے کر روانہ ہوئے تو ایک پکارنے والے نے پکار کر کہا کہ اے قافلے والو! تم یقیناً چور ہو۔ ہمیں بادشاہ کا پیالہ نہیں مل رہا۔ جو اس کو لائے گا اس کو ایک اونٹ کا بوجھ اضافی غلہ ملے گا۔ میں اس کا ضامن ہوں۔ پھر ان کے سامان کی تلاشی لی گئی جو بھائیوں کے سامان سے شروع کی گئی۔ آخر بنیامین کے سامان سے پیالہ برآمد ہو گیا۔ حضرت یوسف نے فوراً بنیامین کو روکنے کا حکم دیا۔ ان کے بھائی شرمندہ ہوئے۔ پھر انہوں نے کہا کہ اس کے والد بہت بوڑھے ہیں اور اس کا ایک بھائی پہلے ہی گم ہو چکا ہے، جس کا انہیں بہت صدمہ ہے۔ سو آپ اس کے بدلے ہم میں سے کسی کو روک لیں۔ بے شک آپ بڑے محسن ہیں۔ حضرت یوسف نے کہا کہ اللہ کی پناہ! اگر میں ایسا کروں تو اللہ کے نزدیک ظالم ٹھہروں گا۔ جب وہ ناامید ہو گئے تو آپس میں مشورہ کرنے لگے۔ بڑے بھائی نے کہا کہ تم اپنے باپ کے پاس جا کر تمام صورت حال بتاؤ اور کہو کہ اگر ہماری بات کا یقین نہ ہو تو کسی معتبر آدمی کو بھیج کر بستی والوں سے تحقیق کرا لیں۔

حضرت یعقوب نے بیٹوں سے کہا کہ بنیامین نے چوری نہیں کی بل کہ تم نے اپنی طرف سے بات بنائی ہے۔ اب صبر ہی بہتر ہے۔ امید ہے کہ اللہ جلد ان سب کو مجھ سے ملا دے گا۔ پھر بیٹوں سے فرمایا کہ ایک بار پھر مصر جاؤ اور حضرت یوسف اور بنیامین کی تلاش کرو۔ اس کی رحمت سے مایوس نہیں ہونا چاہیے۔ چناں چہ وہ لوگ حضرت یوسف کے پاس مصر پہنچے اور ان سے کہا کہ ہم سخت مصیبت میں ہیں۔ غلہ خریدنے کے لیے ہمارے پاس پوری قیمت نہیں۔ ہم ناقص پونجی لائے ہیں، آپ ہمیں پورا غلہ دے دیجیے اور ہمارے بھائی کو رہا کر دیجیے۔ حضرت یوسف نے کہا کہ کیا تمہیں یاد ہے کہ تم نے اپنے زمانہ جہالت میں یوسف اور اس کے بھائی کے ساتھ کیا برتاؤ کیا تھا۔ حضرت یوسف کے بھائی ان کی بات سن کر چونک پڑے اور سوال

کیا کہ کیا تم یوسف ہو؟ حضرت یوسف نے کہا کہ ہاں میں یوسف ہوں اور یہ میرا بھائی بنیامین ہے۔ اللہ نے ہم پر فضل فرمایا۔ انہوں نے کہا کہ واللہ! اللہ نے آپ کو ہم پر فضیلت عطا کی ہے، بے شک ہم خطا کار ہیں۔ حضرت یوسف نے بھائیوں کا عذر قبول فرمالیا اور کہا کہ آج تم پر کوئی ملامت نہیں۔ تمہاری سب خطائیں معاف، اللہ بھی تمہیں معاف فرمائے۔ وہ سب سے بڑا مہربان ہے۔ پھر حضرت یوسف نے ان کو اپنا کرتہ دے کر کہا کہ اس کو میرے باپ کی آنکھوں پر ڈال دینا۔ اس سے اس کی آنکھیں روشن ہو جائیں گی اور تم سب میرے پاس آ جاؤ۔ جب حضرت یعقوب کو خوش خبری سنائی گئی کہ حضرت یوسف زندہ اور صحیح وسالم ہیں اور وہ کرتہ ان کے منہ پر ڈالا گیا تو ان کی بینائی بحال ہوگئی۔ بیٹوں نے کہا کہ ہمارے لیے مغفرت کی دعا کیجیے۔ بے شک ہم خطا کار ہیں۔ حضرت یعقوب نے کہا کہ میں جلد اپنے رب سے تمہاری مغفرت کی دعا کروں گا۔ بے شک وہ بخشنے والا مہربان ہے۔ پھر حضرت یعقوب اپنے گھر والوں کے ہم راہ کنعان سے مصر روانہ ہوگئے، جہاں حضرت یوسف نے شہر سے باہر نکل کر ان کا استقبال کیا اور شہر آ کر اپنے ماں باپ کو اپنے قریب ایک اونچے تخت پر بٹھایا۔ اس وقت ماں باپ اور گیارہ بھائی سجدے میں گر پڑے۔ حضرت یوسف نے کہا کہ یہ میرے گزشتہ خواب کی تعبیر ہے جس کو میرے رب نے سچ کر دکھایا۔ اللہ نے فرمایا کہ حضرت یوسف کا قصہ غیب کی خبروں میں سے ہے جو ہم نے وحی کے ذریعے آپ کو بتایا تاکہ لوگ اس سے نصیحت حاصل کریں کیوں کہ نہ آپ حضرت یعقوب کی اولاد میں سے کسی سے ملے اور نہ آپ وہاں موجود تھے جب وہ حضرت یوسف کے ساتھ مکر وفریب کر رہے تھے۔ آسمانوں اور زمین میں اللہ کی قدرت اور وحدانیت کی بہت سی نشانیاں ہیں لیکن اکثر لوگ ان میں غور نہیں کرتے بل کہ ان سے منہ موڑ کر گزر جاتے ہیں۔ کیا ان منکروں کو اس کا خوف نہیں کہ اللہ کا

عذاب ان کو ڈھانپ لے یا ان پر اچانک قیامت آ جائے۔ آپ کہہ دیجیے کہ میرا راستہ اسلام اور توحید ہے۔ میں تمہیں اللہ کی طرف بلاتا ہوں جو شرک سے پاک ہے۔ نہ اس کی نظیر اور نہ کوئی مشیر، نہ اولاد اور نہ بیوی۔ وہ ان سب سے پاک اور بلند ہے۔ آپ سے پہلے ہم نے جتنے نبی بھیجے وہ سب انسان تھے۔ ان میں سے کوئی بھی فرشتہ نہ تھا۔ سو تم زمین میں گھوم پھر کر دیکھ لو کہ انبیا کو جھٹلانے والوں کا انجام کیا ہوا۔ ان قصوں میں عقل والوں کے لیے عبرت و نصیحت ہے۔ یہ قرآن کسی کا گھڑا ہوا کلام نہیں۔ یہ تمام آسمانی کتابوں کی تصدیق کرتا ہے جو اس کے حق ہونے کی دلیل ہے۔

سورہ رعد

اس میں رعد (بادل کی گرج) کا ذکر ہے اس لیے اس کا نام رعد ہو گیا۔ یہ سورت مکے میں نازل ہوئی۔ اس میں قرآن کی حقانیت، توحید و رسالت، عجائباتِ قدرت، معاد کا اثبات اور منکرین نبوت کے شبہات کے جواب ہیں۔

یہ ایک کتاب یعنی قرآن کی آیتیں ہیں جو آپ کے رب کی طرف سے نازل ہوا اور وہی حق اور سچ ہے۔ اللہ نے اپنے کمال قدرت سے آسمانوں کو ستونوں کے بغیر قائم کر رکھا ہے۔ پھر وہ عرش عظیم پر متمکن ہوا۔ اسی نے اپنے حکم سے سورج اور چاند کو مسخر کیا جو ایک مقررہ وقت تک چلتے رہیں گے۔ اسی نے زمین بچھا کر اس میں پہاڑ بنائے، نہریں اور چشمے جاری کیے۔ وہی رات کی تاریکی سے دن کو چھپاتا ہے۔ اسی نے زمین کے مختلف قطعے بنائے۔ کہیں انگور کے باغ اور کھیتیاں ہیں اور کہیں کھجور کے ایک تنے والے اور ایک سے زیادہ تنوں والے درخت ہیں۔ بلاشبہ ان میں عقل والوں کے لیے توحید کے بہت سے دلائل ہیں۔ آپ ان کافروں کی تکذیب پر تعجب نہ کریں۔ یہ اللہ کی قدرت کی بڑی نشانیاں دیکھنے کے باوجود قیامت کا انکار کرتے

ہیں۔ یہی اہل دوزخ ہیں جن کی گردنوں میں آگ کے طوق ہوں گے۔ منکرین کو عذاب کی جلدی کرنے کی بجائے سابقہ امتوں پر نازل ہونے والے عذاب سے عبرت پکڑنی چاہیے۔ اے نبی صلی اللہ علیہ وسلم! آپ کافروں کی باتوں پر رنجیدہ نہ ہوں۔ آپ کا کام تبلیغ دین اور عذاب سے خبردار کرنا ہے۔ یہ تو شق القمر جیسے معجزے کا بھی انکار کر چکے ہیں۔ اب مزید معجزے دکھانے کا کیا فائدہ! اللہ ہر چیز پر قادر ہے وہ سب سے بڑا اور بلند ہے۔ کسی خیال و قیاس کی اس تک رسائی نہیں۔ اس کا علم تمام کائنات کو محیط ہے۔ وہ اپنے فضل اور نعمتوں سے کسی قوم کو محروم نہیں کرتا جب تک کہ وہ کفران نعمت نہ کریں۔ وہی اپنی قدرت کاملہ سے بھاری بھاری بادل پیدا کرتا ہے۔ وہ اس کے حکم کے بغیر کہیں نہیں برستے۔ رعد اور برق اللہ کے قہر کی نشانیاں ہیں جن سے وہ بندوں کو ڈراتا ہے۔

حقیقت میں اللہ ہی کو پکارنا چاہیے جو ہر قسم کے نفع و نقصان کا مالک ہے۔ کسی عاجز و بے بس مخلوق کو پکارنے سے کچھ حاصل نہیں ہوگا۔ جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے وہ سب اللہ کے سامنے سر تسلیم خم کرتے ہیں خواہ خوشی سے کریں جیسے فرشتے اور مومن بندے یا مجبوری سے جیسے منافق اور کافر جو مصائب کے وقت کرتے ہیں۔ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں۔ مشرکین بھی اس کے قائل ہیں کہ زمین و آسمان کا رب اللہ ہے۔ اس کے باوجود وہ غیر اللہ کو پوجتے ہیں۔ جب بارش کا پانی نالوں اور وادیوں میں بہتا ہے تو جھاگ اور میل کچیل پانی کی سطح پر آجاتا ہے اور خالص پانی نیچے چھپا رہتا ہے۔ اسی طرح زیورات وغیرہ آگ میں پگھلانے سے اس کے اوپر بھی جھاگ آجاتا ہے اور اصل دھات نیچے رہ جاتی ہے۔ پھر جھاگ خشک ہو کر ختم ہو جاتا ہے اور پانی اور دھات وغیرہ باقی رہ جاتے ہیں۔ حق و باطل کی مثال ایسی ہی ہے۔ جب وحی کے ذریعے حق آتا ہے تو لوگ اپنی استعداد کے مطابق فیض حاصل کرتے ہیں۔ کبھی

کبھی باطل جھاگ کی طرح حق پر چھا جاتا ہے لیکن یہ جلد ختم ہو جاتا ہے۔ جنھوں نے حق قبول کیا ان کے لیے اچھا بدلہ ہے جنھوں نے قبول نہیں کیا ان کا ٹھکانا جہنم ہے جو بہت بری جگہ ہے۔ عقل والے وہ ہیں جو عہد پورا کرتے ہیں، صلہ رحمی کرتے ہیں، اپنے رب سے ڈرتے ہیں، اللہ کی رضا کے لیے صبر کرتے ہیں، اللہ کا دیا ہوا مال اللہ کی راہ میں خرچ کرتے ہیں اور برائی کا بدلہ بھلائی سے دیتے ہیں، ان ہی کے لیے آخرت کا گھر اور ہمیشہ رہنے کے باغ ہیں۔ جو اللہ سے کیا ہوا عہد توڑتے ہیں اور جس کو اللہ نے جوڑنے کا حکم دیا اس کو قطع کرتے ہیں اور دنیا میں فساد پھیلاتے ہیں ان کے لیے لعنت اور جہنم ہے۔

اللہ جس کے لیے چاہتا ہے رزق فراخ کرتا ہے اور تنگ کرتا ہے۔ کافر دنیا کی زندگی پر فریفتہ ہیں جو آخرت کے مقابلے میں بہت حقیر ہے۔ اللہ نے نشانیاں تو بہت اتاری ہیں مگر گم راہی کے سبب مشرکین کو نظر نہیں آتیں۔ اللہ جسے چاہتا ہے گم راہ کرتا ہے اور جسے چاہتا ہے ہدایت دیتا ہے۔ مومن اللہ کی یاد سے سکون پاتے ہیں اور ان ہی کا انجام اچھا ہوگا۔ اگر کوئی ایسا قرآن ہوتا جس سے پہاڑ اپنی جگہ سے ٹل جاتے یا زمین پھٹ جاتی یا مُردے بولنے لگتے تب بھی یہ ایمان نہ لاتے۔ ان کے کرتوتوں کی سزا میں کوئی نہ کوئی مصیبت ان کو پہنچتی رہے گی۔ آپ سے پہلے بھی کافروں نے رسولوں کا مذاق اڑایا۔ سو آپ اس پر رنجیدہ نہ ہوں۔ ہم نے ان کو کچھ دنوں کے لیے ڈھیل دی۔ جب وہ حد سے بڑھ گئے تو اچانک ہم نے ان کو عذاب میں پکڑ لیا۔ کافر اپنے کفر و شرک پر نازاں ہیں ان کی مکاریوں کے سبب اللہ نے ان کو سیدھے راستے سے روک دیا۔ ایسے لوگوں کے لیے دنیا میں بھی عذاب ہے اور آخرت کا عذاب تو بہت ہی سخت ہے۔ جنت کی نعمتیں پرہیزگاروں کے لیے ہیں اور کافروں کا انجام دوزخ ہے۔ اے نبی صلی اللہ علیہ وسلم! جس طرح آپ سے پہلے نبیوں پر ان کی

زبانوں میں کتابیں نازل ہوئیں اسی طرح قرآن عربی زبان میں آپ پر نازل فرمایا تاکہ آپ اور آپ کی قوم اس کو آسانی سے سمجھ لیں۔ آپ سے پہلے جو پیغمبر آئے وہ بھی آپ کی طرح بیوی بچوں والے تھے اور کھاتے پیتے تھے۔ کسی نبی کے اختیار میں نہیں کہ وہ اپنی مرضی سے کوئی معجزہ دکھائے۔ معجزے دکھانا صرف اللہ کے اختیار میں ہے۔ وہ جو چاہتا ہے مٹا دیتا ہے اور جو چاہتا ہے اسے قائم رکھتا ہے کیوں کہ لوح محفوظ اسی کے پاس ہے۔ جو لوگ آپ کو رسول نہیں مانتے، آپ ان سے کہہ دیجیے کہ میرے اور تمہارے درمیان اللہ کی گواہی کافی ہے۔

سورۃ ابراہیم

اس سورت کے آخر میں بیت اللہ اور حج بیت اللہ کے متعلق حضرت ابراہیم کی دعاؤں کا ذکر ہے جو بیت اللہ کی عظمت اور فضیلت پر دلالت کرتی ہیں۔ اس لیے یہ سورت حضرت ابراہیم کے نام سے موسوم ہوگئی۔ یہ سورت مکی ہے۔ اس میں توحید و رسالت اور قیامت کا بیان ہے۔ گزشتہ سورت کی طرح اس کا آغاز بھی قرآن کی عظمت سے ہوا ہے۔

یہ قرآن لوگوں کو کفر کی تاریکیوں سے نکال کر ایمان کی روشنی کی طرف لے جاتا اور اس کو اس اللہ سے ملا دیتا ہے، جو آسمانوں اور زمین کی ہر چیز کا مالک اور خالق ہے۔ منکروں کے لیے ہلاکت ہے جو دنیوی زندگی کو آخرت پر ترجیح دیتے ہیں اور اللہ کے راستے سے روکتے ہیں۔ ہم نے ہر رسول کو اس کی قوم کی زبان میں پیغمبر بنا کر بھیجا، تاکہ وہ اللہ کے احکام صاف صاف بیان کرسکیں۔ جب لوگوں پر اللہ کی حجت قائم ہوجاتی ہے تو وہ جس کو چاہتا ہے گم راہ کرتا ہے اور جس کو چاہتا ہے ہدایت دیتا ہے۔ ہم نے موسیٰ کو بہت سے معجزے دے کر بنی اسرائیل کے پاس بھیجا، تاکہ وہ ان

کو علم و ایمان کی روشنی میں لے آئیں۔ فرعون کی قوم بنی اسرائیل کو سخت تکلیف دیتی، ان کے بیٹوں کو قتل کرتی اور عورتوں کو زندہ رکھتی تھی۔ اللہ نے بنی اسرائیل کو فرعون سے نجات دی۔ نعمتوں کا شکر ادا کرنے پر اللہ اور زیادہ دیتا ہے اور ناشکروں کو شدید عذاب میں مبتلا کرتا ہے۔ حضرت موسیٰ نے اپنی قوم سے کہا کہ اللہ کو بندوں کی عبادت کی حاجت نہیں، اس نے بندوں ہی کے فائدے کے لیے عبادت کا حکم دیا ہے۔

انبیا نے کہا کہ ہم تمہیں اپنی طرف سے دعوت توحید نہیں دیتے۔ بل کہ اللہ ہمارے ذریعے تمہیں حکم دے رہا ہے کہ تم اس پر ایمان لاؤ ورنہ تم ہلاک ہو جاؤ گے۔ ہم تمہارے جیسے ہی انسان ہیں لیکن نبوت و رسالت اللہ کا عطیہ ہے، وہ جسے چاہتا ہے عطا فرما دیتا ہے۔ معجزے دکھانا ہمارا کام نہیں۔ اللہ جب چاہے اور جیسا چاہے معجزہ دکھا سکتا ہے۔ جب کافروں سے کوئی جواب نہ بن پڑا تو انبیا کو دھمکانے لگے کہ اگر تم ہماری ملت میں واپس نہ آئے تو تمہیں اپنی بستی سے نکال دیں گے۔ پھر اللہ نے ایسی قوموں کو تباہ کر دیا اور ان کی جگہ دوسروں کو آباد کر دیا۔ کافروں کے لیے جہنم ہے جہاں ان کو پیپ پلائی جائے گی۔ ان کے اعمال اس راکھ کی مانند ہیں جو تیز ہوا سے بکھر کر ختم ہو جاتی ہے۔ قیامت کے روز ان کا مال راکھ کی مانند اڑ چکا ہوگا۔ وہ اس پر قادر ہے کہ تمام بنی آدم کو فنا کر کے دوسری مخلوق لے آئے جو تمہاری طرح نافرمان نہ ہو۔ اور یہ اس پر ذرا مشکل نہیں۔ قیامت کے روز جب لوگوں کو قبروں سے نکال کر اللہ کے سامنے پیش کیا جائے گا تو کم درجے کے کافر ان سے کہیں گے جو دنیا میں بڑے سمجھے جاتے تھے کہ تمہارے کہنے پر ہم نے پیغمبروں کی نافرمانی کی تو کیا اب تم ہمارے عذاب میں کمی کرا سکتے ہو۔ وہ کہیں گے کہ ہم خود گم راہ تھے اس لیے تمہیں بھی گم راہی کی طرف بلایا۔ تم کیوں ہمارے کہنے پر چلتے رہے۔ اب عذاب سے بچنے کی کوئی صورت نہیں۔

کلمۂ توحید کی مثال ایک پاکیزہ درخت کی ہے، جس کی جڑ زمین میں مضبوطی سے جمی ہوئی ہے اور اس کی شاخیں آسمان کی طرف بلند ہیں۔ یہ درخت اپنے رب کے حکم سے ہر وقت پھل دیتا ہے۔ اسی طرح مومن کا عمل قبول ہوتا ہے اور اس کی برکتیں ہر وقت حاصل ہوتی رہتی ہیں۔ کفر کی مثال ایک نہایت خراب درخت کی ہے جو ایسا کم زور ہے کہ اس کو زمین کے اوپر ہی سے اکھاڑ لیا جائے۔ مشرکین مکہ نے اللہ کی نعمت یعنی ایمان کے بدلے کفر وشرک اختیار کیا۔ اس کے نتیجے میں خود بھی برباد ہوئے اور قوم کو بھی برباد کیا۔ ان سب کا ٹھکانا دوزخ ہے۔ اس نے بے شمار نعمتیں مانگے بغیر عطا کیں اگر تم ان کو شمار کرنا چاہو تو شمار نہیں کر سکتے۔ بے شک انسان بڑا ظالم اور ناشکرا ہے۔ سختی پر بے قراری کا مظاہرہ کرتا ہے اور آسائش ونعمت پر شکر ادا نہیں کرتا۔

حضرت ابراہیم نے اللہ سے دعا کی کہ اس شہر (مکہ) کو امن کی جگہ بنا دے اور میرے بیٹوں کو بتوں کی عبادت سے بچا۔ میں نے اپنی کچھ اولاد تیرے معزز گھر کے قریب آباد کی ہے جہاں کھیتی نہیں ہوتی۔ سو تو ان کو پھلوں کی روزی دے، تا کہ وہ شکر کریں۔ تو ہمارا ظاہر اور باطن جانتا ہے، تجھ سے کوئی چیز مخفی نہیں، زمین میں اور نہ آسمان میں۔ تمام حمد اللہ کے لیے جس نے مجھے بڑھاپے میں اسماعیل اور اسحاق عنایت کیے۔ اے میرے رب! مجھے اور میری اولاد کو نماز قائم کرنے والا بنا اور میری دعا قبول فرما۔ قیامت کے روز مجھے اور میرے ماں باپ اور مومنوں کو بخش دینا۔ تم یہ خیال نہ کرنا کہ اللہ ظالموں کے اعمال سے بے خبر ہے۔ ان کو صرف اس دن تک مہلت دی گئی ہے، جس دن آنکھیں پتھرا جائیں گی اور دل دھک دھک کر رہے ہوں گے۔ آپ ان کو اس دن سے ڈرایئے، جس دن ان پر عذاب آئے گا اور وہ مہلت مانگیں گے۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ کیا ہم نے تمہیں دنیا میں مہلت نہیں

دی تھی؟ کیا تم قسمیں نہیں کھاتے تھے کہ تم دنیا میں ہمیشہ رہو گے اور اللہ تمہیں دوبارہ زندہ نہیں کرے گا۔ اب تم اس قیامت کا مزہ چکھو جس کا انکار کرتے تھے۔ مشرکین مکہ نے حق کو مٹانے اور باطل کو ابھارنے کے لیے اپنی سی تدبیریں کرلیں۔ ظاہری طور پر ان کی تدبیریں ایسی تھیں کہ ان سے پہاڑ بھی اپنی جگہ سے ٹل جائیں لیکن حق ان پہاڑوں سے زیادہ مضبوط ہے۔ وہ ان کے مکروفریب سے نہیں ٹل سکتا۔ اس دن آسمان اور زمین بدل دیے جائیں گے۔ لوگ حساب کے لیے اللہ کے سامنے کھڑے ہوئے ہوں گے، مجرم زنجیروں میں جکڑے ہوئے اور گندھک کے لباس پہنے ہوئے ہوں گے، ان کی گردنوں میں طوق اور چہروں پر آگ لپٹی ہوئی ہوگی۔ یہ قرآن کھلا پیغام ہے، تاکہ لوگ کفر ترک کرکے ایمان قبول کریں، سابقہ امتوں کی ہلاکت سے نصیحت حاصل کریں اور جان لیں اللہ ہی حقیقی معبود ہے اس کا کوئی شریک نہیں۔

رُبَمَا: ۱۴

سورۃ الحجر

اس سورت میں حجر میں رہنے والوں کی عبرت ناک ہلاکت کا بیان ہے، اسی مناسبت سے اس کا نام حجر ہوگیا۔ حجر شام اور مدینے کے درمیان ایک وادی ہے جہاں سابقہ امتوں میں سے حضرت صالح کی امت آباد تھی۔ یہ سورت بالاجماع مکے میں نازل ہوئی۔ اس میں زیادہ تر منکرین نبوت اور مکذبین رسالت کی ہلاکت کے واقعات اور توحید وقیامت کا ذکر ہے۔

محمد صلی اللہ علیہ وسلم جو کچھ تلاوت کرتے ہیں وہ ایک عظیم الشان کتاب قرآن کی آیتیں ہیں۔ قیامت کے دن جب کافر عذاب کی ہول ناکی دیکھیں گے تو آرزو کریں گے کہ کاش وہ مسلمان ہوتے۔ ظاہر ہے اس وقت کا ایمان اور ایمان کی تمنا کسی کام نہیں آئے گی۔ دنیا میں ان کا حال یہ ہے کہ جب اللہ کا رسول انہیں توحید کی دعوت دیتا ہے تو وہ اسے مجنون اور دیوانہ کہتے ہیں اور گزشتہ نافرمان قوموں کی طرح دین کا تمسخر اڑاتے ہیں۔ ہم کسی بستی کو اس کے مقررہ وقت سے پہلے ہلاک نہیں کرتے۔ جب فیصلے کا وقت آجاتا ہے تو ذرا مہلت نہیں دیتے۔ سابقہ کتابوں کی حفاظت ان کے حاملین کے ذمے تھی مگر قرآن کی حفاظت اللہ نے اپنے ذمے لے رکھی ہے۔ اسی لیے قرآن چودہ صدیاں گزرنے کے باوجود ہر طرح کی کمی بیشی سے

پاک ومحفوظ ہے اور قیامت تک محفوظ رہے گا۔ اس سے پہلے جتنے نبی آئے سب کو جھٹلایا گیا اور ان کی ہنسی اڑائی گئی۔ جس طرح اپنے کفر کی بنا پر وہ برباد ہوئے اسی طرح یہ بھی برباد ہوں گے۔ اگر ہم آسمان کا دروازہ کھول کر خود ان کو آسمان پر پہنچا دیں اور وہ اپنی آنکھوں سے فرشتوں کو دیکھ لیں تب بھی ایمان نہیں لائیں گے اور کہیں گے کہ ہم پر جادو کر دیا گیا ہے۔ ہم نے آسمان کو ستاروں سے زینت دی اور اس کو شیطان سے محفوظ کر دیا۔ اگر کوئی شیطان وہاں جانے کی کوشش کرتا ہے تو اس کو آگ کا انگارہ (شہاب ثاقب) مارا جاتا ہے۔ ہر چیز کے خزانے اللہ کے پاس ہیں۔ وہ ان میں سے جتنا چاہتا ہے اتارتا ہے۔ وہی ہواؤں کو بھیجتا ہے جو بادلوں کو پانی سے بھر دیتی ہیں۔ پھر وہ تمہارے پینے کے لیے آسمان سے پانی برساتا ہے۔ ہم ہی زندہ کرتے اور موت دیتے ہیں اور سب ہماری طرف لوٹیں گے۔

ہم نے انسان کو کھنکھناتی مٹی سے اور جنوں کو آگ کے شعلے سے پیدا کیا۔ اللہ نے فرشتوں سے کہا کہ میں کھنکھناتی مٹی سے ایک انسان پیدا کرنے والا ہوں۔ جب میں اس کو پوری طرح بنالوں تو اس کو سجدہ کرنا۔ پھر ابلیس کے سوا سب نے آدم کو سجدہ کیا۔ اس نے سجدے سے انکار کیا تو اللہ نے اس پر قیامت تک لعنت فرمادی اور اس کی درخواست پر اس کی زندگی قیامت تک طویل فرمادی۔ اس نے کہا کہ میں تیرے مخلص بندوں کے سوا سب کو گم راہ کروں گا۔ پھر اللہ نے فرمایا کہ پرہیز گار باغوں میں ہوں گے اور ہر مصیبت اور خوف سے مامون ہوں گے۔ فرشتے بیٹے کی بشارت دینے کے لیے انسانی شکل میں حضرت ابراہیم کے پاس آئے۔ خوش خبری سن کر حضرت ابراہیم کو تعجب ہوا، کیوں کہ وہ خود بھی بوڑھے تھے اور ان کی اہلیہ بھی بوڑھی تھیں۔ پھر فرشتوں نے حضرت لوط کے پاس پہنچ کر ان سے کہا کہ ہم فرشتے ہیں اور اللہ کی طرف سے وہ عذاب لائے ہیں جس میں یہ شک کرتے تھے۔ آپ اپنی

اتباع کرنے والوں کو لے کر رات کے آخری حصے میں یہاں سے نکل جائیں اور کوئی پیچھے مڑ کر نہ دیکھے۔ صبح ہوتے ہی ان کی جڑ کٹ جائے گی۔ چناں چہ صبح ہوتے ہی ایک ہول ناک آواز نے ان کو آلیا اور ہم نے ان کی بستیوں کو زیر و زبر کر دیا۔ اصحاب ایکہ سے حضرت شعیب کی قوم مراد ہے۔ انہوں نے اپنے پیغمبر کو جھٹلایا اور توحید کا انکار کیا۔ وہ لوگ بت پرستی، ناپ تول میں کمی اور رہزنی کے سبب عذاب کے مستحق بنے۔ وہ حضرت صالح کے بار بار سمجھانے اور معجزے دیکھنے کے باوجود بت پرستی چھوڑنے پر آمادہ نہ ہوئے۔ آخر زلزلے نے ان کو آلیا اور وہ گھروں میں اوندھے پڑے رہ گئے۔ (اس کی کچھ تفصیل سورہ اعراف اور سورہ ہود میں ہے۔) اللہ نے آسمانوں اور زمین اور جو ان کے درمیان ہے، سب کو حکمت کے ساتھ پیدا کیا۔ بلاشبہ قیامت آنے والی ہے۔ اس روز منکرین کو ان کے کفر و تکذیب کی سزا دی جائے گی۔ اے نبی صلی اللہ علیہ وسلم! ہم نے آپ کو نماز میں بار بار پڑھی جانے والی سورۃ فاتحہ کی سات آیتیں اور قرآن عظیم عطا کیا ہے۔ یہ قرآن تمام کتب سماویہ کا خلاصہ اور لب لباب ہے اور سورۃ فاتحہ تمام قرآن کا خلاصہ ہے۔ آپ اللہ کے احکام لوگوں کو صاف صاف پہنچا دیجیے اور مشرکوں کی پرواہ نہ کیجیے۔ جب تک آپ زندہ ہیں اپنے رب کی عبادت میں لگے رہیے۔

سورۃ النحل

اس سورت میں شہد کی مکھی (نحل) کا ذکر قدرت کی ایک صنعت کے بیان کے سلسلے میں ہوا ہے اس لیے اس کو سورۃ النحل کہتے ہیں۔ اس کو سورۃ نعم بھی کہتے ہیں، کیوں کہ اس میں کثرت سے اللہ کی نعمتوں کا ذکر ہے۔ یہ سورت مکے میں نازل ہوئی۔ اس میں اللہ نے زیادہ تر اپنی نعمتوں کو بیان کر کے توحید کا اثبات اور کفر کا

ابطال فرمایا ہے۔

اللہ اس شرک سے پاک اور بلند ہے جو وہ کرتے ہیں۔ اس کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں، اسی نے آسمانوں اور زمین کو حق کے ساتھ پیدا کیا، اسی نے تمہارے فائدے کے لیے چوپائے پیدا کیے، ان میں تمہارے لیے گرم لباس و خوراک اور منافع ہیں۔ وہی تمہارے لیے آسمان سے پانی برسا کر کھیتی، زیتون، کھجور، انگور وغیرہ ہر قسم کے پھل پیدا کرتا ہے۔ اسی نے رات دن، سورج، چاند اور ستارے تمہارے فائدے کے لیے پیدا کیے۔ ان سب چیزوں میں تمہارے لیے اللہ کی قدرت کی بڑی بڑی نشانیاں ہیں۔ اسی نے زمین کو ادھر ادھر جھکنے سے بچانے کے لیے اس پر مضبوط اور وزنی پہاڑ جمادیے اور اس میں چشمے، نہریں اور دریا بہادیے۔ اسی نے خشکی اور تری اور پہاڑوں میں راستے بنادیے اور کچھ علامتیں مقرر کر دیں جن سے مسافر راستہ معلوم کرتے ہیں۔ تاریک راتوں میں ستاروں سے راستہ متعین کیا جاتا ہے۔

وہ اللہ کے سوا جن کو پکارتے ہیں وہ کچھ بھی پیدا نہیں کرسکتے۔ تمہارا رب ایک ہی ہے۔ جو لوگ قیامت پر ایمان نہیں رکھتے وہ اللہ کی وحدانیت کا انکار کرتے ہیں اور قبول حق سے تکبر کرتے ہیں۔ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے منکرین کو بتایا کہ یہ اللہ کا کلام ہے تو وہ کہنے لگے کہ یہ اللہ کا کلام نہیں بل کہ گزشتہ لوگوں کے قصے ہیں۔ قیامت کے روز یہ لوگ اپنے گناہوں کے ساتھ ان کے گناہوں کا بوجھ بھی اٹھائیں گے جن کو انہوں نے گم راہ کیا تھا۔ اس دن اللہ ان سے سوال کرے گا کہ وہ شرکا کہاں ہیں جن کے بارے میں تم انبیا اور مومنوں سے جھگڑا کرتے تھے۔ آج وہ تمہیں ذلت اور مصیبت سے بچانے کے لیے تمہارے ساتھ کیوں نہیں آئے۔ اس وقت مشرکین و منکرین قسمیں کھا کر اپنا مشرک نہ ہونا بیان کریں گے۔ فرشتے کہیں گے کہ تم یقیناً

جھوٹے ہو۔ اب تم اپنے کرتوتوں کا خمیازہ بھگتنے کے لیے جہنم میں داخل ہو جاؤ۔ پرہیزگاروں کے لیے آخرت میں جنت عدن ہے جہاں وہ ہمیشہ رہیں گے۔ ان کو وہاں ہر چیز میسر ہوگی جس کی وہ خواہش کریں گے۔ مشرکین اس وقت تک راہ راست پر نہیں آئیں گے جب تک فرشتے ان کی روحیں قبض کرنے کے لیے نہ پہنچیں یا ان پر کوئی مہلک عذاب آ جائے لیکن اس وقت ایمان لانا معتبر نہیں ہوگا۔ اللہ نے انسان کو پیدا فرما کر سمجھ اور عقل عطا فرمائی اور اعمال کا اختیار دیا۔ انسان اپنے اختیار سے بھلائی کے کام بھی کر سکتا ہے اور شر کے کام بھی۔ پیغمبروں کا کام لوگوں کو صاف صاف احکام پہنچا دینا ہے۔ ہدایت دینا اللہ کے اختیار میں ہے۔

ہم نے ہر امت میں رسول بھیجے جو ان کو بتاتے تھے کہ تم اللہ کی عبادت کرو اور بتوں سے بچو۔ ان میں سے بعض کو اللہ نے ہدایت دی اور بعض پر گمراہی ثابت ہوگئی۔ ہم نے منکرین کو کفر کی حالت میں ہلاک کر دیا اور ان کی بستیوں کو اجاڑ دیا۔ اے مشرکین مکہ! تم دنیا میں گھوم پھر کر دیکھو کہ پیغمبروں کو جھٹلانے والوں کا کیسا برا انجام ہوا۔ کافر قیامت کے قائل نہیں اس لیے دوسروں کو اس عقیدے سے ہٹانے کے لیے قسمیں کھا کر کہتے ہیں کہ مرنے کے بعد کوئی زندہ نہیں ہوگا۔ اللہ نے فرمایا قیامت ضرور آئے گی۔ اللہ کا وعدہ برحق ہے۔ جب وہ کوئی کام کرنا چاہتا ہے تو وہ اس کے "ہو جا" کہنے سے اسی وقت ہو جاتا ہے۔ جو لوگ اپنا وطن، کنبہ، احباب اور تجارت چھوڑ کر اللہ کے لیے ہجرت کرتے ہیں ان کو دنیا میں بھی بہترین ٹھکانا ملے گا اور آخرت کا اجر بہت عظیم الشان ہے۔ اے مشرکین مکہ اگر تم نہیں جانتے کہ اس سے پہلے بھی ہم نے آدمیوں ہی کو پیغمبر بنا کر بھیجا تو تم ان سے معلوم کر لو جن کے پاس سابقہ آسمانی کتابوں کا علم ہے۔ کیا منکرین اس سے بے فکر ہو گئے کہ اللہ ان کو زمین میں دھنسا دے یا ان پر اچانک عذاب آ جائے۔ وہ بہت مہربان ہے کہ فوراً عذاب

نہیں دیتا بلکہ مہلت دیتا ہے تاکہ آدمی حق کی طرف رجوع کرے۔ وہ آسمانوں اور زمین کی ہر چیز کا تنہا مالک ہے۔ ہر قسم کا نفع ونقصان اسی کے اختیار میں ہے۔ اس کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں۔ جس طرح مصیبت کے وقت اس سے نالہ وفریاد کرتے ہیں اسی طرح امن و عافیت میں اس کو یاد رکھنا چاہیے۔ مگر لوگ مصیبت دور ہوتے ہی باطل معبودوں کی پوجا میں لگ جاتے ہیں۔ اس سے بڑھ کر ناشکری کیا ہوگی۔ جلد انہیں ناشکری کا انجام معلوم ہو جائے گا۔

مشرکین ہمارے دیے ہوئے رزق میں سے ان بے جان پتھروں کا حصہ مقرر کرتے ہیں جن کو وہ اپنا معبود قرار دیتے ہیں۔ ان سے افترا پردازی کی باز پرس ضرور ہوگی۔ مشرکین اللہ کے لیے بیٹیاں ٹھہراتے ہیں اور اپنے لیے بیٹے۔ اللہ ان کے اس بہتان سے پاک ہے۔ اس کے نہ بیوی، نہ بیٹی اور بیٹا۔ ان احمقوں میں سے جب کسی کو بیٹی پیدا ہونے کی خبر دی جاتی ہے تو اس کا چہرہ غم سے کالا پڑ جاتا ہے اور لڑکی کی عار سے اپنی قوم سے چھپتا پھرتا ہے۔ اگر اللہ لوگوں کو ان کے ظاہر پر پکڑنے لگتا تو زمین پر کسی جاندار کو نہ چھوڑتا لیکن وہ مجرموں کو توبہ اور اصلاح کا موقع دیتا ہے۔ شیطان مشرکین کو ان کے اعمال مزین کر کے دکھاتا ہے اسی لیے وہ اپنی شرارتوں پر قائم ہیں۔ آخرت میں ان کے لیے دردناک عذاب ہے۔ آپ لوگوں پر دین کے اصول وضوابط جن میں وہ اختلاف کرتے ہیں واضح کر کے اللہ کی حجت پوری کر دیں۔ ماننا اور نہ ماننا لوگوں کا کام ہے۔ اللہ ہی نے آسمان سے پانی اتارا جس سے بنجر زمین میں خوب پیداوار ہوتی ہے، چوپائے پلتے ہیں جن سے تم دودھ حاصل کرتے ہو۔ اسی بارش سے زمین میں پھل، کھیتی وغیرہ اچھا رزق پیدا ہوتا ہے۔ اللہ نے شہد کی مکھی کو حکم دیا کہ پہاڑوں، درختوں اور بلند عمارتوں پر اپنے گھر یعنی چھتے بنائے اور مختلف پھلوں اور پھولوں سے رس چوس کر اس سے شہد بنائے۔ مکھی کے پیٹ

سے مختلف رنگوں اور ذائقوں کا شہد نکلتا ہے جس میں لوگوں کے لیے شفا ہے۔ اس میں اللہ کی قدرت کاملہ کی دلیل ہے کہ زہریلے کیڑے کے پیٹ سے کیسا نفع بخش اور لذیذ مشروب نکلتا ہے۔

اللہ ہی تمہیں پیدا کرتا اور موت دیتا ہے اور ایسی عمر تک پہنچا دیتا ہے کہ انسان جاننے کے بعد بھول جاتا ہے۔ اللہ ہی نے تمہیں رزق میں ایک دوسرے پر برتری دی۔ کوئی مال دار یہ پسند نہیں کرتا کہ وہ اپنا مال غلاموں اور خادموں میں اس طرح تقسیم کر دے کہ اس کے غلام اور خادم مال کے اعتبار سے اس کے برابر ہو جائیں۔ پھر اللہ کیوں پسند کرے گا کہ اس کے بندے اس کی الوہیت میں شریک ہوں۔ اللہ ہی نے تمہارے جوڑے بنائے اور بیٹے، پوتے پیدا کیے اور تمہیں پاکیزہ رزق دیا۔ پھر بھی تم باطل معبودوں پر ایمان رکھتے ہو جن کو آسمان اور زمین سے ایک ذرے کے برابر رزق دینے کا اختیار نہیں اور اللہ کی الوہیت کا انکار کرتے ہو۔ اللہ ایک غلام کی مثال دیتا ہے جس کو کسی چیز کا اختیار نہیں۔ دوسرا وہ ہے جس کو ہم نے عمدہ رزق دیا اور وہ اس میں سے پوشیدہ اور علانیہ خرچ کرتا ہے۔ کیا دونوں برابر ہیں؟ ایک مثال اور ہے کہ دو شخص ہیں۔ ان میں سے ایک گونگا ہے، کچھ نہیں کر سکتا۔ اپنے مالک پر بوجھ ہے۔ دوسرا سیدھی راہ پر ہے اور انصاف کا حکم دیتا ہے۔ یہ دونوں بھی برابر نہیں۔ جس طرح بے اختیار غلام آقا کے برابر نہیں۔ اور گونگا سمجھ دار آدمی کے برابر نہیں۔ اسی طرح بہرے اور بے اختیار بت اللہ کے برابر کیسے ہو سکتے ہیں؟ قیامت کا قائم کرنا اس کے لیے پلک جھپکنے یا اس سے بھی آسان ہے۔ اسی نے تمہیں ماؤں کے پیٹوں سے اس حالت میں پیدا کیا کہ تم کچھ نہیں جانتے تھے۔ اس نے تمہیں علم کے ذرائع یعنی کان، آنکھیں اور دل دیے تاکہ تم شکر کرو۔ اسی طرح اللہ نے تمہیں آرام و راحت کے سامان مہیا کیے، اسی نے تمہارے لیے پہاڑوں میں پناہ گاہیں اور لباس

بنائے جو ستر پوشی اور زینت کا ذریعہ ہیں اور سردی اور گرمی سے محفوظ رکھتے ہیں۔ اگر وہ قدرت کی اتنی نشانیاں دیکھ کر بھی ایمان سے منہ موڑیں تو آپ ان کی پرواہ نہ کیجیے، آپ کے ذمے پیغام پہنچا دینا ہے۔ قیامت کے دن اللہ ہر امت میں سے ایک گواہ کھڑا کرے گا جو گواہی دے گا کہ اس نے ان کو اللہ کا پیغام پہنچا دیا تھا۔ یہ گواہ انبیا کرام ہوں گے۔ انبیا کی گواہی پر ان کے بارے میں فیصلہ ہوگا۔ اس دن ان کے معبودان کے ذرا کام نہیں آئیں گے۔ اس دن کافروں کو دوہرا عذاب ہوگا۔ ایک اپنے کفر و شرک کا اور دوسرا لوگوں کو اسلام لانے سے روکنے کا۔ جب کوئی مسلمان اللہ کے نام اور قسم سے معاہدے کو پختہ کرتا ہے تو گویا وہ اس معاملے مین اللہ کو گواہ یا ضامن بناتا ہے۔ اس لیے اس کو چاہیے کہ وہ اپنا عہد ہر حال میں پورا کرے۔ اگر اس نے بدعہدی کی تو اللہ اس کو پوری پوری سزا دے گا۔ جن امور میں تم دنیا میں اختلاف کرتے ہو قیامت کے روز اللہ ان کا فیصلہ کردے گا۔ اگر اللہ چاہے تو سب کو ایک دین پر متفق کردے لیکن وہ اپنی حکمت سے جسے چاہتا ہے ہدایت دیتا ہے اور جسے چاہتا ہے ہدایت سے محروم کرتا ہے۔ تم دنیا کے تھوڑے سے مال کے لالچ میں عہد شکنی نہ کرو۔ جو اجر و ثواب عہد پورا کرنے پر ملے گا وہ اس مال سے کہیں بہتر ہے جو عہد شکنی پر حاصل ہوگا۔

مومن جب قرآن کی تلاوت کرتا ہے تو اپنے رب سے ہم کلام ہوتا ہے۔ شیطان ہمیشہ نیک کاموں سے روکنے کی کوشش کرتا ہے، اس لیے اللہ نے فرمایا کہ تلاوت قرآن سے پہلے اعوذ باللہ پڑھ لیا کرو۔ شیطان کا زور ان مومنوں پر نہیں چلتا جو اللہ پر کامل بھروسہ رکھتے ہیں۔ بے شک اس کا زور ان پر چلتا ہے جو اس کو اپنا دوست بناتے اور اس کے کہنے پر چلتے ہیں۔ جب ہم ایک حکم کی جگہ دوسرا حکم نازل کرتے ہیں تو کافر کہتے ہیں کہ آپ ﷺ اپنی طرف سے حکم بنا کر اللہ کی طرف منسوب

کرتے ہیں۔ آپ ہرگز ایسا نہیں کرتے۔ آپ کافروں کو بتا دیجیے کہ یہ اللہ کا کلام ہے جس کو حضرت جبریل حق کے ساتھ آپ کے پاس لاتے ہیں۔ مشرکین کہتے ہیں کہ ایک آدمی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو قرآن سکھاتا ہے۔ اللہ نے فرمایا کہ جس کے بارے میں یہ کہتے ہیں کہ وہ آپ کو قرآن سکھاتا ہے وہ عجمی آدمی ہے جو عربی میں گفت گو بھی نہیں کرسکتا۔ وہ کسی کو کیا سکھائے گا؟ بے شک جو واضح دلائل کے باوجود اللہ کی آیتوں پر ایمان نہیں لاتے اللہ بھی ان کو سیدھا راستہ نہیں دکھاتا۔ آخرت میں ان کو دردناک عذاب دیا جائے گا۔ جو شخص ایمان لانے کے بعد دل سے کفر کرے تو اس پر اللہ کا غضب ہوگا اور اس کے لیے عذاب عظیم تیار ہے۔ البتہ جس پر کفر کرنے کے لیے زبردستی کی جائے اور وہ مجبوراً کفریہ کلمات کہہ دے اور دل سے ایمان پر ثابت و قائم رہے تو اس پر کوئی مواخذہ نہیں۔ جنہوں نے مصیبت اٹھانے کے بعد ہجرت کی، جہاد کیا اور تکلیفوں پر صبر کیا تو اللہ نے اپنی مہربانی سے ان کو بخش دیا۔

قیامت کے روز ہر طرف نفسا نفسی کا عالم ہوگا۔ ہر ایک کو اس کے اعمال کا پورا بدلہ ملے گا اور اس پر ذرا بھی ظلم نہیں ہوگا۔ اللہ نے ایک بستی کی مثال بیان کی جو امن واطمینان سے تھی۔ ان کے پاس ہر طرف سے کھانے کی اشیا پہنچ رہی تھیں۔ ان کے پاس ان ہی میں سے ایک رسول آیا۔ جب انہوں نے اللہ کی نعمتوں کی ناشکری کی اور رسول کو جھٹلایا تو بھوک اور خوف کے عذاب نے ان کو آلیا۔ اللہ نے تمہارے لیے چار چیزیں حرام کی ہیں۔ ان کو نہ کھاؤ۔ ۱۔ مُردار۔ ۲۔ خون۔ ۳۔ سُور کا گوشت۔ ۴۔ جو جانور بتوں کے نام پر ذبح کیا گیا ہو۔ جو شخص بھوک سے مجبور ہو کر ان چاروں میں سے جان بچانے کی حد تک کھالے اور حد سے تجاوز نہ کرے تو اللہ معاف کرنے والا مہربان ہے۔ یہود کی سرکشی کی بنا پر جو چیزیں ان پر حرام کی تھیں وہ ہم آپ ﷺ کو بتا چکے ہیں۔ مثلاً ناخن والے تمام جانور جن کی انگلیاں کٹی کٹی اور جدا جدا نہ ہوں،

گائے اور بکری کی چربی، سوائے اس چربی کے جو پشت اور آنتوں پر لگی ہوئی ہو۔ جنہوں نے نادانی سے گناہ کیا پھر توبہ کر لی اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔ حضرت ابراہیم زندگی بھر خالص توحید پر قائم رہے۔ اللہ نے ان کو چن لیا تھا اور صراط مستقیم کی ہدایت دی تھی۔ پھر ہم نے آپ کی طرف وحی کی کہ آپ حضرت ابراہیم کے طریقے کی پیروی کریں جو خالص توحید پر تھے اور مشرکین میں سے نہ تھے۔ آپ لوگوں کو حکمت اور عمدہ وعظ سے اپنے رب کی طرف بلایئے اور ان سے اچھے طریقے سے بحث کیجیے۔ اگر تم بدلہ لو تو اتنا ہی لو جتنی تمہیں تکلیف پہنچی ہے۔

سُبۡحٰنَ الَّذِیۡۤ : ۱۵

سورۂ بنی اسرائیل

اس سورت میں بنی اسرائیل کا ذکر تفصیل سے آیا ہے، اس لیے یہ بنی اسرائیل کے نام سے مشہور ہوگئی۔ اس سورت کا ایک نام الاسرا بھی ہے۔ یہ سورت مکی ہے۔

اللہ پاک ہے، جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو راتوں رات مسجد حرام سے مسجد اقصیٰ لے گیا جس کے ماحول کو اس نے بابرکت بنایا ہے۔ تاکہ آپ کو عظیم نشانیاں دکھائے۔ یہ واقعات آپ کا بہت بڑا معجزہ اور آپ کے لیے بہت بڑا اعزاز تھے۔ انسانوں میں سے آپ کے سوا کسی کو یہ اعزاز حاصل نہیں ہوا۔ یہ واقعہ حالت بیداری میں پیش آیا۔ اگر نیند کی حالت میں ہوتا تو قرآن اس کو اتنے اہتمام سے بیان نہ کرتا اور نہ مشرکین اسے جھٹلاتے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے پہلے بنی اسرائیل کی ہدایت کے لیے حضرت موسیٰ کو تورات دی تھی۔ اس میں ان کو حکم دیا گیا تھا کہ وہ اللہ کے سوا کسی کو کارساز اور حاجت روانہ بنائیں مگر انہوں نے اس حکم کی خلاف ورزی کر کے بت پرستی اختیار کر لی۔ پھر فرمایا کہ بنی اسرائیل شام میں دو مرتبہ فساد برپا کریں گے۔ جب انہوں نے پہلی مرتبہ فساد پھیلایا تو ہم نے ان پر ایسے بندے مسلط کر دیے جو بہت جنگ جو تھے۔ وہ ان کے گھروں میں گھس پڑے۔ پھر ہم نے بنی اسرائیل کو دوبارہ غلبہ دیا اور مال و اولاد سے قوت دی۔ جب انہوں نے دوسری مرتبہ فساد

پھیلایا تو ہم نے اپنے ظالم بندے ان پر مسلط کر کے انہیں ذلیل ورسوا کر دیا۔ بے شک یہ قرآن سب سے سیدھا راستہ بتاتا ہے اور نیک عمل کرنے والے مومنوں کو بڑے اجر کی بشارت دیتا ہے۔ جو لوگ قیامت پر ایمان نہیں رکھتے ان کے لیے دردناک عذاب ہے۔ قیامت کے روز ہم ہر انسان کی گردن میں اس کا اعمال نامہ ڈال دیں گے اور اس کی تحریر نکال کر اس کو دیں گے کہ تو اپنا اعمال نامہ خود پڑھ لے اور خود ہی فیصلہ کر لے کہ تو کس چیز کا مستحق ہے۔

جو دنیا چاہتا ہے تو ہم اس کو جتنا دینا چاہتے ہیں دنیا ہی میں دے دیتے ہیں اور وہ آخرت میں خالی ہاتھ رہتا ہے اور اس کا ٹھکانہ جہنم ہے اور جو مومن آخرت کے لیے کوشش کرتا ہے تو اس کی کوشش اللہ کے ہاں قبول ہوگی اور اس کو اعمال کا پورا بدلہ ملے گا۔ صرف اللہ کی عبادت کرو، والدین سے بھلائی کرو۔ اگر ان میں سے کوئی ایک یا دونوں بڑھاپے کو پہنچ جائیں تو ان کو ''اف'' تک نہ کہنا اور نہ ان کو جھڑکنا بلکہ نرمی سے بات کرنا اور ان کے سامنے تواضع سے رہنا اور ان کے لیے دعا کرنا کہ اے میرے رب! ان پر رحم کر جس طرح انہوں نے مجھ پر مہربانی کی اور میری پرورش کی۔ قرابت داروں، محتاجوں اور مسافروں کا حق ادا کرو اور مال اللہ کی نافرمانی میں نہ اڑاؤ۔ بے شک فضول خرچی کرنے والے شیطان کے بھائی ہیں۔ اگر تمہارے پاس سائل کو دینے کے لیے کچھ نہ ہو تو اس سے نرمی سے بات کرو۔ خرچ کرنے میں اعتدال اختیار کرو، نہ کنجوسی سے ہاتھ بالکل بند کرو اور نہ جوش میں آ کر سب کچھ دے دو اور پھر خالی ہاتھ ہو کر گھر میں بیٹھ جاؤ۔ مفلسی کے خوف سے اپنی اولاد کو قتل نہ کرو۔ ہم انہیں بھی رزق دیتے ہیں اور تمہیں بھی۔ بے شک اولاد کا قتل بڑا گناہ ہے۔ زنا بڑی بے حیائی اور بری راہ ہے اس لیے تم اس کے قریب بھی نہ جاؤ اور نہ کسی کو ناحق قتل کرو اور نہ یتیم کے مال کے قریب جاؤ یہاں تک کہ وہ اپنی جوانی کو پہنچ جائیں۔

اپنے عہد پورے کرو، بے شک قیامت کے دن عہد کے بارے میں پوچھا جائے گا۔ ناپ کر دیتے وقت پیمانہ پورا بھرا کرو اور سیدھی ترازو سے تولو۔ یہی تمہارے حق میں بہتر ہے۔ زمین پر اترا کر تکبر کے ساتھ نہ چلو۔ یہ مغرور لوگوں کا طریقہ ہے۔

گزشتہ آیات میں جو علم و حکمت کی باتیں ہوئی ہیں وہ اللہ نے وحی کے ذریعے بتائی ہیں۔ اللہ کے ساتھ کسی کو معبود نہ بناؤ ورنہ تم ملامت زدہ کر کے جہنم میں ڈال دیے جاؤ گے۔ اللہ واحد وصمد اس سے پاک ہے کہ کوئی اس کا شریک ہو اور وہ ان باتوں سے بلند ہے جو یہ ظالم اس کے بارے میں کہتے ہیں۔ ساتوں آسمان اور زمین کی ہر مخلوق حمد کے ساتھ اس کی تسبیح کرتی ہے مگر تم ان کی تسبیح نہیں سمجھتے۔ مشرکین کے قرآن نہ سمجھنے کی وجہ یہ ہے کہ قرآن اور ان کے درمیان ان کی ازلی گم راہی کے پردے حائل ہو جاتے ہیں۔ یہ لوگ قرآن سننے کے لیے آپ کی طرف کان نہیں لگاتے بل کہ قرآن کا مذاق اڑانے کے لیے آپ کی طرف کان لگاتے ہیں۔ منکرین مرنے کے بعد دوبارہ زندہ ہونے کو ناممکن سمجھتے تھے اور کہتے تھے کہ جب ہم ہڈیاں اور مٹی بن کر بالکل ناپید ہو جائیں گے تب ہمیں کون نئے سرے سے پیدا کرے گا۔ اللہ نے فرمایا کہ تم پتھر یا لوہا یا اس سے بھی زیادہ سخت چیز بن جاؤ، پھر بھی اللہ تمہیں زندہ کر کے اٹھا لے گا۔ شیطان انسان کا کھلا دشمن ہے اس لیے کوئی ایسی بات نہیں کرنی چاہیے جس سے شیطان کو شر پھیلانے کا موقع ملے۔ اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم! آپ کا کام صرف بشارت دینا اور خبردار کرنا ہے۔ جو آپ کے بتائے ہوئے طریقے پر چلیں گے ان کو اس کے بدلے جنت ملے گی اور جو آپ کے طریقے سے منہ موڑیں گے، ان کو دوزخ میں ڈال دیا جائے گا۔

آسمانوں اور زمین کی کوئی چیز اللہ پر مخفی نہیں۔ اسی نے بعض کو بعض پر فضیلت دی۔ جن باطل معبودوں کو تم اللہ کے سوا پکارتے ہو وہ تمہارے کسی کام نہیں آسکتے۔

کافروں کی کوئی بستی ایسی نہیں جس کو ہم ان کے گناہوں کے سبب قیامت سے پہلے ہلاک نہ کردیں اور قیامت کے روز ان کو عذاب نہ دیں۔ ہم نے معجزے بھیجنا اس لیے روک دیا کہ پہلے والے ان کی تکذیب کر چکے ہیں۔ نہ کوئی اللہ کے علم سے باہر ہے اور نہ قدرت سے، سب اس کے قبضے میں ہیں۔ مشرکین آپ کو ذرا نقصان نہیں پہنچا سکتے۔ شجر ملعونہ سے مراد زقوم کا درخت ہے جو جہنمیوں کی غذا ہوگا۔ مشرکین آگ کے اندر کسی پیڑ کا ہونا محال سمجھتے تھے۔ جب ہم نے فرشتوں کو سجدہ کرنے کا حکم دیا تو ابلیس کے سوا سب نے آدم کو سجدہ کیا۔ اس نے کہا کہ کیا میں اس کو سجدہ کروں جس کو تو نے مٹی سے بنایا؟ اگر تو مجھے قیامت تک مہلت دی تو میں تھوڑے سے لوگوں کے سوا ان کی نسل کو ضرور بہکاؤں گا۔ اللہ نے فرمایا کہ جو تیری پیروی کرے گا اس کو تیرے ساتھ جہنم میں ڈالدوں گا۔ بے شک میرے بندوں پر تیرا زور نہیں چلے گا۔ اللہ نے تمہارے لیے سمندر میں کشتیاں چلادیں تا کہ تم روزی تلاش کرو۔ جب سمندر میں تم پر کوئی مصیبت آتی ہے تو تمہارے باطل معبود غائب ہو جاتے ہیں۔ پھر اللہ تمہیں بچا کر خشکی پر پہنچا دیتا ہے تو تم منہ پھیر لیتے ہو۔ کیا تم اس سے بے خوف ہو کہ وہ تمہیں زمین میں دھنسا دے یا تم پر پتھر برسا دے یا تمہیں دوبارہ سمندر میں لے جا کر تم پر سخت ہوا کا طوفان بھیج دے اور تمہیں ناشکری کی سزا میں غرق کردے۔ ہم نے بنی آدم کو تمام مخلوق پر بزرگی دی، ان کو خشکی اور سمندر میں سوار کیا، ان کو پاکیزہ رزق دیا۔ قیامت کے دن ہم سب کو اعمال ناموں کے ساتھ بلائیں گے۔ جس کو دائیں ہاتھ میں اعمال نامہ ملے گا وہ اس کو خوشی سے پڑھے گا اور دوسروں کو دکھائے گا۔ جو دنیا میں گم راہ رہا وہ آخرت میں اس سے بھی زیادہ گم راہ رہے گا۔ قریب تھا کہ وہ سرزمینِ مکہ سے آپ کو نکال دیتے۔ پھر آپ کے بعد وہ خود بھی بہت کم ٹھہر پاتے۔ گزشتہ انبیا کے ساتھ بھی ہمارا یہی طریقہ رہا اور آپ ہمارے طریقے میں

تبدیلی نہ پائیں گے۔ آپ سورج ڈھلنے سے رات کی تاریکی چھانے تک نماز ادا کیجیے اور فجر کی نماز بھی۔ رات کے ایک حصے میں تہجد پڑھا کریں جو آپ کے لیے اضافی فرض ہے۔ جلد آپ کا رب آپ کو مقام محمود پر فائز فرمائے گا۔

آپ کہہ دیجیے کہ حق آ گیا اور باطل مٹ گیا۔ بے شک باطل مٹنے ہی والا تھا۔ وہ آپ سے روح کے بارے میں سوال کرتے ہیں۔ آپ کہہ دیجیے کہ وہ میرے رب کے حکم سے ہے اور تمہیں اس کا بہت کم علم دیا گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ پوری دنیا کے جن اور انسان مل کر بھی اس قرآن جیسا قرآن نہیں بنا سکتے۔ مشرکین کہتے ہیں کہ ہم آپ پر ایمان نہیں لائیں گے جب تک آپ ایک چشمہ جاری نہ کر دیں یا آپ کا کھجوروں اور انگوروں کا ایک باغ ہو یا آسمان کو ٹکڑے ٹکڑے کر کے ہم پر گرا دیں یا فرشتوں کو لے آئیں یا آپ کا سونے کا گھر ہو وغیرہ۔ آپ ان کے جواب میں کہہ دیجیے کہ میں ایک انسان ہوں جسے اللہ نے تمہاری ہدایت کے لیے بھیجا ہے۔ میرا کام اللہ کا پیغام پہنچا دینا اور اس کے عذاب سے خبردار کرنا ہے۔ معجزے دکھانا اللہ کا کام ہے۔ وہ بہت سے معجزے دکھا چکا ہے۔ عقل کا تقاضا ہے کہ رسول ان ہی میں سے ہو جن کی طرف اس کو بھیجا گیا ہے تا کہ وہ اس کی بات سمجھ سکیں۔ آپ کہہ دیجیے کہ میرے اور تمہارے درمیان اللہ کی شہادت کافی ہے کہ میں نے تمہیں اس کا پیغام پہنچا دیا۔ جس کو اللہ ہدایت دے وہی ہدایت پر ہے اور جس کو وہ گم راہ کر دے اس کا کوئی مددگار نہیں۔ قیامت کے دن اللہ ان کو منہ کے بل جہنم میں داخل کرے گا۔ یہ اس کی سزا ہے کہ انہوں نے ہماری آیتوں کا انکار کیا۔ اور کہا کہ جب ہم بوسیدہ ہڈیاں ہو کر ریزہ ریزہ ہو جائیں گے تو کیا پھر بھی زندہ کیے جائیں گے! آپ کہہ دیجیے کہ اگر تم میرے رب کی رحمت کے خزانوں کے مالک ہوتے تو تم خرچ ہو جانے کے خوف سے ان کو روک کر رکھتے اور انسان ہے ہی تنگ دل۔ ہم نے

موسیٰ کو فرعون اور اس کی قوم کی تنبیہ کے لیے ۹ معجزے عطا کیے اس باوجود وہ ایمان نہیں لائے، بالآخر سمندر میں غرق ہوئے۔ یہی حالت مشرکین کی ہے۔ اگر ان کے مطلوبہ معجزے ظاہر کر دیے جائیں تب بھی وہ تکذیب کریں گے۔ جس طرح فرعون اور اس کی قوم حضرت موسیٰ کا مقابلہ نہ کر سکی اسی طرح مشرکین مکہ بھی آپ کا مقابلہ نہ کر سکیں گے۔ آپ کا کام مومنوں کو خوشخبری سنانا اور کافروں کو دوزخ سے ڈرانا ہے۔ آپ مشرکین کو بتا دیجیے کہ تم اللہ کو اللہ کہہ کر پکارو یا رحمن کہہ کر دونوں طرح صحیح ہے، کیوں کہ سب اچھے نام اسی کے ہیں۔ وہ واحد وصمد ہے، نہ اس کے ماں باپ، نہ اولاد اور نہ وہ کسی کی حمایت کا محتاج۔ اس لیے اس کی کبریائی اور بزرگی بیان کرتے رہیے۔

سورۃ کہف

اس سورت کو کہف اس لیے کہتے ہیں کہ اس میں چند مومنوں کے حالات کا بیان ہے جو اہل کفر کے خوف سے کہف یعنی غار میں چھپ گئے تھے اور تین سو نو برس سو کر جاگے تھے۔ یہ سورت مکے میں نازل ہوئی۔ اس میں تین اہم واقعات کا بیان ہے۔ ۱۔ اصحاب کہف کا واقعہ، ۲۔ حضرت موسیٰ و حضرت خضر کا واقعہ، ۳۔ ذوالقرنین کا واقعہ۔ اس کے علاوہ قیامت اور آخرت کا ذکر ہے۔

ہر طرح کی تعریف اللہ کے لیے ہے جس نے اپنے بندے پر قرآن نازل کیا جس میں کوئی کمی خامی نہیں، تاکہ وہ مومنوں کو جنت کی بشارت دے اور مشرکین کو ڈرائے۔ آپ کا کام دعوت و تبلیغ دین ہے۔ کوئی نہ مانے تو اس پر غمگین ہونے کی ضرورت نہیں۔ دنیا اور اس کی زینت فانی ہے اور حق قبول کرنے سے جو نعمتیں ملیں گی وہ ہمیشہ باقی رہیں گی۔ قریش نے یہود کے کہنے پر آپ سے جو تین سوال کیے تھے

ان میں سے دوسرے سوال یعنی اصحاب کہف کا یہاں بیان ہے۔ وہ چند مومن نوجوان تھے جو مشرکین سے تنگ آ کر ایک غار میں جا چھپے تھے۔ اللہ نے غار میں انہیں گہری نیند سلا دیا اور ان کے جسموں کو گلنے سڑنے سے محفوظ رکھا۔ اللہ نے غار کے اندر ہیبت اور رعب کی کیفیت پیدا کر دی، تا کہ وہ دشمنوں سے محفوظ رہیں۔ اگر کوئی غار کے اندر جھانکے تو خوف زدہ ہو کر الٹے پاؤں بھاگے۔ جب بیدار ہوئے تو اپنے ایک ساتھی کو کھانا لانے کے لیے شہر بھیجا اور تاکید کی کہ حلال اور پاکیزہ کھانا لائے اور اپنے آپ کو پوشیدہ رکھے۔ لوگ اندازے سے ان کی تعداد بیان کریں گے۔ ان کی صحیح تعداد اللہ کے سوا کوئی نہیں جانتا۔ اے نبی صلی اللہ علیہ وسلم اگر کوئی کام کل کرنا ہو تو اس کے لیے یہ نہ کہیے کہ میں کل اس کو کروں گا بل کہ اس کے ساتھ ان شاء اللہ کہہ لیا کیجیے، کیوں کہ کل کیا ہوگا اس کا علم صرف اللہ کو ہے۔ اگر موقع پر ان شاء اللہ کہنا یاد نہ رہے تو بعد میں جب یاد آئے اسی وقت کہہ لینا چاہیے۔ لوگ آپ سے سوال کرتے ہیں کہ اصحاب کہف غار میں کتنی مدت رہے؟ آپ بتا دیجیے کہ قمری اعتبار سے تین سو نو برس سوتے رہے۔ جو کتاب آپ پر وحی کے ذریعے نازل ہوئی ہے اسے پڑھتے رہیے اور دوسروں کو بھی پڑھ کر سنایے۔ یہ آپ کی نبوت و رسالت کی کافی وشافی دلیل ہے۔ اس کے احکام اور واقعات کو کوئی نہیں بدل سکتا اور نہ کوئی ان کو غلط ثابت کر سکتا ہے۔

قوم کے مال دار اور سردار مغرور ہوتے ہیں، اس لیے وہ اللہ کے نیک بندوں کو حقیر اور کم درجے کا سمجھتے ہیں۔ آپ اہل دنیا کی پرواہ نہ کیجیے بل کہ ہر وقت ان کے ساتھ رہیے جو صبح وشام اپنے رب کی خوش نودی کے لیے اس کی یاد میں لگے رہتے ہیں۔ آپ کہہ دیجیے کہ جو کچھ میں اپنے رب کے پاس سے لایا ہوں وہی حق اور سچ ہے۔ اس میں کسی شک وشبے کی گنجائش نہیں۔ جو اس پر ایمان لائے گا وہ آخرت کی

نعمتوں سے سرفراز ہوگا اور جو انکار کرے گا اس کے لیے جہنم کی آگ تیار ہے جو اس کو ہر طرف سے گھیر لے گی۔ جہنم میں اس کو ایسا پانی پلایا جائے گا جو تیل کی تلچھٹ یا پیپ کی مانند اور بے حد گرم ہوگا اور منہ کے قریب آتے ہی کھال جھلس دے گا۔ جو لوگ قرآن پر ایمان لائے اور انہوں نے نیک اعمال کیے تو اللہ ان کا اجر ضائع نہیں کرے گا۔ یہ لوگ ایسے باغوں میں رہیں گے جن کے نیچے نہریں رواں ہوں گی۔ آپ منکرین سے دو آدمیوں کا حال بیان کیجیے۔ ان میں سے ایک کے پاس انگور کے دو باغ تھے۔ ان کے چاروں طرف کھجور کے درخت تھے۔ دونوں پورا پھل دیتے تھے۔ اس کے پاس مال کے حصول کے اور ذرائع بھی تھے، مگر وہ مغرور اور قیامت کا منکر تھا۔ دوسرا غریب اور مومن تھا۔ مال دار یہ سمجھتا تھا کہ اس کا مال ہمیشہ اس کے پاس رہے گا اور اس پر کبھی کوئی آفت نہیں آئے گی۔ غریب مومن نے اس کو سمجھانے کی کوشش کی مگر وہ نہ مانا۔ آخر اس کے غرور اور ناشکری کے سبب اس کے باغوں پر اللہ کا عذاب آیا اور وہ جل کر راکھ ہو گئے۔ اس تباہی کے بعد وہ کف افسوس ملتے ہوئے کہنے لگا کہ کاش میں نے شرک نہ کیا ہوتا۔ اس کے پاس کوئی ایسی جماعت نہ تھی جو اللہ کے مقابلے میں اس کی مدد کرتی۔ اور نہ خود اس میں اتنی طاقت و قدرت تھی کہ وہ اللہ کے عذاب کو روک دیتا۔

دوسری مثال دنیاوی زندگی کی ہے کہ فنا اور زوال میں دنیا کی زندگی اس بارش کی مانند ہے جس سے زمین سرسبز ہو جاتی ہے۔ پھر ساری ہریالی اور خوش نمائی خشک ہو کر ختم ہو جاتی ہے۔ اسی طرح انسان کا مال و دولت اور اولاد بھی چند روزہ بہار ہے۔ زندگی ختم ہوتے ہی یہ سب چیزیں جدا ہو جاتی ہیں۔ اس کے برعکس نیک اعمال کا نتیجہ اچھا اور غیر فانی ہے اور ہمیشہ باقی رہے گا۔ قیامت کے روز اللہ منکرین سے فرمائے گا کہ ہم نے تمہیں دوسری بار پیدا کر کے اپنے سامنے لا کھڑا کیا، حال آں کہ تم اس کو

نہیں مانتے تھے۔ پھر ان کو نامۂ اعمال دیا جائے گا جس میں ہر چھوٹا بڑا عمل لکھا ہوا ہوگا۔ گناہ گار اس کو دیکھ کر حیرت زدہ ہو جائیں گے اور کہیں گے کہ ہائے ہماری خرابی یہ کیسا اعمال نامہ ہے جس نے کوئی چھوٹی بات چھوڑی اور نہ بڑی۔ سب اس میں موجود ہیں۔ آپ کا رب کسی پر ظلم نہیں کرتا۔ وہ کسی کو بے قصور نہیں پکڑتا اور نہ کسی کی نیکی کو ضائع کرتا ہے۔ جب ہم نے فرشتوں سے کہا کہ آدم کو سجدہ کرو تو ابلیس کے سوا سب نے سجدہ کیا۔ وہ جنوں میں سے تھا سو اس نے اپنے رب کی نافرمانی کی۔ پھر بھی تم مجھے چھوڑ کر اس کی ذریت کو دوست بناتے ہو، حال آں کہ وہ تمہارے دشمن ہیں۔ میں نے آسمانوں اور زمین اور تمام مخلوق کو اپنی قدرت سے پیدا کیا ہے۔ ان کی پیدائش میں میں نے کسی سے مدد نہیں لی اور نہ میں ایسا بے بس تھا کہ گم راہ کرنے والوں اور شیطانوں کو اپنا مددگار بناتا۔ قیامت کے دن کافروں کو سب کے سامنے شرمندہ کرنے کے لیے اللہ ان سے کہے گا کہ تم جن کو میرا شریک قرار دیتے تھے ان کو اپنی مدد کے لیے بلاؤ، تاکہ وہ تمہیں اس مصیبت سے بچالیں۔ سو وہ ان کو اپنی مدد کے لیے بلند آواز سے پکاریں گے مگر وہ شرکا نہ ان کو جواب دیں گے اور نہ ان کی مدد کو پہنچیں گے۔

کافروں نے میری آیتوں اور جس عذاب سے ان کو ڈرایا گیا تھا اس کو مذاق بنا رکھا ہے۔ انسان جب حق کو نہیں مانتا اور دوسروں کے احوال سے نصیحت حاصل نہیں کرتا تو ہم ان کے دلوں پر پردے اور کانوں میں ڈاٹ لگا دیتے ہیں۔ اب وہ کبھی راہ راست پر نہیں آئیں گے۔ جب اللہ کی طرف سے حضرت موسیٰ کو بتایا گیا کہ سمندر کے کنارے ایک ایسا شخص رہتا ہے جس کے پاس وہ علم ہے جو آپ کے پاس نہیں تو حضرت موسیٰ اس کی تلاش میں چل پڑے۔ سمندر کے کنارے چلتے چلتے ان کی ملاقات حضرت خضر سے ہوئی۔ حضرت موسیٰ نے ساتھ رہنے کے لیے ان سے

اجازت مانگی تو انہوں نے کہا کہ اگر تم میرے ساتھ رہنا چاہتے ہو تو مجھ سے سوال نہ کرنا جب تک میں خود نہ بتاؤں۔ پھر وہ دونوں کشتی میں سوار ہو گئے۔ حضرت خضر نے کشتی کا ایک تختہ اکھاڑ کر اس میں سوراخ کر دیا۔ حضرت موسیٰ نے کہا کہ کیا آپ نے کشتی والوں کو ڈبونے کے لیے اس میں سوراخ کیا؟ البتہ آپ نے عجیب کام کیا۔ حضرت خضر نے جواب دیا کہ میں نے کہا تھا کہ تم میرے ساتھ صبر نہ کر سکو گے۔ حضرت موسیٰ نے کہا کہ میں بھول گیا اس لیے بھول چوک پر میرا مواخذہ نہ کیجیے اور مجھ پر تنگی نہ ڈالیے۔ پھر دونوں آگے بڑھے تو ایک لڑکا ملا جسے حضرت خضر نے قتل کر دیا۔ حضرت موسیٰ نے کہا کہ آپ نے ایک پاکیزہ جان کو ناحق قتل کر دیا۔ آپ نے بہت بری حرکت کی۔

قَالَ اَلَمۡ : ۱۶

حضرت خضر نے کہا کہ میں نے تو کہہ یا تھا کہ تم میرے ساتھ صبر نہ کر سکو گے۔ حضرت موسیٰ نے کہا کہ اگر اس کے بعد سوال کروں تو مجھے ساتھ نہ رکھنا۔ پھر دونوں آگے بڑھے اور ایک گاؤں والوں سے کھانا مانگا تو انہوں نے کھانا نہیں دیا۔ پھر اسی گاؤں میں ایک دیوار گرتی ہوئی نظر آئی تو حضرت خضر نے اس کو سیدھا کر دیا تا کہ وہ گرے نہیں۔ حضرت موسیٰ نے کہا کہ اگر آپ چاہتے تو ان سے معاوضہ لے لیتے۔ حضرت خضر نے کہا کہ اب آپ میرے ساتھ نہیں چل سکتے۔ البتہ میں آپ کو واقعات کا راز بتاتا ہوں جن پر آپ صبر نہیں کر سکے۔ وہ کشتی چند غریبوں کی تھی جو اس کو کرائے پر چلاتے تھے۔ ان کے آگے ایک بادشاہ تھا جو ہر عمدہ کشتی کو چھین لیتا تھا۔ میں نے اس کو عیب دار کر دیا تا کہ بادشاہ عیب دیکھ کر کشتی چھوڑ دے اور بعد میں وہ لوگ تختہ لگا کر کشتی کو درست کر لیں۔ جس لڑکے کو میں نے قتل کیا تھا اس کے ماں باپ مومن تھے۔ یہ لڑکا بڑا ہو کر کافر ہوتا۔ اندیشہ تھا کہ کہیں یہ بڑا ہو کر اپنے ماں باپ کو کفر پر مجبور نہ کر دے، جب کہ اللہ نہیں چاہتا تھا کہ اس کے انتہائی نیک والدین اس کی محبت میں ایمان سے محروم ہو جائیں۔ اس لیے اللہ نے اسے مارنے اور اس کے بدلے ایک فرماں بردار لڑکا دینے کا فیصلہ فرمایا۔ گرتی ہوئی دیوار اس لیے سیدھی کی کہ وہ دو یتیم بچوں کی تھی۔ ان کا باپ نیک صالح تھا اور دیوار کے نیچے خزانہ پوشیدہ تھا۔ اگر دیوار گر جاتی تو لوگ خزانہ لوٹ لیتے اور کم سن لڑکوں کو کچھ نہ ملتا۔ اللہ نے چاہا کہ

دونوں لڑکے بڑے ہوکر اپنا دفینہ نکال لیں۔ ان تینوں کاموں میں سے کوئی کام میں نے اپنی مرضی سے نہیں کیا، بل کہ اللہ کے حکم سے کیا۔ یہ تھی ان کی حقیقت جن کے ظاہر کو دیکھ کر تم صبر نہ کر سکے۔

تیسرا واقعہ ذوالقرنین کا ہے جو مشرکین نے امتحان کے طور پر آپ سے پوچھا تھا۔ ذوالقرنین کو بعض نبی کہتے ہیں اور بعض بادشاہ۔ اللہ نے فرمایا کہ ہم نے اس کو اقتدار عطا کیا تھا۔ وہ جس طرح چاہتا حکم چلاتا۔ پھر سورج غروب ہونے کے مقام پر اس نے ایک کافر قوم کو پایا۔ ہم نے اس سے کہا کہ تم اس قوم کو توحید کی دعوت دو۔ اگر کفر پر قائم رہیں تو ان کو سزا دو اور ایمان لے آئیں تو ان سے حسن سلوک کرو۔ ذوالقرنین نے کہا کہ ان میں جو ظالم و مشرک ہیں ان کو سزا دوں گا اور جو مومن اور اچھے اعمال والے ہیں ان کو اچھا بدلہ دوں گا۔ مغرب کے سفر کے بعد وہ مشرق کی جانب چلا، تاکہ مشرقی ممالک فتح کرلے۔ چناں چہ راستے میں جو قومیں ملیں وہ ان کو توحید کی دعوت دیتے، منکرین سے قتال کرتے اور اللہ کے فضل سے ان پر غلبہ پاتے۔ پھر وہ ایک تیسرے راستے پر چلے جہاں دو پہاڑوں کے درمیان ایک گھاٹی میں ایسی قوم ملی جو بات نہیں سمجھتی تھی۔ انہوں نے کہا کہ یاجوج ماجوج ہمارے علاقے میں آکر قتل و غارت کرتے ہیں۔ ہمارے اور ان کے درمیان ایک دیوار بنا دیں تاکہ وہ ہماری طرف نہ آسکیں۔ ذوالقرنین نے کہا کہ تم اپنی جسمانی محنت سے میری مدد کرو تاکہ میں تمہارے اور ان کے درمیان ایک مضبوط دیوار کھڑی کردوں۔ پھر اس نے درے کو پہاڑوں کی چوٹیوں تک لوہے کے بڑے بڑے ٹکڑوں اور پتھروں سے بند کردیا اور پگھلا ہوا تانبہ اس دیوار پر ڈال دیا، تاکہ وہ مزید مضبوط ہوجائے۔ اب یاجوج و ماجوج اس پر نہیں چڑھ سکتے اور نہ اس میں نقب لگا سکتے ہیں۔ جب اللہ کا وعدہ آئے گا تو یہ دیوار ریزہ ریزہ ہوجائے گی اور یاجوج

وماجوج نکل کر پوری دنیا میں پھیل جائیں گے۔

جب صور پھونکا جائے گا تو ہم سب کو جمع کرلیں گے۔ اس دن ہم جہنم کافروں کے سامنے لائیں گے جن کی آنکھوں پر میری یاد سے پردہ پڑا ہوا تھا۔ بے شک ہم نے کافروں کی ضیافت کے لیے جہنم تیار کر رکھی ہے۔ جنھوں نے اپنے رب کی نشانیوں اوراس سے ملنے کا انکار کیا، ان کے اعمال برباد ہوگئے، قیامت کے روز ان کے اعمال کی ذرا بھی قدر و قیمت نہ ہوگی بل کہ ان کا ٹھکانا جہنم ہوگا۔ البتہ جنھوں نے ایمان کی حالت میں نیک کام کیے ان کے لیے فردوس کے باغ ہوں گے جہاں وہ ہمیشہ رہیں گے۔ اگر اللہ کی حکمت اور علوم کے کلمات لکھنے کے لیے سمندر روشنائی بنا دیا جائے اوراس میں ایسا ہی ایک اور سمندر شامل کرلیا جائے تو روشنائی کے یہ سمندر ختم ہوجائیں گے مگر اللہ کے کلمات ختم نہ ہوں گے۔ آپ کہہ دیجیے کہ میں تمہارے جیسا ہی انسان ہوں مجھ پر اللہ کی طرف سے وحی آئی ہے کہ تمہارا معبود ایک ہے۔ اس کا کوئی شریک نہیں، سوتم اس کی عبادت میں کسی کو شریک نہ کرو۔

سورۂ مریم

اس سورت میں حضرت مریم کا قصہ مذکور ہے۔ اس لیے یہ ان ہی کے نام سے مشہور ہوگئی۔ یہ سورت مکے میں نازل ہوئی اوراس میں حضرت زکریا کی دعا، حضرت یحییٰ کی ولادت، توحید و رسالت ، اور بعض انبیا کے واقعات ہیں۔ حضرت زکریا بوڑھے ہوگئے تھے اوران کے اولاد نہیں تھی۔ ان کو اپنے رشتے داروں کی طرف سے دین میں تحریف کا اندیشہ تھا۔ اس لیے انہوں نے اللہ سے دعا کی کہ مجھے ایک ایسا لڑکا عطا فرما جو میرے بعد نبوت کا وارث اور دین کا نگہبان ہو۔ اللہ نے ان کی دعا قبول فرمالی اور فرشتے کے ذریعے حضرت یحییٰ کی بشارت دی۔ حضرت مریم عبادت کے

لیے اپنے گھر والوں سے الگ بیت المقدس کے مشرقی گوشے میں چلی گئیں۔ حضرت جبریل نے ان کے پاس آ کر ان کو بیٹے کی بشارت دی اور ان کے گریبان میں پھونک ماری تو ان کو حمل ٹھہر گیا۔ ولادت کے بعد حضرت مریم بچے کو گود میں لے کر قوم کے پاس آئیں تو یہودی مختلف سوال کرنے لگے۔ انہوں نے اللہ کے حکم سے بچے کی طرف اشارہ کیا تو وہ گہوارے میں سے بولے کہ میں اللہ کا بندہ ہوں، اس نے مجھے کتاب دی اور مجھے نبی اور باعث برکت بنایا، نماز اور زکاۃ کی تاکید کی اور حکم دیا کہ میں ماں کا فرماں بردار رہوں۔ مجھ پر اللہ کی طرف سے سلامتی ہے جس دن پیدا ہوا اور جس دن مروں گا اور جس دن زندہ کر کے اٹھایا جاؤں گا۔

حضرت ابراہیم اللہ کے سچے نبی تھے۔ انہوں نے اپنے باپ سے کہا کہ تم ان کی عبادت کیوں کرتے ہو جو تم سے بھی گئے گزرے ہیں کہ نہ سنتے ہیں اور نہ دیکھتے ہیں اور نہ تمہارے کام آتے ہیں۔ میرے پاس وہ علم ہے جو تمہیں نہیں دیا گیا اس لیے تم میری اتباع کرو تاکہ میں تمہیں بھلائی کے راستے پر لگا دوں۔ اس نے کہا کہ اے ابراہیم! کیا تو میرے معبودوں سے نفرت کرتا ہے؟ اگر تو باز نہ آیا تو میں تجھے سنگ سار کر دوں گا۔ سو تو ایک مدت کے لیے مجھے چھوڑ دے۔ حضرت ابراہیم نے کہا کہ میں تم سب عزیز و اقارب اور ان بتوں کو چھوڑ کر شام کی طرف ہجرت کرتا ہوں جہاں میں اپنے رب کی عبادت کرتا رہوں گا جو مجھے دیکھتا اور میری دعا کو سنتا ہے۔ پھر ہم نے ان کو اسحاق جیسا بیٹا اور یعقوب جیسا پوتا عطا کیا اور ان کو نبی بنایا۔ آپ ان کو حضرت موسیٰ کا قصہ سنایے جو مخلص اور اللہ کے رسول تھے۔ ہم نے ان کو کوہ طور کی دائیں جانب سے آواز دی اور راز کی باتوں کے لیے قریب کیا اور ان کی درخواست پر ان کے بھائی ہارون کو نبی بنایا۔
آپ حضرت اسماعیل کے بارے میں بتایے کہ وہ وعدے کے پکے اور رسول اور نبی تھے۔ وہ اپنے گھر والوں کو نماز اور زکاۃ کا حکم دیتے تھے۔ حضرت ادریس بھی اللہ کے

سچے نبی تھے۔ اللہ نے ان کو بلند مقام عطا فرمایا تھا۔ ان کے بعد ایسے ناخلف پیدا ہوئے جنہوں نے نمازوں کو ضائع کیا اور اپنی خواہشوں پر چل پڑے۔ جلد ان کی گم راہی ان کے آگے آئے گی۔ البتہ جنہوں نے توبہ کی اور ایمان لے آئے اور نیک کام کیے وہ جنت میں داخل ہوں گے۔

تمام آسمانوں اور زمین کے درمیان کی مخلوق کا خالق و مالک وہی واحد و یکتا اللہ ہے۔ اس کے حکم کو کوئی نہیں ٹال سکتا۔ آپ اسی کی عبادت پر جمے رہیے۔ انسان کو اس پر تعجب ہے کہ مرنے کے بعد اس کو دوبارہ زندہ کر کے اٹھایا جائے گا۔ کیا اس کو یاد نہیں کہ پہلے جب وہ کچھ نہ تھا تو ہم ہی نے اس کو پیدا کیا تھا۔ آپ کے رب کی قسم! ہم ان کو اور شیطانوں کو جہنم کے گرد ضرور جمع کریں گے۔ ہم ان کو جانتے ہیں جو جہنم میں جھونکے جانے کے زیادہ مستحق ہیں۔ جب کافروں کے سامنے ہماری آیتیں تلاوت کی جاتی ہیں تو وہ تمسخر کے طور پر کہتے ہیں کہ آخرت میں بھی ہم تم سے اچھے رہیں گے۔ اللہ نے فرمایا کہ کیا وہ نہیں دیکھتے کہ ان سے پہلے انبیا کی تکذیب پر ہم نے کتنی امتیں ہلاک کر دیں جو مال و دولت میں ان سے کہیں زیادہ تھیں۔ ہم ان کو ڈھیل دے رہے ہیں، جب ہم چاہیں گے ان کو عذاب میں پکڑ لیں گے۔ اعمال صالحہ ہی باقی رہنے والے اور ثواب و انجام کے اعتبار سے بہتر ہیں۔ وہ اللہ کے سوا جن کو پوجتے ہیں وہ جلد ان کی عبادت کا انکار کر کے ان کے مخالف ہو جائیں گے۔ آپ ان کے لیے عذاب کی جلدی نہ کیجیے۔ ہم ان کی مدت گن رہے ہیں۔ قیامت کے دن پرہیزگاروں کو اللہ کا مہمان بنا کر جنت میں لے جایا جائے گا اور کافروں کو نہایت ذلت و رسوائی کے ساتھ دوزخ میں ڈالا جائے گا۔ کافروں نے کہا کہ اللہ نے بیٹا بنالیا۔ بے شک تم نے بہت سخت بات کہی۔ کچھ بعید نہیں کہ آسمان پھٹ پڑے، زمین شق ہو جائے اور پہاڑ ٹوٹ کر گر پڑیں۔ اس کی یہ شان نہیں کہ کسی کو بیٹا بنائے۔ قیامت کے روز ہر ایک اس کے پاس تنہا

آئے گا۔

سورۂ طٰہٰ

اس سورت کی ابتدا لفظ طٰہٰ سے ہوئی۔ اسی لیے اس کا نام طٰہٰ ہے۔ اس کا نام الکلیم بھی ہے۔ یہ سورت مکے میں نازل ہوئی۔ اس میں حضرت موسیٰ اور آدم کے واقعات کا بیان ہے۔

ہم نے یہ قرآن آپ کو مشقت میں ڈالنے کے لیے نازل نہیں کیا، بل کہ یہ اللہ کا خوف رکھنے والوں کے لیے نصیحت حاصل کرنے کا ذریعہ ہے۔ جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے وہ سب اللہ کی ملک ہے۔ وہ پکار کر کہی ہوئی یا چپکے سے کہی ہوئی بات کو خوب جانتا ہے۔ وہ دل میں آنے والے خیالات اور جو آئندہ دل میں گزریں گے سب جانتا ہے۔ اس کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں۔ تمام اچھے نام اور عمدہ صفات اسی کے لیے ہیں۔ حضرت موسیٰ کا یہ واقعہ اس وقت کا ہے جب وہ اپنی اہلیہ کو لے کر مدین سے مصر جارہے تھے۔ وہ سخت سرد رات تھی اور حضرت موسیٰ راستہ بھول گئے تھے۔ ادھر ادھر نظر دوڑائی تو کوہ طور کے دائیں جانب آگ دکھائی دی۔ انہوں نے اہلیہ سے کہا کہ میں نے آگ دیکھی ہے تم یہاں ٹھہرو میں وہاں سے کوئی انگارا لاتا ہوں یا وہاں کوئی راستہ بتانے والا مل جائے۔ جب وہاں پہنچے تو آواز آئی کہ اے موسیٰ! میں تیرا رب ہوں، میں نے تجھے منتخب کرلیا۔ سو جو وحی کی جائے اسے توجہ سے سنو۔ بے شک میں اللہ ہوں، میرے سوا کوئی معبود نہیں۔ سو تم میری عبادت کرو اور نماز قائم کرو۔ قیامت یقیناً آنے والی ہے لیکن اس کا وقت کسی کو معلوم نہیں۔ پھر اللہ نے حضرت موسیٰ کو عصا اور ید بیضا کے معجزے دے کر فرعون کے پاس بھیجا جو سرکشی میں حد سے بڑھا ہوا تھا۔ اللہ نے پھر فرمایا کہ اس کو میری عبادت کا حکم دو اور میرے عذاب سے ڈراؤ۔ حضرت موسیٰ نے اللہ سے

درخواست کی کہ میرا سینہ اور میری زبان کی گرہ کھول دے، تاکہ وہ میری بات سمجھ سکیں، میرا کام آسان کردے اور میرے بھائی ہارون کو میرے کام میں شریک کردے جو مجھ سے زیادہ فصیح زبان ہے۔ اللہ نے حضرت موسیٰ کی دعا قبول فرمائی اور حکم دیا کہ اب تم دونوں میری نشانیاں لے کر فرعون کے پاس جاؤ اور اس سے نرمی سے بات کرنا شاید وہ نصیحت قبول کرلے۔ تمہیں اس سے ڈرنے کی ضرورت نہیں۔ اس کی چوٹی میرے ہاتھ میں ہے۔ اس کو بتاؤ کہ جو سیدھے راستے پر چلے گا اس کے لیے عذاب سے سلامتی ہے اور جو حق کو جھٹلائے گا اس کے لیے عذاب ہے۔

فرعون نے حضرت موسیٰ سے کہا کہ تمہارا رب کون ہے میں اسے نہیں جانتا۔ حضرت موسیٰ نے کہا کہ میرا رب وہ ہے جس نے اپنی مخلوق کو ضرورت کی ہر چیز عطا فرمائی۔ وہ نہ غلطی کرتا ہے اور نہ بھولتا ہے۔ اس نے تمہیں اسی زمین سے پیدا کیا، تم اسی میں لوٹائے جاؤ گے اور اسی سے دوبارہ زندہ کرکے نکالے جاؤ گے۔ فرعون نے کہا کہ کیا تو جادو کے زور پر ہمارا ملک چھیننا چاہتا ہے؟ ہم تیرے مقابلے میں ایسا ہی جادو لائیں گے تاکہ لوگ جان لیں کہ تو پیغمبر نہیں جادوگر ہے۔ اب تم مقابلے کے لیے دن اور جگہ مقرر کرلو۔ فرعون کی تجویز پر حضرت موسیٰ نے عید کا دن اور چاشت کا وقت منظور کرلیا۔ فرعون نے تمام نامور جادوگر جمع کرلیے اور مقررہ وقت پر جادوگروں کی صفیں کی صفیں فرعون کے سامنے کھڑی تھیں۔ حضرت موسیٰ نے جادوگروں سے کہا کہ تم میرے معجزے کو جادو کہہ کر اللہ پر جھوٹ نہ باندھو ورنہ وہ تمہیں عذاب دے کر ملیا میٹ کردے گا۔ پھر ان میں اختلاف ہوا اور وہ سرگوشیاں کرنے لگے کہ تم اپنی ساری تدبیریں جمع کرو اور متحد ہو کر مقابلہ کرو۔ پھر انہوں نے لوگوں کی نظر بندی کرکے لاٹھیاں اور رسیاں زمین پر ڈالدیں تو وہ سانپ بن کر چلتی پھرتی محسوس ہورہی تھیں۔ حضرت موسیٰ نے اللہ کے حکم سے اپنی لاٹھی زمین پر ڈالی تو وہ ایک بڑا اژدھا بن کر

سب سانپوں کو ہڑپ کر گئی۔ لوگ ڈر کے مارے بھاگ کھڑے ہوئے۔ جادوگر دیکھتے ہی کہنے لگے کہ یہ سحر نہیں بل کہ اللہ کا کام ہے۔ پھر وہ سب کی موجوگی میں اللہ کے سامنے سربسجود ہو گئے اور پکار اٹھے کہ ہم حضرت موسیٰ اور حضرت ہارون کے رب پر ایمان لائے۔ فرعون نے ساحروں کو ڈانٹا کہ تم میری اجازت سے پہلے ہی حضرت موسیٰ پر ایمان لے آئے یقیناً یہ تمہارا استاد ہے۔ میں تمہارے مخالف سمت کے ہاتھ پیر کاٹ کر کھجور کے تنے پر سولی دوں گا۔ ساحروں نے کہا کہ جو تجھے کرنا ہے کر لے، ہم اپنے رب پر ایمان لا چکے۔ جو شخص اللہ کے پاس مجرم ہو کر آئے گا، اس کے لیے جہنم کا عذاب ہے جہاں نہ اس کو موت آئے گی اور نہ راحت نصیب ہوگی۔ البتہ جو ایمان کی حالت میں اللہ کے سامنے حاضر ہوں گے اور انہوں نے نیک اعمال کیے ہوں گے ان کے لیے بلند درجات اور ایسے باغ ہوں گے جن کے نیچے نہریں بہتی ہوں گی۔

جب اللہ نے بنی اسرائیل کو فرعون سے نجات دینے کا ارادہ کیا تو حضرت موسیٰ کو حکم دیا کہ بنی اسرائیل کو لے کر راتوں رات مصر سے نکل جاؤ اور سمندر پر پہنچ کر اپنی لاٹھی اس پر مار دینا۔ اس سے سمندر میں خشک راستہ بن جائے گا۔ چناں چہ حضرت موسیٰ نے سمندر پر لاٹھی ماری تو اس میں خشک راستہ بن گیا اور بنی اسرائیل سمندر پار ہو گئے۔ فرعون بھی پیچھا کرتا ہوا لشکر سمیت سمندر میں غرق ہو گیا۔ پھر اللہ نے بنی اسرائیل کو اپنے بعض انعامات یاد دلائے مثلاً فرعون کے ظلم سے نجات دینا، تورات عطا فرمانا، وادیٔ تیہ میں من وسلوٰی اتارنا وغیرہ۔ حضرت موسیٰ کے کوہ طور پر جانے کے بعد سامری نے سونے چاندی کو ڈھال کر ایک بچھڑا بنا دیا جس میں سے بیل جیسی آواز آتی تھی۔ بنی اسرائیل اس پر فریفتہ ہو گئے اور اس کو پوجنے لگے۔ حضرت ہارون کے سمجھانے کے باوجود قوم نے کہا کہ حضرت موسیٰ کے واپس آنے تک ہم اس پر جمے رہیں گے۔ کوہ طور پر اللہ نے حضرت موسیٰ سے فرمایا کہ تمہارے بعد سامری نے قوم کو گم راہ کر دیا۔ حضرت موسیٰ تورات لے کر

قوم کے پاس آئے تو ان کو بہت سخت سست کہا۔ حضرت ہارون نے کہا کہ میں نے ان کو سمجھانے اور راہ راست پر لانے میں کوئی کوتاہی نہیں کی۔ یہ لوگ مجھے کم زور سمجھ کر مرے قتل کے درپے ہو گئے تھے۔ میں نے یہی مناسب سمجھا کہ کوئی ایسا کام نہ کروں جس سے بنی اسرائیل میں پھوٹ پڑ جائے۔ اس لیے میں زبانی نصیحت کرتا رہا۔ پھر حضرت موسیٰ نے سامری کو ڈانٹ کر کہا کہ اب تو بتا کہ تو نے یہ نامعقول حرکت کیوں کی۔ اس نے کہا کہ میرے دل نے مجھے اس کام پر آمادہ کیا اس لیے میں نے یہ کام کر ڈالا۔ حضرت موسیٰ نے کہا کہ اب تو یہاں سے نکل جا۔ دنیا میں تری سزا یہ ہے کہ نہ تو کسی کو ہاتھ لگا سکے گا اور نہ کوئی تجھے ہاتھ لگا سکے گا۔ آخرت کی سزا اس کے علاوہ ہوگی۔ اب تو اپنے معبود کا حشر دیکھ ہم اس کو جلا کر راکھ کیے دیتے ہیں۔ بلاشبہ تمہارا معبود صرف اللہ ہے۔ اس کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں۔ اس کا علم ذرے ذرے کو محیط ہے۔

اے نبی صلی اللہ علیہ وسلم! ہم نے آپ کو قرآن دیا ہے۔ جو اس سے منہ موڑے گا قیامت کے روز کفر و معصیت کا بھاری بوجھ اپنے اوپر لاد کر لائے گا، جو بہت ہی برا بوجھ ہوگا۔ جب صور پھونکا جائے گا تو ہم مجرموں کو اس حال میں جمع کریں گے کہ ان کی آنکھیں پتھرائی ہوئی ہوں گی۔ آپ مجرموں کو بتا دیجیے کہ قیامت کے دن اللہ ان پہاڑوں کو ریزہ ریزہ کر کے اڑا دے گا اور زمین کو ایک ہم وار میدان بنا دے گا اور سب لوگ ایک آواز دینے والے کے پیچھے دوڑے چلے آئیں گے۔ اس دن کوئی سفارش کام نہ آئے گی مگر جس کو رحمن اجازت دے۔ جس نے ظلم کیا وہ برباد ہوا اور جو مومن عمل صالح کرتے رہے ان کو نہ ظلم کا خوف ہوگا اور نہ حق تلفی کا۔ ہم نے یہ قرآن عربی میں نازل کیا تا کہ اہل عرب اس کے اعجاز کو دیکھ کر اس پر ایمان لے آئیں۔ اللہ تعالیٰ حقیقی بادشاہ اور اعلیٰ شان والا ہے۔ سو وہ مشرکوں کے شرک سے بلند و برتر ہے۔ آپ وحی پوری ہونے سے پہلے قرآن پڑھنے میں جلدی نہ کیا کریں۔ جب ہم نے

فرشتوں سے کہا کہ آدم کو سجدہ کرو تو ابلیس کے سوا سب نے سجدہ کیا ہم نے آدم سے کہا کہ یہ تیرا اور تیری بیوی کا دشمن ہے۔ کہیں تم دونوں کو جنت سے نہ نکلوادے۔ پھر شیطان نے کہا کہ اے آدم! میں تمہیں دائمی زندگی کا درخت نہ بتاؤں؟ پھر اس کے بہکانے سے دونوں نے ممنوعہ درخت میں سے کھالیا جس سے دونوں کے ستر ایک دوسرے کے سامنے ظاہر ہو گئے۔ پھر انہوں نے توبہ کی جو اللہ نے قبول فرمائی اور ان کو منتخب فرمالیا۔ اس کے بعد اللہ نے فرمایا کہ تم سب یہاں سے اترو۔ تم میں سے بعض بعض کے دشمن ہوں گے۔ جو ہماری آیتوں کو جھٹلاتا ہے ہم اس کو دنیا و آخرت کے عذابوں میں مبتلا کرتے ہیں۔ اگر اللہ کی طرف سے ان پر عذاب کا وقت مقرر نہ ہو چکا ہوتا تو ان پر فوراً عذاب آجاتا۔ سو آپ منکرین کی بے ہودہ حرکتوں پر صبر کیجیے اور صبح و شام اپنے رب کی حمد و تسبیح کرتے رہیے اور رات کے وقت بھی۔ آپ اس ساز و سامان کی طرف نظر اٹھا کر بھی نہ دیکھیے جو ہم نے بعض کافروں کو دے رکھا ہے۔ یہ چند روزہ بہار ہے جس سے ہم کافروں کو آزماتے ہیں۔ اللہ نے جو کچھ آپ کو عطا کیا ہے وہ اس سے کہیں بہتر اور باقی رہنے والا ہے جو ان کو حاصل ہے۔ آپ اپنے گھر والوں کو نماز کا حکم دیجیے اور خود بھی اس پر قائم رہیے۔ بہتر انجام پرہیز گاروں کا ہے۔

اِقْتَرَبَ: ۱۷

سورۃ الانبیا

اس سورت میں کثرت سے انبیا کا ذکر ہے، اس لیے اس کو سورۃ انبیا کہتے ہیں۔ یہ سورت بالاجماع مکی ہے۔ اس میں انسان کا بارگاہ الٰہی میں حساب کے لیے حاضر ہونے، توحید، نبوت، عالم آخرت کے ثبوت، سترہ پیغمبروں کا ذکر اور ان کی نافرمان امتوں کا انجام بد مذکور ہے

قیامت اور اعمال کے حساب کا وقت قریب آ گیا۔ پھر بھی لوگ اس سے غافل اور دنیا میں منہمک ہیں۔ جب ان کے سامنے کوئی نئی آیت پڑھی جاتی ہے تو وہ کھیل کود میں مشغول رہتے ہیں اور کہتے ہیں کہ یہ جو اپنے آپ کو نبی کہتے ہیں ہم جیسے انسان ہیں۔ اللہ تعالیٰ کا کسی ہمارے جیسے کو نبی بنانا ناممکن اور محال ہے۔ منکرین قرآن کو کبھی جادو اور کبھی پریشان خواب کہتے ہیں۔ کبھی کہتے ہیں کہ اس کو اللہ کا کلام کہنا اللہ پر افترا ہے وغیرہ۔ اللہ نے فرمایا کہ سابقہ امتیں منہ مانگے معجزے دیکھ کر بھی ایمان نہیں لائیں۔ اس لیے یہ لوگ بھی مطلوبہ معجزے دیکھ کر ایمان نہیں لائیں گے۔ آپ سے پہلے جتنے رسول آئے وہ سب انسان تھے۔ ان میں سے کوئی بھی فرشتہ نہیں تھا۔ تمہاری ہدایت کے لیے ہم نے یہ قرآن تمہاری زبان میں نازل کیا ہے۔ پھر بھی تم اس کی قدر نہیں کرتے۔ کتنی ہی بستیوں کو ہم نے ان کے ظلم کی سزا میں تباہ کر دیا اور

ان کی جگہ دوسری قومیں آباد کر دیں۔ ہم نے آسمان و زمین اور جو ان کے درمیان ہے ان سب کو کھیل تماشے کے لیے نہیں بنایا۔ بل کہ اس لیے بنایا تا کہ لوگ ان میں غور کر کے خالق کی معرفت حاصل کریں۔ ہم حق کو باطل پر پتھر کی طرح پھینک مارتے ہیں جو اس کا سر توڑ دیتا ہے۔ زمین و آسمان کی ہر چیز دن رات اس کی عبادت اور تسبیح میں لگی ہوئی ہے۔ اگر آسمانوں اور زمین میں اللہ کے سوا کوئی معبود ہوتا تو سارا نظام درہم برہم ہو جاتا۔ اللہ ان کے شرک سے پاک ہے۔ انہوں نے اللہ کو چھوڑ کر مخلوق میں سے بعض کو معبود بنا رکھا ہے۔ قرآن، تورات اور انجیل وغیرہ تمام آسمانی کتابیں اس پر شاہد ہیں کہ اللہ ایک ہے اور اس کا کوئی شریک نہیں۔ آپ سے پہلے ہم نے جتنے پیغمبر بھیجے سب نے یہی پیغام دیا کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں۔ منکرین اللہ کی عبادت میں دوسروں کو شریک کرتے ہیں۔ کیا انہوں نے نہیں دیکھا کہ زمین و آسمان پہلے بالکل ملے ہوئے تھے۔ پھر ہم نے ان کو علیحدہ کر دیا۔ ہم نے ہر جاندار کو پانی سے پیدا کیا۔ اور زمین پر پہاڑ بنائے اور آسمان کو محفوظ چھت بنایا۔ ہم ہی نے رات اور دن اور سورج اور چاند بنائے جو اپنے مدار میں تیرتے ہیں۔ یہ سب اس کی قدرت اور وحدانیت کے دلائل ہیں۔ پھر بھی منکرین اللہ سے غافل ہیں۔

کسی نبی یا ولی کو بھی دنیا میں بقا اور دوام نہیں۔ اس لیے آپ بھی ہمیشہ نہیں رہیں گے اور جو آپ کی وفات کی تمنا کرتے ہیں آپ کے بعد وہ بھی ہمیشہ نہیں رہیں گے۔ ہر ایک اپنے مقررہ وقت پر موت کا مزا چکھے گا۔ مشرکین تمسخر کے طور پر کہتے تھے کہ عذاب اور قیامت کا وعدہ کب پورا ہوگا؟ اگر کافر اس وقت کی ہولناکی جانتے تو کبھی بھی عذاب کی جلدی نہ کرتے، جو ان پر اچانک آئے گا اور ان کو حواس باختہ کر دے گا۔ آپ سے پہلے بھی رسولوں کے ساتھ تمسخر ہوتا رہا یہاں تک کہ تمسخر کرنے والوں کو اسی عذاب نے آ گھیرا جس کا وہ مذاق اڑاتے تھے۔ کیا ان کے پاس اللہ کے سوا ایسے معبود ہیں جو ان کو

ہمارے مذکورہ عذاب سے بچالیں گے؟ حال آں کہ جن کو یہ پوجتے ہیں وہ اپنی حفاظت کی بھی قدرت نہیں رکھتے۔ کیا وہ نہیں دیکھتے کہ ہم نے کافروں کی کتنی ہی بستیاں ان کے کفر وشرک کے سبب ملیا میٹ کر دیں اور ہم دارالکفر کو ہر طرف سے کم کرتے چلے آ رہے ہیں اور اسلام کو کفر پر غلبہ دے رہے ہیں۔ آپ کہہ دیجیے کہ عذاب نازل کرنا میرے اختیار میں نہیں۔ میرا کام خبردار کرنا ہے سو میں نے تمہیں عذاب سے خبردار کر دیا۔ قیامت کے دن ہم انصاف کے ترازو قائم کریں گے اور کسی پر ذرا بھی ظلم نہیں ہوگا۔ ہر ایک کو اس کے اعمال کے مطابق اچھا یا برا بدلہ ملے گا۔ آپ سے پہلے ہم نے حضرت موسیٰ و ہارون کو تورات دی تھی جو حق و باطل میں فیصلہ کرنے والی تھی۔ پھر ہم نے قرآن نازل کیا جو انوار و برکات کے اعتبار سے تمام آسمانی کتابوں سے بڑھ کر ہے۔ اے اہل مکہ! کیا تم قرآن کا انکار کرتے ہو جو اللہ کا نازل کردہ ہے۔ یہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا بنایا ہوا نہیں۔

بلاشبہ ہم نے حضرت موسیٰ سے پہلے حضرت ابراہیم کو ان کی شان کے لائق ہدایت عطا کی تھی۔ انہوں نے اپنے باپ اور قوم سے پوچھا کہ یہ مورتیاں کیا ہیں جن کو تم پوجتے ہو؟ تم ان بے جان چیزوں کی عبادت کیوں کرتے ہو؟ انہوں نے کہا کہ ہمارے باپ دادا اسی طرح کرتے آئے کیا وہ سب بے وقوف تھے؟ حضرت ابراہیم نے کہا کہ یقیناً تمہارے باپ دادا گم راہ تھے اور تم بھی ان کی اتباع کر کے کھلی گم راہی میں ہو۔ قوم نے کہا کہ تم واقعی حق بات لے کر آئے ہو یا ہم سے دل لگی کر رہے ہو؟ حضرت ابراہیم نے کہا کہ میرا رب اور تمہارا رب اللہ ہے۔ وہی عبادت کے لائق ہے۔ اس کے سوا کوئی معبود نہیں۔ خدا کی قسم جب تم ان بتوں کے پاس سے کہیں چلے جاؤ گے تو میں تمہارے بتوں کی خوب دُرگت بناؤں گا۔ جب لوگ سالانہ تہوار میں چلے گئے تو حضرت ابراہیم نے بت خانے میں داخل ہو کر تمام بتوں کو ٹکڑے ٹکڑے کر دیا سوائے بڑے بت کے

اور کلہاڑا بھی اسی کی گردن میں اٹکا دیا۔ مشرکین تہوار سے واپس آ کر بت خانے میں داخل ہوئے تو بتوں کا حال دیکھ کر سمجھ گئے کہ یہ حضرت ابراہیم کا کام ہے۔ پھر انہوں نے حضرت ابراہیم سے پوچھا تو انہوں نے کہا کہ ان چھوٹے بتوں سے پوچھ لو اگر یہ بول سکتے ہیں۔ قوم نے کہا کہ یہ تو بے زبان ہیں ہم ان سے کیا پوچھیں۔ حضرت ابراہیم نے کہا کہ کیا اس حقیقت کے بعد بھی کہ یہ نہ بول سکتے ہیں اور نہ نفع نقصان پہنچا سکتے ہیں، تم ان کی عبادت کرتے ہو؟ تف ہے تم پر اور تمہارے معبودوں پر۔ انہوں نے کہا کہ ابراہیم کو آگ میں جلا کر اپنے معبودوں کی مدد کرو۔ پھر انہوں نے ایک ہول ناک آگ جلا کر حضرت ابراہیم کو اس میں ڈال دیا تو اللہ نے آگ کو حکم دیا کہ وہ حضرت ابراہیم کے لیے ٹھنڈک اور سلامتی والی ہو جائے۔

پھر ہم نے حضرت ابراہیم اور حضرت لوط کو کافروں سے بچا کر ملک شام پہنچا دیا اور ان کو ایک بیٹا اسحاق اور پوتا یعقوب دیا اور ان کو پیشوا بنایا۔ حضرت لوط حضرت ابراہیم کے بھتیجے تھے اور ان پر ایمان لائے تھے۔ اللہ نے ان کو نبی بنا کر اردن کے قریب سدوم اور آس پاس کی بستیوں کی طرف مبعوث فرمایا۔ اہل بستی ان کی بات ماننے کی بجائے ان کی مخالفت پر کمر بستہ ہو گئے۔ اللہ نے ان کو عذاب میں گرفتار کر کے فنا کر دیا۔ ہم نے حضرت نوح کی دعا سے ان کو اور ان کے گھر والوں کو طوفان سے نجات دی اور ان کی قوم کو غرق کر دیا۔ ہم نے حضرت داؤد اور سلیمان کو علم و حکمت دی اور پہاڑوں اور پرندوں کو حضرت داؤد کے تابع کر دیا جو ان کے ساتھ تسبیح کرتے تھے۔ حضرت داؤد کو زرہ بنانے کی صنعت سکھائی تا کہ تم دشمن کے وار سے محفوظ ہو جاؤ۔ ہم نے ہوا اور سرکش جنوں کو حضرت سلیمان کے تابع کیا۔ ہوا ان کے حکم سے ان کو اور ان کے اصحاب کو ایک ہی دن میں یمن سے شام اور شام سے یمن پہنچا دیتی تھی۔ حضرت ایوب اللہ کے پیغمبر اور شکر گزار بندے تھے۔ پھر اللہ کی طرف سے آزمائش آئی اور مال و اولاد ختم ہو گئے اور جسم میں جذام

پھوٹ پڑا۔ صرف بیوی رہ گئی تھی جو خدمت کرتی تھی۔ انہوں نے دعا کی تو اللہ نے صحت عطا فرمادی اور جو اولاد مرگئی تھی اس کو دوبارہ زندہ کردیا۔ حضرت اسماعیل، ادریس اور ذوالکفل بھی صبر کرنے والے اور نیک لوگ تھے۔ جب قوم کفر وشرک سے کسی طرح باز نہ آئی تو حضرت یونس نے عذاب کی دعا کی اور عذاب کا انتظار کیے بغیر قوم کو چھوڑ کر چلے گئے۔ جب عذاب کے آثار نظر آئے تو بستی والوں نے سچی توبہ کی۔ اللہ نے ان کی توبہ قبول کرکے عذاب ہٹادیا۔ حضرت یونس بستی سے نکل کر کشتی میں سوار ہوگئے۔ کشتی طوفان میں گھر گئی تو کشتی والوں نے بوجھ کم کرنے کے لیے ایک آدمی سمندر میں پھینکنے کا فیصلہ کیا اور قرعہ ڈالا جو حضرت یونس کے نام نکلا۔ چناں چہ وہ خود ہی سمندر میں کود گئے اور ایک مچھلی نے ان کو نگل لیا۔ حضرت یونس نے دعا کی تو مچھلی نے ان کو کنارے آکر اگل دیا۔ ہم نے زکریا کی بھی دعا قبول کی اور ان کو یحییٰ عطا فرمایا۔ ہم نے حضرت مریم میں اپنی روح پھونکی۔ اس کو اور اس کے بیٹے حضرت عیسیٰ کو لوگوں کے لیے ایک نشانی بنایا۔

بے شک تمام انبیا کا دین اور ملت ایک ہے۔ سب توحید پر متفق ہیں۔ اس لیے تم بھی توحید میں اختلاف نہ کرو۔ میں ہی تمہارا رب ہوں اور تم میری ہی عبادت کرو۔ قیامت کے دن خوف و دہشت سے کافروں کی آنکھیں پھٹی کی پھٹی رہ جائیں گی۔ اے مشرکین مکہ بلاشبہ تم اور تمہارے بت جہنم میں جائیں گے۔ جو لوگ مومن ہیں اور انہوں نے نیک کام کیے وہ جہنم سے اس قدر دور رکھے جائیں گے کہ وہ اس کی آہٹ تک نہ سنیں گے اور اپنی پسند کی چیزوں میں ہمیشہ رہیں گے۔ بڑی گھبراہٹ بھی انہیں رنجیدہ نہ کرے گی۔ اس دن ہم آسمان کو کاغذ پر لکھی ہوئی تحریر کی مانند لپیٹ دیں گے۔ جس طرح ہم نے پہلی بار پیدا کیا اسی طرح دوبارہ کریں گے۔ یہ وعدہ ہمارے ذمے ہے۔ ہم نے آپ ﷺ کو سارے جہان کے لیے رحمت بنا کر بھیجا ہے۔ اس نعمت کی ناقدری کرنے والا دونوں جہان میں ذلیل و رسوا ہوگا۔ آپ مشرکین کو

بتا دیجیے کہ مجھ پر وحی کی گئی ہے کہ صرف اللہ تعالیٰ معبود برحق ہے، سو تم اسی کا حکم مانو۔ آپ نے دعا کی کہ میرے اور میرے جھٹلانے والوں کے درمیان حق کے ساتھ فیصلہ فرما دے۔ چناں چہ اللہ نے یہ دعا قبول فرمائی اور بدر کے دن کفر کے سرداروں کو ہلاک کر کے کافروں کی کمر توڑ دی اور مسلمانوں کو فتح عظیم سے سرفراز فرمایا۔

سورۃ الحج

اس سورت میں حج کے احکام کا ذکر ہے اس لیے یہ سورت الحج کے نام سے مشہور ہوگئی۔ اس کے مکی یا مدنی ہونے میں اختلاف ہے جمہور مفسرین کہتے ہیں کہ اس میں مکی اور مدنی دونوں طرح کی آیتیں ہیں۔ اس سورت میں حج و قربانی، عقیدہ توحید، جنت و دوزخ اور قیامت کے احوال کا بیان ہے۔

اے لوگو! اللہ سے ڈرو۔ بے شک قیامت کا زلزلہ بڑا ہولناک ہے۔ اس دن ہر دودھ پلانے والی اپنے بچے کو بھول جائے گی اور حمل والی اپنا حمل گرا دے گی اور اللہ کے عذاب کی سختی کے سبب لوگوں کے ہوش جاتے رہیں گے۔ بعض جہالت کی بنا پر اللہ کی ذات و صفات میں جھگڑتے ہیں اور سرکش شیطانوں سے دوستی کرتے ہیں جو ان کو سیدھے راستے سے ہٹا کر جہنم کی راہ پر لگا دیتے ہیں۔ اے لوگو! ہم نے تمھیں مٹی سے، پھر نطفے سے، پھر جمے ہوئے خون سے پھر لوتھڑے سے پیدا کیا تا کہ تمہاری حقیقت ظاہر کریں۔ ہم جسے چاہتے ہیں ایک مقررہ مدت تک رحم میں رکھ کر بچے کی شکل میں نکال لیتے ہیں۔ پھر بعض کو ناکارہ عمر تک پہنچا دیتے ہیں۔ ہم بنجر زمین پر پانی برسا کر اس کو تروتازہ کر دیتے ہیں۔ اسی طرح اللہ مُردوں کو زندہ کرے گا۔ بے شک قیامت آنے والی ہے اور اللہ مُردوں کو دوبارہ زندہ کر دے گا۔ بعض لوگ علم کے بغیر اللہ کی ذات و صفات میں جھگڑتے ہیں۔ ان کے لیے دہکتی آگ کا عذاب ہے۔ بعض دنیاوی غرض

سے دین اختیار کرتے ہیں۔ اگر ان کو کوئی بھلائی پہنچ جائے تو دین پر قائم رہتے ہیں اور اگر کوئی مصیبت آجائے تو دین چھوڑ دیتے ہیں۔ ان کا دین بھی گیا اور دنیا بھی۔ بے شک اللہ جسے چاہتا ہے ہدایت دیتا ہے۔ قیامت کے دن اللہ تمام مذاہب کے تنازعات کا دوٹوک فیصلہ فرمائے گا۔ عبادت کی مستحق صرف اللہ کی ذات ہے اس کا کوئی شریک نہیں۔ سب اس کو سجدہ کرتے ہیں۔ جنہوں نے کفر کیا ان کے لیے آگ کے کپڑے ہیں۔ ان کے سروں پر کھولتا ہوا پانی ڈالا جائے گا اور ان کے لیے لوہے کے گرز ہیں۔ وہ وہاں سے کبھی نہ نکل سکیں گے۔

نیک مومنوں کے لیے جنت ہے۔ وہاں ان کو سونے کے کنگن اور موتی پہنائے جائیں گے اور ان کا لباس ریشم کا ہوگا۔ جو کافر اللہ کے راستے اور مسجد حرام جانے سے روکتے ہیں اور جو مکے میں بے دینی اور شرارت کی بات کرے گا، ان سب کے لیے دردناک عذاب ہے۔ مسجد حرام میں ہر شخص کو قیام کرنے اور عبادت کرنے کے مساویانہ حقوق حاصل ہیں۔ کوئی کسی کو عبادت سے نہیں روک سکتا۔ ہم نے حضرت ابراہیم کو شام سے ہجرت کرا کر اس جگہ ٹھکانا دیا جہاں بیت اللہ ہے۔ ان کو حکم دیا کہ میرے گھر کو عبادت کرنے والوں کے لیے پاک رکھنا اور لوگوں میں حج کا اعلان کردو۔ وہ تمہارے پاس پیدل، اور دبلے پتلے اونٹوں پر دور دراز سے آئیں گے، تاکہ اپنے منافع دیکھیں اور اللہ کے دیے ہوئے چوپایوں پر مقررہ دنوں میں اس کا نام لیں اور اس میں سے خود بھی کھائیں اور غریبوں کو بھی کھلائیں۔ قربانی سے فارغ ہوکر سر منڈواؤ اور احرام کھول دو۔ پھر طواف زیارت کرو جو حج کا دوسرا رکن اور فرض ہے۔ پہلا رکن اور فرض وقوف عرفات ہے۔ جو شخص اللہ کی حرمتوں کی تعظیم کرے گا یعنی گناہ اور حرام کاموں سے بچے گا تو اللہ اس کو بڑا اجر دے گا۔ حدود حرم سے باہر ہدی کے جانور کی قربانی جائز نہیں۔ ہم نے ہر امت کے لیے قربانی مقرر کی، تاکہ وہ ہمارے دیے ہوئے چوپایوں پر اللہ کا نام لیں۔ تمہارا حقیقی

معبود ایک ہی معبود ہے سو تم خالص اسی کی عبادت کرو۔ اللہ کو ان قربانیوں کا نہ گوشت پہنچتا ہے اور نہ خون، بل کہ اس کے پاس تمہارا تقویٰ پہنچتا ہے۔ اللہ نے جانوروں کو تمہارے تابع کر دیا تا کہ تم ان کو قربان کر کے ان پر اللہ کی بڑائی بیان کرو۔ بے شک اللہ کسی خیانت کرنے والے ناشکرے کو پسند نہیں کرتا۔ جن مسلمانوں سے قتال کیا جاتا ہے ان کو جنگ کی اجازت دے دی گئی کیوں کہ ان پر ظلم کیا گیا۔ ان کو محض اس لیے گھروں سے نکالا گیا کہ انہوں نے اللہ کو اپنا رب کہا۔ اگر اللہ لوگوں کو ایک دوسرے سے نہ ہٹاتا رہتا تو خانقاہیں، گرجے، عبادت خانے اور مسجدیں منہدم ہو جاتیں۔

اگر وہ آپ کو جھٹلاتے ہیں تو اس سے پہلے قوم نوح، عاد و ثمود، قوم ابراہیم، قوم لوط، اہل مدین بھی جھٹلا چکے اور موسیٰ کو بھی جھٹلایا گیا۔ ہم نے ان کو فوراً سزا نہیں دی بل کہ ان کو مہلت دی۔ جب وہ کسی طرح باز نہ آئے تو ہم نے ان کو عذاب میں گرفتار کر لیا۔ ہم نے بہت سی بستیوں کو تہ و بالا کر دیا کیوں کہ ان کے رہنے والے کفر و شرک کرتے تھے اور رسولوں کی تکذیب کرتے تھے۔ ان کے مکان اپنی چھتوں پر گرے پڑے ہیں، کنویں بیکار اور محل ویران ہیں۔ اب وہاں کوئی آباد نہیں۔ کیا اہل مکہ ملک میں گھومے پھرے نہیں کہ ان بستیوں کا حال دیکھ کر عبرت حاصل کرتے۔ وہ آپ سے جلد عذاب مانگتے ہیں۔ وہ اپنے مقررہ وقت پر آ کر رہے گا۔ یہ اس کا وعدہ ہے اور اللہ اپنے وعدے کے خلاف نہیں کرتا۔ اے لوگو! میں صرف خبردار کرنے والا ہوں جو ایمان لائے اور انہوں نے نیک کام کیے ان کے لیے مغفرت اور عزت کی روزی ہے جو ہماری آیتوں کو مٹانے کے درپے ہیں اور سمجھتے ہیں کہ ہماری گرفت سے بچ نکلیں گے تو وہی اہل دوزخ ہیں۔ کافر قرآن کی طرف سے ہمیشہ شک میں رہیں گے یہاں تک کہ قیامت آ جائے یا کسی منحوس دن کا عذاب آ پہنچے۔ اس دن اللہ کی حکومت ہو گی اور وہی ان میں فیصلہ کرے گا۔ نیک عمل کرنے والے جنت میں اور کفر کرنے والے دوزخ

کے عذاب میں ہوں گے۔ جنہوں نے اللہ کے راستے میں ہجرت کی اور وہ قتل ہو گئے تو اللہ ان کو بہترین رزق دے گا اور ان کی پسند کے مقام میں داخل کرے گا۔ اگر کسی پر ظلم ہو تو وہ ظالم سے اتنا ہی بدلہ لے جتنا اس پر ظلم ہوا۔ اگر ظالم دوبارہ زیادتی کرے تو اللہ یقیناً مظلوموں کی مدد کرے گا۔ اللہ ہی رات کو دن میں داخل کرتا ہے اور دن کو رات میں۔ وہی حقیقی معبود ہے۔ اس کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں۔ وہ بہت بلند اور بڑی شان والا ہے۔ وہی آسمان سے پانی برسا کر زمین کو سرسبز و شاداب کرتا ہے۔ زمین کے اندر جو کچھ ہے وہ سب اس کے علم میں ہے۔ وہ بندوں کا حال اور ان کی ضرورتوں کو خوب جانتا ہے۔ آسمانوں اور زمین کے درمیان کی ہر چیز اسی کی ہے۔ وہی تمام کائنات کا مالک و خالق ہے۔ یقیناً وہ ہر چیز سے بے نیاز اور ہر تعریف کے لائق ہے۔ اسے کسی چیز کی حاجت نہیں سب اس کے محتاج ہیں۔ اسی نے زمین کی چیزوں اور کشتیوں کو جو دریا میں چلتی ہیں تمہارے تابع کر رکھا ہے۔ وہ تمہیں اور تمہارے مال و متاع کو ایک مقام سے دوسرے مقام تک پہنچاتی ہیں۔ اسی نے آسمان کو زمین پر گرنے سے روکا ہوا ہے۔ اسی نے تمہیں زندہ کیا اور وہی تمہیں موت دے گا اور وہی تمہیں دوبارہ زندہ کرے گا۔ بے شک انسان ناشکرا ہے کہ اس قدر نعمتیں پا کر بھی شکر ادا نہیں کرتا۔

ہم نے ہر امت کے لیے عبادت کا ایک طریقہ مقرر کیا جس پر وہ چلتے ہیں۔ امت محمدیہ کے لیے بھی ایک خاص شریعت بھیجی جس کی پیروی قیامت تک سب پر لازم ہے، لیکن اصل دین ہمیشہ ایک ہی رہا اور وہ یہ کہ اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں۔ یہی سیدھی راہ ہے جس میں کسی کا اختلاف نہیں۔ آپ ﷺ جس سیدھے راستے پر چل رہے ہیں اس پر قائم رہیے اور لوگوں کو اسی کی طرف بلاتے رہیے۔ قیامت کے دن اللہ تمام اختلافات کا فیصلہ کر دے گا۔ اللہ وہ سب جانتا ہے جو آسمان اور زمین میں ہے۔ اس

نے یہ سب باتیں لوحِ محفوظ میں لکھ دی ہیں۔ وہ اللہ کی معرفت سے بے خبر ہیں اور ایسی چیز کی عبادت کرتے ہیں جس کی اللہ نے کوئی سند نہیں اتاری۔ ان ظالموں کا کوئی مددگار نہیں جو قیامت کے دن ان کو اللہ کے عذاب سے بچالے۔ جب ان کے سامنے ہماری آیتیں تلاوت کی جاتی ہیں تو غصہ اور ناگواری ان کے چہروں سے ظاہر ہوجاتی ہے۔ آپ ان کو بتادیجیے کہ یہ ناگواری بہت ہلکی ہے۔ اصل ناگواری دوزخ میں داخل ہونے کے بعد پیش آئے گی، جو بہت ہی برا ٹھکانا ہے۔ اے لوگو! جن کو تم پوجتے ہو وہ سب جمع ہوکر ایک مکھی پیدا نہیں کرسکتے۔ اگر مکھی ان سے کچھ چھین لے تو واپس نہیں لے سکتے۔ تمام اختیار اللہ کا ہے۔ وہ فرشتوں اور انسانوں میں سے جس کو چاہتا ہے پیغام رسانی کے لیے منتخب کرلیتا ہے۔ تمہارا کوئی حال اس سے پوشیدہ نہیں۔ وہ تمہارے ماضی حال اور مستقبل سے پوری طرح باخبر ہے۔ اے ایمان والو! ہماری رضا چاہتے ہو تو ہمارے آگے جھکو اور بھلائی کے کام کرتے رہو تاکہ دنیا و آخرت میں فلاح پاؤ۔ ہماری راہ میں اس طرح جہاد کرو کہ جہاد کا حق ادا ہوجائے۔ ہم نے تمہیں منتخب کرلیا ہے، تمہیں کامل رسول اور کامل شریعت سے سرفراز فرمایا ہے اور دین کے بارے میں تم پر کوئی تنگی نہیں رکھی۔ لہٰذا تم حضرت ابراہیم کی ملت کو لازم پکڑو۔

قَدْ اَفْلَحَ : ۱۸

سورۃ المؤمنون

اس سورت میں مومنوں کے اوصاف مذکور ہیں اس لیے اس کا نام مؤمنون ہوگیا۔ یہ سورت بالا تفاق مکے میں نازل ہوئی۔ انسان کے مبدا اور معاد اور سابقہ امتوں کے واقعات ہیں۔

یقیناً ان مومنوں نے فلاح پائی جو نماز میں خشوع کرتے ہیں، لغو باتوں سے بچتے ہیں، زکاۃ دیتے ہیں، شرم گاہوں کی حفاظت کرتے ہیں اور امانت و عہد کی رعایت کرتے ہیں، وہی فردوس کے وارث ہوں گے اور اس میں ہمیشہ ہمیشہ رہیں گے۔ ہم نے انسان کو مٹی کے جوہر سے پیدا کیا۔ پھر اس کو نطفہ بنا کر ایک محفوظ مقام میں رکھا، پھر نطفے کو جما ہوا خون، پھر اس خون کو لوتھڑا بنا دیا۔ پھر اس میں ہڈیاں بنائیں اور ان کو گوشت پہنایا اور ایک نئی شکل میں پیدا کر دیا۔ اس کے بعد تمہیں موت آئے گی اور قیامت کے دن دوبارہ زندہ کیا جائے گا۔ اسی نے تمہارے اوپر سات آسمان بنائے جن میں فرشتوں کی آمد و رفت کے لیے راستے ہیں۔ وہ اپنی مخلوق سے بے خبر نہیں خواہ وہ زمین پر ہو یا آسمانوں میں۔ یہ اس کا انعام ہے کہ وہ مخلوق کے لیے بقدر ضرورت آسمان سے پانی برساتا ہے اور زمین کو سیراب کرتا ہے۔ جس طرح وہ پانی نازل کرنے پر قادر ہے اسی طرح وہ اس کو روکنے پر بھی قادر ہے۔ پھر

اسی پانی سے، کھجوروں، انگوروں اور دیگر پھلوں کے باغ پیدا کیے۔ اسی نے زیتون کا درخت پیدا کیا جس سے تیل حاصل ہوتا ہے۔ چوپایوں میں بھی نصیحت کا بڑا سامان ہے۔

ہم نے نوح کو ان کی قوم کے پاس بھیجا جو بت پرست تھی۔ انہوں نے قوم سے کہا کہ تم اللہ کی عبادت کرو جس کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں۔ قوم نے کہا کہ یہ تمہارے جیسا انسان ہے، نبوت کا دعویٰ کر کے تم پر برتری حاصل کرنا چاہتا ہے۔ یہ تو عجیب بات ہے۔ ہم نے ایسی بات اپنے باپ دادا سے بھی نہیں سنی۔ حضرت نوح نے قوم کے جھٹلانے پر اللہ سے مدد طلب کی تو اللہ نے ایک کشتی بنانے کا حکم دیا۔ جب عذاب آئے تو ہر جاندار کا ایک جوڑا کشتی میں رکھ لینا اور اپنے گھر والوں کو بھی سوار کر لینا۔ ان کے بعد ہم نے دوسرا گروہ پیدا کیا اور ان میں ایک رسول بھیجا کہ تم اللہ کی عبادت کرو۔ اس کے سوا تمہارا کوئی معبود نہیں۔ ان کے رسول نے جھٹلانے پر اللہ سے مدد طلب کی تو اللہ نے فرمایا کہ وہ بہت جلد نادم ہوں گے۔ پھر ایک چیخ نے ان کو آ پکڑا، سو ظالموں پر پھٹکار ہے۔ اس کے بعد ہم نے دوسری قومیں پیدا کیں۔ انہوں نے بھی رسولوں کی تکذیب کی اور اپنے مقررہ وقت پر ہلاک ہوئیں۔ پھر ہم نے پے در پے رسول بھیجے۔ جب بھی کسی امت کے پاس اس کا رسول آیا تو انہوں نے اس کی تکذیب کی۔ سو ہم نے بھی ان امتوں کو ایک ایک کر کے ہلاک کر دیا اور عبرت کے لیے ان کی داستانیں باقی رہ گئیں۔ پھر ہم نے حضرت موسیٰ اور ان کے بھائی حضرت ہارون کو نشانیاں دے کر فرعون اور اس کے سرداروں کے پاس بھیجا۔ انہوں نے بھی تکبر کیا اور وہ تھی ہی سرکش قوم۔ پھر انہوں نے اپنے پیغمبروں کی تکذیب کی تو ہم نے ان کو بحر قلزم میں غرق کر دیا۔ فرعون کے غرق ہونے کے بعد ہم نے حضرت موسیٰ کو تورات عطا کی، تا کہ بنی اسرائیل اس کے احکام پر عمل کر کے اللہ تک پہنچیں۔ ہم نے

حضرت مریم اور حضرت عیسیٰ کو ایک نشانی بنایا اور ان کو ایک بلند زمین پر ٹھکانا دیا جہاں پانی کے چشمے جاری تھے۔ ہم نے پیغمبروں کے ذریعے ان کی امتوں کو حلال چیزیں کھانے اور اعمال صالحہ کا حکم دیا۔ تمام پیغمبروں کی ایک ہی ملت اور ایک ہی دین ہے۔ سو تم مجھ سے ڈرو اور میری ذات و صفات میں کسی کو شریک نہ کرو۔ آپ کو ان جاہلوں سے جھگڑنے کی ضرورت نہیں۔ ان کی تباہی کا وقت مقرر ہے۔ اس وقت تک ان کو ان کے حال پر چھوڑ دیجیے۔

جو لوگ اپنے رب کی ہیبت سے ڈرتے ہیں وہ اس کی آیتوں پر ایمان رکھتے ہیں اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہیں کرتے اور وہ اللہ کی راہ میں خرچ کرتے ہیں۔ ہم کسی پر اس کی طاقت سے زیادہ بوجھ نہیں ڈالتے۔ قیامت کے روز ہم ان کے اعمال کا حساب لیں گے۔ جو ہماری آیتوں سے الٹے پاؤں بھاگتے ہیں ان کا عذاب سے بچنا محال ہے۔ کیا انہوں نے اللہ کے کلام میں غور نہیں کیا جو محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوا ہے اور آپ کی نبوت و رسالت کی روشن دلیل ہے۔ ان کے باپ دادا کے پاس نہ اللہ کی کتاب تھی اور نہ ان کے پاس کوئی پیغمبر آیا تھا۔ کیا انہوں نے اپنے رسول کو نہیں پہچانا اس لے وہ ان کے منکر ہیں؟ کیا وہ کہتے ہیں کہ اس کو جنون ہے؟ بل کہ وہ ان کے پاس حق لایا اور ان میں سے اکثر کو حق سے نفرت ہے۔ یقیناً آپ ان کو سیدھے راستے کی طرف بلاتے ہیں اور جو آخرت پر ایمان نہیں رکھتے وہ سیدھے راستے سے ہٹے ہوئے ہیں۔ اگر ہم ان کی تکلیف دور کر دیں تب بھی وہ اپنی سرکشی پر اڑے رہیں گے۔ اللہ نے تمہیں کتنی بڑی بڑی نعمتیں دیں۔ تمہیں کان اور آنکھیں دیں، دل دیے اور عقل و فہم عطا کی تا کہ اس کی وحدانیت اور قدرت میں غور وفکر کر سکو۔ اس کے باوجود تم اللہ کا شکر ادا نہیں کرتے۔ اس نے تمہیں پیدا کر کے زمین پر پھیلا دیا اور قیامت کے روز تم اسی کے پاس جمع کیے جاؤ گے۔ وہی زندہ کرتا

ہے اور مارتا ہے اور وہی رات اور دن کو بدلتا ہے۔ کیا تمہیں عقل نہیں؟ آپ مشرکوں سے پوچھیے کہ زمین اور اس میں آباد مخلوق کا خالق کون ہے۔ وہ یہی کہیں گے کہ سب کو اللہ نے پیدا کیا ہے۔ آپ ان سے پوچھیے کہ سات آسمانوں اور عرش عظیم کا مالک کون ہے؟ وہ کہیں گے کہ سب اللہ کا ہے۔ آپ پوچھیے کہ ہر چیز کا اختیار کس کے ہاتھ میں ہے وہ کہیں گے کہ سب قدرت و اختیار اللہ کا ہے۔ جب تم ان سب باتوں کا اقرار کرتے ہو تو پھر اللہ کی عبادت میں دوسروں کو کیوں شریک کرتے ہو؟ اللہ نے کسی کو بیٹا نہیں بنایا اور نہ اس کے ساتھ کوئی معبود ہے۔ اللہ ان باتوں سے پاک ہے جو وہ بناتے ہیں۔

آپ دعا کیجیے کہ اگر میری زندگی میں ان مشرکوں پر عذاب آئے تو مجھے اس سے محفوظ رکھنا۔ اے اللہ! میں شیطانوں کے وسوسوں سے تیری پناہ چاہتا ہوں اور اس سے بھی کہ وہ میرے پاس آئیں۔ قیامت کے دن جب مردے قبروں سے نکل کر میدان حشر میں جمع ہو جائیں گے تو لوگوں کے درمیان کسی قسم کا رشتہ باقی نہیں رہے گا اور نہ وہ ایک دوسرے کا حال پوچھیں گے۔ اس دن جن کی نیکیوں کا پلڑا بھاری ہوگا وہی کامیاب ہوں گے۔ جن کا پلڑا ہلکا ہوگا یعنی کفار و مشرکین، وہ ہمیشہ جہنم میں رہیں گے۔ کافر دنیا میں مومنوں کا مذاق اڑاتے تھے۔ انہوں نے اس پر صبر کیا تو آج میں نے ان کو صبر کا بدلہ دے دیا اور وہ نجات و فلاح پا چکے۔ کیا تمہارا خیال یہ ہے کہ ہم نے تمہیں بے مقصد پیدا کیا اور تم مرنے کے بعد ہمارے پاس نہیں آؤ گے اور تمہیں اچھے اور برے اعمال کا بدلہ نہیں ملے گا؟ اللہ بہت بلند اور حقیقی بادشاہ ہے۔ اس کے سوا کوئی معبود نہیں۔ جو اللہ کے ساتھ کسی اور کو معبود بنائے جس کے معبود ہونے کی اس کے پاس کوئی دلیل نہیں تو اللہ ایسے مشرکوں کو ضرور سزا دے گا۔ یقیناً کافر فلاح نہیں پائیں گے۔

سورۃ النور

اس سورت کا نام نور اس لیے ہے کہ عفت و پاک دامنی اور نگاہ اور شرم گاہ کی حفاظت سے دل میں نور پیدا ہوتا ہے۔ قیامت کے دن یہی نور ایمانی پل صراط پر اس کی رہنمائی کرے گا۔ یہ سورت مدینے میں نازل ہوئی اس میں زیادہ تر عفت، پاک دامنی اور ستر و نظر کے احکام کا بیان ہے۔

ہم نے اس سورت میں واضح آیتیں نازل کی ہیں تا کہ تم نصیحت حاصل کرو۔ غیر شادی شدہ زانی عورت اور زانی مرد میں سے ہر ایک کو لوگوں کے سامنے سو کوڑے لگاؤ اور اللہ کا حکم نافذ کرنے میں تمہیں ان پر ترس نہیں آنا چاہیے۔ زانی مرد یا عورت سے پاکباز مردوں اور عورتوں کو نکاح جائز نہیں۔ زانی اور زانیہ سے مراد وہ ہیں جو زنا سے توبہ نہ کریں۔ جو لوگ پاکدامن عورتوں پر تہمت لگائیں اور چار گواہ پیش نہ کریں تو ان کو اسی کوڑے مارو اور ان کی گواہی کبھی قبول نہ کرو سوائے ان کے جو توبہ کر لیں اور اصلاح کر لیں۔ جو اپنی بیوی پر تہمت لگاتا ہے اور اس کے پاس اپنی ذات کے سوا کوئی گواہ نہ ہو تو وہ چار مرتبہ اللہ کی قسم کھا کر کہے کہ وہ سچا ہے اور پانچویں بار کہے کہ اس پر اللہ کی لعنت اگر وہ جھوٹا ہے۔ اسی طرح عورت چار مرتبہ اللہ کی قسم کھا کر کہے کہ بے شک اس کا شوہر جھوٹا ہے اور پانچویں بار کہے کہ مجھ پر اللہ کا غضب اگر وہ (خاوند) سچا ہے۔

جنہوں نے حضرت عائشہ پر بہتان لگایا وہ ایک چھوٹا سا گروہ ہے۔ ان میں سے ہر ایک کو اسی قدر سزا ملے گی جس قدر اس نے فتنے میں حصہ لیا۔ جس نے اس میں نمایاں حصہ لیا اس کے لیے بڑا عذاب ہے۔ مومن مردوں اور عورتوں نے اس کو سنتے ہی نیک گمان کیوں نہ کیا؟ چوں کہ بہتان لگانے والے چار گواہ نہیں لا سکے اس لیے

اللہ کے نزدیک وہی جھوٹے ہیں۔ اگر تم پر اللہ کا فضل اور مہربانی نہ ہوتی تو اس چرچے کی پاداش میں تمہیں ایک بڑا عذاب آ پکڑتا۔ تم نے سنتے ہی کیوں نہ کہہ دیا کہ یہ بہتان عظیم ہے۔ اللہ تمہیں نصیحت کرتا ہے کہ اگر تم مومن ہو تو پھر کبھی ایسا نہ کرنا۔ جو لوگ مومنوں میں بے حیائی پھیلانا چاہتے ہیں ان کو دنیا اور آخرت میں دردناک سزا ملے گی۔

اے ایمان والو! شیطان کے نقش قدم پر نہ چلو۔ وہ اپنی پیروی کرنے والوں کو بے حیائی اور برائی کا حکم دیتا ہے۔ اگر تم پر اللہ کا فضل اور مہربانی نہ ہوتی تو تم اپنے آپ کو کفر و شرک اور برائی سے نہ بچا سکتے۔ یہ اس کا احسان ہے کہ وہ تمہیں توبہ کی توفیق دیتا ہے اور توبہ قبول فرما کر تمہیں پاک صاف کر دیتا ہے۔ تم میں سے جو وسعت والے ہیں انہیں اپنے قرابت داروں، مسکینوں اور اللہ کی راہ میں ہجرت کرنے والوں کی مدد نہ کرنے کی قسم نہیں کھانی چاہیے، بل کہ درگزر کرنی چاہیے۔ کیا تم نہیں چاہتے کہ اللہ تمہیں معاف کر دے۔ جو لوگ پاکدامن، بے خبر عورتوں پر تہمت لگاتے ہیں، ان پر دنیا و آخرت میں لعنت ہے اور ان کے لیے عذاب عظیم ہے۔

جب کسی کے گھر جاؤ تو داخل ہونے سے پہلے اجازت مانگو۔ اجازت مل جائے تو اہل خانہ کو سلام کرو۔ تین دفعہ اجازت مانگو، نہ ملے تو واپس چلے جاؤ۔ جس مکان میں کسی کی سکونت نہ ہو اور اس میں تمہارا کچھ سامان رکھا ہوا ہو تو اس میں بلا اجازت داخل ہو سکتے ہو۔ مومن مرد اپنی نگاہیں نیچی رکھیں اور شرم گاہوں کی حفاظت کریں۔ یہ ان کے لیے زیادہ پاکیزہ ہے۔ مومنہ عورتیں بھی اپنی نگاہیں نیچی رکھیں اور اپنی شرم گاہوں کی حفاظت کریں اور اپنی زینت ظاہر نہ کریں سوائے اس کے جو ظاہر ہے اور اپنے دوپٹے گریبانوں پر ڈالے رکھیں۔ اپنے پاؤں زمین پر زور زور سے نہ ماریں کہ ان کی پوشیدہ زینت ظاہر ہو جائے۔ تم میں سے جو مرد یا عورت غیر شادی شدہ ہو تو

مناسب موقع پر ان کا نکاح کر دیا کرو۔ غلاموں اور کنیزوں میں سے جو نکاح کے قابل ہوں ان کا بھی نکاح کر دیا کرو۔ اگر وہ مفلس ہوں گے تو اللہ اپنے فضل سے ان کو غنی کر دے گا۔ جن کو نکاح کی قدرت نہیں ان کو پاک دامن رہنا چاہیے۔ تمہارے غلاموں میں سے جو مکاتبت کرنا چاہے تو اس سے مکاتبت کرلو اور اپنے مال میں سے ان کو دو اور جو کنیزیں پاک دامن رہنا چاہیں ان کو بدکاری پر مجبور نہ کرو۔ اللہ آسمانوں اور زمین کا نور ہے۔ اس کی مثال ایک طاق کی ہے جس میں چراغ ہے اور چراغ قندیل میں ہے اور قندیل گویا ایک چمکتا ہوا تارا ہے۔ چراغ زیتون سے روشن کیا جاتا ہے۔ قریب ہے کہ اس کا تیل روشن ہو جائے گو اس کو آگ نے مس نہ کیا ہو۔ اللہ جسے چاہے اپنے نور تک پہنچا دیتا ہے یہ نور ہدایت مسجدوں اور خانقاہوں میں ان کو ملتا ہے جو ان کی تعظیم کرتے ہیں اور صبح شام اللہ کی تسبیح اور ذکر میں لگے رہتے ہیں۔ دنیا کی تجارت اور کام کاج ان کو اللہ کی یاد اور نماز قائم کرنے اور زکاۃ دینے سے غافل نہیں کرتے۔

کافروں کے اعمال سراب کی مانند ہیں جسے پیاسا پانی سمجھتا ہے، یہاں تک کہ جب وہ اس کے پاس آیا تو اس کو کچھ نہ پایا۔ جو لوگ سراپا دنیا کے مزوں میں غرق ہیں، ان کے پاس اتنی بھی روشنی نہیں جتنی سراب پر دھوکہ کھانے والے کو نظر آتی تھی۔ جس کو اللہ نور نہ دے اس کے نصیب میں کوئی نور نہیں۔ پرندوں سمیت آسمانوں اور زمین کی تمام مخلوق اللہ کی تسبیح کرتی ہے۔ کیا تو نے نہیں دیکھا کہ اللہ بادلوں کو اٹھاتا ہے اور ان کو تہ بہ تہ کر کے بارش برساتا ہے۔ وہی آسمان سے پہاڑوں جیسے بادلوں میں سے اولے برساتا ہے۔ قریب ہے کہ بجلی کی چمک اس کی بینائی اچک لے۔ وہی رات اور دن کو بدلتا ہے اور اسی نے ہر جانور کو پانی سے پیدا کیا۔ ان میں سے بعض اپنے پیٹ پر، بعض دو پاؤں پر اور بعض چار پاؤں پر چلتے ہیں۔ اللہ جو چاہتا ہے پیدا

کرتا ہے۔ وہ ہر چیز پر قادر ہے۔ منافق زبان سے ایمان واطاعت کا اقرار کرتے ہیں لیکن ان کے دلوں میں ایمان نہیں ہوتا۔ اس لیے کہتے کچھ ہیں اور کرتے کچھ ہیں۔ منافق آپ کے پاس آ کر پختہ قسمیں کھاتے ہیں کہ وہ جہاد کے لیے تیار ہیں۔ آپ کہہ دیجیے کہ جس قدر تمہاری زبان مومن ہے اسی قدر دل کافر ہے۔ اللہ کا وعدہ ہے کہ جو لوگ آج لرزاں وترساں ہیں کل وہی امن واطمینان سے حکومت کریں گے۔ اسلام کے دشمن مغلوب ہوں گے اور مسلمانوں کے ہاتھوں ذلیل وخوار ہوں گے۔ چناں چہ خیبر، بحرین جزیرۂ عرب اور یمن آپ کی زندگی میں فتح ہوئے۔

غلام، کنیزیں اور چھوٹے بچے جو ایک ہی گھر میں رہتے اور ہر وقت آتے جاتے ہیں وہ صبح کی نماز سے پہلے اور دوپہر کو آرام کے وقت اور عشا کی نماز کے بعد اجازت لے کر آئیں کیوں کہ یہ تینوں وقت پردے اور خلوت کے ہیں۔ جس طرح تم آتے وقت اجازت لے کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مجلس میں آتے ہو، اسی طرح جاتے وقت بھی اجازت لے کر جانا چاہیے۔ خاص طور پر جب کسی کام کے لیے جمع ہوئے ہو مثلاً نماز جمعہ، یا عیدین، جہاد، کسی معاملے میں مشورہ وغیرہ۔ جب آپ کسی کو بلائیں تو اس کو آپ کی خدمت میں حاضر ہونا واجب ہے۔ تم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بلانے کو ایک دوسرے کو بلانے جیسا نہ سمجھو۔ بے شک اللہ ان کو جانتا ہے جو آنکھ بچا کر نکل جاتے ہیں۔ جو رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کے خلاف کرتے ہیں انہیں اللہ کے عذاب سے ڈرنا چاہیے۔

سورۃ الفرقان

یہ سورت حق و باطل میں فرق کرنے والی ہے، اس لیے اس کا نام فرقان ہے۔ یہ سورت ہجرت سے پہلے مکے میں نازل ہوئی۔ اس میں توحید ورسالت اور قیامت

وغیرہ کے مضامین کا بیان ہے۔

بابرکت ہے وہ ذات جس نے اپنے بندے پر حق و باطل میں فرق کرنے والا قرآن نازل کیا تاکہ وہ تمام اہل جہان کو خبردار کر دے۔ آسمان و زمین کی سلطنت اسی کی ہے۔ اس نے کسی کو بیٹا نہیں بنایا اور نہ سلطنت میں اس کا کوئی شریک ہے۔ اس نے ہر چیز کو پیدا کر کے ایک اندازے پر ٹھہرا دیا۔ انہوں نے اللہ کے سوا اور معبود بنا لیے جو کچھ بھی پیدا نہیں کرتے۔ وہ کسی نفع و نقصان کا اختیار نہیں رکھتے اور نہ وہ موت و حیات کے مالک ہیں اور نہ مرنے کے بعد دوبارہ زندہ کرنے کے۔ کافروں نے کہا کہ یہ قرآن اللہ کا کلام نہیں بل کہ جھوٹ ہے جو اس نے گھڑ لیا اور دوسروں نے اس کی مدد کی۔ انہوں نے یہ بھی کہا کہ یہ اگلے لوگوں کی کہانیاں ہیں جو انہوں نے لکھ لی ہیں اور ہمیں سناتے ہیں۔ آپ ان کو بتا دیجیے کہ یہ کسی انسان کا کلام نہیں۔ یہ اس ذات کا کلام ہے جو آسمانوں اور زمین کے بھید جانتی ہے۔ منکرین کہتے ہیں کہ یہ کیسا رسول ہے جو ہماری طرح کھاتا اور بازاروں میں آتا جاتا ہے، اس لیے اس کو ہم پر کوئی فضیلت نہیں۔ نہ اس کی تائید کے لیے کوئی فرشتہ ساتھ ہے، نہ اس پر آسمان سے خزانہ ڈالا گیا اور نہ کوئی اس کا باغ ہے کہ بے فکری سے کھاتا اور کسب معاش کا محتاج نہ رہتا۔ یہ لوگ کبھی آپ کو سحر زدہ، کبھی ساحر، کبھی شاعر، کبھی جن کا سکھایا ہوا اور کبھی مجنون کہتے ہیں۔ اے نبی صلی اللہ علیہ وسلم! آپ دیکھیے تو یہ احمق آپ کے لیے کیسی کیسی باتیں بیان کرتے ہی۔ سو یہ گم راہ ہو گئے۔ اب ان کو ہدایت کا راستہ نہیں مل سکتا۔

اللہ بڑی برکت اور شان والا ہے۔ اگر وہ چاہے تو اپنے نبی کو دنیا میں اس سے بہت بہتر عطا فرما دے جو یہ کافر کہتے ہیں۔ اللہ پہلے ہی اپنے نبی سے فرما چکا کہ اگر آپ چاہیں تو آپ کو زمین کے خزانوں کی کنجیاں دے دی جائیں لیکن آپ نے اسے

پسند نہیں فرمایا۔ حقیقت یہ ہے کہ کافر قیامت پر یقین نہیں رکھتے۔ جس نے قیامت کو جھٹلایا اس کے لیے دہکتی ہوئی آگ تیار ہے۔ جب دور سے جہنم ان کو دیکھے گی تو وہ اس کا جوش اور دھاڑ نا سنیں گے۔ قیامت کے دن جب منکرین کو زنجیروں میں جکڑ کر جہنم میں ڈالا جائے گا تو اس وقت وہ موت و ہلاکت کو پکاریں گے۔ اس دن اللہ ان کو اور ان کے معبودوں کو جمع کر کے پوچھے گا کہ تم نے میرے بندوں کو گم راہ کیا تھا یا وہ خود بھٹکے تھے؟ وہ کہیں گے کہ تو پاک ہے ہماری کیا مجال تھی کہ ہم ان کو گم راہ کرتے پھر اللہ مشرکوں سے کہے گا کہ تمہارے معبودوں نے تمہاری تکذیب کر دی۔ اب تمہیں عذاب چکھنا ہی پڑے گا۔ ہم نے آپ سے پہلے جو رسول بھیجے وہ سب کھانا کھاتے تھے اور بازاروں میں جاتے تھے اور کاروبار کرتے تھے۔

وَقَالَ الَّذِیۡنَ: ۱۹

جن کو اعمال کے حساب کے لیے اللہ کے سامنے حاضر ہونے کی امید نہیں وہ زبان سے احمقانہ کلمات کہتے ہیں کہ ان کے پاس فرشتے کیوں نہیں آتے یا وہ اللہ کو دیکھ لیتے۔ اللہ نے فرمایا کہ وہ بڑے سرکش اور متکبر ہیں۔ انہوں نے اپنے آپ کو بہت بڑا سمجھ رکھا ہے۔ ان کو خوب سمجھ لینا چاہیے کہ فرشتہ ان کے پاس اللہ کا عذاب لے کر پہنچے گا۔ اس وقت ان کا سارا غرور کافور ہوجائے گا۔ قیامت کے دن آسمان پھٹ جائے گا اور فرشتے لگاتار اتریں گے۔ اس دن حقیقی سلطنت اللہ کی ہوگی اور وہ دن کافروں پر بڑا سخت ہوگا۔ کافروں نے کہا کہ ان پر سارا قرآن ایک ہی دفعہ کیوں نازل نہیں کر دیا؟ اللہ نے ان کے جواب میں فرمایا کہ تھوڑا تھوڑا نازل کرنے اور ٹھہر ٹھہر کر پڑھنے کا مقصد آپ ﷺ کے دل کو مضبوط رکھنا ہے۔ قیامت کے دن کافر اوندھے منہ جہنم کی طرف گھسیٹے جائیں گے۔ ان کا ٹھکانا بدترین ہے۔ ہم نے موسیٰ کو کتاب دی اور ان کے بھائی کو ان کا وزیر بنایا اور دونوں کو فرعون کے پاس بھیجا جس نے ہماری آیتوں کو جھٹلایا۔ پھر ہم نے ان کی جڑ کاٹ دی۔ جب نوح کی قوم نے پیغمبر کو جھٹلایا تو ہم نے ان کو عبرت کا نشان بنا دیا۔ ہم نے ظالموں کے لیے دردناک عذاب تیار کر رکھا ہے۔ ہم نے عاد، ثمود اور کنوئیں والوں اور ان کے درمیانی زمانوں میں بہت سی امتوں کو بالکل برباد کر دیا۔ مشرکین مکہ یقیناً اس بستی پر سے گزرے ہیں جس پر پتھروں کی بارش کی گئی مگر یہ عبرت نہیں پکڑتے۔

وہی بارش سے پہلے خوش خبری دینے والی ہوائیں بھیجتا ہے۔ ہم نے آسمان سے پاکیزہ پانی اتارا تاکہ اس سے خشک زمین میں ہر قسم کی نباتات پیدا ہوں اور اپنی مخلوق میں سے بہت سے چوپایوں اور انسانوں کو پلائیں۔ اسی نے میٹھے اور کڑوے پانی کے دریاؤں کو آپس میں ملایا اور ان کے درمیان ایک رکاوٹ بنائی۔ اسی نے انسان کو پانی سے پیدا کیا اور خاندان اور سسرال والا بنا دیا۔ وہ اللہ کو چھوڑ کر جن کو پوجتے ہیں وہ نہ نفع دے سکتے ہیں اور نہ نقصان۔ ہم نے آپ کو بشارت دینے والا اور ڈرانے والا بنا کر بھیجا ہے۔ آپ اللہ پر بھروسہ رکھیے جو زندہ ہے اور جسے کبھی موت نہیں آئے گی اور اس کی تسبیح وتحمید کرتے رہیے۔ اسی نے آسمانوں اور زمین اور ان کے درمیان کی چیزوں کو چھ دن میں پیدا کیا اور عرش پر قائم ہو گیا۔ اللہ کے مقبول بندے زمین پر عاجزی کے ساتھ چلتے ہیں اور جاہلوں سے سلامتی کی بات کرتے ہیں۔ وہ سجدے اور قیام میں رات گزارتے ہیں اور جہنم سے بچنے کی دعا کرتے ہیں۔ وہ اسراف اور بخل نہیں کرتے بل کہ اعتدال پر رہ کر خرچ کرتے ہیں۔ وہ اللہ کے سوا کسی کو نہیں پکارتے اور نہ کسی کو ناحق قتل کرتے ہیں اور نہ زنا کرتے ہیں اور نہ جھوٹی گواہی دیتے ہیں۔ وہ بے ہودہ مجلس کے پاس سے خاموشی سے گزر جاتے ہیں۔ جب ان کو اللہ کی آیتیں یاد دلائی جاتی ہیں تو ان میں غور وفکر کر کے ان پر عمل کرتے ہیں اور اللہ سے دعا کرتے ہیں کہ ہمیں بیویوں اور اولاد کی طرف سے آنکھوں کی ٹھنڈک عطا فرما اور متقیوں کا امام بنا۔ ان ہی کو صبر کے بدلے جنت کے بالاخانے دیے جائیں گے جہاں وہ ہمیشہ رہیں گے۔

سورۃ الشعراء

اس سورت میں شاعروں کا ذکر ہے، اس لیے یہ اسی نام سے موسوم ہو گئی۔ اس

کا نام سورۂ جامع بھی ہے۔ یہ مکے میں نازل ہوئی۔ اس سورت میں سات الوالعزم انبیا اوران کی سرکش امتوں کے حالات کا بیان ہے۔ پھر قرآن کی حقانیت کا ذکر ہے۔

اگر اہل مکہ ایمان نہیں لاتے تو آپ غم نہ کریں۔ اگر ہم چاہتے تو آسمان سے ایسی نشانی نازل کرتے کہ ان کی گردنیں جھک جاتیں۔ ہم زبردستی والا ایمان نہیں چاہتے۔ ان کے پاس جب بھی کوئی نصیحت آتی ہے تو وہ اس سے منہ موڑ لیتے ہیں۔ جلد ان کو معلوم ہو جائے گا کہ جس نصیحت کی وہ ہنسی اڑاتے تھے وہ حق تھی یا باطل۔ ہم نے موسیٰ اور ہارون کو فرعون کے پاس بھیجا کہ تم دونوں اس سے کہو کہ ہم رب العالمین کے بھیجے ہوئے ہیں، سو تو بنی اسرائیل کو ہمارے ساتھ بھیج دے۔ فرعون نے کہا کہ کیا ہم نے تجھے بچپن سے نہیں پالا اور تو برسوں ہمارے پاس نہیں رہا، تو بڑا ناشکرا ہے۔ تو نے احسان کا بدلہ یہ دیا کہ میرے خاص لوگوں کو قتل کرنے لگا اور پیغمبری کا دعویٰ کرتا ہے۔ حضرت موسیٰ نے کہا کہ وہ باتیں نبوت سے پہلے کی ہیں۔ اس وقت میں خود ہدایت پر نہیں تھا۔ پھر اللہ نے مجھے علم وحکمت عطا فرمائی اور مجھے اپنا رسول بنا کر تمہارے پاس بھیجا۔ اگر تو میری نافرمانی کرے گا تو ہلاک ہو جائے گا۔ تجھے احسان جتانے کا کوئی حق نہیں، کیوں کہ تو نے میری قوم کو غلام بنا رکھا ہے اور ان کے لڑکوں کو قتل کرتا ہے۔ اگر تو بنی اسرائیل کے لڑکوں کو قتل نہ کرتا تو میرے گھر والے میری پرورش کرتے اور مجھے دریا میں نہ پھینکتے اور مجھے تیرے مکان میں نہ لایا جاتا۔ فرعون نے کہا کہ رب العالمین کون ہے؟ موسیٰ نے کہا کہ وہ آسمانوں اور زمین اور ان کے درمیان تمام چیزوں کا رب ہے اور تمہارا اور تمہارے اگلے باپ دادا کا بھی رب ہے۔

پھر حضرت موسیٰ نے فرعون کے سامنے لاٹھی اور ید بیضا کے معجزے دکھائے۔

معجزے دیکھ کر فرعون نے اپنے سرداروں سے کہا کہ یہ بڑا ماہر جادوگر معلوم ہوتا ہے، تمہاری کیا رائے ہے؟ سرداروں نے کہا کہ ہمارے ملک میں بڑے بڑے جادوگر ہیں۔ سرکاری کارندے بھیج کر سب ماہر جادوگروں کو جمع کرلیں۔ چناں چہ مقررہ وقت پر ہزاروں نامی گرامی جادوگر جمع ہوگئے۔ حضرت موسیٰ نے ان سے کہا کہ جو تمہیں ڈالنا ہے ڈالو۔ انہوں نے اپنی لاٹھیاں اور رسیاں ڈالدیں۔ حضرت موسیٰ نے بھی اپنی لاٹھی ڈال دی جو اژدھا بن کر ان کے بنائے ہوئے ڈھونگ کو نگلنے لگی۔ سو حق ظاہر ہوگیا اور باطل مٹ گیا اور جادوگر سجدے میں گر کر کہنے لگے کہ ہم موسیٰ و ہارون کے رب پر ایمان لائے۔ پھر فرعون نے ڈانٹ کر کہا کہ تم میری اجازت سے پہلے ہی ایمان لے آئے۔ یقیناً یہ تمہارا استاد ہے۔ میں مخالف سمت کے ہاتھ پیر کاٹ کر تمہیں سولی پر چڑھادوں گا۔ انہوں نے کہا کہ ہم اپنے رب کے پاس لوٹنے والے ہیں۔ امید ہے وہ ہماری خطائیں معاف فرمائے گا۔ ہم نے موسیٰ کو وحی کی کہ بنی اسرائیل کو لے کر راتوں رات نکل جاؤ۔ فرعون اور اس کے لشکروں نے پیچھا کیا۔ حضرت موسیٰ نے اللہ کے حکم سے اپنی لاٹھی سمندر پر ماری تو اس میں خشک راستہ بن گیا جس سے بنی اسرائیل سمندر پار ہوگئے۔ فرعون بھی پیچھا کرتا ہوا لشکر سمیت سمندر میں داخل ہوگیا اور غرق ہوگیا۔

حضرت ابراہیم نے اپنے باپ اور قوم سے کہا کہ تم کس کی عبادت کرتے ہو؟ انہوں نے کہا کہ ہم بتوں کو پوجتے ہیں۔ حضرت ابراہیم نے کہا کہ جب تم ان کو پکارتے ہو تو کیا وہ تمہاری بات سنتے ہیں اور کیا وہ تمہیں نفع یا نقصان پہنچاتے ہیں؟ انہوں نے کہا کہ ہم نے اپنے باپ دادا کو اسی طرح کرتے ہوئے دیکھا۔ حضرت ابراہیم نے کہا کہ جن کو تم پوجتے ہو وہ سب میرے دشمن ہیں سوائے رب العالمین کے جس نے مجھے پیدا کیا اور میری رہنمائی فرماتا ہے۔ وہی مجھے کھلاتا پلاتا اور بیماری سے

شفا دیتا ہے، وہی موت دے گا اور قیامت کے روز دوبارہ زندہ کرے گا۔ امید ہے کہ قیامت کے دن وہ میری خطائیں معاف فرمادے گا۔ اور مجھے صالحین سے ملائے گا اور جنت عطا فرمائے گا۔ اے میرے رب! میرے باپ کی مغفرت فرما بے شک وہ گم راہ ہے۔ قیامت کے دن مجھے رسوا نہ کرنا۔

جنت پرہیز گاروں کے لیے اور دوزخ گم راہوں کے لیے ہے۔ قیامت کے دن کافروں سے پوچھا جائے گا کہ وہ کہاں ہیں جن کو تم اللہ کے سوا پوجتے تھے۔ پھر وہ ، ان کے باطل معبود اور ابلیس کے لشکر اوندھے منہ جہنم میں ڈال دیے جائیں گے۔ حضرت نوح کی قوم نے بھی رسولوں کو جھٹلایا۔ جب انہوں نے کہا کہ تم شرک و بت پرستی کرتے ہو، اللہ سے ڈرو اور میری اطاعت کرو، کیوں کہ اللہ نے مجھے تمہاری ہدایت کے لیے بھیجا ہے۔ انہوں نے کہا کہ کیا ہم تجھ پر ایمان لے آئیں حال آں کہ تیری اتباع ذلیل اور کم درجے کے لوگوں نے کی۔ حضرت نوح نے کہا کہ تم ایمان لاؤ یا نہ لاؤ، میں ان غریب مومنوں کو اپنے پاس سے نہیں ہٹا سکتا۔ میں صرف عذاب سے ڈرانے والا ہوں۔ قوم نے جواب دیا کہ اگر تم وعظ و نصیحت سے باز نہ آئے تو ہم تمہیں سنگ سار کردیں گے۔ حضرت نوح نے ان کے ایمان لانے سے ناامید ہوکر اللہ سے دعا کی کہ میری قوم نے مجھے جھٹلا دیا سو تو میرے اور ان کے درمیان فیصلہ فرمادے۔ اللہ نے ان کی دعا قبول فرمالی اور ان کو اور ان کے ساتھیوں کو جو کشتی میں سوار تھے غرق ہونے سے بچالیا۔

قوم عاد یمن کی جانب حضرموت کے قریب احقاف میں آباد تھی۔ یہ لوگ بہت قوی، لمبے چوڑے اور خوب مال دار اور بت پرست تھے۔ حضرت ہود نے اپنی قوم سے کہا کہ تم کفر و شرک کرکے اللہ کے عذاب سے نہیں ڈرتے۔ اللہ نے مجھے پیغمبر بنا کر تمہاری ہدایت کے لیے بھیجا ہے۔ سو تم اللہ کے عذاب سے ڈرو اور بت پرستی چھوڑ

کر صرف ایک اللہ کی عبادت کرو۔ تم عالیشان محل، مضبوط قلعے، حوض اور تالاب بناتے ہو گویا ہمیشہ اس دنیا میں رہو گے اور تمہیں کبھی موت نہیں آئے گی۔ اگر تم نے میری بات نہ مانی تو کہیں تم پر ایک بڑے سخت دن کا عذاب نہ آجائے۔ قوم نے جواب دیا کہ تم نصیحت کرو نہ کرو ہمارے لیے برابر ہے، ہم اپنا طریقہ نہیں چھوڑیں گے۔ جب انہوں نے کسی طرح حضرت ہود کی بات نہ مانی تو ہم نے ایک آندھی کے ذریعے ان کو ایسا تباہ کیا کہ ان کے محلوں اور قلعوں کا نام ونشان تک نہ رہا۔ قوم ثمود عرب کے شمالی علاقے میں آبادی تھی۔ ان کے ایک شہر کا نام حجر تھا جو تبوک سے چار میل کے فاصلے پر تھا۔ یہ مقام اب تک ویران موجود ہے۔ یہ لوگ بت پرست اور راہ زن تھے اور بہت خوش حال تھے۔ حضرت صالح نے کہا کہ اللہ نے مجھے پیغمبر بنا کر تمہاری ہدایت کے لیے بھیجا ہے تم میرا کہا مانو اور اللہ کے عذاب سے ڈرو اور شرک و بت پرستی چھوڑ کر صرف ایک اللہ کی عبادت کرو اور حد سے نکلنے والوں کی بات نہ مانو۔ قوم نے جواب دیا کہ تم پر کسی نے جادو کر دیا ہے، اسی لیے بہکی بہکی باتیں کر رہے ہو۔ پھر انہوں نے ایک خاص پتھر سے اونٹنی برآمد کرنے کا مطالبہ کیا جو اللہ نے حضرت صالح کی دعا سے پورا کر دیا۔ حضرت صالح کی قوم پھر بھی ایمان نہ لائی اور انہوں نے اونٹنی کے پاؤں کاٹ دیے۔ آخر اللہ کے عذاب نے ان کو آ پکڑا اور وہ سب ہلاک ہو گئے۔

حضرت لوط حضرت ابراہیم کے بھتیجے تھے جو سدوم کی طرف پیغمبر بنا بھیجے گئے تھے۔ سدوم قوم لوط کے شہروں میں سے ایک شہر کا نام ہے جو شام کے جنوب مشرق میں واقع ہے۔ حضرت لوط نے کہا کہ اے میری قوم! اللہ نے مجھے پیغمبر بنا کر تمہاری ہدایت کے لیے بھیجا ہے۔ سارے جہان میں تم ہی مردوں سے بدفعلی کرتے ہو۔ سو تم اس سے اجتناب کرو اور میری اطاعت کرو۔ انہوں نے کہا کہ اے لوط! اگر تم باز نہ

آئے تو ہم تمہیں اپنی بستی سے نکال دیں گے۔ پھر انہوں نے اللہ سے دعا کی کہ مجھے اور میرے لوگوں کو عذاب سے بچالے۔ پھر ہم نے حضرت لوط اور ان کے ساتھیوں کو بچالیا اور دوسروں کو ہلاک کر دیا۔ ان کی بستی کو زمین سے اوپر اٹھا کر الٹ دیا اور ان پر پتھروں کی بارش کر دی۔

اصحاب ایکہ اور اصحاب مدین ایک ہی قوم ہے۔ ایکہ ایک درخت تھا جسے وہ پوجتے تھے۔ اسی نسبت سے انہیں اصحاب ایکہ کہا گیا ہے۔ حضرت شعیب اسی قوم کی طرف مبعوث ہوئے تھے۔ یہ لوگ شرک کے علاوہ ناپ تول میں کمی کرتے تھے۔ حضرت شعیب نے کہا اللہ نے مجھے پیغمبر بنا کر تمہاری ہدایت کے لیے بھیجا ہے سو تم اللہ کے عذاب سے ڈرو اور شرک و بت پرستی چھوڑ کر ایک اللہ کی عبادت کرو اور ناپ تول میں کمی سے بچو۔ ان بدبختوں نے اپنے پیغمبر کی بات ماننے کی بجائے ان کی تکذیب کی اور کہا کہ یقیناً کسی نے تجھ پر جادو کر دیا ہے۔ پھر سائے کے عذاب نے ان کو آلیا۔ یہ قرآن کسی انسان کا کلام نہیں بل کہ اللہ کا نازل کیا ہوا ہے جو عربی زبان میں ہے اور اس کا ذکر پہلی کتابوں میں ہے۔ اگر ہم اس کو کسی عجمی پر نازل کرتے اور وہ اس کو ان کے سامنے پڑھتا تب بھی وہ ایمان نہ لاتے۔ قرآن کو شیاطین لے کر نہیں اترے۔ نہ یہ ان کا کام ہے اور نہ ان میں اس کی استطاعت ہے۔ آپ اپنے قریبی رشتے داروں کو ڈرایے اور جو مومن آپ کی اتباع کرتے ہیں، ان سے شفقت سے پیش آیئے۔ شیطان ہر جھوٹے گناہ گار پر اترتے ہیں اور سنی سنائی باتیں دل میں ڈالتے ہیں۔ گم راہ لوگ ہی شاعروں کی پیروی کرتے ہیں اور وہ ایسی باتیں کہتے ہیں جن پر خود عمل نہیں کرتے سوائے ان کے جو ایمان لائے اور انہوں نے نیک کام کیے اور کثرت سے اللہ کا ذکر کیا اور اپنے اوپر ظلم کے بعد بدلہ لیا۔

سورۃ النمل

اس سورت میں چیونٹی کا قصہ مذکور ہے، اس لیے یہ النمل (چیونٹی) کے نام سے مشہور ہوگئی۔ یہ سورت مکے میں نازل ہوئی۔ اس میں اثبات توحید و رسالت اور آخرت کی جزاوسزا کا بیان ہے۔

مومن نماز قائم کرتے، زکاۃ دیتے اور آخرت پر یقین رکھتے ہیں۔ جو لوگ آخرت پر ایمان نہیں رکھتے وہ بھٹکتے پھرتے ہیں۔ ان کے لیے بڑا عذاب ہے۔ حضرت موسیٰ نے اپنی اہلیہ سے کہا کہ میں نے ایک آگ دیکھی ہے۔ میں وہاں سے کوئی خبر یا دہکتا ہوا انگارا لاتا ہوں تاکہ تم حرارت حاصل کرلو۔ جب حضرت موسیٰ روشنی کے قریب پہنچے تو آواز آئی کہ جو اس آگ میں اور اس کے آس پاس ہے وہ بابرکت ہے۔ اے موسیٰ! میں اللہ ہوں۔ تم اپنی لاٹھی ڈال دو۔ جب موسیٰ نے لاٹھی کو سانپ کی طرح حرکت کرتے ہوئے دیکھا تو پیٹھ پھیر کر بھاگے اور مڑ کر بھی نہیں دیکھا۔ اے موسیٰ! ڈرو نہیں، میرے پاس رسول ڈرا نہیں کرتے اور اپنا ہاتھ اپنے گریبان میں ڈالو، وہ چمکتا ہوا نکلے گا۔ یہ دو نشانیاں لے کر فرعون اور اس کی قوم کے پاس جاؤ۔ وہ نافرمان قوم ہے۔ جب ہماری نشانیاں ان کے پاس پہنچیں تو انہوں نے کہا کہ یہ صریح جادو ہے۔ انہوں نے ظلم و تکبر کی بنا پر انکار کیا۔ سو دیکھ لو ان کا انجام کیسا ہوا؟

حضرت داؤد اور حضرت سلیمان نے کہا کہ تمام تعریف اللہ کی جس نے ہمیں اپنے بہت سے بندوں پر فضیلت دی۔ حضرت داؤد کے بعد حضرت سلیمان نبی بنے۔ انہوں نے تحدیث نعمت کے طور پر لوگوں سے کہا کہ ہمیں پرندوں کی بولی سکھائی گئی ہے اور ہر قسم کی نعمت دی گئی۔ یہ محض اللہ کا فضل ہے۔ جنوں اور انسانون اور پرندون کے تمام

لشکر حضرت سلیمان کے سامنے جمع کیے گئے۔ جب یہ لشکر چیونٹیوں کی وادی میں آئے تو ایک چیونٹی نے کہا کہ اے چیونٹیو! اپنے بلوں میں داخل ہو جاؤ۔ ایسا نہ ہو کہ حضرت سلیمان کا لشکر بے خبری میں تمہیں روند دے۔ یہ سن کر حضرت سلیمان ہنسے اور اللہ سے ان نعمتوں کا شکر ادا کرنے کی توفیق مانگی۔ انہوں نے پرندوں کی حاضری لی تو ہد ہد نظر نہیں آیا۔ انہوں نے کہا کہ اگر وہ غیر حاضری کی واضح دلیل پیش نہیں کرے گا تو میں اسے ذبح کر دوں گا۔ کچھ دیر بعد اس نے آ کر کہا کہ میں ملک سبا کی یقینی خبر لایا ہوں۔ ملکہ اور اس کی قوم اللہ کو سجدہ کرنے کی بجائے سورج کو سجدہ کرتے ہیں۔ حضرت سلیمان نے کہا کہ میں دیکھتا ہوں کہ تو نے سچ کہا یا جھوٹ۔ میرا خط لے جا کر ان کی طرف ڈال دے اور وہاں سے ہٹ کر دیکھنا کہ وہ کیا جواب دیتے ہیں۔ ملکہ نے اپنے سرداروں سے کہا کہ میرے پاس حضرت سلیمان کا خط آیا ہے اور وہ یہ ہے کہ اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو بڑا مہربان نہایت رحیم ہے۔ میرے سامنے سرکشی نہ کرنا اور مسلمان بن کر میرے پاس آؤ۔ اب تم مجھے مشورہ دو۔ سرداروں نے کہا کہ ہم قوی اور سخت لڑنے والے ہیں، اب تم جو چاہو فیصلہ کرو۔ ملکہ نے کہا کہ میں انہیں ہدیہ بھیجتی ہوں اور دیکھتی ہوں کیا جواب آتا ہے۔ حضرت سلیمان نے قاصد سے کہا کہ مجھے اللہ نے تم سے بہتر مال دیا ہے۔ اپنے ہدیے پر تم ہی خوش رہو۔ ہم ان پر ایسا لشکر بھیجیں گے جس کا وہ مقابلہ نہ کر سکیں گے۔

حضرت سلیمان نے اپنے سرداروں سے کہا کہ تم میں سے کون ہے جو اس کے مسلمان ہو کر آنے سے پہلے اس کا تخت میرے پاس لے آئے۔ ایک قوی جن نے کہا کہ میں آپ کے اپنی جگہ سے اٹھنے سے پہلے لے آؤں گا۔ جس کے پاس کتاب کا علم تھا اس نے کہا کہ میں پلک جھپکنے سے پہلے لے آؤں گا۔ پھر جب حضرت سلیمان نے اس کو اپنے سامنے دیکھا تو اللہ کا شکر ادا کیا اور اس میں کچھ کمی بیشی کا حکم دیا، تاکہ

وہ پہچان نہ سکے۔ جب وہ آئی تو اس سے پوچھا کہ کیا تیرا تخت ایسا ہی ہے۔ اس نے کہا کہ گویا یہ وہی ہے۔ ہمیں پہلے ہی معلوم ہوگیا تھا اور ہم مسلمان ہو چکے ہیں۔ حضرت سلیمان نے اس کو بتوں کی عبادت سے روک دیا اور محل میں داخل ہونے کے لیے کہا۔ ملکہ نے کہا کہ اے میرے پروردگار! میں توبہ کر کے حضرت سلیمان کے ساتھ اللہ رب العالمین پر ایمان لائی۔

ہم نے ثمود کی طرف حضرت صالح کو بھیجا کہ تم اللہ کی عبادت کرو۔ قوم نے کہا کہ ہم تمہیں اور تمہارے ساتھیوں کو منحوس سمجھتے ہیں۔ شہر میں نو آدمی تھے جو فساد برپا کرتے تھے۔ انہوں نے حضرت صالح اور ان کے گھر والوں پر شب خون مارنے کی قسمیں کھائیں۔ ہم نے ایسی تدبیر کی کہ ان کو خبر ہی نہ ہوئی۔ ہم نے حضرت صالح اور ان پر ایمان لانے والوں کو بچالیا اور ظالموں کو تباہ کردیا۔ حضرت لوط نے کہا کہ تم جان بوجھ کر بے حیائی کا کام کرتے ہو اور عورتوں کو چھوڑ کر مردوں سے رغبت رکھتے ہو۔ تم بالکل جاہل قوم ہو۔ قوم نے کہا کہ لوط کو اپنی بستی سے نکال دو۔ یہ بڑے پاک باز بنتے ہیں۔ پھر ہم نے حضرت لوط اور ان پر ایمان لانے والوں کو بچالیا اور ان کی قوم پر پتھروں کی بارش کی جن پر ان کے نام کندہ تھے۔ آپ کہہ دیجیے کہ تمام تعریفیں اللہ کے لیے ہیں جس نے اپنی قدرت سے کافروں کا قصہ تمام کیا اور اس کے نیک بندوں پر سلامتی ہو۔

اَمَّنْ خَلَقَ: ۲۰

وہ کون ہے جس نے آسمان وزمین پیدا کیے، آسمان سے پانی برسا کر اس سے سرسبز باغ اگائے، زمین کو رہنے کے قابل بنایا، اس میں نہریں جاری کیں، پہاڑ بنائے، دو سمندروں کے درمیان ایک آڑ بنائی، تاکہ ایک کا پانی دوسرے سے نہ ملے، بے قرار کی دعا قبول کرتا اور مصیبت دور کرتا ہے، تمہیں زمین پر خلیفہ بناتا ہے، خشکی اور سمندر کی تاریکیوں میں راستہ دکھاتا ہے، بارش سے پہلے ٹھنڈی ہوائیں چلاتا ہے، آسمان سے رزق دیتا ہے، وہ مخلوق کو پہلی مرتبہ پیدا کرتا ہے، پھر دوبارہ پیدا کرے گا۔ جس اللہ کی یہ شان ہے اس کی الوہیت میں کوئی اور شریک نہیں ہوسکتا۔ وہ اس شرک سے بہت بلند ہے جو وہ کرتے ہیں۔ اللہ کے سوا کوئی غیب نہیں جانتا اور یہ بھی کسی کو معلوم نہیں کہ اس کا حشر کب ہوگا۔ منکرین کہتے ہیں کہ موت کے بعد گل سڑ کر مٹی ہوجانے پر ان کو دوبارہ کیسے زندہ کیا جائے گا۔ آپ کہہ دیجیے کہ تم زمین پر چل پھر کر دیکھو کہ مجرموں کا کیسا دردناک انجام ہوا۔ آپ کو ان کے انکار اور مکاریوں پر تنگ دل ہونے کی ضرورت نہیں۔ منکرین قیامت پر یقین نہیں رکھتے اس لیے کہتے ہیں کہ اگر سچے ہو تو قیامت کا وعدہ پورا کر کے دکھاؤ۔ آپ کہہ دیجیے کہ قیامت قریب ہے۔ اللہ نے جو مہلت دی ہے اس کو غنیمت جان کر ایمان اور اعمال صالحہ کا راستہ اختیار کرو۔ اللہ تمہارے حال سے خوب واقف ہے، وہ تمہیں اس کی سزا ضرور دے گا۔ قرآن کے من جانب اللہ ہونے کی دلیل یہ ہے کہ یہ بنی اسرائیل کی ایسی بہت سی

باتیں بیان کرتا ہے جن میں وہ اختلاف کرتے ہیں۔ کافر مُردوں اور بہروں کی مانند ہیں کہ آپ کی باتیں نہیں سنتے۔ آپ ایسے اندھوں کی کہاں تک رہنمائی فرمائیں گے۔ قیامت قریب آجائے گی تو زمین سے ایک جانور دابۃ الارض نکلے گا، جو لوگوں سے انسان کی طرح بات کرے گا۔ قیامت کے روز ہر امت میں سے ہم ان کو جمع کریں گے جو ہماری آیتوں کی تکذیب کرتے تھے۔ ان سے اس تکذیب پر باز پرس ہوگی تو وہ کوئی جواب نہ دے سکیں گے۔ جب صور پھونکا جائے گا تو آسمانوں اور زمین والے گھبرا جائیں گے۔ اس دن نیک لوگوں کو اچھا بدلہ ملے گا اور برے اعمال والے اوندھے منہ آگ میں ڈالے جائیں گے۔ اللہ نے مجھے اپنی عبادت، اور قرآن کی تلاوت کا حکم دیا ہے۔ جو میری راہ نمائی سے راہِ است پر آئے گا وہ اپنے لیے ہی آئے گا اور جو گم راہ رہے گا اس کا وبال اسی پر ہوگا۔ میرا کام خبردار کرنا ہے۔

سورۃ القصص

اس سورت میں حضرت موسیٰ کے واقعات اور قارون کا قصہ مذکور ہے، اس لیے اس کا نام سورۃ قصص ہوگیا۔ یہ سورت مکے میں نازل ہوئی۔ اس میں حضرت موسیٰ کا مفصل واقعہ، توحید کے دلائل اور قارون کا قصہ مذکور ہے۔

یہ ایک واضح کتاب کی آیتیں ہیں۔ ہم مومنوں کے لیے موسیٰ اور فرعون کا صحیح حال بیان کرتے ہیں۔ فرعون ایک سرکش اور بد دماغ انسان تھا۔ اس نے لوگوں کے کئی گروہ بنا رکھے تھے۔ ایک گروہ کو کم زور کر رکھا تھا۔ ان کے لڑکوں کو ذبح اور عورتوں کو زندہ رکھتا تھا۔ ہم کم زور لوگوں پر احسان کرنا اور ان کو ملک کا وارث بنانا چاہتے تھے۔ ہم نے موسیٰ کی ماں کو وحی کی کہ تم اس کو دودھ پلاتی رہو۔ جب اس کی طرف سے اندیشہ ہو تو اس کو دریا میں ڈال دینا اور غم نہ کرنا۔ یقیناً ہم اس کو تیری طرف لوٹا دیں

گے اور ہم اس کو رسول بنانے والے ہیں۔ پھر آل فرعون نے حضرت موسیٰ کو اٹھالیا۔ فرعون کی بیوی نے کہا کہ اسے قتل نہ کرنا۔ شاید یہ ہمیں فائدہ پہنچائے یا ہم اس کو بیٹا بنالیں۔ حضرت موسیٰ کی والدہ نے اپنی لڑکی کو بھائی پر نظر رکھنے اور دریا کے کنارے کنارے چلنے کو کہا۔ فرعون کی بیوی نے دودھ پلانے والیوں کو بلوایا مگر اللہ کے حکم سے حضرت موسیٰ نے کسی کا دودھ نہ پیا۔ حضرت موسیٰ کی بہن نے کہا کہ میں تمہیں ایک دودھ پلانے والی کا پتہ بتاتی ہوں۔ شاید یہ اس کا دودھ پی لے۔ چناں چہ وہ جا کر اپنی والدہ کو لے آئی۔ حضرت موسیٰ نے ماں کی گود میں پہنچتے ہی دودھ پینا شروع کر دیا۔ فرعون کی بیوی نے حضرت موسیٰ کی والدہ کو محل میں رہنے کے لیے کہا مگر وہ راضی نہیں ہوئیں۔ اس طرح ہم نے حضرت موسیٰ کو ماں کی گود میں پہنچا دیا تا کہ ان کو بیٹے کی جدائی کا غم نہ رہے۔

جب حضرت موسیٰ اپنی بھرپور جوانی کو پہنچے تو ہم نے ان کو علم و حکمت عطا فرمائی اور ہم محسنوں کو اسی طرح بدلہ دیتے ہیں۔ موسیٰ ایسے وقت شہر میں داخل ہوئے جب لوگ بے خبر تھے۔ انہوں نے دو آدمیوں کو لڑتے ہوئے پایا۔ ایک ان کے گروہ کا تھا اور دوسرا دشمنوں میں سے تھا۔ حضرت موسیٰ کے گروہ والے نے فریاد کی تو موسیٰ نے دوسرے کو مکا مارا جس سے وہ مر گیا۔ حضرت موسیٰ نے فوراً اللہ سے معافی مانگی تو اللہ نے معاف فرما دیا۔ اگلے دن وہی شخص پھر پکارنے لگا۔ موسیٰ نے کہا کہ تو صاف صاف گم راہ ہے۔ جب موسیٰ اس کی طرف بڑھے تو اسرائیلی کہنے لگا کہ کیا تم مجھے بھی قتل کرنا چاہتے ہو جیسے کل ایک آدمی کو قتل کیا تھا۔ پھر ایک شخص شہر کے دوسرے سرے سے دوڑتا ہوا آیا اور کہنے لگا اے موسیٰ! یہاں سے نکل جاؤ۔ اہل دربار تمہارے قتل کا مشورہ کر رہے ہیں۔ حضرت موسیٰ خوف کے عالم میں وہاں سے نکل گئے اور ظالموں سے نجات کی دعا کی۔ انہوں نے مدین کا رخ کیا۔ جب وہاں کے پانی پر پہنچے تو

لوگوں کی ایک جماعت کو اپنے جانوروں کو پانی پلاتے ہوئے پایا۔ دو عورتیں اپنے جانور ایک طرف روکے ہوئے تھیں۔ حضرت موسیٰ کے پوچھنے پر انہوں نے بتایا کہ ہمارا باپ بوڑھا ہے اس لیے جب چرواہے پانی پلا کر چلے جائیں گے تب ہم پانی پلائیں گی۔ پھر حضرت موسیٰ نے ان کے جانوروں کو پانی پلا دیا۔ حضرت موسیٰ نے دعا کی کہ اے اللہ! جو بھلائی تو میری طرف اتارے میں اس کا محتاج ہوں۔ پھر ایک لڑکی نے آ کر حضرت موسیٰ سے کہا کہ پانی کی اجرت دینے کے لیے میرے باپ نے تمہیں بلایا ہے۔ حضرت شعیب نے کہا کہ میں چاہتا ہوں کہ اپنی ایک بیٹی کا نکاح تم سے کر دوں اس شرط پر کہ تم آٹھ سال میری ملازمت کرو۔ اگر دس پورے کر دو تو یہ تمہاری طرف سے احسان ہوگا۔ حضرت موسیٰ نے کہا کہ یہ میرے اور تمہارے درمیان عہد ہے۔ پھر حضرت موسیٰ اپنی مدت پوری کر کے اہلیہ کو لے کر مصر کی طرف چلے تو کوہ طور پر آگ دیکھی اور اہلیہ سے کہا کہ میں نے ایک آگ دیکھی ہے۔ شاید میں وہاں سے کوئی خبر یا انگارا لے آؤں تا کہ تم سینک لو۔ جب موسیٰ وہاں پہنچے تو آواز آئی کہ اے موسیٰ! میں تمام جہانوں کا رب اللہ ہوں۔ تم اپنی لاٹھی زمین پر ڈالو۔ لاٹھی فوراً سانپ بن کر لہرانے لگی اور موسیٰ پیٹھ پھیر کر بھاگے۔ اے موسیٰ آگے آؤ ڈرو نہیں تم محفوظ ہو۔ اپنا ہاتھ گریبان میں ڈالو، وہ خوب چمکتا ہوا نکلے گا۔ یہ دو دلیلیں لے کر فرعون اور اس کے سرداروں کے پاس جاؤ۔ اے میرے رب میں نے ان کے ایک آدمی کو قتل کر دیا تھا۔ کہیں وہ مجھے قتل نہ کر دیں۔ میرا بھائی ہارون زیادہ فصیح زبان ہے اس کو میرا مددگار بنا دے۔ اللہ نے فرمایا کہ ہماری نشانیوں کے سبب وہ تم دونوں تک نہیں پہنچ سکیں گے۔

جب موسیٰ ہماری نشانیاں لے کر فرعون کے پاس گئے اور اس کو توحید کی دعوت دی تو اس نے کہا کہ یہ کھلا جادو ہے۔ حضرت موسیٰ نے کہا کہ میرا رب خوب جانتا ہے

کہ میں اس کا رسول ہوں اور ظالم فلاح نہیں پاتے۔ فرعون نے اپنی قوم سے کہا کہ میں تمہارا رب اور سب سے اعلیٰ ہوں۔ پھر اس نے اپنے وزیر ہامان سے کہا کہ تم میرے لیے ایک پختہ بلند عمارت بنواؤ تاکہ میں اس پر چڑھ کر دیکھوں کہ موسیٰ کا خدا کہاں اور کیسا ہے۔ میں تو موسیٰ کو جھوٹا سمجھتا ہوں۔ آخر اللہ کے قہر نے اس کو لاؤ لشکر سمیت پکڑ کر بحر قلزم میں پھینک دیا اور سب غرق ہو گئے۔ پھر ہم نے حضرت موسیٰ کو تورات دی جو بنی اسرائیل کے لیے باعث رحمت تھی۔ آپ کوہ طور کے مغربی جانب موجود نہ تھے، جب ہم نے موسیٰ کو احکام سپرد کیے اور نہ آپ مدین میں رہے کہ وہاں کے حالات اور خبریں اہل مکہ کو سنا رہے ہوں، بل کہ ہم ہی نے آپ کو رسول بنایا اور وحی کے ذریعے یہ واقعات بتائے۔ جب ان کے پاس حق آ گیا تو کہنے لگے کہ ان کو موسیٰ جیسا معجزہ کیوں نہیں دیا گیا؟ کیا وہ حضرت موسیٰ کے معجزوں کا انکار نہیں کر چکے؟ کیا انہوں نے نہیں کہا تھا کہ دونوں بھائی جادوگر ہیں، ہم ہرگز ان پر ایمان نہیں لائیں گے؟ آپ مشرکین سے کہہ دیجیے کہ اگر یہ قرآن اور تورات دونوں جادو ہیں تو تم اللہ کی کوئی ایسی کتاب لاؤ جو ان دونوں سے بڑھ کر ہو تاکہ میں اس کی پیروی کروں۔ بے شک مشرکین نہ اگلی کتابوں کو مانتے ہیں اور نہ پچھلی کو۔ ان کے برعکس انصاف پسند اہل کتاب تورات و انجیل کو بھی تسلیم کرتے ہے اور قرآن پر بھی ایمان رکھتے ہیں۔ ان ہی لوگوں کو دوہرا اجر ملے گا۔ یہ لوگ برائی کا جواب بھلائی سے دیتے ہیں اور اپنا مال اللہ کی راہ میں خرچ کرتے ہیں اور جب منکرین سے کوئی لغوبات سنتے ہیں تو منہ پھیر لیتے ہیں اور کہہ دیتے ہیں کہ ہمارے لیے ہمارے اعمال اور تمہارے لیے تمہارے اعمال۔ تمہیں سلام۔ ہم جاہلوں سے الجھنا نہیں چاہتے۔

آپ کسی کو ہدایت نہیں دے سکتے بل کہ اللہ جس کو چاہتا ہے ہدایت دیتا ہے۔ مشرکین کا یہ خیال غلط ہے کہ اسلام قبول کرنے سے بھوکے مر جائیں گے۔ جس ذات

نے انہیں کفر کے زمانے میں امن اور رزق دیا کیا وہ اسلام قبول کرنے پر انہیں رزق سے محروم کردے گی؟ ہم بستیوں کو ہلاک نہیں کرتے جب تک ان کی کسی بڑی بستی میں اپنا رسول نہ بھیج دیں جو انہیں ہماری آیتیں پڑھ کر سنائے۔ انجام کے اعتبار سے مومن و کافر برابر نہیں۔ ایک کے لیے دائمی عیش و راحت اور دوسرے کے لیے دائمی عذاب۔ قیامت کے روز جب مجرموں کو اللہ کے سامنے پیش کیا جائے گا تو اللہ پوچھے گا کہ تم مجھے چھوڑ کر جن بتوں کو پوجتے تھے وہ کہاں ہیں؟ اس وقت کفر کے سردار جن پر دوسروں کو گم راہ کرنے کا الزام ثابت ہو چکا ہوگا، عذر کے طور پر کہیں گے کہ ہم نے ان پر زبردستی نہیں کی تھی۔ بل کہ یہ اپنے اختیار سے بہکے تھے۔ اگر یہ چاہتے تو رسولوں کی بات مان لیتے، مگر وہ کوئی جواب نہ دے سکیں گے۔ آپ کا رب جو چاہتا ہے پیدا کرتا ہے اور جس کو چاہتا ہے منتخب کر لیتا ہے۔ اللہ ان کے شرک سے پاک اور بلند ہے۔ وہ خوب جانتا ہے جو ان کے سینوں میں مخفی ہے اور جو وہ ظاہر کرتے ہیں۔ اس کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں۔ دنیا و آخرت میں تمام تعریف اسی کی ہے اور تم اسی کی طرف لوٹائے جاؤ گے۔ اگر اللہ رات یا دن کو قیامت تک دراز کردے تو اس کے سوا کون رات ختم کر کے دن اور دن ختم کر کے رات لا سکتا ہے تا کہ تم دن میں کسب معاش اور رات میں آرام و سکون حاصل کرو۔

بے شک قارون موسیٰ کی قوم میں سے تھا اور کثرت مال کی وجہ سے تکبر کرتا تھا۔ اس کے خزانوں کی کنجیاں ایک طاقت ور جماعت مشکل سے اٹھاتی تھی۔ اس کی قوم کے صالح لوگوں نے اس سے کہا کہ اللہ اترانے والوں کو پسند نہیں کرتا اور اللہ نے جو مال تجھے دیا ہے اس میں سے اللہ کی راہ میں خرچ کر کے آخرت کا گھر حاصل کر اور احسان کر جس طرح اللہ نے تجھ پر احسان کیا۔ اس نے کہا کہ جو مال مجھے ملا ہے وہ میری علمی قابلیت کا نتیجہ ہے۔ اللہ کا کوئی احسان اور مہربانی نہیں جس کا میں شکر ادا

کروں۔ ایک دن وہ نہایت قیمتی پوشاک پہن کر اور خوب بن سنور کر قوم کے پاس آیا۔ دنیوی زندگی کے طلب گار اس کی شان وشوکت دیکھ کر کہنے لگے کہ قارون بڑا خوش نصیب ہے۔ کاش ہمیں بھی ایسی دولت ملتی۔ جن کو دین کا علم دیا گیا تھا انہوں نے کہا کہ افسوس ہے تم پر اللہ کے ہاں جو اجر وثواب ہے وہ اس دنیاوی شان وشوکت سے کہیں بہتر اور باقی رہنے والا ہے جو اعمال صالحہ کرنے والے مومنوں کو ملے گا۔ پھر اللہ نے قارون اور اس کے گھر کو زمین میں دھنسا دیا۔ سو اللہ کے مقابلے میں کوئی اس کی مدد کو نہ آسکا اور نہ وہ خود بچ سکا۔ کل جو اس کے مرتبے کی تمنا کرتے تھے وہ کہنے لگے کہ اگر اللہ ہم پر احسان نہ کرتا تو ہمیں بھی زمین میں دھنسا دیتا۔ آخرت کا گھر اور اس کی نعمتیں صرف ان کو ملیں گی جن کے دلوں میں اللہ کا خوف ہوگا۔ قیامت کے دن جو نیکی لے کر آئے گا اس کو دس سے سات سو گنا تک ثواب ملے گا اور برائی کرنے والے کو صرف برائی کے برابر سزا ملے گی۔ جس نے آپ پر قرآن نازل کیا وہ آپ کو ہجرت کے بعد مکے واپس لے آئے گا۔ اس وقت مکہ دارالاسلام ہو جائے گا۔ آپ کو جو کتاب دی گئی ہے وہ آپ پر اللہ کا فضل اور رحمت ہے ورنہ آپ کو امید بھی نہ تھی کہ آپ کو قرآن دیا جائے گا اور آپ کے پاس وحی آئے گی۔ سو آپ کافروں کے مددگار نہ بنیے۔ آپ لوگوں کو اپنے رب کی طرف بلاتے رہیے۔ اس کے سوا کوئی معبود نہیں اور سب کو اسی کی طرف لوٹنا ہے۔

سورۃ العنکبوت

اس سورت کو عنکبوت (مکڑی) اس لیے کہتے ہیں کہ شرک کو رد کرنے کے لیے اللہ نے اس سورت میں مکڑی کی مثال بیان فرمائی ہے۔ یہ سورت مکے میں نازل ہوئی۔ اس میں قریش کی طرف سے فتنے اور ابتلا کا ذکر ہے جس کا مقصد اہل ایمان کو

تسلی دینا ہے۔

کیا لوگوں نے گمان کر رکھا ہے کہ مصیبتوں اور آفتوں کے ذریعے ان کو آزمایا نہیں جائے گا، بل کہ محض زبان سے یہ کہہ دینا کافی ہے کہ وہ ایمان لے آئے؟ بے شک ہم ان سے پہلے والوں کو بھی آزما چکے ہیں۔ کیا برے کام کرنے والے یہ گمان کرتے ہیں کہ وہ ہماری گرفت سے بھاگ نکلیں گے؟ ان کا گمان بہت برا ہے۔ جس کو اللہ سے ملنے کی توقع ہو اسے یقین رکھنا چاہیے کہ اللہ کا مقرر کیا ہوا وقت ضرور آ کر رہے گا۔ جو شخص اللہ کے کام میں مشقت اٹھاتا ہے اس کا بدلہ ضرور ملے گا۔ بلاشبہ اللہ تمام جہانوں سے بے نیاز ہے۔ وہ کسی کی اطاعت کا محتاج نہیں۔ ہم نے انسان کو ماں باپ کے ساتھ حسن سلوک کی نصیحت کی اگرچہ وہ کافر اور مشرک ہی ہوں۔ اگر وہ میرے ساتھ ان چیزوں کو شریک کرنے پر مجبور کریں جن کی الوہیت کا تمہیں کچھ علم نہیں تو ان کا کہنا نہ ماننا۔ منافق زبان سے اپنے آپ کو مومن کہتے ہیں مگر ان کے دلوں میں ایمان پختہ نہیں ہوا۔ جب ان کو اللہ کے راستے پر تکلیف پہنچتی ہے تو اس کو اللہ کا عذاب سمجھتے ہیں اور اسلام چھوڑ دیتے ہیں۔ کیا اللہ لوگوں کے دلوں کی باتیں نہیں جانتا۔ قیامت کے دن اللہ کافروں سے ان کی افترا پردازیوں کی باز پرس ضرور کرے گا اور ان کو جرم کے مطابق سزا دے گا۔ ہم نے حضرت نوح کو ان کی قوم کی طرف بھیجا۔ وہ نو سو پچاس برس ان کو تبلیغ دین کرتے رہے، سوائے چند آدمیوں کے ان کی قوم گم راہی میں پڑی رہی۔ بالآخر پانی کے طوفان کی شکل میں، ان پر اللہ کا غضب نازل ہوا۔ سوائے حضرت نوح اور ان پر ایمان لانے والوں کے سب غرق ہو گئے۔

حضرت ابراہیم نے اپنی قوم سے کہا کہ تم اللہ کی عبادت کرو اور اس کے عذاب سے ڈرو۔ یہی تمہارے لیے بہتر ہے۔ تم اللہ کو چھوڑ کر جن بتوں کو پوجتے ہو وہ

تمہارے رزق کے مالک نہیں۔ سو تم رزق بھی اللہ سے مانگو اور عبادت اور شکر بھی اسی کا کرو۔ اگر تم جھٹلاتے ہو تو پہلی امتوں نے بھی جھٹلایا ہے اور رسول کے ذمے پیغام پہنچا دینا ہے۔ زمین پر چل پھر کر دیکھو کہ اللہ کس طرح تخلیق شروع کرتا ہے۔ پھر وہ اس کو دوبارہ پیدا کرے گا۔ وہ جسے چاہے عذاب دے اور جس پر چاہے رحم کرے۔ تم اس کو نہ زمین میں عاجز کر سکتے ہو اور نہ آسمان میں۔ جو اللہ کی آیتوں اور اس سے ملنے کا انکار کرتے ہیں ان کے لیے دردناک عذاب ہے۔ جب قوم سے حضرت ابراہیم کی نصیحت کا جواب نہ بن پڑا تو کہنے لگے کہ ابراہیم کو قتل کر دو یا آگ میں جلا دو۔ پھر اللہ نے انہیں آگ سے بچا لیا۔ پھر لوط حضرت ابراہیم پر ایمان لے آئے اور حضرت ابراہیم نے کہا کہ میں ہجرت کرنے والا ہوں۔ ہم نے حضرت ابراہیم کو اسحاق اور یعقوب عطا کیے اور ان کی نسل میں نبوت اور کتاب جاری کی۔ حضرت لوط اہل سدوم کی طرف نبی بنا کر بھیجے گئے تھے۔ انہوں نے اپنی قوم سے کہا کہ تم ایسی بے حیائی کا کام کرتے ہو جو تم سے پہلے دنیا میں کسی نے نہیں کیا۔ جب حضرت لوط ان کے ایمان لانے سے ناامید ہو گئے تو اللہ سے دعا کی کہ اس مفسد قوم کے مقابلے میں میری مدد فرما اور ان پر اپنا عذاب نازل فرما۔ پھر ہمارے فرشتے ابراہیم کے پاس بشارت لے کر آئے تو انہوں نے کہا کہ ہم اس بستی کو ہلاک کرنے والے ہیں۔ حضرت ابراہیم نے کہا کہ اس میں لوط بھی ہیں۔ انہوں نے کہا کہ ہم لوط اور اس کے گھر والوں کو بچا لیں گے سوائے ان کی بیوی کے۔ حضرت لوط فرشتوں کے آنے سے مغموم ہوئے تو فرشتوں نے کہا کہ آپ مغموم نہ ہوں، ہم ان پر عذاب نازل کرنے والے ہیں۔ ہم نے اس بستی کے کچھ نشان عقل والوں کے لیے باقی رکھے ہیں۔ ہم نے حضرت شعیب کو مدین کی طرف بھیجا۔ انہوں نے کہا کہ اے میری قوم! تم اللہ کی عبادت کرو اور قیامت کا آنا یقینی ہے۔ اس لیے اس کی تیاری کرو، کسی پر ظلم نہ کرو،

ناپ تول میں کمی کر کے کسی کا حق نہ مارو اور رہزنی نہ کرو۔ انہوں نے حضرت شعیب کی نصیحت پر عمل کرنے کی بجائے ان کی تکذیب کی اور لوگوں کے حقوق مارتے رہے۔ اس لیے اللہ کے عذاب نے ان کو آلیا۔ وہ اپنے گھروں میں اوندھے منہ گر کر مر گئے۔

اور ہم نے عاد وثمود کو غارت کیا اور ان کے بعض مکانات تمہارے سامنے ہیں۔ شیطان نے ان کے کفر وتکذیب کو ان کی نظر میں مزین کر کے ان کو راہ حق سے روک دیا۔ حال آں کہ وہ دنیاوی کاموں میں ہوشیار تھے لیکن شیطان کے فریب کو نہ سمجھ سکے۔ قارون، فرعون اور اسکا وزیر ہامان سرکش تھے۔ حضرت موسیٰ روشن نشانیاں لے کر ان کی طرف مبعوث ہوئے تھے۔ پھر بھی انہوں نے تکبر کیا لیکن وہ ہماری گرفت سے نہ نکل سکے۔ جنہوں نے اللہ کے سوا اوروں کو دوست بنا رکھا ہے ان کی مثال مکڑی جیسی ہے جس نے ایک گھر بنایا۔ بے شک سب گھروں سے کم زور مکڑی کا گھر ہے۔ کاش وہ جانتے۔ جن چیزوں کو وہ اللہ کے سوا پکارتے ہیں ان کی حقیقت اللہ کو خوب معلوم ہے۔ یہ مثالیں ہم لوگوں کو سمجھانے کے لیے بیان کرتے ہیں۔ ان کو صرف اہل علم سمجھتے ہیں۔

اُتْلُ مَآ اُوْحِیَ: ۲۱

اس کتاب کی تلاوت کرتے رہیے جو آپ پر وحی کی گئی ہے اور نماز پڑھتے رہیے۔ بے شک نماز بے حیائی اور برائی سے روکتی ہے۔ اگر کسی وقت اہل کتاب سے مباحثہ ضروری ہوجائے تو اچھے طریقے سے بات کرو۔ ان کو بتادو کہ جو کتاب ہماری طرف اتاری گئی ہے، ہم اس پر ایمان رکھتے ہیں اور اس پر بھی جو تمہاری طرف اتاری گئی۔ ہمارا اور تمہارا معبود ایک ہے۔ ہم اسی کے فرماں بردار ہیں۔ وہ کہتے ہیں کہ آپ پر نشانیاں نازل کیوں نہیں ہوئیں؟ آپ کہہ دیجیے کہ نشانیاں صرف اللہ کے پاس ہیں۔ میں صرف اللہ کے عذاب سے ڈرنے والا ہوں۔ کیا یہ نشانی کافی نہیں کہ امی ہونے کے باوجود ہم نے آپ پر یہ کتاب نازل کی جو دن رات ان کے سامنے پڑھی جاتی ہے۔ عرب وعجم اس کی ایک سورت کی مثل لانے سے عاجز ہیں۔ میرے اور تمہارے درمیان گواہی کے لیے اللہ کافی ہے۔ وہ آپ سے عذاب کی جلدی کرتے ہیں۔ اگر اس کا وقت مقرر نہ ہوچکا ہوتا تو ان کے پاس عذاب آچکا ہوتا۔ البتہ وہ ان پر اچانک آئے گا کہ ان کو خبر بھی نہ ہوگی۔ وہ عذاب کی جلدی کرتے ہیں حال آں کہ جہنم ان کو گھیرے ہوئے ہے۔ اس دن ان کو اوپر نیچے سے عذاب ڈھانپ لے گا اور اللہ کہے گا کہ اپنے کیے کا مزہ چکھو۔ اگر اسلام ظاہر کرنے پر کافر تکلیفیں دیں تو زمین بہت وسیع ہے۔ اس لیے دوسری جگہ جاکر خالص میری عبادت کرو۔ اگر ہجرت نہیں کرسکتے تو تم سب کو مرنے کے بعد میرے سامنے حاضر ہونا ہے۔

اچھے اعمال والے مومنوں کو جنت میں جگہ دیں گے جہاں وہ ہمیشہ رہیں گے۔ کتنے جانور ہیں جو اپنا رزق اٹھائے نہیں پھرتے۔ اللہ ان کو بھی رزق دیتا ہے اور تمہیں بھی۔ آپ ان سے پوچھیے کہ آسمانوں اور زمین کو کس نے پیدا کیا اور سورج اور چاند کو مسخر کیا تو وہ کہیں گے کہ اللہ نے، پھر یہ کہاں بھٹک رہے ہیں۔ وہ یہ اقرار کریں گے کہ اللہ ہی آسمان سے پانی برسا کر مردہ زمین کو سرسبز کرتا ہے۔ وہی اپنے بندوں میں سے جس کا رزق چاہتا ہے بڑھاتا ہے اور جس کا چاہتا ہے کم کرتا ہے۔ وہ ہر چیز کو خوب جانتا ہے۔ جب وہ ان چیزوں کا تنہا خالق و مالک ہے تو عبادت کے لائق بھی وہی اکیلا ہے۔ دنیا کی زندگی لہو ولعب ہے اور آخرت کی زندگی ہمیشہ باقی رہنے والی ہے۔ جب بحری سفر میں کشتی ڈوبنے کا اندیشہ ہوتا ہے تو وہ خالص اعتقاد کے ساتھ اللہ کو پکارتے ہیں۔ جب سلامتی کے ساتھ خشکی پر پہنچ جاتے ہیں تو فوراً شرک کرنے لگتے ہیں۔ جلد ان کو اس کا انجام معلوم ہو جائے گا۔ کیا وہ نہیں دیکھتے کہ ہم نے حرم کو امن کی جگہ بنا دیا جب کہ اردگرد سے لوگ اچک لیے جاتے ہیں۔ اس سے بڑا ظالم کون ہوگا جو حق آنے کے بعد اس کو جھٹلائے۔

سورۃ الروم

اس میں روم کے غلبے کی پیش گوئی ہے جو حرف بہ حرف پوری ہوئی، اس لیے اس کو روم کہتے ہیں۔ یہ مکے میں نازل ہوئی۔ روم کے غلبے کی پیش گوئی کے بعد آخر تک اللہ کی قدرت کے دلائل ہیں۔

رومی مغلوب ہونے کے بعد چند سال میں پھر غالب ہوں گے۔ اس روز مسلمان خوش ہوں گے۔ کیا وہ غور نہیں کرتے کہ اللہ نے آسمانوں اور زمین اور جو ان کے درمیان ہے سب کو ایک مقررہ وقت کے لیے پیدا کیا ہے۔ اکثر لوگ اپنے رب

سے ملنے کے منکر ہیں۔ کیا انہوں نے زمین پر چل پھر کر نہیں دیکھا کہ ان سے پہلے والوں کا کیسا انجام ہوا۔ قیامت کے دن گناہ گار ناامید ہو جائیں گے۔ ان کے معبودوں میں سے کوئی ان کا سفارشی نہیں ہوگا۔ اس دن اہل جنت، دوزخ والوں سے اس طرح جدا ہو جائیں گے کہ پھر کبھی نہیں ملیں گے۔ صالح مومن جنت میں خوش ہوں گے اور کافر عذاب میں گرفتار ہوں گے۔ اس کی نشانیوں میں سے تمہیں مٹی سے پیدا کرنا، تمہارے لیے بیویاں پیدا کرنا اور زمین کا پیدا کرنا، تمہاری زبانوں اور رنگوں کا مختلف ہونا، تمہارا رات کو سونا اور دن کو روزی تلاش کرنا، آسمان پر بجلی کا چمکنا، آسمان سے پانی برسا کر مردہ زمین کو زندہ کرنا، آسمان کا ستونوں کے بغیر قائم رہنا اور زمین کا پانی پر ٹھہرنا بھی ہے۔ جب وہ تمہیں زمین سے نکلنے کے لیے بلائے گا تو تم اسی وقت نکل پڑو گے۔ وہی پہلی بار پیدا کرتا ہے، وہی دوبارہ پیدا کرے گا اور یہ اس کے لیے بہت آسان ہے۔ جو رزق ہم نے تمہیں عطا کیا ہے کیا تصرف کے اعتبار سے تمہارے غلام اس میں تمہارے برابر ہو سکتے ہیں، یعنی غلام بھی تم سے پوچھے بغیر تمہارے مال میں سے خرچ کرنے لگ جائیں۔ حقیقت یہ ہے کہ تم میں سے کوئی بھی اس پر راضی نہیں ہوگا۔ پھر تم ان پتھروں کو جو تم اپنے ہاتھ سے تراشتے ہو، اللہ کا شریک کیوں قرار دیتے ہو؟ آپ یک سو ہو کر اپنا رخ دین کی طرف رکھیے۔ اللہ کی تخلیق میں کوئی تبدیلی نہیں، یہی سیدھا راستہ ہے، لیکن اکثر لوگ نہیں جانتے۔ جب لوگوں کو کوئی تکلیف پہنچتی ہے تو وہ باطل معبودوں کو چھوڑ کر صرف اللہ تعالیٰ کو پکارتے ہیں۔ جب اللہ اپنی رحمت چکھا دیتا ہے تو ان میں سے ایک گروہ شرک کرنے لگتا ہے۔ ایسے لوگ جلد اپنا انجام دیکھ لیں گے۔ قرابت داروں، مسکینوں اور مسافروں کو ان کا حق دو۔ یہ اللہ کی رضا چاہنے والوں کے لیے بہتر ہے اور وہی فلاح پانے والے ہیں۔ سود پر دیا ہوا مال اللہ کے نزدیک نہیں بڑھتا۔ جو لوگ اللہ کی رضا

کے لیے زکاۃ دیتے ہیں وہی دوگنا کرنے والے ہیں۔ اللہ ہی نے تمہیں پیدا کیا اور رزق دیا، پھر وہی تمہیں موت دے گا۔ پھر وہ زندہ کرے گا۔ کیا تمہارے معبودوں میں سے کوئی ایسا ہے جو ان کاموں میں سے کچھ کر سکتا ہو؟ اللہ پاک اور بلند ہے اس شرک سے جو وہ کرتے ہیں۔ لوگوں کی بداعمالیوں کی وجہ سے خشکی اور تری میں فساد برپا ہو گیا تاکہ اللہ ان کو بداعمالیوں کا مزہ چکھائے اور وہ باز آجائیں۔ آپ کہہ دیجیے کہ ملک میں چل پھر کر پہلے والوں کا انجام دیکھو۔ ان میں سے اکثر مشرک تھے۔ جس نے کفر کیا اس کے کفر کا وبال اسی پر ہے اور جو نیک کام کرتے ہیں وہ بھی اپنے لیے کرتے ہیں۔ اللہ ناشکروں کو پسند نہیں کرتا۔ یہ بھی اس کی نعمت ہے کہ وہ بارش سے پہلے خوش خبری دینے والی ہوائیں بھیجتا ہے تاکہ تم خوش ہو جاؤ اور کشتیاں اور جہاز رواں دواں ہو جائیں اور تم رزق تلاش کر سکو۔ آپ سے پہلے بھی ہم بہت سے رسول بھیج چکے ہیں۔ بعض لوگ ایمان لے آئے اور بعض نے رسولوں کو جھٹلایا اور اپنے کفر پر قائم رہے۔ پھر ہم نے مجرموں کو ہلاک کر دیا اور مومنوں کو عذاب سے محفوظ رکھا۔ جس طرح وہ خشک زمین کو بارش کے ذریعے سرسبز کرتا ہے، اسی طرح مُردوں کو زندہ کرے گا۔ وہ ہر چیز پر قادر ہے۔ آپ مُردوں اور بہروں کو نہیں سنا سکتے۔ آپ اندھوں کو بھی گمراہی سے نہیں نکال سکتے۔ آپ صرف ہمارے فرماں برداروں اور ہماری نشانیوں پر یقین رکھنے والوں کو اپنی آواز سنا سکتے ہیں۔ اللہ نے انسان کو کم زور پیدا کیا، پھر اس کو قوت عطا فرمائی اور قوت کے بعد ضعف اور بڑھاپا بنایا۔ اللہ جو چاہتا ہے پیدا کرتا ہے۔ قیامت کے دن مجرم قسمیں کھا کر کہیں گے کہ وہ دنیا میں ایک گھڑی سے زیادہ نہیں ٹھہرے۔ جس طرح وہ دنیا میں جھوٹ بولتے تھے اسی طرح قیامت کے دن بھی جھوٹ بولیں گے۔ اگر آپ ان کے پاس کوئی نشانی لے آئیں تب بھی کافر یہی کہیں گے کہ آپ باطل پر ہیں۔ جو لوگ جہالت کی بنا پر حق

کا انکار کرتے ہیں اللہ ان کے دلوں پر مہر لگا دیتا ہے۔

سورۃ لقمان

اس میں حکیم لقمان کا واقعہ مذکور ہے، اس لیے یہ لقمان کے نام سے مشہور ہے۔ یہ سورت مکے میں نازل ہوئی۔ اس میں لقمان کی نصیحتوں و معاد اور دلائل قدرت کا بیان ہے۔

یہ حکمت والی کتاب کی آیتیں ہیں جو نیکی کرنے والوں کے لیے ہدایت و رحمت ہیں۔ وہ نماز قائم کرتے، زکاۃ دیتے اور آخرت پر یقین رکھتے ہیں۔ وہی ہدایت پر ہیں اور فلاح پانے والے ہیں۔ جب اس کے سامنے ہماری آیتیں تلاوت کی جاتی ہیں تو وہ غرور سے پشت پھیر کر چل دیتا ہے، گویا اس نے ان کو سنا ہی نہیں۔ ایسے شخص کے لیے دردناک عذاب ہے۔ اس نے آسمانوں کو ستونوں کے بغیر بنایا اور زمین پر بڑے بڑے پہاڑ رکھ دیے تا کہ وہ ادھر ادھر نہ جھکے اور آسمان سے پانی برسایا اور اس سے عمدہ چیزیں اگائیں۔ یہ اللہ کی تخلیق ہے۔ اب تم بتوں کی تخلیق دکھاؤ۔ اے لقمان! اللہ کا شکر ادا کر جس نے تجھے علم و حکمت اور فہم و فراست جیسی عظیم نعمت عطا کی۔ لقمان نے اپنے بیٹے کو نصیحت کرتے ہوئے کہا اے بیٹے! اللہ کے ساتھ شرک نہ کر، بے شک شرک بہت بڑا ظلم ہے۔ ہم نے انسان کو ماں باپ کے ساتھ حسن سلوک کا حکم دیا۔ اس کی ماں نے تکلیف پر تکلیف اٹھا کر اسے اپنے پیٹ میں رکھا اور دو برس تک اس کو دودھ پلایا۔ اگر والدین تجھے مجبور کریں کہ تو میری عبادت میں باطل معبودوں کو شریک ٹھہرائے تو اس معاملے میں ان کا کہنا نہ ماننا۔ البتہ ان کے ساتھ اچھا برتاؤ کرتے رہنا۔ اے بیٹے نماز قائم کر، نیکی کا حکم کر، برائی سے منع کر اور مصیبت پر صبر کر۔ یقیناً یہ بڑی ہمت کے کام ہیں۔ اے بیٹے! لوگوں سے منہ نہ موڑ

اور زمین پر اترا کر نہ چل۔ اللہ تکبر کرنے والوں کو پسند نہیں کرتا۔ اپنی چال میں میانہ روی اختیار کر اور آواز کو نرم اور پست رکھ۔ جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے سب اللہ نے تمہارے لیے مسخر کر دیے اور تم پر اپنی ظاہری و باطنی نعمتیں پوری کر دیں۔ بہت سے لوگ اللہ کے بارے میں علم اور روشن کتاب کے بغیر جھگڑتے ہیں۔ جب ان سے کہا جاتا ہے کہ اللہ کی نازل کی ہوئی کتاب کی اتباع کرو تو وہ کہتے ہیں کہ ہم اپنے باپ دادا کے طریقے پر چلیں گے۔ جس نے اپنا رخ اللہ کی طرف کر لیا اور وہ نیک بھی ہے تو اس نے مضبوط حلقہ تھام لیا۔ جس نے کفر کیا آپ اس کے کفر سے رنجیدہ نہ ہوں۔ ان کو ہمارے پاس ہی لوٹنا ہے، ہم ان کو تھوڑے سے فائدے کے بعد ایک سخت عذاب کی طرف کھینچ لیں گے۔ اگر زمین کے درخت قلم بن جائیں اور سمندر اس کی سیاہی، اس کے بعد اس میں سات سمندر اور آملیں تب بھی اس کے کلمات ختم نہ ہوں گے۔ کیا تم نہیں دیکھتے کہ اللہ رات کو دن میں اور دن کو رات میں داخل کرتا ہے اور اس نے سورج اور چاند کو کام میں لگا رکھا ہے۔ یہ اس لیے کہ اللہ حق ہے اور اس کے سوا جس کو وہ پکارتے ہیں وہ باطل ہیں۔ اللہ سب سے بلند اور سب سے بڑا ہے۔ کیا تو نے نہیں دیکھا کہ اللہ کی عنایت سے کشتیاں سمندر میں چلتی ہیں تاکہ وہ تمہیں اپنی نشانیاں دکھائے۔ جب پہاڑ جیسی موجیں ان کو ڈھانپ لیتی ہیں تو نہایت خلوص سے وہ اللہ کو پکارتے ہیں۔ جب وہ ان کو بچا کر خشکی پر لے آتا ہے تو ان میں سے بعض ہماری آیتوں کا انکار کرتے ہیں۔ اے لوگو! اپنے رب اور اس دن سے ڈرو جس دن باپ بیٹے کے کام آئے گا اور نہ بیٹا باپ کے۔ بے شک اللہ کا وعدہ حق ہے۔ قیامت کا علم اللہ کے پاس ہے، وہی بارش برساتا ہے اور وہی جانتا ہے جو ماؤں کے پیٹ میں ہوتا ہے، کسی کو نہیں معلوم کہ وہ کل کیا کرے گا اور کوئی نہیں جانتا کہ وہ کس زمین پر مرے گا۔

سورۃ السجدہ

اس سورت کی آیت پندرہ میں سجدہ تلاوت آیا ہے، اس لیے اس کو السجدہ کہتے ہیں۔ اس کو المضاجع بھی کہتے ہیں۔ یہ سورت مکے میں نازل ہوئی۔ اس میں توحید کے دلائل اور حشر ونشر کا بیان ہے۔

بلاشبہ یہ کتاب اللہ رب العالمین کی طرف سے نازل ہوئی ہے۔ مشرکین کا یہ کہنا غلط ہے کہ یہ آپ نے اپنی طرف سے گھڑلی۔ بل کہ یہ سچی کتاب ہے تاکہ آپ اس کے ذریعے اس قوم کو ڈرائیں جس کے پاس آپ سے پہلے کوئی ڈرانے والا نہیں آیا۔ شاید وہ ہدایت پالیں۔ اللہ نے آسمانوں اور زمین کو اور جو ان کے درمیان ہے چھ دن میں پیدا کیا۔ پھر وہ عرش پر قائم ہوا۔ وہی آسمان سے زمین تک تمام امور کا انتظام فرماتا ہے۔ قیامت کے دن جس کی مقدار تمہاری گنتی کے اعتبار سے ایک ہزار برس ہوگی، تمام امور اللہ کے سامنے پیش ہوں گے اور وہ ان کا فیصلہ کرے گا۔ وہی پوشیدہ اور ظاہر کا جاننے والا ہے جس نے انسان کو مٹی سے پیدا کیا، پھر اس کی نسل کو پانی کے ایک حقیر قطرے سے پیدا کیا، پھر اس کو ٹھیک کیا اور اس میں اپنی روح پھونکی۔ جو لوگ مرنے کے بعد دوبارہ پیدا ہونے کے منکر ہیں، آپ ان کو بتا دیجیے کہ موت کا فرشتہ تمہاری روح قبض کرے گا اور تم اللہ کی طرف لوٹائے جاؤ گے۔ کاش آپ گناہ گاروں کو دیکھتے جب وہ اپنے رب کے سامنے سر جھکائے ہوئے ہوں گے اور اللہ فرمائے گا کہ تم نے اس دن کی ملاقات کو فراموش کر دیا تھا۔ اب اپنے کیے کے بدلے دائمی عذاب چکھو۔ ہماری آیتوں پر وہی ایمان لاتے ہیں جو انہیں سچا سمجھتے ہیں۔ جب ان کو ہماری آیتیں یاد دلائی جاتی ہیں تو وہ سجدے میں گر پڑتے ہیں اور اپنے رب کی تسبیح و تحمید کرتے ہیں۔ وہ اپنے بستروں سے اٹھ کر اپنے رب کو خوف اور امید سے پکارتے

ہیں اور ہمارے دیے ہوئے رزق میں سے خرچ کرتے ہیں۔ مومن اور فاسق برابر نہیں ہوسکتے۔ نیک اعمال کرنے والے مومنوں کے لیے ہمیشہ رہنے کی جنتیں ہیں اور نافرمانوں کا ٹھکانا دوزخ ہے۔ وہ اس میں ہمیشہ رہیں گے اور ان سے کہا جائے گا کہ اس عذاب کا مزہ چکھو جس کو جھٹلاتے تھے۔ اس بڑے عذاب سے پہلے ہم ان کو قریب کا عذاب بھی چکھائیں گے تاکہ وہ باز آجائیں۔ اس سے بڑا ظالم کون ہوگا جس کو اللہ کی آیتوں کے ذریعے نصیحت کی جائے اور وہ منہ موڑ لے۔ جس طرح حضرت موسیٰ کو تورات دی گئی تھی، اسی طرح آپ کو قرآن دیا گیا ہے اور اس کو لوگوں کے لیے ہدایت کا ذریعہ بنایا۔ بے شک قیامت کے دن اللہ اس کا فیصلہ کردے گا جس میں وہ اختلاف کرتے تھے۔ کیا جھٹلانے کو اس سے بھی ہدایت نہیں ملی کہ ان سے پہلے ہم نے بہت سی امتوں کو ہلاک کردیا جن کے گھروں میں یہ چلتے پھرتے ہیں۔ کیا انہوں نے نہیں دیکھا کہ ہم پانی کو بنجر زمین کی طرف بہالے جاتے ہیں اور اس سے کھیتی پیدا کرتے ہیں، جس کو یہ خود بھی کھاتے ہیں اور ان کے مویشی بھی۔ منکرین کہتے ہیں کہ فیصلے کا دن کب ہوگا؟ آپ کہہ دیجیے کہ فیصلے کے دن ایمان لانا کچھ کام نہ آئے گا اور نہ انہیں ایمان لانے کی مہلت ملے گی۔

سورۃ احزاب

احزاب، حزب کی جمع ہے جس کے معنی جماعت کے ہیں۔ مختلف جماعتوں نے مل کر مدینے پر حملہ کیا تھا، اس لیے اس غزوے کا نام الاحزاب ہوگیا۔ اس صورت میں اس کا ذکر ہے۔ یہ سورت مدینے میں نازل ہوئی۔ اس سورت میں مخلصین کی تعریف اور منافقین کی مذمت ہے۔ غزوۂ احزاب اور غزوۂ بنی قریظہ کا حال تفصیل سے مذکور ہے اور پردے کے احکام کا بیان ہے۔

آپ اللہ سے ڈرتے رہیے اور کافروں اور منافقوں کی باتوں میں نہ آیئے اور اپنے رب کی وحی کی اتباع کرتے رہیے۔ اللہ نے کسی کے سینے میں دو دل نہیں بنائے اور تمہاری مائیں وہی ہیں جن سے تم پیدا ہوئے اور منہ بولے بیٹوں کو ان کے حقیقی باپوں کی طرف منسوب کر کے پکارو۔ اگر تم ان کے باپوں کو نہیں جانتے تو ان کو بھائی کہہ کر پکارو۔ مومنوں پر نبی کا حق ان کی جانوں سے زیادہ ہے اور ان کی بیویاں مسلمانوں کی روحانی مائیں ہیں۔ ان کی تعظیم حقیقی ماؤں سے زیادہ فرض ہے۔ دوسرے مومنوں اور مہاجروں کی نسبت اہل قرابت ایک دوسرے کے زیادہ حق دار ہیں (وراثت میں)۔ اے ایمان والو! تم اللہ کا وہ انعام یاد کرو جو اس نے اس وقت فرمایا جب لشکر تمہارے اوپر اور نیچے کی جانب سے چڑھ آئے اور آنکھیں پتھرا گئیں اور کلیجے منہ کو آ گئے تو ہم نے آندھی اور ایسے لشکر بھیجے جو تمہیں دکھائی نہیں دیتے تھے۔ اس موقع پر مومنوں کا امتحان لیا گیا اور وہ پوری طرح جھنجھوڑ دیے گئے۔ منافق اور وہ لوگ جن کے دلوں میں شک تھا کہنے لگے کہ اللہ اور اس کے رسول نے ہم سے جو وعدہ کیا تھا وہ محض دھوکہ تھا۔ اس وقت منافقوں کا ایک گروہ کہنے لگا کہ اے اہل مدینہ یہ تمہارے ٹھہرنے کی جگہ نہیں سو تم اپنے گھروں کو لوٹ جاؤ۔ ایک دوسرا گروہ یہ کہہ کر آپ سے اجازت مانگ رہا تھا کہ ان کے گھر خالی ہیں۔ حال آں کہ ان کے گھر خالی نہ تھے۔ بل کہ وہ صرف جنگ سے بھاگنا چاہتے تھے۔ یہ لوگ اللہ سے عہد کر چکے تھے کہ پیٹھ نہ پھیریں گے۔ ان سے عہد کی باز پرس ہوگی۔ آپ کہہ دیجیے کہ موت یا قتل سے نہ بھاگو۔ یہ بھاگنا تمہیں نفع نہ دے گا۔ اللہ منافقوں کو خوب جانتا ہے جو جہاد سے کتراتے ہیں اور دوسروں کو بھی روکتے ہیں۔ منافقوں کا حال یہ ہے کہ مشرکین کی جماعتوں کے چلے جانے کے بعد بھی ان کا گمان ہے کہ وہ واپس نہیں گئیں بل کہ لوٹ کر آنے والی ہیں۔

تمہارے لیے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات بابرکت میں ہر شعبۂ زندگی کے

لیے ایک عمدہ نمونہ ہے۔ جب مومنوں نے فوجوں کو دیکھا تو کہنے لگے کہ یہ وہی ہے جس کی اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے خبر دی تھی اور اللہ اور اس کے رسول نے سچ کہا تھا کہ یہ بھی اہل ایمان کی ایک آزمائش ہے۔ اس سے مومنوں کا ایمان و یقین اور پختہ ہو گیا۔ بعض مومنوں نے اللہ سے کیا ہوا وعدہ سچ کر دکھایا۔ ان میں سے بعض نے اپنی نذر پوری کی اور شہید ہو گئے اور بعض شہادت کے منتظر ہیں۔ اللہ نے طوفان باد و باراں اور اپنے نظر نہ آنے والے لشکر بھیج کر کافروں کی کمر توڑ دی اور ناکام واپس کر دیا اور جنگ میں مومنوں کے لیے اللہ ہی کافی ہو گیا۔ جن اہل کتاب (بنو قریظہ) نے مشرکین کی مدد کی اللہ نے ان کو قلعوں سے نیچے اتار دیا اور ان کے دلوں میں رعب ڈال دیا کہ تم ان کے ایک گروہ کو قتل کرنے لگے اور دوسرے کو قید۔ اللہ نے تمہیں ان کے گھروں اور اموال کا وارث بنا دیا۔ آپ اپنی بیویوں سے کہہ دیجیے کہ اگر تم دنیا کی زندگی اور زینت چاہتی ہو تو آؤ میں تمہیں کچھ مال دے کر اچھائی کے ساتھ رخصت کر دوں۔ اگر تم اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم اور آخرت کا گھر چاہتی ہو تو اللہ نے تم میں سے نیک کام کرنے والیوں کے لیے اجر عظیم تیار کر رکھا ہے۔

وَمَن یَّقنُت: ۲۲

تم میں سے جو اللہ اور رسول کی فرماں برداری اور نیک کام کرے گی، ہم اس کو دوہرا اجر دیں گے اور اس کے لیے ہم نے بہترین رزق تیار کر رکھا ہے۔ تم عام عورتوں کی طرح نہیں ہو اس لیے نامحرموں سے نرمی سے بات نہ کیا کرو بل کہ روکھے پن سے بات کیا کرو تا کہ کسی کا قلبی میلان ان کی طرف نہ ہو۔ اپنے گھروں میں بیٹھی رہا کرو اور اپنا بناؤ سنگھار نہ دکھاتی پھرو، نماز قائم کرو، زکاۃ دو، اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کرو۔ بے شک اللہ تمہیں گناہوں سے پاک صاف کرنا چاہتا ہے۔ اللہ اور رسول کے فیصلے کے بعد کسی مومن مرد اور عورت کو اپنے کسی امر کا اختیار نہیں رہتا۔ جو اللہ اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی نافرمانی کرے گا وہ گم راہی میں پڑے گا۔ آپ حضرت زید سے کہہ رہے تھے کہ اپنی بیوی کو اپنی زوجیت میں رہنے دو اور اللہ سے ڈرو۔ پھر حضرت زید نے اپنی زوجہ سے قطع تعلق کر لیا تو ہم نے آپ کا نکاح اس سے کر دیا تا کہ مومنوں کے لیے منہ بولے بیٹوں کی بیویوں سے نکاح کرنے میں تنگی نہ رہے، جب کہ وہ ان سے قطع تعلق کر لیں۔ نبی کے لیے اس میں کوئی تنگی نہیں جو اللہ نے ان کے لیے مقرر کر دیا ہے۔ اللہ کا یہی دستور ان پیغمبروں میں بھی رہا جو پہلے گزر چکے۔ محمد صلی اللہ علیہ وسلم تمہارے مردوں میں سے کسی کے باپ نہیں۔ وہ اللہ کے رسول اور آخری نبی ہیں۔ اے ایمان والو! اللہ کو کثرت سے یاد کرو اور صبح شام اس کی پاکی بیان کرو۔ ہم نے آپ کو گواہی اور خوش خبری دینے والا اور ڈرانے

والا بنا کر بھیجا ہے۔ آپ کافروں اور منافقوں کی بات نہ مانیے اور اللہ پر بھروسہ رکھیے۔ اے ایمان والو! اگر تم مومن عورتوں کو نکاح کے بعد چھونے سے پہلے طلاق دے دو تو ان کی کوئی عدت نہیں۔ سو تم ان کو کچھ دے کر خوش اسلوبی سے رخصت کر دو۔

ہم نے آپ کے لیے وہ بیویاں حلال کر دیں جن کو آپ نے مہر ادا کر دیا اور وہ کنیزیں بھی جو اللہ نے آپ کو غنیمت میں دی ہیں اور آپ کے چچا کی وہ بیٹیاں، پھوپھی کی وہ بیٹیاں، ماموں کی وہ بیٹیاں، خالاؤں کی وہ بیٹیاں جنہوں نے آپ کے ساتھ ہجرت کی اور وہ عورت بھی جو اپنی جان نبی کو ہبہ کر دے بشرطیکہ نبی ان سے نکاح کرنا چاہیں۔ یہ صرف آپ کے لیے ہے، مومنوں کے لیے نہیں۔ آپ ان بیویوں میں سے جس کو چاہیں الگ رکھیں اور جس کو چاہیں اپنے پاس رکھیں۔ جس کو آپ نے الگ کر دیا اس کو بلانے پر بھی گناہ نہیں۔ یہ اس لیے کہ ان کی آنکھیں ٹھنڈی رہیں اور وہ رنج نہ کریں۔ اس کے بعد آپ کے لیے دوسری عورتیں حلال نہیں اور نہ ان کو بدل کر دوسری عورتیں کرنا حلال ہے۔ اے ایمان والو! تم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے گھروں میں بن بلائے نہ جایا کرو۔ البتہ جب تمہیں بلایا جائے تب جایا کرو۔ جب کھانا کھا چکو تو اٹھ جایا کرو اور باتوں میں نہ لگے رہا کرو۔ اس سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو تکلیف ہوتی ہے۔ جب تم ازواج مطہرات سے کوئی چیز مانگو تو پردے کے پیچھے سے مانگو۔ اس میں تمہارے اور ان کے دلوں کی پاکیزگی ہے۔ تمہارے لیے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو تکلیف پہنچانا جائز نہیں اور تم ان کے بعد ان کی بیویوں سے کبھی نکاح نہ کرنا۔ یہ اللہ کے نزدیک بہت بڑا گناہ ہے۔

عورتوں پر اپنے باپوں، اپنے بیٹوں، بھائیوں، بھتیجوں، بھانجوں کے سامنے آنے میں کوئی گناہ نہیں۔ بے شک اللہ اور اس کے فرشتے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود

بھیجتے ہیں۔ اے ایمان والو! تم بھی ان پر درود وسلام بھیجا کرو۔ جو لوگ اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو ایذا دیتے ہیں ان پر دنیا اور آخرت میں اللہ کی لعنت اور ان کے لیے ذلت کا عذاب تیار ہے۔ جو لوگ مومن مردوں اور عورتوں کو اس کام پر تکلیف دیتے ہیں جو انہوں نے نہیں کیا تو وہ بہتان اور صریح گناہ اپنے سر لیتے ہیں۔ آپ اپنی بیویوں، بیٹیوں اور مومنوں کی عورتوں سے کہہ دیجیے کہ وہ اپنی چادروں کو اپنے اوپر لٹکالیا کریں۔ اگر منافق مدینے میں افواہیں پھیلانے سے باز نہ آئے تو ہم آپ کو ان پر مسلط کر دیں گے۔ پھر وہ اس شہر میں بہت کم رہ سکیں گے۔ ان سے پہلے گزرے ہوئے لوگوں کے لیے بھی اللہ کا یہی دستور تھا۔

لوگ آپ سے قیامت کے بارے میں پوچھتے ہیں۔ آپ کہہ دیجیے کہ اس کا علم اللہ کے پاس ہے۔ اللہ نے کافروں پر لعنت کر دی اور ان کے لیے جہنم تیار ہے جس میں وہ ہمیشہ رہیں گے۔ نہ وہاں کوئی حمایتی پائیں گے اور نہ مددگار۔ جس دن ان کے چہرے آگ میں الٹ پلٹ کیے جائیں گے تو وہ کہیں گے کہ کاش ہم نے اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کی ہوتی۔ اے ایمان والو! تم ان جیسے نہ ہوجانا جنہوں نے موسیٰ کو تکلیف دی۔ پھر اللہ نے موسیٰ کو اس سے بری کر دیا جو وہ کہتے تھے۔ جس نے اللہ اور رسول کی اطاعت کی اس نے بڑی کامیابی حاصل کی۔ ہم نے آسمانوں اور زمین اور پہاڑوں پر امانت پیش کی تو انہوں نے اٹھانے سے انکار کر دیا مگر انسان نے اسے اٹھالیا۔ بے شک وہ بڑا ظالم اور نادان ہے۔

سورة سبا

اس میں ملک سبا کی سرسبزی اور شادابی اور پھر اس کی تباہی کا ذکر ہے۔ اس لیے اس کا نام سبا ہوگیا۔ یہ سورت مکے میں نازل ہوئی۔ اللہ نے قوم سبا کو قسم قسم کی

نعمتوں سے نوازا تھا مگر وہ دنیاوی عیش وعشرت میں مست ہو کر کفران نعمت کر بیٹھے جس کا انجام تباہی ہوا۔

سب تعریف اس اللہ کی جو آسمانوں اور زمین کی سب چیزوں کا مالک ہے۔ آخرت میں بھی اسی کی حمد ہے اور وہی حکیم اور باخبر ہے۔ کافر کہتے ہیں کہ قیامت نہیں آئے گی۔ آپ کہہ دیجیے کہ میرے رب کی قسم وہ ضرور آئے گی۔ جو لوگ ہماری آیتوں کو نیچا دکھانے میں لگے رہے ان کے لیے سخت دردناک عذاب ہے اور اہل علم دیکھ لیں گے کہ جو اللہ کی طرف سے آپ پر نازل ہوا ہے وہ سراسر حق ہے۔ منکرین آپ کی طرف اشارہ کر کے تمسخر کے طور پر کہتے ہیں کہ ہم تمہیں ایسا آدمی بتائیں جو کہتا ہے کہ جب مرنے کے بعد مٹی ہو جائیں گے تو پھر نئے سرے سے پیدا کیے جائیں گے، تاکہ تمہیں کفر و شرک کی سزا دی جائے۔ اس نے اللہ پر جھوٹ باندھا ہے یا اسے جنون ہے۔ اللہ نے فرمایا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم جو کچھ کہتے ہیں وہ حق اور سچ ہے۔ اگر اللہ چاہے تو انہیں زمین میں دھنسا دے یا آسمان کا کوئی ٹکڑا گرا کر ان کو نیست نابود کر دے۔ ہم نے اپنی طرف سے حضرت داؤد کو بڑی فضیلت دی تھی۔ اے پہاڑو اور پرندو! تم ان کے ساتھ تسبیح کرو۔ ہم نے ان کے لیے لوہے کو نرم کر دیا، تاکہ وہ اس سے پوری زرہیں بنائیں اور اس کی کڑیاں مناسب انداز سے جوڑیں۔ ہم نے ہوا کو حضرت سلیمان کے تابع کر دیا جو ان کے تخت کو صبح سے دوپہر تک کے وقت میں ایک مہینے کی مسافت پر پہنچا دیتی تھی۔ پھر شام سے رات تک مزید ایک مہینے کی مسافت طے ہوتی تھی۔ ہم نے ان کے لیے پگھلے ہوئے تانبے کا ایک چشمہ بہا دیا۔ بہت سے جن اللہ کے حکم سے ان کے لیے وہ چیزیں بناتے جو وہ چاہتے مثلاً قلعے، مجسمے، حوضوں کے برابر لگن اور بڑی بڑی دیگیں وغیرہ۔ اپنی موت کے وقت حضرت سلیمان ایک عصا کا سہارا لے کر عبادت کے لیے کھڑے ہو گئے اسی حالت

میں ان کی روح پرواز کر گئی۔ جنات حضرت سلیمان کو زندہ سمجھ کر کام میں لگے رہے۔ جب گھن سے عصا کی لکڑی کمزور ہو کر ٹوٹ گئی تو حضرت سلیمان گر پڑے۔ اس وقت جنوں کو ان کی موت کا علم ہوا۔

قوم سبا کی بستی کے دائیں، بائیں دو باغ تھے۔ انہوں نے روگردانی کی تو ہم نے ان پر ایک زوردار سیلاب چھوڑ دیا اور ان باغوں کو ایسے باغوں سے بدل دیا جن میں بدمزہ پھل، جھاؤ اور بیری کے کچھ درخت تھے۔ یہ ان کی ناشکری کا بدلہ تھا۔ ان بستیوں کے درمیان ایسی بستیاں آباد تھیں جو دور سے نظر آتی تھیں۔ وہ دن رات ان میں امن سے سفر کرتے تھے۔ پھر انہوں نے کہا کہ اے ہمارے رب! ہمارے سفروں کو دراز کر دے۔ انہوں نے خود ہی اپنے اوپر ظلم کیا تو ہم نے ان کو افسانہ بنا دیا اور ان کو پوری طرح تباہ کر دیا۔ آپ کہہ دیجیے کہ جن کو تم اللہ کے سوا معبود سمجھتے ہو ان کو پکارو۔ وہ آسمانوں اور زمین میں ذرہ برابر اختیار نہیں رکھتے۔ آپ مشرکین سے پوچھیے کہ آسمان اور زمین سے ان کو رزق کون دیتا ہے۔ آپ بتا دیجیے کہ اللہ۔ اس لیے ہم دونوں میں سے ایک ضرور راہ راست پر یا گمراہی میں ہے۔ قیامت کے روز ہمارا رب سب کو جمع کر کے ٹھیک فیصلہ کرے گا کیوں کہ وہ صاحب علم ہے۔ ہم نے آپ کو سب لوگوں کے لیے خوش خبری سنانے والا اور ڈرانے والا بنا کر بھیجا ہے۔ لیکن اکثر لوگ نہیں جانتے۔ مشرکین تمسخر کے طور پر کہتے ہیں کہ قیامت کا وعدہ کب پورا ہوگا؟ آپ کہہ دیجیے کہ تم سے ایک خاص دن کا وعدہ ہے۔ جب وہ مقررہ وقت آئے گا تو ایک لمحے کے لیے بھی اس میں تقدیم و تاخیر نہیں ہوگی۔ کافر کہتے ہیں کہ ہم اس قرآن پر ایمان نہیں لائیں گے اور نہ اس سے پہلی کتابوں پر۔ کاش آپ ان ظالموں کو اس وقت دیکھتے جب وہ نہایت گھبراہٹ کے عالم میں عذاب سے بچ نکلنا چاہیں گے مگر بچاؤ کی کوئی صورت نہ ہوگی۔ اس وقت یہ

لوگ کہیں گے کہ ہم اللہ کے رسول پر ایمان لائے۔ اس وقت ایمان لانا بے سود ہے۔

سورۃ الفاطر

اس سورت میں اللہ تعالیٰ کے فاطر و قادر اور قاہر و خالق ہونے کا بیان ہے اس لیے اس کا نام فاطر ہے۔ اس کو الملائکہ بھی کہتے ہیں۔ یہ سورت مکے میں نازل ہوئی اس میں فرشتوں کا مخلوق ہونا مذکور ہے۔

تمام تعریف اللہ کے لیے جس نے آسمانوں اور زمین کو کسی نمونے کے بغیر محض اپنی قدرت کاملہ سے پیدا کیا۔ اسی نے دو دو، تین تین، اور چار چار پروں والے فرشتوں کو اپنا پیغام رساں بنایا۔ وہ ان پروں کی مدد سے زمین و آسمان کے درمیان تیزی سے آتے جاتے ہیں اور اللہ کا پیغام جلد سے جلد اس کے پیغمبروں کو پہنچاتے ہیں تاکہ دنیا سے گم راہی دور ہو۔ وہ اپنی تخلیق میں جتنا چاہتا ہے اضافہ کرتا ہے۔ وہ لوگوں کے لیے جس رحمت و نعمت (جیسے بارش، روزی، امن و عافیت، صحت، علم و حکمت اور ہدایت) کو چاہے کھول دے، اسے بند کرنے والا کوئی نہیں اور جس کو چاہے بند کردے تو اسے کھولنے والا کوئی نہیں۔ سب خزانے اسی کے قبضہ قدرت میں ہیں۔ اس کا کھولنا اور بند کرنا حکمتوں پر مبنی ہے۔ اے مشرکین مکہ! تم اللہ کے انعامات یاد کرو جو اس نے تم پر کیے ہیں کہ اس نے تمھیں حرم کا باشندہ بنایا جس کی وجہ سے تمھیں کوئی لوٹ نہیں سکتا، تم پر رزق کے دروازے کھول دیے جن کو کوئی بند نہیں کرسکتا، تمھیں عدم سے وجود میں لایا، اسی نے تمھارے لیے زمین کو فرش بنایا اور آسمان کو چھت۔ جب پیدا کرنا، روزی کے سامان بہم پہنچانا سب اللہ کے قبضے اور اختیار میں ہے، تو معبود بھی اسی حقیقی خالق اور رازق کو ہونا چاہیے، اس لیے اللہ کے سوا

کوئی عبادت کے لائق نہیں۔ پھر تم توحید چھوڑ کر شرک کی طرف کہاں جا رہے ہو۔ اگر وہ آپ کی تکذیب کرتے ہیں تو آپ سے پہلے بہت سے رسول جھٹلائے جا چکے۔ اے لوگو! اللہ کا وعدہ برحق ہے سو دنیاوی زندگی تمھیں دھوکے میں نہ ڈالے، جنھوں نے کفر کیا ان کے لیے سخت عذاب ہے اور جو ایمان لائے اور انھوں نے نیک کام کیے، ان کے لیے مغفرت اور بڑا اجر ہے۔ جس طرح اللہ ہواؤں کے ذریعے بادلوں کو اٹھا کر اور ان سے پانی برسا کر مردہ زمین کو زندہ کرتا ہے، اسی طرح قیامت کے دن وہ تمھیں زندہ کر کے قبروں سے اٹھائے گا۔ جو شخص آخرت کی عزت چاہتا ہے اس کو اللہ کی اطاعت اور پرہیز گاری اختیار کرنی چاہیے، کیوں کہ ہر طرح کی عزت اسی کے اختیار میں ہے۔ جو لوگ بری تدبیریں کرتے ہیں ان کے لیے شدید عذاب ہے اور ان کا مکر و فریب برباد ہوگا۔ اللہ نے تمھیں مٹی سے، پھر نطفے سے پیدا کیا اور تمھارے جوڑے بنائے۔ عورتوں کا حاملہ ہونا اور بچے جننا سب اس کے علم میں ہوتا ہے۔ نہ کسی کی عمر بڑھائی جاتی ہے اور نہ کم کی جاتی ہے مگر وہ پہلے سے لوح محفوظ میں لکھی ہوئی ہے۔ دو دریا برابر نہیں، ایک کا پانی میٹھا، پیاس بجھانے والا اور پینے میں خوش گوار ہے، دوسرا کھاری اور کڑوا۔ تم دونوں سے تازہ گوشت کھاتے ہو اور زیورات نکالتے ہو۔ کیا تم نہیں دیکھتے کہ کشتیاں پانی چیرتی ہوئی چلتی ہیں تاکہ تم رزق تلاش کرو اور اس کا شکر کرو۔ جس نے رات کو دن میں اور دن کو رات میں داخل کیا، جس نے سورج اور چاند کو مسخر کیا وہی اللہ ہے اور تمھارا رب ہے اور اسی کی سلطنت ہے۔ اس کے سوا جن کو تم پکارتے ہو وہ کھجور کی گٹھلی کے چھلکے کے بھی مالک نہیں۔ نہ وہ تمھاری پکار سن سکتے ہیں اور نہ اس کا جواب دے سکتے ہیں۔

اے لوگو! تم اللہ کے محتاج ہو اور اللہ بے نیاز خوبیوں والا ہے۔ اگر وہ چاہے تو تمھیں فنا کر دے اور دوسری مخلوق پیدا کر دے جو اس کی اطاعت و فرماں برداری

کرے اور تمہاری طرح نافرمانی نہ کرے۔ یہ کام اللہ پر ذرا مشکل نہیں لہٰذا اس کے قہر وغضب سے ڈرتے رہو۔ قیامت کے روز کوئی کسی کا بوجھ نہیں اٹھائے گا خواہ وہ قریبی رشتے دار ہو۔ اندھا اور آنکھوں والا برابر نہیں، نہ تاریکی اور روشنی اور نہ سایہ اور دھوپ اور نہ زندہ اور مُردہ برابر ہوسکتے ہیں۔ اللہ جس کو چاہتا ہے سنا دیتا ہے۔ آپ ان کو نہیں سنا سکتے جو قبروں میں ہیں۔ ہم نے آپ کو بشارت دینے والا اور ڈرانے والا بنا کر بھیجا ہے۔ کوئی امت ایسی نہیں ہوئی جس میں ڈرانے والا نہ گزرا ہو۔ آپ سے پہلے انبیا بھی معجزوں، صحیفوں اور روشن کتابوں کے باوجود جھٹلائے گئے۔ پھر ان کو عذاب نے آ پکڑا۔ اللہ ایک ہی شے سے مختلف چیزیں پیدا کرتا ہے۔ مثلاً بارش سے مختلف قسم کے پھل اور پھول پیدا کرتا ہے۔ پہاڑ بھی مختلف قسم کے ہیں اور انسانوں کی زبانیں اور رنگتیں بھی مختلف ہیں۔ بے شک علم والے ہی اللہ سے ڈرتے ہیں، جو اللہ کی کتاب کی تلاوت کرتے ہیں، نماز قائم کرتے ہیں اور ہمارے دیے ہوئے رزق میں سے پوشیدہ اور علانیہ خرچ کرتے ہیں اور ایسی تجارت کے امیدوار ہیں جس میں ہرگز خسارہ نہیں ہوگا۔ ہم نے اپنے منتخب بندوں کو قرآن کا وارث بنایا۔ قیامت کے دن ہم انہیں دائمی نعمتوں والی جنت میں داخل کریں گے جہاں انہیں سونے اور موتیوں کے کنگن پہنائے جائیں گے اور ان کا لباس ریشم کا ہوگا۔ کافروں کے لیے دوزخ کی آگ ہے، جہاں نہ موت آئے گی اور نہ عذاب ہلکا ہوگا۔ تمہارے پاس ڈرانے والا بھی آیا اور تمہیں اتنی عمر بھی دی کہ اگر تم نصیحت حاصل کرنا چاہتے تو نصیحت حاصل کر لیتے۔ اب تم عذاب کا مزہ چکھو کہ ظالموں کا کوئی مددگار نہیں۔ اللہ آسمانوں اور زمین کی پوشیدہ چیزوں کو جانتا ہے اور دلوں کی باتوں اور خیالات کو بھی خوب جانتا ہے۔ اسی نے تمہیں زمین پر جانشین بنایا اور جس نے کفر کیا اس کا وبال اسی پر پڑے گا۔ آپ مشرکین سے کہیے کہ جن بتوں کو تم اللہ کا شریک

ٹھہراتے ہو اور اپنی حاجت کے لیے پکارتے ہو، تو تم مجھے ذرا دکھاؤ کہ انہوں نے زمین کا کون سا حصہ بنایا یا آسمان کے بنانے میں ان کا کتنا حصہ ہے۔ جب وہ کسی چیز کے خالق ہی نہیں اور نہ اللہ کے کسی کام میں شریک ہیں تو تم اللہ کو چھوڑ کر ان کو کیوں پکارتے ہو۔ کافروں نے پختہ قسمیں کھائی ہوئی تھیں کہ اگر ان کے پاس کوئی ڈرانے والا آیا تو وہ ہر امت سے زیادہ ہدایت قبول کریں گے۔ جب ڈرانے والا آیا تو اس سے ان کی نفرت ہی میں اضافہ ہوا اور وہ تکبر کرتے ہوئے بری تدبیریں کرنے لگ گئے۔ بری تدبیر کا وبال اسی پر پڑتا ہے جو تدبیر کرتا ہے۔ کیا انہوں نے زمین پر چل پھر کر پہلے والوں کا انجام نہیں دیکھا، حال آں کہ وہ ان سے زیادہ قوی تھے۔ اللہ کو کوئی چیز عاجز نہیں کر سکتی، نہ آسمانوں میں اور نہ زمین میں۔ اگر لوگوں کو ان کے اعمال پر اللہ فوراً پکڑنے لگتا تو روئے زمین پر ایک بھی چلنے والا نہ چھوڑتا۔ لیکن وہ ایک مقررہ مدت تک مہلت دیتا ہے۔

سورۃ یاسین

اس سورت کے کئی نام ہیں، معمہ، دافعہ، قاضیہ، اس کا مشہور نام یاسین ہے۔ یہ سورت مکے میں نازل ہوئی۔ اس میں رسالت اور توحید کے دلائل اور آخر میں حشر و نشر اور معاد جسمانی کا بیان ہے۔

قسم ہے قرآن حکیم کی۔ بے شک آپ رسولوں میں سے ہیں اور سیدھے راستے پر ہیں۔ یہ اللہ کی طرف سے نازل کیا ہوا ہے، تاکہ آپ ان کو آخرت کے عذاب سے ڈرائیں جو ہدایت سے بے خبر ہیں۔ ان میں سے بہت سے افراد کسی نصیحت پر کان دھرنے کے لیے تیار نہیں کیوں کہ شیطان نے ان کی حماقتوں کو ان کی نگاہ میں خوش نما کر رکھا ہے۔ اس لیے ان میں سے بہت سے لوگ ایمان نہیں لائیں گے۔ سو آپ ان

کے ایمان نہ لانے سے غمگین نہ ہوں۔ ہم نے ان کی گردنوں میں ٹھوڑیوں تک طوق ڈال دیے ہیں، جس سے ان کے سر اوپر کو اٹھ گئے۔ ہم نے ایک دیوار ان کے آگے اور ایک پیچھے بنادی اور ان کی آنکھوں پر پردہ ڈال دیا۔ سو ان کو دکھائی نہیں دیتا، اب ان کو ڈرانا یا نہ ڈرانا برابر ہے، وہ ایمان نہیں لائیں گے۔ قیامت کے روز ہم مُردوں کو دوبارہ زندہ کریں گے۔ آپ ان سے ایک بستی کی مثال بیان کیجیے کہ جب ہم نے ان کے پاس دو رسول بھیجے تو انہوں نے دونوں کو جھٹلایا۔ پھر تیسرے سے ان کو قوت دی۔ بستی والوں نے کہا کہ تم ہمارے جیسے ہو۔ رحمن نے کوئی چیز نازل نہیں کی۔ تم بڑا جھوٹ بولتے ہو۔ انہوں نے کہا کہ ہمارا رب جانتا ہے کہ ہم تمہارے پاس بھیجے گئے ہیں اور ہمارے ذمے واضح طور پر پہنچا دینا ہے۔ انہوں نے کہا کہ ہم تمہیں منحوس سمجھتے ہیں۔ اگر تم باز نہ آئے تو ہم تمہیں سنگ سار کر دیں گے۔ رسولوں نے کہا کہ کیا نصیحت کرنا نحوست ہے، بل کہ تم حد سے بڑھے ہوئے ہو۔ ایک شخص شہر کے دوسرے کنارے سے دوڑتا ہوا آیا اور اپنی قوم سے کہا کہ تم رسولوں کی پیروی کرو جو سیدھے راستے پر ہیں۔

وَمَالِیَ لَآ : ۲۳

میں اس کی عبادت کیوں نہ کروں جس نے مجھے پیدا کیا اور تم اسی کی طرف لوٹائے جاؤ گے۔ کیا میں ان کو معبود بناؤں جو میرے کسی کام نہیں آسکتے؟ بے شک میں اللہ پر ایمان لا چکا۔ جب قوم نے اس کو شہید کر دیا جو شہر کے ایک گوشے سے دوڑتا ہو آیا تھا تو اللہ نے اس کے ساتھ خاص مہربانی کا معاملہ فرماتے ہوئے اسے جنت میں داخل فرما دیا۔ اس کے بعد ہم نے اس کی قوم پر آسمان سے کوئی لشکر نہیں اتارا بلکہ وہ ایک چیخ تھی جس سے وہ ایک دم مر گئے۔ ہم نے مردہ زمین کو زندہ کر کے اس سے غلہ نکالا جس کو وہ کھاتے ہیں۔ ہم نے اس میں کھجور اور انگور کے باغ پیدا کیے اور اس میں چشمے جاری کیے، تاکہ وہ اس کے پھل کھائیں۔ پھر بھی وہ شکر نہیں کرتے۔ وہ ذات پاک ہے جس نے ہر چیز کے جوڑے پیدا کیے، جو زمین سے اگتی ہیں ان کے بھی اور انسانوں کے بھی۔ ہم دن کو رات سے الگ کر دیتے ہیں جس سے ہر طرف اندھیرا پھیل جاتا ہے۔ سورج اپنے مقررہ راستے پر چلتا ہے اور ہم نے چاند کی منزلیں مقرر کر رکھی ہیں یہاں تک کہ وہ کھجور کی پرانی ٹہنی کی طرح ہو جاتا ہے۔ نہ سورج چاند کو پکڑ سکتا ہے اور نہ رات دن پر سبقت کر سکتی ہے۔ سب آسمان میں تیر رہے ہیں۔ وہی اپنی قدرت سے کشتیوں اور جہازوں کو سمندر میں چلاتا ہے۔ جن پر وہ اور ان کی اولاد سفر کرتی ہے۔ اگر ہم چاہیں تو ان کو غرق کر دیں۔ جب ان سے کہا جاتا ہے کہ تم اللہ کے عذاب سے ڈرو جو تم سے پہلے سرکشوں پر آچکا ہے تو وہ ایسی باتوں کو سنتے تک نہیں۔ جب ان

سے کہا جاتا ہے کہ تم اللہ کے دیے ہوئے مال میں سے کچھ مال ضرورت مندوں پر خرچ کرو تو کہتے ہیں کہ جن کو اللہ نے روزی نہیں دی ہم اللہ کے ارادے کے خلاف ان کو کیوں دیں۔

مشرکین کہتے تھے کہ اگر تم اپنی بات میں سچے ہو تو قیامت کیوں نہیں لے آتے۔ وہ ایک چیخ کے منتظر ہیں جو ان کو آ پکڑے گی اور وہ آپس میں ہی جھگڑ رہے ہوں گے۔ جب صور پھونکا جائے گا تو سب قبروں سے نکل کر اپنے رب کی طرف دوڑ پڑیں گے۔ آج کسی پر ذرہ برابر ظلم نہیں ہوگا۔ آج سب کو اعمال کے مطابق بدلہ ملے گا۔ اہل جنت اپنی بیویوں کے ہم راہ شاہانہ تختوں پر سایوں میں تکیے لگائے ہوئے ہوں گے۔ وہاں ان کے لیے ہر قسم کے میوے اور پھل ہوں گے۔ اے بنی آدم! کیا میں نے تم سے عہد نہیں لیا تھا کہ تم شیطان کی عبادت نہ کرنا۔ بے شک وہ تمہارا کھلا دشمن ہے۔ تم میری ہی عبادت کرنا۔ یہی سیدھا راستہ ہے۔ یہی وہ جہنم ہے جس کا تم سے وعدہ کیا جاتا تھا۔ آج تم اپنے کفر کی بنا پر اس میں داخل ہو جاؤ۔ آج ہم ان کے منہ پر مہر لگا دیں گے۔ ان کے ہاتھ ہم سے بات کریں گے اور ان کے پاؤں ان کے اعمال کی شہادت دیں گے۔ اگر ہم چاہیں تو ان کی آنکھیں بے نور کر دیں اور وہ راستہ ٹٹولتے پھریں اور چاہیں تو ان کی صورتیں مسخ کر دیں۔ جسے ہم طویل عمر دیتے ہیں اسے پیدائشی حالت کی طرف لوٹا دیتے ہیں۔ ہم نے آپ کو شاعری نہیں سکھائی اور نہ یہ آپ کے شایان شان ہے۔ جو کچھ ہم نے آپ کو سکھایا ہے وہ نصیحت اور واضح قرآن ہے، تاکہ وہ ہر زندہ شخص کو خبردار کر دے اور کافروں پر حجت قائم ہو جائے۔ ہم نے مویشی پیدا کر کے ان کے تابع کر دیے۔ سو وہ ان میں سے بعض پر سوار ہوتے ہیں اور بعض کو کھاتے ہیں۔ وہ پھر بھی شکر نہیں کرتے۔ ہم نے انسان کو نطفے سے پیدا کیا۔ پھر وہ کھلا جھگڑالو ہو گیا اور کہنے لگا کہ بوسیدہ ہڈیوں کو کون زندہ

کرے گا؟ ان کو وہی زندہ کرے گا جس نے پہلی بار پیدا کیا تھا۔ جس نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا کیا وہ ان جیسی مخلوق دوبارہ پیدا کرنے پر قادر نہیں؟ کیوں نہیں وہ بڑا پیدا کرنے والا خوب جاننے والا ہے۔ جب وہ کسی کام کا ارادہ کرتا ہے تو وہ اس کے ہوجا کہنے ہی سے ہوجاتا ہے۔ پاک ہے وہ جس کے ہاتھ میں ہر چیز کا اختیار ہے اور تم اسی کی طرف لوٹائے جاؤ گے۔

سورۃ الصافات

اس سورت کی ابتدا لفظ الصافات سے ہوئی ہے اسی لیے اس کا نام الصافات ہے۔ یہ سورت مکی ہے، اس میں توحید و رسالت کا اثبات، مشرکین کے فاسد عقائد اور بعض انبیا کے واقعات کا بیان ہے۔ قسم ہے صف بستہ فرشتوں کی، پھر ڈانٹنے والے فرشتوں کی، پھر قرآن کی تلاوت کرنے والوں کی، یقیناً تمہارا معبود ایک ہے جو آسمانوں اور زمین اور جو ان کے درمیان ہے ان کا اور مشرقوں کا رب ہے۔ ہم نے آسمان دنیا کو ستاروں سے زینت دی اور سرکش شیطانوں سے محفوظ کردیا۔ اگر کوئی شیطان کوئی خبر اچک لے تو ایک دہکتا ہوا انگارہ اس کا پیچھا کرتا ہے۔ آپ ان سے پوچھیے کہ ہم پر ان کی تخلیق دشوار ہے یا آسمان و زمین، فرشتے اور جنات کی۔ انسان کو ہم نے لیس دار مٹی سے پیدا کیا۔ وہ معجزے کو صریح جادو کہتے ہیں اور دوبارہ زندہ ہونے کا انکار کرتے ہیں۔ آپ بتادیجیے کہ ان کو اور ان کے باپ دادا کو یقیناً دوبارہ زندہ کیا جائے گا۔ وہ ایک ہول ناک آواز ہوگی جس کو سن کر سب قبروں سے نکل کھڑے ہوں گے اور قیامت کا ہول ناک منظر دیکھنے لگیں گے۔ وہ کہیں گے کہ ہماری کم بختی یہ تو فیصلے کا دن ہے۔ فرشتے کہیں گے کہ یہ وہی فیصلے کا دن ہے جسے تم جھٹلاتے تھے۔ قیامت کے روز کافر ایک دوسرے کو الزام دیں گے۔ پھر اللہ فیصلہ فرمائے گا

کہ سرداراوران کی اتباع کرنے والے دونوں مجرم ہیں۔ دونوں کوان کے اعمال کے بدلے دردناک عذاب ہوگا، سوائے اللہ کے مخلص بندوں کے، جن کے لیے نعمتوں والی جنتیں ہیں۔ اہل جنت کی یہ راحت ونعمت اچھی مہمان نوازی ہے یازقوم کا درخت جو دوزخیوں کا کھانا ہے۔ بے شک انہوں نے اپنے باپ دادا کو گم راہ پایا پھر بھی ان ہی کے نقش قدم پر دوڑتے رہے۔ ہم نے ان میں بھی ڈرانے والے بھیجے سو دیکھ لو کہ جن کوڈرایا گیا تھا ان کا کیسا انجام ہوا۔

حضرت نوح نوسو پچاس سال تک اپنی قوم کو راہ راست پر لانے کی کوشش کرتے رہے مگر قوم اپنی گم راہی پر قائم رہی۔ ان میں سے چند کے سوا کوئی ایمان نہ لایا۔ پھر اللہ نے حضرت نوح کی دعا سے حضرت نوح اور مومنوں کو بچالیا اوران کی قوم کوغرق کردیا۔ حضرت ابراہیم بھی حضرت نوح کے دین اور طریقے پر تھے۔ انہوں نے بھی ایذاؤں پر صبر کیا اور توحید پر قائم رہے۔ جب حضرت ابراہیم نے اپنے باپ سے کہا کہ تم کس کی عبادت کرتے ہو؟ کیا تم اللہ کے سوا من گھڑت معبود پسند کرتے ہو۔ پھر قوم کے جانے کے بعد وہ بت خانے میں داخل ہو گئے اور بھرپور قوت سے ان پر ٹوٹ پڑے۔ جب قوم کے لوگ جشن سے واپس آ کر بت خانے میں گئے تو بتوں کا حشر دیکھ کر سمجھ گئے کہ یہ کام حضرت ابراہیم کا ہے۔ پھر غضبناک ہوکر وہ حضرت ابراہیم کے پاس آئے۔ حضرت ابراہیم نے پوچھا کہ کیا تم ان کی عبادت کرتے ہو جن کو تم اپنے ہاتھوں سے تراشتے ہو۔ قوم کے پاس کوئی جواب نہ تھا اس لیے کہنے لگے کہ ایک بڑا آتش خانہ بنا کر اس کی دہکتی ہوئی آگ میں ان کو ڈال دو۔ اللہ نے اپنے خلیل کوان کی شرارت سے بچالیا اور ان کی دہکائی ہوئی آگ کو حضرت ابراہیم کے لیے باغ و بہار بنادیا۔ پھر حضرت ابراہیم نے اللہ سے صالح اولاد کی دعا فرمائی اور اللہ نے ایک بردبار لڑکے کی بشارت دی۔ جب لڑکا چلنے

پھرنے کے قابل ہو گیا تو انہوں نے بیٹے سے کہا کہ میں نے خواب دیکھا کہ میں تجھے ذبح کر رہا ہوں سو تری کیا رائے ہے۔ بیٹے نے کہا کہ آپ کو جو حکم ہوا ہے اسے بجالایئے، آپ مجھے صبر کرنے والا پائیں گے۔ پھر دونوں نے سرِ تسلیم خم کر دیا۔ یہ ایک کھلی آزمائش تھی۔ اس کے فدیے میں اللہ نے ایک بڑا ذبیحہ دیا اور بعد والوں میں اس کو باقی رکھا۔ ہم نے موسیٰ و ہارون پر احسان کیا۔ ان کو اور ان کی قوم کو بڑی مصیبت سے نجات دی اور بعد والوں میں ان کا ذکر باقی رکھا۔ الیاس بھی پیغمبروں میں سے تھے۔ انہوں نے قوم سے کہا کہ کیا تم حقیقی خالق کو چھوڑ کر بعل کو پوجتے ہو۔ قوم نے حضرت الیاس کو جھٹلایا۔ لوط بھی رسولوں میں سے تھے۔ ہم نے ان کو اور ان کے گھر والوں کو نجات دی اور دوسروں کو جڑ سے اکھاڑ پھینکا۔ اے مشرکین مکہ یقیناً تم صبح کے وقت ان کی بستیوں پر سے گزرتے ہو اور رات کو بھی۔ کیا تمہیں ذرا بھی عقل نہیں۔ یونس بھی نبیوں میں سے تھے۔ جب وہ بھاگ کر کشتی میں پہنچے اور قرعہ ڈالا تو وہی خطاوار ٹھہرے۔ پھر ان کو مچھلی نے نگل لیا اور وہ اپنے آپ کو ملامت کرنے لگے۔ اگر وہ تسبیح کرنے والوں میں سے نہ ہوتے تو قیامت تک مچھلی کے پیٹ میں رہتے۔ جب وہ تن درست ہو گئے تو ہم نے پیغمبر بنا کر ان کو ایک لاکھ آبادی کی طرف بھیجا۔ جب وہ اپنی قوم کے پاس پہنچے تو سب ان پر ایمان لے آئے۔ آپ کی بعثت سے پہلے کفار کہتے تھے کہ اگر اگلے لوگوں کی طرح ہمارے پاس کوئی کتاب ہوتی تو ہم اس سے نصیحت حاصل کر کے اللہ کے مخلص بندے بن جاتے۔ جب ان کے پاس نصیحت کے لیے کتاب آ گئی تو انکار کرنے لگ گئے۔ یہ بات طے ہو چکی کہ اللہ کا لشکر ہی غالب رہے گا۔ آپ ایک وقت تک صبر و استقامت کے ساتھ ان کا معاملہ دیکھتے رہیے اور جو یہ کرتے ہیں کرنے دیجیے۔ ہم آپ کو ان پر غالب کر دیں گے۔ آپ کا رب بڑی عزت والا اس سے پاک و بلند ہے جو وہ بیان کرتے ہیں۔

سورت ص

اس سورت کی ابتدا حرف ص سے ہوئی۔ یہی اس کا نام ہے۔ یہ سورت مکے میں نازل ہوئی۔ اس میں قرآن کی حقانیت اور عظمت، حضرت داؤد، حضرت سلیمان اور حضرت ایوب کے احوال کا بیان ہے۔

قسم ہے نصیحت والے قرآن کی۔ کفار تکبر وضد میں ہیں۔ ان سے پہلے ہم کتنی ہی امتوں کو ہلاک کر چکے۔ ان کو اس پر تعجب ہوا کہ ان کے پاس ان ہی میں سے ایک ڈرانے والا آیا۔ انہوں نے اس کو ساحر اور بڑا جھوٹا کہا۔ اس نے تمام معبودوں کو ایک معبود بنا دیا۔ یقیناً یہ بہت عجیب بات ہے۔ کیا اللہ کو قرآن انہی پر نازل کرنا تھا۔ حقیقت یہ ہے کہ انہوں نے میرا عذاب نہیں دیکھا اس لیے وہ شک میں مبتلا ہیں۔ قیامت کے روز جب ان کو جہنم میں داخل کیا جائے گا تو اس وقت وہ اپنی سرکشی کا مزہ پائیں گے۔ ان سے پہلے قوم نوح، عاد اور میخوں والے فرعون نے تکذیب کی اور قوم ثمود اور لوط اور ایکہ والوں نے بھی تکذیب کی۔ پھر میرا عذاب واقع ہو گیا۔ وہ ایک چیخ کے منتظر ہیں جس میں کوئی وقفہ نہ ہوگا۔ وہ ایک لمحے میں ان کو ہلاک کر دے گی۔ آپ ان کی باتوں پر صبر کیجیے اور ہمارے بندے داؤد کو یاد کیجیے جو بڑی قوت والے تھے۔ ہم نے پہاڑوں اور پرندوں کو پابند کر دیا تھا کہ وہ جمع ہو کر صبح وشام ان کے ساتھ تسبیح کریں۔ ہم نے ان کو حکمت اور فیصلے کی صلاحیت دی تھی۔ کیا آپ کو جھگڑا کرنے والوں کی خبر پہنچی جب وہ دیوار پھاند کر محراب میں داخل ہوئے اور داؤد ان سے گھبرا گئے۔ انہوں نے کہا کہ آپ خوف زدہ نہ ہوں۔ آپ ہمارے درمیان فیصلہ کر دیجیے۔ یہ میرا بھائی ہے۔ اس کے پاس ننانوے بھیڑیں اور میرے پاس ایک بھیڑ ہے۔ یہ کہتا ہے کہ اپنی ایک بھیڑ بھی مجھے دے دو۔ حضرت داؤد نے کہا کہ بے

شک وہ تجھ پر ظلم کرتا ہے۔ حضرت داؤد سمجھ گئے کہ ہم نے ان کی آزمائش کی ہے۔ سو انہوں نے اپنے رب سے معافی مانگی اور سجدے میں گر پڑے اور اللہ کی طرف متوجہ ہوگئے۔ اے داؤد ہم نے تمہیں زمین پر اپنا نائب بنایا سو تم لوگوں کے درمیان انصاف سے فیصلے کرنا۔ ہم نے آسمان و زمین اور ان کے درمیان کی چیزوں کو بیکار پیدا نہیں کیا۔ یہ خیال کافروں کا ہے جن کے لیے جہنم کی آگ تیار ہے۔ ہم نے داؤد کو سلیمان عطا کیا جو بہت اچھا بندہ تھا۔ حضرت سلیمان کو بڑی حکومت اور کثیر تعداد میں گھوڑے دیے تھے۔ ہوا اور جنات ان کے تابع تھے۔ ہم نے ان کے تخت پر ایک جسم ڈال کر ان کو آزمایا۔ حضرت ایوب مصیبت میں بھی نہایت صابر و شاکر رہے۔ آخر جب بیماری حد سے بڑھی تو اللہ سے دعا کی۔ اللہ نے دعا قبول فرمائی اور ان کو صحت کلی ہوگئی۔ حضرت ایوب نے بیماری کے دنوں میں کسی بات پر بیوی سے ناراض ہو کر قسم کھائی تھی کہ صحت یاب ہونے پر ان کو سو کوڑے ماریں گے۔ بیماری کے دنوں میں بیوی ہی ان کی خدمت کرتی تھی۔ تندرست ہونے پر حضرت ایوب نے جب قسم پوری کرنے کا ارادہ کیا تو اللہ نے اس خاتون پر رحم فرمایا اور حضرت ایوب کو حکم دیا کہ سو سینکوں کا ایک مٹھا بنا کر اپنی بیوی کو اس سے ایک دفعہ مارو۔ اس سے قسم پوری ہو جائے گی۔ آپ ہمارے بندوں، ابراہیم، اسحاق اور یعقوب کا ذکر کیجیے جو قوت اور بصیرت والے تھے۔ آپ اسماعیل، یسع اور ذوالکفل کا ذکر کیجیے۔ وہ بہترین لوگ تھے۔ متقیوں کے لیے اچھا ٹھکانا اور ہمیشہ رہنے کے باغ ہیں۔ بے شک سرکشوں کے لیے برا ٹھکانا ہے جو دوزخ ہے۔ آپ کہہ دیجیے کہ میں صرف ڈرانے والا ہوں۔ اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں۔ وہ آسمانوں اور زمین اور ان کے درمیان کی چیزوں کا رب ہے۔ آپ کہہ دیجیے کہ وہ ایک عظیم خبر ہے جس سے تم منہ موڑے ہوئے ہو۔ اللہ نے فرشتوں سے کہا کہ میں مٹی سے ایک انسان پیدا

کرنے والا ہوں۔ جب میں اس کو پوری طرح بنالوں اور اس میں اپنی روح پھونک دوں تو تم سب اس کو سجدہ کرنا۔ چناں چہ ابلیس کے سوا سب فرشتوں نے آدم کو سجدہ کیا۔ ابلیس نے تکبر کیا اور وہ تھا ہی کافروں میں سے۔ اللہ نے کہا کہ اے ابلیس جس کو میں نے اپنے ہاتھوں سے بنایا تو نے اس کو سجدہ کیوں نہیں کیا۔ اس نے کہا کہ میں اس سے بہتر ہوں۔ میں آگ سے بنا ہوں اور وہ مٹی سے۔ اللہ نے فرمایا کہ تو یہاں سے نکل جا۔ بے شک قیامت تک تجھ پر میری لعنت ہے۔ اس نے کہا کہ مجھے اس دن تک مہلت دے جب مُردے زندہ کر کے اٹھائے جائیں گے۔ اللہ نے فرمایا کہ بے شک تجھے مقررہ وقت تک مہلت ہے۔ ابلیس نے کہا کہ تیری عزت کی قسم میں ان سب کو گم راہ کروں گا سوائے تیرے مخلص بندوں کے۔

سورۃ الزمر

اس سورت کی آیت ۷۱ اور ۷۳ میں لفظ زمر (گروہ در گروہ) آیا ہے۔ یہی اس کا نام ہے۔ یہ سورت مکی ہے۔ اس میں توحید کا اثبات، شرک کا ابطال، مصدقین کی تعریف اور مکذبین و منکرین پر وعید کا بیان ہے۔

یہ اللہ کی طرف سے نازل کی ہوئی کتاب ہے۔ اس کتاب کو یقیناً حق کے ساتھ ہم نے آپ پر نازل کیا۔ سو آپ دین کو اللہ کے لیے خالص کر کے اس کی عبادت کیجیے۔ اللہ کسی جھوٹے اور ناشکرے کو ہدایت نہیں دیتا۔ اگر اللہ کسی کو بیٹا بنانا چاہتا تو اپنی مخلوق میں سے جس کو چاہتا چن لیتا۔ پھر وہ بھی مخلوق ہوتا اور اللہ کی جنس سے نہ ہوتا۔ سو مخلوق کا اس کی اولاد ہونا محال ہے۔ وہ ایسی باتوں سے پاک اور واحد و یکتا ہے۔ اس نے آسمان و زمین کو حق کے ساتھ پیدا کیا۔ وہ رات کو دن پر اور دن کو رات پر لپیٹتا ہے۔ اس نے سورج اور چاند کو مسخر کر رکھا ہے۔ اس نے تمہیں ایک

جان سے پیدا کیا اور اسی سے اس کا جوڑا یعنی حوا کو پیدا کیا۔ اسی نے تمہارے لیے مویشیوں میں سے آٹھ جوڑے اتارے۔ وہی تمہاری ماؤں کے پیٹ میں تین تاریکیوں کے اندر ایک کیفیت سے دوسری کیفیت پر بناتا رہتا ہے۔ وہی اللہ ہے۔ اس کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں۔ اگر تم ناشکری کرو تو اللہ تم سے بے نیاز ہے۔ اگر تم شکر کرو تو اسے تمہارے لیے پسند کرتا ہے۔ جب انسان کو تکلیف پہنچتی ہے تو وہ اپنے رب کو پکارتا ہے اور جب اللہ اس کو نعمت عطا فرماتا ہے تو اللہ کے شریک بنانے لگتا ہے۔ آپ کہہ دیجیے کہ کچھ دن فائدہ اٹھالے پھر تو دوزخیوں میں سے ہے۔ بھلا جو راتوں کو سجدے اور قیام کی حالت میں رہتا ہو، آخرت سے ڈرتا ہو اور اپنے رب کی رحمت کا امیدوار ہو وہ بہتر ہے یا کافر۔ کیا علم والے اور بے علم برابر ہیں؟

اے ایمان والو! اپنے رب سے ڈرو۔ جو دنیا میں نیکی کرتے ہیں ان کے لیے اچھا بدلہ ہے۔ بے شک صبر کرنے والوں کو بے حساب اجر ملے گا۔ آپ کہہ دیجیے کہ مجھے خالص اللہ کی عبادت کا حکم دیا گیا ہے اور یہ کہ میں سب سے پہلا فرماں بردار بنوں۔ حقیقی خسارے والا وہ ہے جس نے قیامت کے دن اپنے آپ کو اور اپنے گھر والوں کو خسارے میں ڈالا۔ جہنم میں ان کے اوپر تلے آگ ہی آگ ہوگی۔

جو لوگ غیر اللہ کی عبادت سے بچتے ہیں اور اللہ کی طرف متوجہ رہتے ہیں وہ بشارت کے مستحق ہیں۔ جس پر اللہ کے عذاب کا حکم ثابت ہو چکا اس کو آگ سے کوئی نہیں بچا سکتا۔ البتہ پرہیزگاروں کے لیے جنت کے بالاخانے ہیں۔ ان بالاخانوں کے اوپر اور بالاخانے بنے ہوئے ہیں اور ان کے نیچے نہریں بہہ رہی ہیں۔ یہ اللہ کا وعدہ ہے اور اللہ وعدہ خلافی نہیں کرتا۔ کیا تو نے نہیں دیکھا کہ اللہ آسمان سے پانی برسا کر اس سے مختلف رنگوں کی کھیتیاں اگاتا ہے، پھر وہ زرد ہو جاتی ہیں، پھر وہ ان کو ریزہ ریزہ کر دیتا ہے۔ اللہ نے جس کا سینہ اسلام کے لیے کھول دیا وہ اپنے رب کی

طرف سے روشنی میں ہے۔ ان کے لیے خرابی ہے جن کے دل اللہ کے ذکر سے متاثر نہیں ہوتے۔ وہ کھلی گم راہی میں ہیں۔ اللہ نے بہترین کلام نازل فرمایا جس کی آیتیں بار بار دہرائی جاتی ہیں۔ اس کی تاثیر یہ ہے اس کو سنتے ہی مومنوں کے رونگٹے کھڑے ہوجاتے ہیں جو اپنے رب سے ڈرتے ہیں۔ اللہ جسے چاہتا ہے اس قرآن سے ہدایت دیتا ہے۔ اور جسے اللہ گم راہ کردے اسے کوئی ہدایت دینے والا نہیں۔ پہلے والوں نے بھی جھٹلایا تھا۔ پھر ان پر ایسی جگہ سے عذاب آیا جس کا انہیں خیال بھی نہ تھا۔ آخرت کا عذاب دنیا کے عذاب سے بہت بڑا ہے۔ کاش وہ جانتے۔ ہم نے قرآن میں ہر طرح کی مثالیں بیان کردیں، تاکہ وہ نصیحت حاصل کریں۔ یقیناً تمہیں بھی مرنا ہے اور وہ بھی مرنے والے ہیں۔ پھر قیامت کے روز تم اپنے اختلافات اللہ کے سامنے پیش کروگے۔

فَمَنْ اَظْلَمُ: ۲۴

اس سے بڑا ظالم کون ہوگا جو اللہ پر جھوٹ بولے اور سچ کو جھٹلائے۔ کیا منکروں کا ٹھکانا جہنم نہیں۔ جو سچ لایا اور اس کی تصدیق کی وہی متقی ہیں۔ ان کے رب کے پاس وہ سب ہے جو وہ چاہیں گے۔ کیا اللہ اپنے بندے کے لیے کافی نہیں۔ وہ آپ کو اللہ کے سوا دوسروں سے ڈراتے ہیں۔ جس کو اللہ گم راہ کردے اس کو ہدایت دینے والا کوئی نہیں اور جس کو وہ ہدایت دے اس کو گم راہ کرنے والا کوئی نہیں۔ آپ کہہ دیجیے کہ مجھے اللہ کافی ہے، توکل کرنے والے اسی پر توکل کرتے ہیں۔ اے مشرکین مکہ تم اپنا کام کیے جاؤ میں اپنا کام کر رہا ہوں۔ جلد تم جان لوگے کہ کس پر ہمیشہ رہنے والا عذاب نازل ہوگا۔ ہم نے یہ کتاب لوگوں کے لیے حق کے ساتھ آپ پر نازل کی۔ اب جو راہ راست پر آئے گا وہ اپنے لیے آئے گا اور جو گم راہ ہوا، اس کا وبال اسی پر ہے۔ جب کسی کی موت کا وقت آتا ہے تو اللہ فرشتے کو بھیج کر اس کی روح قبض کرلیتا ہے۔ پھر اس کی روح دنیا میں کبھی واپس نہیں آتی۔ جس کی طبعی موت کا وقت ابھی نہیں آیا اس کی روح بیداری کے وقت اس کے جسم میں دوبارہ داخل کردی جاتی ہے، تاکہ وہ اپنی مقررہ مدت پوری کرلے۔ کیا انہوں نے اللہ کے سوا دوسرں کو سفارشی بنا رکھا ہے۔ آپ کہہ دیجیے کہ ساری سفارش اللہ کے اختیار میں ہے۔ آسمانوں اور زمین میں اسی کا حکم ہے۔ جن کا آخرت پر ایمان نہیں، اگر ان کے سامنے اللہ کا ذکر کیا جائے تو ان کے دل تنگ ہوتے ہیں اور جب اللہ کے سوا دوسروں

کا ذکر کیا جائے تو خوش ہوتے ہیں۔ اگر ظالموں کے پاس وہ سب ہو جو روئے زمین پر ہے اور اس کے ساتھ اتنا ہی اور ہو تو قیامت کے دن بدترین عذاب سے بچنے کے لیے وہ سب فدیے میں دے دیں لیکن اس دن کوئی فدیہ قبول نہیں ہوگا۔ جس عذاب کا وہ مذاق اڑاتے تھے وہی ان کو آگھیرے گا۔

جب انسان کو کوئی تکلیف پہنچتی ہے تو ہمیں پکارتا ہے اور جب ہم اسے نعمت دے دیتے ہیں تو کہتا ہے کہ یہ مجھے میرے علم کی بنا پر ملی ہے۔ ان سے پہلے والوں نے بھی یہی کہا تھا، سو ان کی کمائی ان کے کام نہ آئی۔ جن لوگوں نے شرک و نافرمانی اور ہماری آیتوں کا انکار کر کے اپنے اوپر زیادتی کی ان کو اللہ کی رحمت سے ناامید نہیں ہونا چاہیے۔ وہ توبہ کرنے سے تمام گناہوں کو معاف فرما دے گا۔ اپنے رب کی طرف رجوع کرو اور اس کی فرماں برداری کرو قبل اس کے کہ تم پر عذاب آئے۔ تم اس کتاب کی اتباع کرو جو تمہاری طرف نازل ہوئی ہے قبل اس کے کہ تم پر اچانک عذاب آجائے اور یہ کہنا پڑے کہ کاش اللہ مجھے دنیا میں ہدایت دے دیتا اور میں آخرت کے عذاب سے بچ جاتا یا عذاب دیکھ کر کہنے لگے کہ کاش مجھے دنیا میں واپس جانے کا موقع مل جائے تو میں نیک بندوں میں سے ہو جاؤں۔ حقیقت یہ ہے کہ تیرے پاس میری آیتیں پہنچی تھیں مگر تو نے اطاعت کی بجائے تکذیب کی اور تکبر کیا اور تو تھا ہی کافروں میں سے۔ قیامت کے دن ان کے چہرے سیاہ ہوں گے جنہوں نے اللہ پر جھوٹ بولا۔ کیا تکبر کرنے والوں کا ٹھکانا جہنم نہیں؟ جو اللہ سے ڈرتے ہیں وہ جہنم کے عذاب سے محفوظ رہیں گے۔ نہ انہیں تکلیف پہنچے گی اور نہ وہ غمگین ہوں گے۔

اللہ ہر چیز کا خالق اور نگہبان ہے۔ آسمانوں اور زمین کی کنجیاں اسی کے پاس ہیں۔ اللہ کی آیتوں کا انکار کرنے والے ہی خسارے میں ہیں۔ جب صور پھونکا

جائے گا تو جو آسمانوں اور زمین میں ہیں وہ گر پڑیں گے سوائے اس کے جس کو اللہ چاہے۔ دوبارہ صور پھونکے جانے پر سب ایک دم کھڑے ہو کر دیکھنے لگیں گے اور زمین اپنے رب کے نور سے چمک اٹھے گی، نامہ اعمال رکھ دیا جائے گا، نبیوں اور گواہوں کو لایا جائے گا اور ان کے درمیان ٹھیک فیصلہ کر دیا جائے گا اور ان پر ظلم نہ ہوگا۔ کافروں کو گروہ در گروہ جہنم کی طرف ہانکا جائے گا۔ جب وہ جہنم کے پاس پہنچیں گے تو اس کے دروازے کھول دیے جائیں گے اور ان سے کہا جائے گا کہ تم ہمیشہ رہنے کے لیے اس میں داخل ہو جاؤ۔ تکبر کرنے والوں کا کیا ہی برا ٹھکانا ہے۔ اللہ سے ڈرنے والے گروہ در گروہ جنت کی طرف لے جائے جائیں گے۔ جب وہ اس کے پاس پہنچیں گے تو اس کے دروازے کھول دیے جائیں گے اور ان سے کہا جائے گا تم پر سلامتی ہو، تم ہمیشہ رہنے کے لیے اس میں داخل ہو جاؤ۔

سورۃ المؤمن

اس سورت کی تیسری آیت میں لفظ غافر (مغفرت کرنے والا) آیا ہے۔ اسی نسبت سے اس کا نام سورۃ غافر ہے۔ اس سورت کو مؤمن بھی کہتے ہیں۔ یہ سورت مکے میں نازل ہوئی۔ اس میں اثبات توحید، وحی الٰہی کی حقانیت اور اثبات رسالت کا بیان ہے۔

اس کتاب کا نزول اللہ کی طرف سے ہے جو غالب، علم والا، گناہ معاف کرنے والا، توبہ قبول کرنے والا، سخت سزا دینے والا اور قدرت والا ہے۔ اس کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں۔ اسی کی طرف لوٹنا ہے۔ کافر اللہ کی آیتوں میں جھگڑتے ہیں سو ان کا دنیا میں مزے اڑانا آپ کو دھوکے میں نہ ڈالے۔ یہ محض اللہ کی طرف سے ڈھیل ہے۔ ان سے پہلے قوم نوح اور دوسری جماعتوں نے جھٹلایا۔ ہر امت نے اپنے

نبی کو قید اور قتل کرنا چاہا اور ناحق جھگڑے نکالے۔ سو میں نے ان کو پکڑ لیا۔ دیکھو! میرا عذاب کیسا تھا۔ اللہ کا عرش اٹھانے والے فرشتے اپنے رب کی تسبیح و تحمید کرتے ہیں اور اہل ایمان کے لیے مغفرت کی دعا کرتے ہیں کہ ان کو جہنم سے بچالے اور جنت میں داخل فرما جس کا تو نے ان سے وعدہ کیا ہے، ان کے والدین، بیویوں اور اولاد میں جو نیک ہوں ان کو بھی۔ اس دن جس کو تو نے برائیوں سے بچالیا اس پر تو نے بڑا رحم فرمایا۔ یہی عظیم کامیابی ہے۔ جنہوں نے کفر کیا ان سے کہا جائے گا کہ آج جیسی نفرت تمہیں اپنی ذات سے ہے، اللہ کے نزدیک تم دنیا میں اس سے کہیں زیادہ برے تھے۔ دنیا میں جب تمہیں اسلام کی دعوت دی جاتی تھی تو تم مانتے نہیں تھے۔ تم اللہ کو خالص اعتقاد سے پکارو گو کافر برا مانیں۔ وہ بلند درجوں والا عرش کا مالک، اپنے بندوں میں سے جس پر چاہتا ہے وحی بھیجتا ہے۔ قیامت کے دن اللہ فرمائے گا کہ آج کس کی حکومت ہے؟ پھر خود ہی فرمائے گا کہ اللہ واحد وقہار کی۔ آج ہر شخص کو اس کے کیے کا بدلہ ملے گا۔ آج کوئی ظلم نہ ہوگا۔ آپ ان مشرکوں کو قیامت سے ڈرایے۔ اس وقت کلیجے منہ کو آجائیں گے اور ظالموں کا کوئی دوست ہوگا اور نہ سفارشی۔ اس دن اللہ ٹھیک فیصلہ کرے گا اور جن کو وہ اللہ کے سوا پکارتے ہیں وہ کسی چیز کا فیصلہ نہیں کر سکتے۔ کیا وہ زمین پر چلے پھرے نہیں کہ ان کا انجام دیکھ لیتے جو ان سے پہلے تھے۔ وہ قوت اور ان آثار میں، جو وہ زمین پر چھوڑ گئے ان سے بہت زیادہ تھے۔ سو اللہ نے ان کو گناہوں پر پکڑ لیا۔ ہم نے حضرت موسیٰ کو کھلی نشانیاں دے کر فرعون، ہامان اور قارون کے پاس بھیجا تو وہ کہنے لگے کہ یہ جادوگر اور جھوٹا ہے۔ فرعون نے کہا کہ مجھے چھوڑو کہ میں موسیٰ کو قتل کردوں خواہ وہ اپنی مدد کے لیے اپنے خدا کو پکارے۔ اگر اس کو زندہ چھوڑ دیا تو تمہارا دین بدل دے گا اور ملک میں فساد برپا کرے گا۔

آل فرعون میں سے ایک مومن نے کہا، جس نے اپنا ایمان چھپایا ہوا تھا کہ کیا

تم اس شخص کو قتل کرتے ہو جو کہتا ہے کہ میرا رب اللہ ہے۔ اگر وہ جھوٹا ہے تو اس کا وبال اسی پر ہے۔ اگر وہ سچا ہے تو جس سے وہ تمہیں ڈرا رہا ہے وہ تم پر آ کر رہے گا۔ اللہ حد سے گزرنے والوں اور جھوٹوں کو ہدایت نہیں دیتا۔ اے میری قوم! اگر اللہ کا عذاب آ جائے تو ہمیں اس سے کون بچائے گا۔ مجھے تم پر بھی دوسری امتوں جیسے دن کا اندیشہ ہے۔ اللہ بندوں پر ظلم نہیں کرتا۔ مجھے تم پر پکار کے دن کا اندیشہ ہے، جس دن تم پیٹھ پھیر کر بھاگو گے اور تمہیں اللہ سے بچانے والا کوئی نہ ہوگا۔ اس سے پہلے یوسف تمہارے پاس کھلی نشانیاں لائے۔ تم اس میں بھی شک کرتے رہے۔ اسی طرح اللہ حد سے بڑھنے والوں اور شک کرنے والوں کو گم راہ کرتا ہے۔ فرعون نے کہا کہ اے ہامان! میرے لیے ایک بلند عمارت بنواؤ تاکہ اس پر چڑھ کر میں موسیٰ کے خدا کو دیکھ لوں اور میں اس کو جھوٹا سمجھتا ہوں۔ اس مومن نے اپنی قوم سے کہا کہ تم میری پیروی کرو میں تمہیں نیکی کی راہ بتاتا ہوں۔ تم بھی میری طرح حضرت موسیٰ پر ایمان لے آؤ۔ دنیا کا عیش و آرام چند روزہ ہے اور آخرت ہمیشہ رہنے کی جگہ ہے۔ برائی کرنے والے کو برائی کے برابر بدلہ ملے گا اور نیک کام کرنے والے مومن جنت میں جائیں گے جہاں انہیں بلا حساب رزق ملے گا۔ میں تمہیں نجات کی طرف بلاتا ہوں اور تم مجھے آگ کی طرف بلاتے ہو۔ میں تمہیں اللہ کی طرف بلاتا ہوں اور تم مجھے کہتے ہو کہ میں اللہ کا انکار کردوں اور اس کے ساتھ کسی کو شریک کردوں جس کا مجھے علم نہیں۔ تم مجھے جس کی طرف بلا رہے ہو وہ نہ دنیا میں پکارنے کے قابل ہے اور نہ آخرت میں۔ ہم سب کو اللہ کی طرف لوٹنا ہے۔ جلد تم میری باتوں کو یاد کرو گے اور میں اپنا معاملہ اللہ کے سپرد کرتا ہوں۔ چناں چہ اللہ نے اس مومن کو فرعون کی بری تدبیروں سے محفوظ رکھا اور آلِ فرعون کو سخت عذاب نے آ گھیرا۔ اہل دوزخ آپس میں جھگڑا کریں گے اور ادنیٰ درجے کے لوگ اپنے سرداروں سے کہیں گے کہ ہم دنیا میں

تمہارے تابع تھے اور تمہارے کہنے سے کفر کیا تھا تو کیا تم عذاب کا کچھ حصہ کم کر سکتے ہو؟ سردار کہیں گے کہ اللہ اہل جنت کے لیے جنت اور اہل دوزخ کے کے لیے دوزخ کا فیصلہ کر چکا۔ اس کے فیصلے کو کوئی نہیں بدل سکتا۔

ہم اپنے رسولوں اور مومنوں کی دنیا میں بھی مدد کریں گے اور آخرت میں بھی اس دن ظالموں کو ان کی معذرت نفع نہ دے گی اور ان کے لیے دنیا میں لعنت اور آخرت میں بدترین گھر ہوگا۔ ہم نے بنی اسرائیل کو کتاب کا وارث بنایا جو اہل عقل کے لیے ہدایت اور نصیحت تھی۔ آپ صبر کیجیے یقیناً اللہ کا وعدہ سچا ہے۔ آسمانوں اور زمین کو پیدا کرنا انسان کو پیدا کرنے سے زیادہ بڑا کام ہے۔ لیکن اکثر لوگ نہیں جانتے۔ جس طرح اندھا اور بینا برابر نہیں اسی طرح نیک کام کرنے والے مومنوں کو بدکاروں سے کوئی نسبت نہیں۔ قیامت یقیناً آئے گی لیکن اکثر یقین نہیں رکھتے۔ اللہ نے فرمایا کہ تم مجھ سے دعا کرو میں دعا قبول کروں گا۔ البتہ جو میری عبادت سے تکبر کرتے ہیں وہ ذلیل ہو کر جہنم میں داخل ہوں گے۔ اللہ نے تمہارے آرام کے لیے رات بنائی اور دن کو روشن بنایا۔ یہ اللہ کا بڑا فضل ہے لیکن اکثر لوگ شکر نہیں کرتے۔ تمہارا رب وہی ہے جس نے ہر چیز کو پیدا کیا، اس کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں۔ سو تم خالص اعتقاد کے ساتھ اس کو پکارو۔ آپ کہہ دیجیے کہ مجھے ان کی عبادت سے منع کر دیا گیا ہے جن کو تم اللہ کے سوا پکارتے ہو اور مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں اللہ واحد کے سامنے سر تسلیم خم کروں۔ اسی نے تمہیں مٹی سے پیدا کیا، پھر نطفے سے، پھر خون کے لوتھڑے سے، پھر وہ تمہیں بچے کی شکل میں نکالتا ہے تاکہ تم اپنی جوانی کو پہنچ جاؤ اور بوڑھے ہو جاؤ، تم میں سے بعض پہلے ہی فوت ہو جاتے ہیں۔ یہ سارا تقدیری نظام اس لیے ہے کہ تم اپنی مقررہ زندگی پوری کرو۔ اس مقرر وقت کو کوئی آگے پیچھے نہیں کر سکتا وہی زندگی اور موت دیتا ہے۔ جب وہ کسی کام کا ارادہ کرتا ہے تو اتنا کہتا

ہے ''ہوجا'' سو وہ کام اسی وقت ہوجاتا ہے۔

کیا آپ نے اللہ کی آیتوں میں جھگڑنے والوں کو دیکھا جو رسول صلی اللہ علیہ وسلم اور مومنوں کی مخالفت کرتے ہیں۔ جلد ان کو حقیقت معلوم ہوجائے گی، جب ان کی گردنوں میں طوق اور زنجیریں پڑی ہوئی ہوں گی اور ان کو آگ میں جھونک دیا جائے گا۔ ان سے پوچھا جائے گا کہ وہ کہاں ہیں جن کو تم اللہ کا شریک ٹھہراتے تھے۔ آپ ان مشرکین کی ایذارسانی سے رنجیدہ نہ ہوں، یہ اللہ کے عذاب سے نہیں بچ سکتے۔ آپ کو ان پر غلبہ ضرور حاصل ہوگا۔ یہ اللہ کا سچا وعدہ ہے جو پورا ہو کر رہے گا۔ ہم آپ سے پہلے بہت سے رسول بھیج چکے۔ ان میں سے بعض کے احوال ہم نے آپ سے بیان کردیے اور بعض کے نہیں کیے۔ کسی رسول کے لیے یہ ممکن نہ تھا کہ وہ اللہ کے حکم کے بغیر کوئی معجزہ لے آتا۔ جب اللہ کا حکم آجائے گا تو ٹھیک ٹھیک فیصلہ کردیا جائے گا اور اہل باطل خسارے میں رہ جائیں گے۔ اللہ نے تمہارے لیے چوپائے بنائے تاکہ تم ان میں سے بعض پر سواری کرو اور بعض کا گوشت کھاؤ۔ ان میں تمہارے لیے اور بھی فائدے ہیں۔ تم ان پر اور کشتیوں پر لدے پھرتے ہو۔ اللہ تمہیں اپنی نشانیاں دکھاتا ہے سو تم کن کن نشانیوں کا انکار کرو گے۔ کیا انہوں نے زمین پر چل پھر کر اپنے سے پہلے والوں کا انجام نہیں دیکھا جو تعداد میں ان سے زیادہ تھے اور قوت و آثار میں بھی جو وہ پیچھے چھوڑ گئے ان سے زیادہ شدید تھے۔ مگر ان کی کمائی ان کے کچھ کام نہ آئی۔ جب ان کے رسول ان کے پاس کھلی نشانیاں لائے تو وہ اپنے علم پر اترانے لگے۔ پھر ان کو اس عذاب نے آگھیرا جس کا وہ مذاق اڑاتے تھے۔ جب انہوں نے ہمارے عذاب کو دیکھا تو کہنے لگے کہ ہم اللہ پر ایمان لائے اور ان سب کا انکار کرتے ہیں جن کو ہم اس کا شریک ٹھہراتے تھے۔ سو ہمارا عذاب دیکھ کر ایمان لانا ان کے کام نہ آیا اور کافر خسارے میں رہ گئے۔

حم السجدہ

اس سورت میں سجدہ تلاوت ہے اس لیے اس کو حم السجدہ کہتے ہیں۔ اس کو فصلت اور المصابیح بھی کہتے ہیں۔ یہ سورت مکے میں نازل ہوئی۔ اس میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت کا اثبات اور مرنے کے بعد زندہ ہونے اور حشر ونشر کا بیان ہے۔

یہ قرآن بڑے مہربان اور رحیم کی طرف سے نازل ہوا ہے جو عربی زبان میں ان کے لیے ہے جو اسے سمجھنا چاہتے ہوں، بشارت دینے والا اور ڈرانے والا ہے۔ اکثر لوگوں نے اس سے منہ پھیر لیا اور وہ کہتے ہیں کہ ہمارے دل پردے میں ہیں، ہمارے کان بہرے ہیں اور ہمارے اور آپ کے درمیان پردہ ہے۔ آپ کہہ دیجیے کہ میں تم جیسا انسان ہوں، البتہ مجھ پر وحی آئی ہے کہ تم سب کا رب ایک ہے سو تم اُس کی طرف متوجہ رہو اور اس سے اپنے شرک اور گناہ کی معافی مانگو۔ جو لوگ ایمان لائے اور انہوں نے نیک کام کیے ان کے لیے ختم نہ ہونے والا اجر ہے۔ ہر چیز کا خالق و مالک اللہ ہے اس لیے ہر طرح کی عبادت اسی کو سزاوار ہے۔ اسی نے زمین کو دو دن میں پیدا کیا اور دو دن میں اس کے اوپر درخت اور پہاڑ بنائے جو اس کو ہلنے نہیں دیتے۔ اس طرح کل چار دن ہوئے۔ پھر وہ آسمان کی طرف متوجہ ہوا جو اس وقت دھواں سا تھا۔ پھر آسمان اور زمین سے فرمایا کہ تم دونوں خوشی سے حکم مانو یا تم پر زبردستی حکم نافذ ہوگا۔ دونوں نے کہا کہ ہم خوشی سے حاضر ہیں۔ پھر دو دن میں سات آسمان بنا دیے اور ہر آسمان میں اس کا حکم بھیج دیا۔ اگر وہ روگردانی کریں تو آپ ان کو بجلی کی کڑک سے ڈرایے جو عاد وثمود کی کڑک جیسی ہوگی۔ ان کے پاس پے در پے رسول آئے اور کہا کہ اللہ کے سوا کسی کی عبادت نہ کرو مگر وہ ایمان نہ لائے۔ عاد

ہماری آیتوں کا انکار اور تکبر کرتے رہے۔ پھر منحوس دنوں میں ہم نے ان کو عذاب میں پکڑ لیا۔ ثمود نے بھی کفر و انکار پسند کیا اور نبی کی تکذیب کی۔ سو ان کے کرتوتوں کی وجہ سے ذلت کے عذاب کی کڑک نے ان کو آ پکڑا۔ جس دن اللہ کے دشمن دوزخ کی طرف جمع کیے جائیں گے تو ان کے کان، آنکھیں اور کھالیں، ان کے اعمال کی گواہی دیں گی۔ اس وقت کافر کہیں گے کہ تم نے ہمارے خلاف گواہی کیوں دی۔ ان کے اعضا کہیں گے ہمیں اس اللہ نے بولنے کی طاقت دی جس نے ہر بولنے والی چیز کو بولنے والا بنایا۔ اسی نے تمہیں پہلی مرتبہ پیدا کیا اور تم اسی کی طرف لوٹائے جاؤ گے۔ تم سوچ بھی نہیں سکتے تھے کہ تمہارے اعضا تمہارے خلاف گواہی دیں گے۔ اب تمہارا ٹھکانا جہنم کی آگ ہے جس پر صبر کرنا ممکن نہیں۔

کافر کہتے ہیں کہ اس قرآن کو نہ سنو، بل کہ اس میں غل مچایا کرو۔ ہم ان کافروں کو ان کی بے ہودہ حرکتوں پر سخت عذاب کا مزہ چکھائیں گے۔ جن لوگوں نے اللہ کو اپنا رب کہا اور اس پر قائم رہے تو ان پر فرشتے اترتے ہیں اور کہتے ہیں کہ تم خوف اور غم نہ کرو بل کہ جنت کی بشارت سنو جس کا تم سے وعدہ کیا گیا۔ تمہارے لیے وہاں وہ سب کچھ ہے جو تمہارا جی چاہے گا اور جو تم مانگو گے۔ یہ اس بخشنے والے مہربان کی طرف سے ضیافت ہوگی۔ اس سے اچھی کس کی بات ہوگی جو اللہ کی طرف بلائے اور نیک کام کرے اور کہے کہ میں یقیناً مسلمان ہوں۔ نیکی اور بدی برابر نہیں۔ آپ برائی کو بھلائی سے دور کیجیے۔ اس سے آپ کا دشمن دلی دوست ہو جائے گا۔ اگر آپ کو شیطان کی طرف سے کوئی وسوسہ آئے تو اللہ کی پناہ مانگیے۔ یقیناً وہ بہت سننے اور جاننے والا ہے۔ رات، دن، سورج اور چاند اس کی نشانیوں میں سے ہیں۔ نہ سورج کو سجدہ کرو اور نہ چاند کو بل کہ اس اللہ کو سجدہ کرو جس نے ان کو پیدا کیا۔ اگر وہ پھر بھی تکبر کریں تو جو فرشتے اللہ کے پاس ہیں وہ اس کی تسبیح سے نہیں اکتاتے۔ اس کی

نشانیوں میں سے ہے کہ تم زمین کو خشک دیکھتے ہو۔ جب ہم اس پر پانی برساتے ہیں تو وہ تروتازہ ہو کر لہلہانے لگتی ہے۔ بے شک جس نے اس کو زندہ کیا وہی مُردوں کو زندہ کرے گا۔ بلاشبہ وہ ہر چیز پر قادر ہے۔ جو لوگ ہماری آیتوں کو توڑ مروڑ کر بیان کرتے ہیں وہ ہم سے پوشیدہ نہیں۔ بھلا جو آگ میں ڈالا جائے وہ بہتر ہے یا وہ جو قیامت کے دن امن و امان سے آئے۔ تم جو چاہو کرو وہ تمہارے اعمال دیکھ رہا ہے۔ جنہوں نے قرآن پہنچ جانے کے بعد اس کا انکار کیا؟ وہ اپنی ضد اور عناد کی وجہ سے ایسا کرتے ہیں۔ ورنہ وہ بڑی بلند پایہ اور عزت والی کتاب ہے۔ باطل اس میں نہ آگے سے داخل ہو سکتا ہے اور نہ پیچھے سے۔ یہ اللہ کی طرف سے نازل شدہ ہے۔ اگر ہم اس قرآن کو عجمی بناتے تو وہ کہتے کہ قرآن عجمی ہے اور رسول عربی۔ آپ کہہ دیجیے کہ یہ ایمان والوں کے لیے ہدایت اور شفا ہے اور منکرین کے لیے گم راہی کا سبب ہے۔ ہم نے موسیٰ کو کتاب دی تو اس میں بھی اختلاف کیا گیا۔ اگر آپ کے رب کی طرف سے طے نہ ہوتا تو ان کا فیصلہ ہو چکا ہوتا۔

اِلَیۡہِ یُرَدُّ: ۲۵

قیامت کا علم اللہ کے پاس ہے۔ اس دن وہ ان سے پوچھے گا کہ میرے شریک کہاں ہیں؟ وہ کہیں گے کہ ہمیں کچھ خبر نہیں اور جن کو وہ پہلے پکارتے تھے وہ ان سے گم ہو جائیں گے۔ آدمی بھلائی مانگنے سے نہیں اکتاتا۔ اگر اس کو تکلیف پہنچ جائے تو ناامید ہو جاتا ہے۔ اگر تکلیف کے بعد ہم اپنی رحمت چکھا دیں تو کہتا ہے کہ میں اسی کا مستحق ہوں اور میں نہیں سمجھتا کہ قیامت آنے والی ہے۔ ہم کافروں کو سخت عذاب چکھائیں گے۔ جلد ہم ان کو اپنی نشانیاں دکھائیں گے۔ آفاق میں بھی اور ان کی ذات میں بھی یہاں تک کہ ان پر قرآن کی حقانیت ظاہر ہو جائے۔ کیا آپ کے رب کا ہر چیز پر گواہ ہونا کافی نہیں؟

سورۃ الشوریٰ

اس سورت کی آیت اڑتیس میں مذکور ہے کہ مسلمانوں کے امور باہمی مشورے سے طے ہوتے ہیں۔ اسی مناسبت سے اس کا نام الشوریٰ ہو گیا۔ یہ سورت مکے میں نازل ہوئی۔ اس میں زیادہ تر اثبات رسالت، وحی الٰہی اور عظمت قرآن کا بیان ہے۔ جس

طرح یہ قرآن وحی کے ذریعے عربی زبان میں آپ پر نازل ہوا، اسی طرح آپ سے پہلے گزرے ہوئے پیغمبروں پر وحی کے ذریعے کتابیں اور صحیفے نازل

ہوئے۔ آسمانوں اور زمین میں جو کچھ ہے وہ سب اسی کا ہے۔ وہ سب سے برتر اور عظیم ہے۔ کچھ بعید نہیں کہ آسمان اس کی ہیبت سے پھٹ پڑے۔ فرشتے اس کی تسبیح و تحمید کرتے ہیں۔ جنہوں نے اللہ کے سوا کارساز بنائے اللہ ان کو دیکھ رہا ہے۔ آپ پر ان کی ذمے داری نہیں۔ ہم نے آپ پر قرآن نازل کیا جو عربی زبان میں ہے تاکہ آپ مکہ اور اس کے آس پاس والوں کو ڈرائیں۔ قیامت کے دن ایک گروہ جنت میں ہوگا اور ایک جہنم میں۔ جن چیزوں میں تم اختلاف کرتے ہو ان کا فیصلہ اللہ کے سپرد ہے۔ وہی میرا رب ہے، میں اسی پر بھروسہ کرتا ہوں۔ اس کی مثل کوئی نہیں۔ آسمانوں اور زمین کی کنجیاں اسی کے پاس ہیں۔ وہ جس کا چاہتا ہے رزق زیادہ کرتا ہے اور کم کرتا ہے اور اس نے تمہارے لیے وہی دین مقرر کیا جس کا اس نے حضرت نوح کو حکم دیا تھا اور جو ہم نے آپ پر وحی کیا اور جس کا ہم نے دیگر انبیا کو حکم دیا تھا۔ علم آجانے کے بعد وہ آپس کی ضد سے الگ الگ ہو گئے۔ اگر آپ کے رب کی طرف سے ایک بات طے نہ ہو چکی ہوتی تو یقیناً ان کا فیصلہ کر دیا جاتا۔ آپ اسی دین کی طرف بلاتے رہیے جس کا آپ کو حکم دیا گیا ہے۔ اور اسی پر قائم رہیے۔ آپ کہہ دیجیے کہ مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں تمہارے درمیان انصاف کروں۔ اللہ ہمارا رب ہے اور تمہارا بھی۔ ہمارے لیے ہمارے اعمال اور تمہارے لیے تمہارے اعمال۔ ہم میں اور تم میں کوئی جھگڑا نہیں۔ سب کو اسی کی طرف لوٹنا ہے۔ جو اللہ کی دعوت قبول کرنے والوں سے اللہ کے بارے میں جھگڑتے ہیں، ان کے لیے سخت عذاب ہے۔ جو قیامت پر یقین نہیں رکھتے وہی اس کے لیے جلدی کرتے ہیں اور جو یقین رکھتے ہیں وہ اس سے ڈرتے ہیں۔ جو آخرت کی کھیتی چاہتا ہے ہم اس کی کھیتی بڑھا دیں گے۔ جو دنیا کی کھیتی کا طالب ہے ہم دنیا میں اس کو اس میں سے دے دیں گے اور آخرت میں اس کا حصہ نہیں۔ کیا وہ کہتے ہیں کہ اس نے اللہ پر جھوٹ کہا؟ اگر

ایسا ہوتا تو ہم آپ کے دل پر مہر لگا دیتے اور آپ کو کچھ بھی یاد نہ رہتا۔

اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کی توبہ قبول فرماتا ہے اور ان کے گناہوں سے درگزر فرماتا ہے اور اپنے فضل سے ان کو اور زیادہ دیتا ہے اور کافروں کے لیے سخت عذاب ہے۔ اگر اللہ اپنے بندوں کے لیے رزق کشادہ کر دیتا تو وہ اپنی سرکشی کے سبب حد سے بڑھ جاتے، اور زمین میں فساد برپا کر دیتے۔ اس لیے وہ ایک اندازے کے مطابق جتنا چاہتا ہے رزق دیتا ہے۔ جب لوگ بارش کا انتظار کرتے کرتے مایوس ہو جاتے ہیں تو اس وقت اللہ اپنی مہربانی سے بارش برساتا اور اپنی رحمت پھیلاتا ہے جس سے ان کی مایوسی اور خشک سالی دور ہو جاتی ہے۔ وہی سب کا کارساز اور حمد کے لائق ہے۔ اس کی نشانیوں میں سے آسمانوں اور زمین کا پیدا کرنا اور ان میں جان داروں کا پھیلانا ہے۔ وہ جب چاہے ان کو جمع کرنے پر قادر ہے۔ تم پر جو مصیبت آتی ہے وہ تمہارے ہی کرتوتوں کا نتیجہ ہے۔ لیکن اللہ بہت سے گناہ معاف کر دیتا ہے اور ان پر عذاب نہیں دیتا۔ اس کی نشانیوں میں سے پہاڑ جیسے جہاز ہیں جو سمندر میں چلتے ہیں۔ اگر وہ چاہے تو ہوا بند کر دے اور جہاز سمندر میں کھڑے رہ جائیں یا وہ ان کے اعمال کے سبب ان جہازوں کو تباہ کر دے۔ تمہیں جو کچھ دیا گیا ہے وہ دنیوی زندگی کا فائدہ ہے اور جو اللہ کے پاس ہے وہ بہتر اور باقی رہنے والا ہے اور ان لوگوں کے لیے ہے جو ایمان لائے اور اللہ پر بھروسہ کرتے ہیں، کبیرہ گناہوں اور بے حیائی کی باتوں سے بچتے ہیں اور جب ان کو غصہ آتا ہے تو معاف کر دیتے ہیں۔ یہی لوگ اللہ کی فرماں برداری کرتے ہیں، نماز قائم کرتے ہیں اور ان کے معاملات باہمی مشورے سے طے ہوتے ہیں۔ ہم نے جو رزق ان کو دیا ہے اس میں سے اللہ کی راہ میں خرچ کرتے ہیں اور جب ان پر ظلم و زیادتی ہوتی ہے تو برابر کا بدلہ لیتے ہیں۔ برائی کا بدلہ اسی جیسی برائی ہے اور جو معاف کر دے اور اصلاح کر لے تو اس کا اجر

اللہ کے ذمے ہے۔ جو ظلم ہونے کے بعد بدلہ لے تو ان پر کوئی الزام نہیں۔ جو لوگ ظلم اور سرکشی کرتے ہیں ان کے لیے دردناک عذاب ہے۔ اللہ جس کو گمراہ کردے اس کا کوئی مددگار نہیں۔ لوگو! اس دن کے آنے سے پہلے اپنے رب کا حکم مان لو جو ٹلنے والا نہیں۔ اس دن تمہارے لیے کوئی پناہ کی جگہ نہیں ہوگی۔ آسمان اور زمین کی سلطنت اللہ کی ہے۔ وہ جو چاہتا ہے پیدا کرتا ہے۔ جس کو چاہتا ہے بیٹیاں دیتا ہے جسے چاہتا ہے بیٹے دیتا ہے یا بیٹے اور بیٹیاں ملا کر دیتا ہے اور جسے چاہتا ہے بے اولاد رکھتا ہے۔ کسی انسان کی یہ شان نہیں کہ وہ اللہ سے رُو در رُو بات کرے مگر الہام کے ذریعے یا پردے کے پیچھے سے یا فرشتے کو بھیج دے کہ وہ اللہ کے حکم سے جو چاہے وحی کرے۔ اسی طرح ہم نے ایک فرشتے کے ذریعے آپ کی طرف وحی کی۔ اس سے پہلے آپ یہ نہیں جانتے تھے کہ کتاب کیا ہے اور ایمان کیا ہے۔ بے شک آپ سیدھا راستہ دکھارہے ہیں۔ اس اللہ کا راستہ جو آسمان اور زمین کی سب چیزوں کا مالک ہے۔

سورۃ الزخرف

اس سورت کا نام زخرف مشہور ہے۔ یہ سورت ہجرت سے پہلے مکے میں نازل ہوئی۔ اس میں کتاب الٰہی کی عظمت و حقانیت کا بیان اور بعض انبیا کے احوال مذکور ہیں۔

قسم ہے کتاب مبین کی، ہم نے اسے عربی قرآن بنایا تاکہ تم سمجھو۔ یقیناً یہ ہمارے پاس لوح محفوظ میں ہے۔ بلند مرتبہ اور حکمت والا ہے۔ کیا اس نصیحت کو ہم تم سے اس لیے ہٹالیں کہ تم حد سے بڑھ گئے ہو۔ ہم نے پہلے لوگوں میں بہت سے نبی بھیجے اور انہوں نے ہر نبی کی ہنسی اڑائی۔ سو ہم نے ان میں سے زیادہ قوت والوں کو

ہلاک کردیا۔ اگر آپ ان سے پوچھیں کہ آسمانوں اور زمین کو کس نے پیدا کیا تو وہ کہیں گے اللہ نے۔ اللہ ہی نے زمین کو تمہارے لیے بچھونا بنایا اور اس میں راستے بنائے، اسی نے آسمان سے پانی اتار کر اس سے مردہ زمین زندہ کی۔ تم بھی اسی طرح زندہ کرکے نکالے جاؤ گے۔ اسی نے تمام چیزوں کے جوڑے بنائے اور تمہارے لیے کشتیاں اور چوپائے بنائے جن پر تم سوار ہوتے ہو۔ جب تم ان کی پشت پر جم کر بیٹھ جاؤ تو کہو کہ وہ پاک ہے جس نے اسے ہمارے تابع کیا اور ہم اس پر قابو نہیں پاسکتے تھے۔ یقیناً ہمیں اپنے رب کی طرف لوٹنا ہے۔ کیا اس نے مخلوق میں سے بیٹیاں خود رکھ لیں اور بیٹوں کے لیے تمہیں چن لیا؟ حال آں کہ جب ان میں سے کسی کو بیٹی کی پیدائش کی خبر دی جاتی ہے تو اس کا چہرہ سیاہ پڑ جاتا ہے۔ انہوں نے فرشتوں کو عورتیں ٹھہرا لیا۔ کیا وہ ان کی پیدائش کے وقت موجود تھے؟ کیا اس سے پہلے ہم نے انہیں کتاب دی جس کو وہ مضبوطی سے پکڑے ہوئے ہیں؟ بل کہ وہ کہتے ہیں کہ ہم باپ دادا کے نقش قدم پر چل رہے ہیں۔ سو ہم نے ان سے انتقام لیا تو دیکھ لو مکذبین کا انجام کیسا ہوا۔

جب ابراہیم نے اپنے باپ اور قوم سے کہا کہ میں ان سے بیزار ہوں جن کو تم پوجتے ہو سوائے اس کے جس نے مجھے پیدا کیا اور وہی میری راہ نمائی کرے گا۔ میں نے ان کو اور ان کے باپ دادا کو خوب نوازا۔ جب ان کے پاس حق آیا تو انہوں نے کہا کہ یہ جادو ہے۔ ہم اس کو نہیں مانتے۔ مشرکین نے کہا کہ یہ قرآن ان دو بستیوں مکہ اور طائف کے کسی بڑے آدمی پر کیوں نازل نہیں ہوا؟ کیا وہ آپ کے رب کی رحمت تقسیم کرتے ہیں؟ دنیا کی زندگی میں ان کی روزی ہم تقسیم کرتے ہیں اور ہم نے بعض کے درجات بعض پر بلند کیے تاکہ ایک دوسرے سے کام لیتے رہیں۔ جو کچھ وہ جمع کرتے ہیں آپ کے رب کی رحمت اس سے بہتر ہے۔ اگر یہ اندیشہ نہ ہوتا

کہ سب کافر ہوجائیں گے تو ہم کافروں کے گھروں کی چھتیں اور زینے چاندی کے بنادیتے۔ یہ سب دنیا کی زندگی کا سامان ہے۔ آپ کے رب کے نزدیک آخرت متقیوں کے لیے ہے۔

جو اپنے رب کی یاد سے اندھا بن جائے تو ہم اس پر ایک شیطان مسلط کردیتے ہیں جو اس کے ساتھ رہتا ہے، اس کو سیدھے راستے سے روکتا ہے اور گناہوں کو آراستہ کرکے دکھاتا ہے۔ جب وہ ہمارے پاس آئے گا تو اپنے شیطان سے کہے گا کہ کاش میرے اور تیرے درمیان مشرق ومغرب کا فاصلہ ہوتا۔ تُو کیا ہی برا ساتھی ہے۔ اگر ہم آپ کو دنیا سے لے جائیں تب بھی ہم ان سے بدلہ لینے والے ہیں۔ سو آپ وحی کو مضبوطی سے تھامے رہیے۔ یقیناً آپ سیدھے راستے پر ہیں۔ قرآن آپ کے اور آپ کی قوم کے لیے نصیحت ہے۔ جلد تم سے پوچھا جائے گا کہ اس پر کہاں تک عمل کیا؟ ہم نے موسیٰ کو اپنی نشانیاں دے کر فرعون اور اس کے امرا کے پاس بھیجا تو موسیٰ نے کہا کہ میں تمام جہان کے پروردگار کا رسول ہوں۔ ہم ان کو جو بھی نشانی دکھاتے وہ اس کا مذاق اڑاتے۔ پھر ہم نے ان کو عذاب میں پکڑا، تاکہ وہ باز آجائیں۔ فرعون نے کہا کہ کیا مصر کی سلطنت اور نہریں جو میرے نیچے بہہ رہی ہیں ،میری نہیں؟ کیا میں اس سے بہتر نہیں ہوں جو حقیر ہے اور صاف بول بھی نہیں سکتا؟ اس پر سونے کے کنگن کیوں نہیں ڈالے گئے؟ یا اس کے ساتھ فرشتے آتے؟ اس طرح اس نے اپنی قوم کو بے وقوف بنالیا اور وہ تھے ہی نافرمان۔ پھر ہم نے سب کو غرق کردیا۔

عیسیٰ تو ایک بندہ ہے جس پر ہم نے انعام کیا اور بنی اسرائیل کے لیے اس کو مثال بنایا۔ وہ قیامت کی ایک نشانی ہیں۔ سو تم قیامت کے بارے میں شک نہ کرو۔ حضرت عیسیٰ نے قوم سے کہا کہ میں تمہارے پاس حکمت لایا ہوں، سو تم اللہ سے ڈرو

اور میری اطاعت کرو۔ بے شک میرا اور تمہارا رب اللہ ہے۔ اسی کی عبادت کرو، یہی سیدھا راستہ ہے، پھر انہوں نے آپس میں اختلاف کیا۔ سو ظالموں کے لیے دردناک عذاب ہے۔ کیا وہ قیامت کے منتظر ہیں کہ وہ ان پر اچانک آ جائے۔ اس دن گہرے دوست بھی ایک دوسرے کے دشمن ہوں گے، سوائے پرہیزگاروں کے۔ اے میرے بندو! آج تم پر خوف نہیں اور نہ تم غمگین ہو گے۔ تم اور تمہاری بیویاں جنت میں داخل ہو جاؤ جہاں تمہارا اکرام ہوگا۔ ان کے پاس سونے کی رکابیاں اور آب خورے لائے جائیں گے اور وہ اس میں ہمیشہ رہیں گے۔ یہی وہ جنت ہے جو انہیں اعمال کے بدلے دی گئی ہے۔ مجرم ہمیشہ جہنم میں رہیں گے۔ وہاں ان کا عذاب کبھی ہلکا نہیں کیا جائے گا۔ ہم نے ان پر ظلم نہیں کیا بل کہ وہ خود ظالم تھے۔ پھر وہ جہنم کے داروغہ سے کہیں گے کہ اے مالک تم اپنے رب سے ہماری موت کی دعا کرو تا کہ ہم عذاب سے چھوٹ جائیں۔ مالک کہے گا کہ اب تمہیں کبھی موت نہیں آئے گی بل کہ تم ہمیشہ اس عذاب میں رہو گے۔ آپ مشرکین سے کہہ دیجیے کہ اگر اللہ کے اولاد ہوتی تو سب سے پہلے میں اس کی عبادت کرتا۔ آسمانوں، زمین اور عرش کا مالک اس سے پاک ہے کہ اس کے اولاد ہو۔ آسمانوں میں بھی وہی عبادت کے لائق ہے اور زمین میں بھی۔ اس کے سوا کوئی عبادت کا مستحق نہیں۔ وہ اللہ کے سوا جن کو پکارتے ہیں وہ شفاعت کا اختیار نہیں رکھتے، لیکن جو ایمان کا اقرار کرتے ہیں اور حق کی تصدیق کرتے ہیں تو اللہ کے حکم سے نیک لوگوں کی شفاعت ان کے کام آئے گی۔ اگر آپ ان سے پوچھیں کہ ان کو کس نے پیدا کیا تو وہ کہیں گے کہ اللہ نے۔ وہ اللہ کو خالق ماننے کے باوجود دوسروں کی عبادت کرتے ہیں جو بالکل بے اختیار ہیں۔ آپ ان کے ایمان نہ لانے سے رنجیدہ نہ ہوں۔ اللہ آپ کو غلبہ ضرور عطا فرمائے گا۔

سورۃ الدخان

اس سورت کا نام الدخان مشہور ہے، یہ لفظ سورت کی آیت دس میں آیا ہے۔ سورت مکے میں نازل ہوئی۔ اس میں قرآن کی عظمتوں اور جس رات میں قرآن نازل ہوا اس کی برکتوں کا بیان ہے۔

اس واضح کتاب کی قسم، ہم نے اس کو یقیناً ایک بابرکت رات میں نازل کیا ہے۔ جس میں ہر حکمت والے معاملے کا فیصلہ کیا جاتا ہے۔ وہ آسمانوں اور زمین اور جو ان کے درمیان ہے، سب کا رب ہے۔ اس کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں۔ وہی زندہ کرتا ہے اور وہی موت دیتا ہے۔ بل کہ وہ شک میں پڑے ہوئے ہیں۔ آپ ان کو اس دن کے بارے میں بتایئے جب آسمان سے سخت دھواں آئے گا اور لوگوں کو ڈھانپ لے گا۔ منکرین نے رسول کے آنے کے بعد بھی منہ موڑا اور کہا کہ یہ سکھایا ہوا ہے، دیوانہ ہے۔ ان سے پہلے ہم نے قوم فرعون کو آزمایا جن کے پاس ایک معزز رسول آئے تھے۔ اور اس نے کہا کہ اللہ کے بندوں کو میرے حوالے کردو اور اللہ کے مقابلے میں سرکشی نہ کرو۔ پھر موسیٰ نے دعا کی کہ یہ مجرم قوم ہے۔ اللہ نے حضرت موسیٰ کو حکم دیا کہ تم میرے بندوں کو راتوں رات لے جاؤ۔ یقیناً تمہارا تعاقب کیا جائے گا اور سمندر کو خشک چھوڑ دینا، بے شک وہ غرق ہونے والا لشکر ہے۔ ہم نے ان کے باغوں، کھیتوں اور دوکانوں کا بنی اسرائیل کو مالک بنادیا۔ بے شک فیصلے کا دن ان کا مقررہ وقت ہے۔ اس دن کوئی کسی کے کام نہ آئے گا۔ بلاشبہ زقوم کا درخت گناہ گاروں کا کھانا ہے۔ جو تلچھٹ اور کھولتے ہوئے پانی کی طرح پیٹ میں کھولے گا۔ اللہ تعالیٰ دوزخ کے کارندوں کو حکم دے گا کہ اس کافر کو گھسیٹتے ہوئے دوزخ کے عین درمیان میں ڈال دو۔ پھر اس کے سر پر کھولتا ہوا پانی ڈالو۔ اب

مزہ چکھ۔ بے شک تو بڑا معزز بنتا ہے۔ بے شک پرہیز گار امن کی جگہ میں ہوں گے، باغوں اور چشموں میں باریک اور دبیز ریشم کے لباس پہنے ہوئے۔ اللہ نے انہیں دوزخ سے بچالیا۔ یہی عظیم کام یابی ہے۔

سورۃ الجاثیہ

اس کی آیت ۲۸ میں لفظ الجاثیہ (زانو کے بل گرے ہوئے) آیا ہے۔ اسی مناسبت سے اس کا نام الجاثیہ ہے۔ یہ مکی سورت ہے۔ اس میں قرآن اور اللہ کی قدرت وعظمت کا بیان ہے۔

اس کتاب کا نزول غالب حکمت والے کی طرف سے ہے۔ بلاشبہ آسمانوں اور زمین میں مومنوں کے لیے نشانیاں ہیں۔ تمہاری پیدائش، جانوروں کے پھیلانے، رات دن کے بدلنے، مردہ زمین کو زندہ کرنے اور ہواؤں کے بدلنے میں عقل والوں کے لیے نشانیاں ہیں۔ یہ اللہ اور اس کی آیتوں کے بعد کس پر ایمان لائیں گے۔ ہر جھوٹے گناہ گار کی بڑی خرابی ہے جو ہماری آیتوں کی ہنسی اڑاتے ہیں۔ ان کے لیے ذلت کا عذاب ہے۔ یہ قرآن ہدایت ہے اور جو اپنے رب کی آیتوں کے منکر ہیں ان کے لیے دردناک عذاب ہے۔ اللہ نے سمندر کو تمہارے تابع کر دیا، تاکہ اس کے حکم سے اس میں کشتیاں چلیں اور تم رزق تلاش کرو اور شکر کرو۔ آپ مومنوں سے کہہ دیجیے کہ وہ منکروں کی ایذاؤں کو برداشت کرلیا کریں تاکہ اللہ مسلمانوں کو صبر کا بدلہ عطا فرمائے اور کافروں کو پوری سزا دے۔ جو شخص کوئی نیک کام کرتا ہے تو اپنے فائدے کے لیے کرتا ہے اور جو برائی کرتا ہے اس کا وبال بھی اسی پر پڑے گا۔ پھر تم سب کو اسی کی طرف لوٹنا ہے۔ ہم نے بنی اسرائیل کو کتاب، حکومت اور نبوت دی، ان کو پاکیزہ رزق اور اس زمانے کے تمام اہل جہان پر فضیلت دی۔ انہوں نے

واضح علم آ جانے کے بعد آپس کی ضد سے باہم اختلاف کیا۔ قیامت کے دن اللہ ان امور کا فیصلہ کرے گا جن میں وہ اختلاف کرتے تھے۔ یہ ظالم ایک دوسرے کے دوست اور مددگار ہیں اور اللہ پرہیزگاروں کا ولی اور مددگار ہے۔ قرآن لوگوں کے لیے نصیحت اور ہدایت ہے اور یقین کرنے والوں کے لیے رحمت ہے۔ کیا آپ نے اسے دیکھا جس نے اپنی خواہش کو اپنا معبود بنالیا اور اللہ نے اس کو علم کے باوجود گم راہ کر دیا۔ انہوں نے کہا کہ بس یہی دنیا کی زندگی ہے کہ ہم مرتے اور زندہ ہوتے ہیں۔ جب ان کے سامنے ہماری آیتیں تلاوت کی جاتی ہیں تو وہ کہتے ہیں کہ اگر تم سچے ہو تو ہمارے باپ دادا کو لاؤ۔ آپ کہہ دیجیے کہ اللہ ہی تمہیں زندہ کرتا ہے، پھر موت دیتا ہے، پھر قیامت کے دن جمع کرے گا لیکن اکثر لوگ نہیں جانتے۔ جس دن قیامت قائم ہوگی اس دن اہل باطل خسارے میں رہیں گے۔ اس دن آپ ہر امت کو خوف کے مارے گھٹنوں کے بل گری ہوئی دیکھیں گے۔ ہر امت کو اس کے اعمال نامے کی طرف بلایا جائے گا۔ آج تمہیں اسی کا بدلہ ملے گا جو تم کرتے تھے۔ یہ ہماری کتاب ہے جو تمہارے بارے میں سچ بول رہی ہے۔ جو ایمان لائے اور انہوں نے نیک کام کیے تو ان کا رب انہیں اپنی رحمت میں داخل کرے گا۔ یہی کھلی کامیابی ہے۔ آسمانوں اور زمین میں اسی کی سلطنت اور بڑائی ہے۔ وہی سب پر غالب اور حکمت والا ہے۔

حٰمٓ: ۲۶

سورۃ الاحقاف

احقاف یمن میں ایک وادی ہے، جہاں قوم عاد کی بستیاں تھیں۔ اس سورت میں اس کا ذکر ہے، اسی لیے اس سورت کا نام الاحقاف ہے۔ مکے میں نازل ہوئی۔ اس میں قرآن کی حقانیت، دلائل قدرت اور اثبات حشر ونشر کے مضامین ہیں۔

اس کتاب کا نازل کرنا غالب حکمت والے کی طرف سے ہے۔ جس چیز سے کافر ڈرائے گئے وہ اس سے منہ موڑتے ہیں۔ آپ ان سے پوچھیے کہ تم اللہ کو چھوڑ کر جن کو پکارتے ہو انھوں نے زمین پر کیا چیز پیدا کی یا وہ آسمان کی تخلیق میں شریک ہیں؟ اس سے بڑھ کر گم راہ کون ہوگا جو اللہ کو چھوڑ کر اسے پکارے جو قیامت تک اس کی پکار کا جواب نہ دے سکے۔ جب ہماری واضح آیتیں ان پر تلاوت کی جاتی ہیں تو وہ ان کو صریح جادو کہتے ہیں۔ آپ کہہ دیجیے کہ اگر یہ میں نے اپنی طرف سے بنایا ہے تو تم مجھے اللہ کی پکڑ سے نہیں بچا سکتے۔ وہ خوب جانتا ہے جو تم اس کے بارے میں کہہ رہے ہو۔ آپ کہہ دیجیے کہ میں اسی کی پیروی کرتا ہوں جو مجھے وحی کی جاتی ہے اور میں صاف صاف ڈرانے والا ہوں۔ اگر یہ قرآن اللہ کی طرف سے ہو اور تم پھر بھی انکار کرو تو تمہارا کیا انجام ہوگا۔ یہ قرآن عربی زبان میں ہے اور تمام سابقہ کتابوں کی تصدیق کرتا ہے، ظالموں کو آخرت کے عذاب سے ڈراتا اور نیکوں کو جنت

کی خوش خبری سناتا ہے۔ جو اللہ کو اپنا رب کہتے ہیں اور اس پر قائم رہتے ہیں، قیامت کے روز نہ ان کو خوف ہوگا اور نہ غم۔ وہی اہل جنت ہیں جو اس میں ہمیشہ رہیں گے۔ ہم نے انسان کو ماں باپ کے ساتھ حسن سلوک کا حکم دیا۔ اس کی ماں نے مشقت کے ساتھ اس کو پیٹ میں رکھا اور مشقت سے جنا۔ جب وہ اپنی پوری جوانی کو پہنچ گیا اور چالیس برس کا ہو گیا تو کہتا ہے کہ اے میرے رب! مجھے توفیق عطا فرما کہ میں تیری نعمت کا شکر ادا کروں جو تو نے مجھ پر اور میرے والدین پر فرمائی اور میں تیری رضا کے لیے نیک کام کروں۔ میں تیری طرف رجوع کرتا ہوں اور میں فرماں برداروں میں سے ہوں۔ جس کو اس کے ماں باپ نے ایمان کی دعوت دی اس نے نفرت سے اپنے والدین سے کہا کہ تف ہے تم پر۔ کیا تم مجھے ڈراتے ہی رہو گے کہ مجھے زندہ کر کے اٹھایا جائے گا۔ والدین بیٹے سے کہتے ہیں کہ تجھ پر افسوس! تو ایمان لے آ، بے شک اللہ کا وعدہ سچا ہے۔ وہ کہتا ہے کہ یہ محض اگلے لوگوں کی کہانیاں ہیں۔ جس طرح ان سے پہلے لوگ جہنم کے مستحق ہو چکے یہ بھی جہنم کے مستحق ہیں۔ جس دن کافر دوزخ کے سامنے پیش ہوں گے اس دن ان سے کہا جائے گا کہ آج تمہیں اس لیے ذلت کا عذاب دیا جائے گا کہ تم دنیا میں ناحق تکبر اور نافرمانی کرتے تھے۔

آپ قوم عاد کے بھائی کا ذکر کیجیے کہ جب اس نے احقاف میں اپنی قوم کو ڈرایا اور یقیناً اس سے پہلے اور بعد میں بھی ڈرانے والے گزر چکے ہیں کہ تم اللہ کے سوا کسی کی عبادت نہ کرو۔ بے شک تم پر مجھے ایک بڑے دن کے عذاب کا اندیشہ ہے۔ قوم نے کہا کہ کیا تم اس لیے آئے ہو کہ ہمیں اپنے معبودوں سے روک دو۔ اگر تم سچے ہو تو اس عذاب کو لے آؤ جس سے ہمیں ڈرا رہے ہو۔ انہوں نے کہا کہ اس کا علم اللہ کو ہے۔ مجھے جو پیغام دے کر بھیجا گیا وہ میں نے پہنچا دیا۔ پھر آندھی کی شکل میں دردناک عذاب نے ان کو آلیا اور وہ سب ہلاک ہو گئے۔ ہم نے قرآن سننے کے لیے

جنوں کے ایک گروہ کو آپ کی طرف متوجہ کیا۔ جب قرآن کی تلاوت ختم ہوگئی تو جنوں کی جماعت اپنی قوم کو ڈرانے کے لیے واپس چلی گئی۔ انہوں نے قوم سے کہا کہ ہم نے وہ کتاب سنی ہے جو موسیٰ کے بعد نازل کی گئی ہے اور اپنے سے پہلی کتابوں کی تصدیق کرتی ہے اور سیدھے راستے کی راہ نمائی کرتی ہے۔ سو تم اللہ کی طرف بلانے والے کی مانو اور اس پر ایمان لے آؤ۔ اللہ تمہارے گناہ معاف کر کے تمہیں دردناک عذاب سے بچا لے گا۔ کیا انہوں نے نہیں دیکھا کہ اللہ آسمانوں اور زمین کو پیدا کرنے میں ذرا نہیں تھکا۔ یقیناً وہ مردوں کو زندہ کرنے پر قادر ہے۔ قیامت کے روز کافروں کو دوزخ کے سامنے لا کر پوچھا جائے گا کہ کیا یہ دوزخ حقیقت نہیں جس کا تم دنیا میں انکار کرتے تھے۔

سورۃ محمد

اس سورت کی دوسری آیت میں لفظ ''محمد'' آیا ہے، اسی مناسبت سے اس کا نام محمد ہے۔ اس سورت کو القتال بھی کہتے ہیں۔ یہ سورت مدینے میں نازل ہوئی۔ اس میں مسلمانوں کو جہاد کا حکم، مسلمانوں کی فتح ونصرت کے معیار کا بیان اور منافقوں کی سازشوں کا ذکر ہے۔

جنہوں نے کفر کیا اور اللہ کے راستے سے روکا، اللہ نے ان کے اعمال برباد کر دیے۔ جو ایمان لائے اور انہوں نے نیک کام کیے تو اللہ نے ان کی برائیاں دور کر دیں اور ان کے حال کی اصلاح کر دی۔ جب کافروں سے تمہارا مقابلہ ہو تو ان کی گردنیں مارو اور خوب قتل کر دو اور جو زندہ بچیں ان کو مضبوط باندھ لو۔ اللہ چاہتا تو خود ان سے بدلہ لے لیتا لیکن تمہیں اس لیے حکم دیا کہ تمہارا امتحان لے۔ جو اللہ کی راہ میں قتل ہوتے ہیں، اللہ ان کو جنت میں داخل کرے گا۔ کیا انہوں نے زمین میں چل

پھر کر نہیں دیکھا کہ ان سے پہلے والوں کا انجام کیا ہوا۔ اللہ نیک کام کرنے والے مومنوں کو جنت میں داخل کرے گا اور کافروں کا ٹھکانا جہنم ہے۔ جو اپنے رب کے واضح راستے پر ہو وہ اس کی طرح نہیں ہوسکتا جو اپنی بداعمالیوں کو اچھا سمجھتا اور بتوں کو پوجتا ہو۔ جس جنت کا متقیوں سے وعدہ کیا گیا ہے اس میں پانی کی بہت سی نہریں ہیں جو کبھی خراب نہیں ہوتا، دودھ کی نہریں ہیں جس کا مزہ نہیں بدلتا، شراب کی نہریں ہیں جن میں لذت ہے اور صاف شہد کی نہریں ہیں اور ان کے لیے وہاں ہر قسم کے پھل ہیں۔ کیا مذکورہ بالا نعمتوں والے ان کافروں کی مانند ہو سکتے ہیں جو ہمیشہ آگ میں رہیں گے اور ان کو کھولتا ہوا پانی ملے گا؟ منکرین مانیں یا نہ مانیں آپ یقین رکھیے کہ اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں۔ آپ اپنے اور مومنوں کے لیے مغفرت کی دعا کیجیے۔

جہاد فرض ہونے سے پہلے صحابہ جہاد کی فرضیت کی تمنا کرتے تھے۔ جب جہاد فرض ہوا تو وہ منافقوں اور ان لوگوں پر گراں گزرا جو ایمان میں پختہ نہیں ہوئے تھے اور وہ آپ کو اس طرح دیکھتے تھے جیسے کسی پر موت کی غشی طاری ہو۔ اے منافقو! تم سے بعید نہیں کہ تم جہاد سے منہ موڑ لو اور ملک میں فساد برپا کرو۔ اللہ نے ان منافقین پر لعنت کردی۔ کیا وہ قرآن میں غور نہیں کرتے یا ان کے دلوں پر تالے پڑ گئے؟ جو منافقین ہدایت آنے کے بعد الٹے پھر گئے ان کو شیطان نے دھوکہ دیا اور امیدیں دلائیں۔ اس وقت کیا ہوگا جب فرشتے ان کی روح قبض کریں گے اور ان کے منہ اور پیٹھوں پر ماریں گے۔ یہ اس لیے کہ انہوں نے اللہ کی ناراضگی کا راستہ پسند کیا۔ کیا منافقوں نے یہ سمجھ لیا کہ اللہ ان کی عداوتوں کو ظاہر نہ کرے گا۔ اگر آپ چاہیں تو ہم آپ کو ان کے ناموں سے مطلع کردیں مگر یہ حکمت الٰہی کے خلاف ہے۔ جنہوں نے ہدایت ظاہر ہونے کے بعد کفر کیا، اللہ کے راستے سے روکا اور اس کے

رسول کی مخالفت کی تو جلد اللہ ان کے اعمال غارت کر دے گا۔ جنگ کی سختیوں سے گھبرا کر کافروں کو صلح کی طرف نہ بلاؤ۔ تم ہی غالب رہو گے۔ جب تمہیں اللہ کی راہ میں خرچ کرنے کے لیے کہا جاتا ہے تو تم بخل کرنے لگتے ہو۔ جو بخل کرتا ہے وہ اپنے آپ سے بخل کرتا ہے۔ اللہ غنی اور تم محتاج ہو۔ اگر تم منہ موڑو گے تو اللہ دوسری قوم لے آئے گا۔

سورۃ الفتح

یہ سورت حدیبیہ کے موقع پر نازل ہوئی۔ اس میں صلح حدیبیہ کو فتح مبین کہا گیا ہے، اس لیے اس کا نام الفتح ہو گیا۔ یہ سورت مدنی ہے، اس سورت میں مسلمانوں کے غلبے اور فتح مبین کی بشارت، بیعت رضوان، صحابۂ کرام کے فضائل و کمالات کا بیان ہے۔

بے شک ہم نے آپ کو کھلی فتح دی، تاکہ اللہ آپ پر اپنی نعمت تمام کر دے اور آپ کی ایسی مدد کرے جس میں غلبہ ہو۔ آسمانوں اور زمین کے لشکر اللہ ہی کے ہیں۔ وہی مومنوں کو جنت میں اور منافقوں کو دوزخ میں داخل کرے گا۔ بلاشبہ ہم نے آپ کو گواہی دینے والا، خوش خبری سنانے والا اور ڈرانے والا بنا کر بھیجا ہے تاکہ لوگ اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لائیں، اس کی مدد اور تعظیم کریں اور صبح و شام اس کی تسبیح میں لگے رہیں۔ بے شک جو آپ سے بیعت کرتے ہیں وہ یقیناً اللہ سے بیعت کرتے ہیں۔ اللہ کا ہاتھ ان کے ہاتھوں پر ہے۔ جو عہد شکنی کرے اس کا وبال اسی پر پڑے گا اور عہد پورا کرنے والے کو جلد اللہ اجر عظیم دے گا۔ پیچھے رہ جانے والے دیہاتی آپ سے کہیں گے کہ ہم حدیبیہ میں اس لیے نہیں گئے کہ ہمارے مال اور گھر کی نگرانی کرنے والا کوئی نہیں تھا۔ آپ کہہ دیجیے کہ اللہ کو تمہارے عمل کی خبر ہے بل کہ تمہارا

خیال تھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام کبھی لوٹ کر نہیں آئیں گے۔ جب تم غنیمتیں لینے جاؤ گے تو حدیبیہ سے پیچھے رہ جانے والے ساتھ چلنے کی اجازت مانگیں گے۔ آپ کہہ دیجیے کہ تم ہمارے ساتھ ہرگز نہیں چل سکتے۔ جلد تمہیں ایک سخت جنگ جو قوم کی طرف بلایا جائے گا۔ تم ان سے جہاد کرنا۔ اگر حدیبیہ کی طرح تم نے اس وقت بھی روگردانی کی تو اللہ تمہیں دردناک عذاب دے گا۔ اندھے، لنگڑے اور بیمار پر جہاد فرض نہیں۔ جو اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کرے گا تو اللہ ان کو ایسے باغوں میں داخل کرے گا جن کے نیچے نہریں بہتی ہوں گی اور جو روگردانی کرے گا اس کو دردناک عذاب دے گا۔

اللہ ان مومنوں سے راضی ہو گیا جنہوں نے درخت کے نیچے آپ سے بیعت کی۔ جو ان کے دلوں میں تھا وہ اللہ کو معلوم تھا۔ پھر اللہ نے ان پر طمانیت نازل فرمائی اور ان کو فتح قریب (فتح خیبر) انعام میں عطا فرمائی اور بہت سی غنیمتیں بھی عطا فرمائیں جن کو وہ بعد میں حاصل کریں گے۔ اس نے لوگوں کے ہاتھ تم سے روک دیے، تاکہ اللہ کے وعدوں کے سچا ہونے پر ان کا ایمان اور پختہ ہو جائے۔ اگر حدیبیہ کے موقع پر لڑائی کی نوبت آ جاتی تو کفار پیٹھ پھیر کر بھاگ جاتے۔ یہ اہل مکہ ہی ہیں جنہوں نے مسجد حرام میں داخل ہونے سے روکا اور قربانی کے جانور اپنی جگہ پہنچنے سے رکے رہے۔ اگر کچھ مومن مرد اور عورتیں مکے میں نہ ہوتیں کہ تم ان کو بے خبری میں روند جاتے تو ہم کافروں سے جنگ کرا دیتے۔ یقیناً اللہ نے اپنے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو سچا خواب دکھایا کہ تم ان شاء اللہ امن کے ساتھ مسجد حرام میں داخل ہو گے، بعض سر منڈوائے ہوئے اور بعض بال کتروائے ہوئے۔ محمد اللہ کے رسول ہیں اور جو ان کے ساتھ ہیں وہ کافروں پر سخت اور آپس میں رحم دل ہیں۔ تو ان کو دیکھے گا کہ وہ رکوع کرتے ہیں، سجدہ کرتے ہیں، اللہ کا فضل اور رضا مندی طلب کرتے

ہیں۔ان کے یہ اوصاف تورات اور انجیل میں بھی آئے ہیں۔ جو ایمان لائے اور انہو ں نے نیک کام کیے اللہ نے ان سے مغفرت اور اجر عظیم کا وعدہ کر رکھا ہے۔

سورۃ الحجرات

اس سورت میں آپ کو حجروں کے پیچھے سے پکارنے کا ذکر ہے۔اس لیے اس کا نام الحجرات مشہور ہوگیا۔ یہ سورت مدینے میں نازل ہوئی۔ اس میں آداب رسول اور حقوق رسالت کا بیان ہے۔

اے ایمان والو! اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر سبقت نہ کرو اور اللہ سے ڈرتے رہو۔ اپنی آوازیں نبی کی آواز سے بلند نہ کرو اور نہ اونچی آواز میں ان سے اس طرح بات کرو جس طرح تم آپس میں کرتے ہو۔ ایسا نہ ہو کہ تمہارے اعمال برباد ہوجائیں اور تمہیں خبر بھی نہ ہو۔ جو لوگ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے آواز پست رکھتے ہیں ان کے لیے مغفرت اور اجر عظیم ہے۔ بے شک جو حجروں کے پیچھے سے آپ کو بلاتے ہیں ان میں سے اکثر بے عقل ہیں۔ اگر وہ صبر کرتے یہاں تک کہ آپ نکل کر ان کے پاس آتے تو یہ ان کے لیے بہتر ہوتا۔اے ایمان والو! جب کوئی فاسق تمہارے پاس خبر لے کر آئے تو خوب تحقیق کرلیا کرو۔ ایسا نہ ہو کہ تم نادانی میں کسی قوم کو تکلیف پہنچا دو اور پھر اپنے کیے پر پچھتانے لگو۔ اگر اللہ کے نبی تمہاری اکثر باتیں مان لیا کریں اور وحی کا انتظار نہ کریں تو تم مشکل میں پڑ جاؤ۔ لیکن اللہ نے تمہارے دلوں میں ایمان مزین کردیا اور کفر و گناہ سے تمہیں متنفر کردیا۔ اگر مومنوں کے دو گروہ آپس میں لڑ پڑیں تو ان میں صلح کرادو۔ اگر اس کے بعد ایک فریق دوسرے پر زیادتی کرے تو زیادتی کرنے والے سے قتال کرو یہاں تک کہ وہ اللہ کے حکم کی طرف لوٹ آئے۔ اگر وہ اللہ کے حکم کی طرف لوٹ آئے تو دونوں میں عدل

کے ساتھ صلح کرادو۔

ایسا مذاق جو کسی کی دل آزاری کا سبب ہو حرام ہے خواہ کوئی مرد کسی دوسرے مرد سے کرے یا عورت کسی عورت سے کرے۔ البتہ جس مزاح سے کسی کی دل آزاری نہ ہو وہ جائز ہے۔ مومنوں کو گمانوں سے بچنا چاہیے۔ بے شک بعض گمان گناہ ہیں۔ تجسس نہ کرو اور نہ کسی کی غیبت کرو اور اللہ سے ڈرو۔ ہم نے تمہیں ایک مرد اور ایک عورت سے پیدا کیا اور تمہارے خاندان اور قبیلے بنائے، تا کہ تم ایک دوسرے کو پہچانو۔ تم میں سب سے مکرم وہ ہے جو سب سے زیادہ پرہیز گار ہے۔ مومن وہ ہیں جو اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لائیں اور شک میں نہ پڑیں اور اپنے مالوں اور جانوں سے اللہ کی راہ میں جہاد کریں۔ وہ آپ پر اپنے اسلام کا احسان رکھتے ہیں۔ آپ کہہ دیجیے کہ اللہ نے تم پر احسان کیا کہ تمہیں ایمان کی ہدایت دی۔ بے شک اللہ آسمانوں اور زمین کے غیب جانتا ہے اور تمہارے اعمال کو دیکھ رہا ہے۔

سورۃ ق

اس سورت کی ابتدا حروف تہجی کے اکیسویں حرف 'ق' سے ہوئی ہے۔ اسی وجہ سے اس کا نام ق مشہور ہو گیا۔ اس کو الباسقات (بلند و بالا) بھی کہتے ہیں۔ یہ سورت مکے میں نازل ہوئی۔ اس میں تخلیق کائنات کی ابتدا، بعث بعد الموت، حشر و نشر جنت و جہنم کا بیان ہے۔

قرآن مجید کی قسم! انہیں اس پر تعجب ہے کہ ان کے پاس ان ہی میں سے ایک ڈرانے والا آیا۔ انہوں نے کہا کہ یہ تو عجیب چیز ہے کہ جب ہم مر کر مٹی ہو جائیں گے تو پھر بھی زندہ ہوں گے! کیا انہوں نے اپنے اوپر آسمان کو نہیں دیکھا کہ ہم نے اسے کیسے بنایا اور اسے زینت دی اور اس میں کوئی رخنہ نہیں۔ ہم نے زمین کو پھیلایا اور اس میں

پہاڑ ڈالے اور ہر قسم کی خوش نما چیزیں اگائیں اور آسمان سے برکت والا پانی برسایا۔ اس سے باغ، غلہ اور کھجور کے بلند درخت اگائے اور مردہ زمین کو زندہ کیا۔ اسی طرح انسان قبروں سے نکلیں گے۔ اس سے پہلے قوم نوح، کنویں والوں اور قوم ثمود نے جھٹلایا۔ قوم عاد، فرعون، لوط کے بھائیوں، بن کے رہنے والوں اور تبع کی قوم، سب نے رسولوں کو جھٹلایا۔ سو میرا وعدہ پورا ہو کر رہا۔ کیا ہم پہلی بار پیدا کر کے تھک گئے۔ بل کہ وہ از سر نو پیدا ہونے کے بارے میں شک میں ہیں۔ ہم نے انسان کو پیدا کیا اور ہم اس کی رگ جان سے زیادہ قریب ہیں۔ موت کی سختی آ پہنچی۔ اس سے کہا جائے گا کہ یہ وہی ہے جس سے تو نفرت کرتا تھا۔ پھر مُردوں کو زندہ کر کے قبروں سے اٹھانے کے لیے صور پھونکا جائے گا۔ یہ وہی دن ہوگا جس سے انبیا اپنی اپنی قوموں کو ڈراتے تھے۔ جو فرشتہ انسان کے اعمال پر مقرر ہے وہ کہے گا کہ اس کا اعمال نامہ میرے پاس ہے۔ اللہ فرشتوں کو حکم دے گا کہ جس نے اللہ کے ساتھ دوسروں کو معبود بنایا اس کو اور ہر نافرمان اور سرکش کو شدید عذاب میں ڈال دو۔ اس دن ہم دوزخ سے کہیں گے کہ کیا تو بھر گئی اور وہ کہے گی کہ کیا اور ہے؟ جنت متقیوں کے قریب کی جائے گی۔ یہ ہے وہ جس کا تم سے وعدہ کیا تھا۔ تم اس میں سلامتی کے ساتھ داخل ہو جاؤ۔ یہاں وہ سب ملے گا جو وہ چاہیں گے اور مزید بھی۔ آسمانوں اور زمین اور جو ان کے درمیان ہے سب کو ہم نے چھ دن میں پیدا کیا اور تکان نے چھوا تک نہیں۔ جو وہ کہتے ہیں اس پر صبر کیجیے اور صبح شام اور رات کو اپنے رب کی تسبیح و تحمید کرتے رہیے۔ جس دن ایک پکارنے والا قریب کی جگہ سے پکارے گا وہ قبروں سے نکلنے کا دن ہے۔ اس دن زمین مُردوں پر سے پھٹ جائے گی اور وہ تیزی سے نکل پڑیں گے۔ یہ جمع کر لینا ہم پر بہت آسان ہے۔ سو آپ قرآن سے اس کو نصیحت کیجیے جو میری وعید سے ڈرتا ہو۔

سورۃ الذّٰرِیٰت

اس سورت کی ابتدا لفظ الذّٰریٰت سے ہوئی ہے اور یہی لفظ اس کے نام کے طور پر مشہور ہو گیا۔ مکے میں نازل ہوئی۔ اس سورت میں اثبات حشر ونشر اور قیامت کا حال مذکور ہے۔

قسم ہے اڑا کر بکھیرنے والی ہواؤں کی جو بادلوں کا بوجھ اٹھاتی ہیں، آسانی سے چلنے والی کشتیوں کی اور حکم سے تقسیم کرنے والے فرشتوں کی۔ بے شک تم سے جو وعدہ کیا جاتا ہے وہ سچ ہے اور بدلہ ملنے والا ہے۔ یقیناً تم مختلف باتوں میں پڑے ہوئے ہو۔ اٹکل دوڑانے والے غارت ہو گئے۔ وہ مذاق کے طور پر پوچھتے ہیں کہ بدلے کا دن کب آئے گا۔ اس دن وہ آگ پر بھونے جائیں گے اور ان سے کہا جائے گا کہ یہی بدلے کا دن ہے جس کی تم جلدی کر رہے تھے۔ بے شک متقی باغوں اور چشموں میں ہوں گے۔ وہ رات کو کم سوتے اور اخیر شب میں استغفار کرتے تھے۔ ان کے مال میں مانگنے والوں اور نہ مانگنے والوں کا حق تھا۔ کیا آپ کو ابراہیم کے مہمانوں کی خبر ملی۔ حضرت ابراہیم بھنا ہوا فربہ بچھڑا ان کے کھانے کے لیے لائے۔ جب انہوں نے نہیں کھایا تو وہ ان سے ڈرے۔ انہوں نے کہا کہ آپ خوف نہ کریں ہم قوم لوط کی طرف بھیجے گئے ہیں۔ پھر انہوں نے لڑکے کی بشارت دی تو حضرت ابراہیم کی بیوی نے منہ پر ہاتھ مار کر کہا کہ بڑھیا اور بانجھ۔ انہوں نے کہا کہ تیرے رب نے اسی طرح فرمایا ہے۔

قَالَ فَمَا خَطْبُكُمْ : ۲۷

حضرت ابراہیم نے فرشتوں سے پوچھا کہ تمہارا یہاں آنے کا مقصد کیا ہے؟ انہوں نے کہا کہ ہم حضرت لوط کی قوم پر پتھر برسانے آئے ہیں۔ وہ ایسے بے حیائی کے کام کرتے ہیں جو ان سے پہلے کسی نے نہیں کیے، وہ لوگ راہ زن اور لٹیرے ہیں۔ ہم مومنوں کو وہاں سے نکال لیں گے۔ جب ہم نے موسیٰ کو واضح دلیل دے کر فرعون کے پاس بھیجا تو اس نے منہ موڑا اور کہا کہ یہ جادوگر یا دیوانہ ہے۔ ہم نے اس کو لشکر سمیت دریا میں پھینک دیا۔ جب ہم نے قوم عاد پر منحوس آندھی بھیجی تو وہ ریزہ ریزہ ہو گئے۔ جب ثمود نے اپنے رب کے حکم سے سرکشی کی تو ان کو ایک کڑک نے آ پکڑا اور وہ دیکھتے رہ گئے۔ اس سے پہلے ہم نے قوم نوح کو ہلاک کیا جو بڑے نافرمان تھے۔ ہم نے اپنی قدرت سے آسمان بنایا اور زمین کو فرش بنایا۔ ہم نے ہر چیز کے جوڑے بنائے تاکہ تم نصیحت پکڑو اور اللہ کے ساتھ کسی کو معبود نہ بناؤ۔ آپ ان کی احمقانہ باتوں پر صبر کرتے رہیے اور نصیحت کرتے رہیے۔ ہم نے جنوں اور انسانوں کو عبادت کے لیے پیدا کیا۔ جنہوں نے ظلم کیا، انہیں عذاب میں اپنے ساتھیوں کی مانند حصہ ملے گا۔ سو قیامت کے دن کافروں کی ہلاکت ہے۔

سورۃ الطور

اس سورت کی ابتدا لفظ الطور سے ہوئی ہے۔ اس لیے یہ اسی نام سے مشہور ہوگئی۔

یہ سورت مکی ہے۔ اس میں توحید ورسالت بعث بعد الموت جزا وسزا اور قیامت کے احوال کا بیان ہے۔

قسم ہے کوہ طور کی، لکھی ہوئی کتاب کی، کشادہ اوراق میں اور قسم ہے بیت المعمور کی، اور اونچی چھت یعنی آسمان کی اور لبریز سمندر کی، بے شک تیرے رب کا عذاب واقع ہو کر رہے گا۔ اس دن آسمان لرزنے لگے گا، پہاڑ چلنے لگیں گے۔ اس دن جھٹلانے والوں کی خرابی ہے، جو جہنم کی آگ میں دھکیلے جائیں گے یہی وہ دوزخ ہے جس کو تم جھٹلاتے تھے۔ یقیناً متقی جنتوں اور نعمتوں میں ہوں گے اور اپنے رب کے دیے ہوئے پر خوش ہوں گے۔ خوب کھاؤ پیو۔ وہ تختوں پر تکیے لگائے ہوئے ہوں گے اور ہم ان کا نکاح بڑی آنکھوں والی حوروں سے کر دیں گے۔ جو ایمان لائے اور ان کی اولاد نے ایمان میں ان کی اتباع کی تو ہم ان کی اولادوں کو بھی ان سے ملا دیں گے اور ان کے اعمال میں کچھ کمی نہیں کریں گے۔ ہم ان کو میوے، گوشت اور جو وہ چاہیں گے دیں گے۔ وہ جام شراب جھپٹ لیں گے جس میں نہ بے ہودہ گوئی ہوگی اور نہ گناہ۔ وہ کہیں گے کہ اللہ نے ہم پر احسان فرمایا کہ ہمیں گرم ہوا کے عذاب سے بچا لیا۔ آپ نصیحت کرتے رہیے۔ آپ نہ کاہن ہیں، نہ دیوانے۔ کیا وہ کہتے ہیں کہ یہ شاعر ہیں اور ہم ان کی موت کا انتظار کر رہے ہیں؟ آپ کہہ دیجیے کہ تم منتظر ہو، میں بھی تمہارے ساتھ منتظر ہوں۔ کیا وہ کسی خالق کے بغیر پیدا ہو گئے یا خود خالق ہیں؟ کیا انہوں نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا ہے؟ کیا ان کے پاس تیرے رب کے خزانے ہیں یا یہ ان پر نگران ہیں؟ کیا اللہ کے لیے بیٹیاں اور تمہارے لیے بیٹے؟ کیا اللہ کے سوا ان کا کوئی اور معبود ہے؟ اللہ اس شرک سے پاک ہے جو وہ کرتے ہیں آپ ان کو چھوڑ دیجیے یہاں تک کہ انہیں اس دن سے سابقہ پڑے جس میں ان کے ہوش اڑ جائیں گے۔ آپ اٹھتے بیٹھتے اپنے رب کی تسبیح وتحمید کرتے رہیے اور رات کو بھی تسبیح کیجیے۔

سورۃ النجم

اس سورت میں لفظ النجم (ستارہ) آیا ہے۔ اس لیے اس کا نام النجم ہوگیا۔ یہ سورت مکے میں نازل ہوئی۔ اس میں آپ کی نبوت ورسالت کا اثبات، معراج کے احوال اور بتوں کی حقیقت کھولی گئی ہے۔

قسم ہے تارے کی جب وہ غروب ہونے لگے۔ محمد صلی اللہ علیہ وسلم نہ بھٹکے، نہ راستہ بھولے۔ وہ اپنی خواہش سے نہیں بولتے۔ وہ وحی ہے جو ان پر کی جاتی ہے۔ ان کو سخت قوت والے نے تعلیم دی۔ پھر وہ متوجہ ہوا اور وہ افق اعلیٰ پر تھا۔ پھر وہ آپ کے بہت قریب ہوا اور اپنے بندے پر جو وحی فرمانی تھی فرمائی۔ جو دیکھا اس کو دل نے جھوٹ نہیں جانا۔ جنت الماویٰ سدرۃ المنتہیٰ کے پاس ہی ہے۔ بے شک آپ نے اپنے رب کی بڑی نشانیاں دیکھیں۔ کیا تم نے لات، عزیٰ اور منات کو دیکھا؟ کیا تمہارے لڑکے اور اس کے لیے لڑکیاں؟ یہ بہت بے ڈھنگی تقسیم ہے۔ وہ اپنے گمان اور خواہشات پر چلتے ہیں، حال آں کہ ان کے پاس ہدایت آ چکی۔ دنیا و آخرت کی بھلائی اللہ کے اختیار میں ہے اس لیے کسی کافر کو وہ چیز نہیں مل سکتی جس کی وہ تمنا کیے ہوئے ہے۔ آسمان میں کتنے ہی فرشتے ہیں جن کی سفارش کسی کے کام نہیں آتی سوائے اس کے جس کے لیے اللہ چاہے۔ بے شک کافر فرشتوں کے زنانے نام رکھتے ہیں۔ ہماری یاد سے منہ موڑنے والوں سے آپ بھی منہ موڑ لیجیے۔ اللہ اس کو خوب جانتا ہے جو اس کی راہ سے بھٹکا اور جو راہ راست پر ہے۔ وہ بدکاروں کو سزا دے گا اور نیک کام کرنے والوں کو اچھا بدلہ دے گا۔ وہ تمہیں خوب جانتا ہے سو تم اپنی پاکیزگی نہ جتاؤ۔ کیا آپ نے اس کو دیکھا جس نے منہ موڑا؟ تھوڑا سا دیا پھر رک گیا۔ کیا وہ غیب کی بات دیکھ کر آیا ہے کہ اپنی جگہ دوسرے کو پیش کر کے چھوٹ جائے

گا؟ کیا اس کو نہیں معلوم کہ سابقہ صحیفوں میں یہ واضح طور پر بیان کر دیا گیا کہ کوئی مجرم دوسرے کا بوجھ نہیں اٹھائے گا۔ انسان کو وہی ملتا ہے جس کی اس نے کوشش کی۔ سب کو اپنے رب کے پاس جانا ہے۔ وہی ہنساتا اور رلاتا ہے، وہی مارتا اور زندہ کرتا ہے۔ دوبارہ پیدا کرنا اسی کے ذمے ہے۔ وہی غنی اور فقیر بناتا ہے۔ اسی نے عاد وثمود کو ہلاک کیا، ان سے پہلے نوح کی قوم کو ہلاک کیا اور لوط کی قوم کو بھی۔ محمد صلی اللہ علیہ وسلم بھی پہلے انبیا کی طرح عذاب سے ڈرانے والے ہیں۔ قیامت قریب آ گئی۔ قیامت قریب آنے کا سن کر تمہیں اللہ کے خوف سے رونا چاہیے مگر تم تعجب کرتے اور ہنستے ہو اور رونے کی بجائے تکبر کرتے ہو۔ سو اسی کو سجدہ کرو اور اسی کی عبادت کرو۔

سورۃ القمر

اس کو القمر اس لیے کہتے ہیں کہ اس میں آپ کے عظیم الشان معجزہ شق القمر کا ذکر ہے۔

یہ مکے میں نازل ہوئی۔ اس میں اقوام سابق کے احوال اور مجرموں کے انجام کا بیان ہے۔

قیامت قریب آ گئی اور چاند پھٹ گیا۔ اگر وہ کوئی نشانی دیکھتے ہیں تو جادو کہہ کر منہ پھیر لیتے ہیں۔ انہوں نے تکذیب کی اور اپنی خواہشوں کی پیروی کی۔ ڈرانے نے ان کو فائدہ نہیں دیا سو آپ ان سے کنارہ کر لیں۔ جس دن بلانے والا ایک ناگوار چیز کی طرف بلائے گا وہ آنکھیں جھکائے قبروں سے ایسے نکلیں گے جیسے منتشر ٹڈی دل۔ کافر کہیں گے کہ یہ بڑا سخت دن ہے۔ ان سے پہلے قوم نوح نے ہمارے بندے کو جھٹلایا اور دیوانہ کہا۔ سو اس نے اپنے رب سے دعا کی کہ میں بے بس ہوں تو میری مدد کر۔ سو ہم نے آسمان سے موسلا دھار بارش اور زمین پھاڑ کر چشمے بہا دیے اور نوح کو

کشتی پر سوار کرلیا جو ہماری نگرانی میں چل رہی تھی اور مجرموں کو غرق کر دیا۔ دیکھ لو میرا عذاب اور ڈرانا کیسا تھا۔ ہم نے قرآن کو نصیحت کے لیے آسان کر دیا۔ قوم عاد نے جھٹلایا۔ ہم نے دائمی نحوست کے دن ان پر ایک تند ہوا بھیجی جو لوگوں کو اکھاڑ پھینک رہی تھی۔ قوم ثمود نے بھی ڈرانے والوں کو جھٹلایا اور کہا کہ کیا ہم اس کی اتباع کریں جو ہم میں سے ہے اور تنہا ہے اور بڑا جھوٹا اور خود پسند ہے۔ پھر ہم نے ان پر ایک چیخ بھیجی تو وہ ایسے ہو گئے جیسے کانٹوں کی روندی ہوئی باڑ۔ قوم لوط نے بھی ڈرانے والوں کی تکذیب کی۔ ہم نے ان پر پتھر برسانے والی ہوا بھیجی اور صبح سویرے وہ سب ہلاک ہو گئے۔ آل فرعون کے پاس بھی ڈرانے والے آئے۔ انہوں نے ہماری نشانیوں کو جھٹلایا۔ سو ہم نے ان کو بڑی زبردست گرفت میں لے لیا۔ وہ جلد شکست کھائیں گے اور پیٹھ پھیر کر بھاگیں گے۔ اس وقت ان کو اپنی قوت کی حقیقت معلوم ہو جائے گی۔ گنہگار بڑی گم راہی میں ہیں۔ اس دن وہ منہ کے بل گھسیٹے جائیں گے اور ان سے کہا جائے گا کہ آگ میں جلنے کا مزہ چکھو۔ ہمارا حکم یک بارگی ہوگا جیسے آنکھ کا جھپکنا۔ جو انہوں نے کیا وہ ان کے اعمال ناموں میں ہے اور ہر چھوٹی بڑی چیز لکھی ہوئی ہے۔ پرہیزگار یقیناً باغوں اور نہروں میں ہوں گے۔

سورۃ الرحمٰن

اس سورت کی ابتدا لفظ الرحمٰن سے ہوئی ہے۔ اس لیے یہ الرحمٰن کے نام سے مشہور ہے۔ اس کو عروس القرآن بھی کہتے ہیں۔ یہ سورت مکے میں نازل ہوئی۔ اس میں اللہ کی عظیم نعمتوں کا ذکر ہے۔

رحمان نے قرآن سکھایا، اسی نے انسان کو پیدا کیا، اس کو بولنا سکھایا، سورج اور چاند حساب سے چل رہے ہیں۔ بیلیں اور درخت سربسجود ہیں۔ اسی نے آسمان

بلند کیا اور ترازو قائم کی تاکہ تم تولنے میں کمی بیشی نہ کرو۔ اسی نے مخلوق کے لیے زمین بنائی اور اس میں میوے اور خوشے والے کھجور کے درخت ہیں اور بھس والا اناج اور خوشبودار پھول ہیں۔ اس نے انسان کو کھنکھناتی مٹی سے پیدا کیا اور جنات کو آگ سے۔ اسی نے دو دریا بہائے جو باہم ملے ہوئے ہیں اور ان کے درمیان آڑ ہے کہ اس سے تجاوز نہیں کرتے۔ ان دریاؤں سے موتی اور مرجان نکلتے ہیں۔ اسی کے اختیار میں پہاڑوں جیسے بلند بحری جہاز ہیں۔ اللہ کی ذات کے سوا ہر چیز فنا ہونے والی ہے۔ آسمانوں اور زمین کی تمام مخلوق اسی سے مانگتی ہے۔ اور ہر روز اس کی ایک نئی شان ہے۔ ہم جلد فارغ ہوکر جنوں اور انسانوں کی طرف متوجہ ہوں گے۔ اگر تم آسمانوں اور زمین کی حدود سے باہر نکل سکتے ہو تو نکل بھاگو، لیکن تم اللہ کی مدد کے بغیر نہیں نکل سکتے۔ جب آسمان پھٹ کر چمڑے کی طرح سرخ ہوجائے گا اس دن کسی سے اس کے گناہ نہیں پوچھے جائیں گے بل کہ مجرم اپنے چہروں سے پہچانے جائیں گے۔ یہی وہ جہنم ہے جس کو تم جھٹلاتے تھے۔ وہ جہنم اور کھولتے ہوئے پانی کے درمیان چکر لگائیں گے۔ جو اپنے رب کے سامنے کھڑا ہونے سے ڈرا اس کے لیے دو باغ ہیں۔ ان میں دو بہتے ہوئے چشمے ہوں گے اور ہر میوے کی دو دو قسمیں ہوں گی۔ جنتی ایسے فرشوں پر تکیے لگائے ہوئے ہوں گے جن کے استر دبیز ریشم کے ہوں گے اور جنت کے باغوں کے پھل ان پر جھکے ہوئے ہوں گے۔ ان میں نیچی نگاہ والی حوریں ہوں گی جن کو کسی نے چھوا نہ ہوگا۔ گویا وہ یاقوت و مرجان ہیں۔ احسان کا بدلہ احسان کے سوا کچھ نہیں۔ ان کے علاوہ دو باغ اور ہوں گے جو گہرے سبز رنگ کے ہوں گے۔ ان میں دو ابلتے ہوئے چشمے، میوے، کھجوریں اور انار ہوں گے۔ ان میں نیک سیرت، خوبصورت حوریں ہوں گی جو خیموں میں محفوظ ہوں گی۔ وہ سبز مسندوں اور عمدہ نفیس فرشوں پر تکیے لگائے ہوئے ہوں گے۔ سو تم اپنے رب کی کیا کیا نعمتیں

جھٹلاؤ گے؟ آپ کا رب بڑا بابرکت اور عظمت و بزرگی والا ہے۔

سورۃ الواقعہ

اس سورت میں قیامت واقع ہونے کا بیان ہے، اس لیے اس کو الواقعہ کہتے ہیں۔ اس کو الغنا بھی کہتے ہیں۔ یہ سورت مکے میں نازل ہوئی۔ اس میں احوال قیامت، حشر و نشر اور جزا اور سزا کا بیان ہے۔

جب واقع ہونے والی یعنی قیامت واقع ہو جائے گی اور اس کے وقوع کو جھٹلانے والا کوئی نہیں، اس روز زمین زور زور سے لرزے گی اور پہاڑ ریزہ ریزہ ہو کر اڑتا ہوا غبار ہو جائیں گے اور تمہارے تین گروہ ہو جائیں گے۔ دائیں طرف والے، بائیں طرف والے اور سبقت کرنے والے۔ سبقت کرنے والے ہی مقرب اور نعمتوں کے باغوں میں ہوں گے۔ ایک بڑا گروہ شروع والوں میں سے اور تھوڑے بعد والوں میں سے سونے کے تاروں سے بنے ہوئے تختوں پر تکیے لگائے آمنے سامنے بیٹھے ہوئے ہوں گے۔ دائیں طرف والوں کا کیا کہنا۔ کانٹوں سے پاک بیری کے درختوں میں، تہ بہ تہ کیلے، لمبے لمبے سائے، بہتا ہوا پانی اور بکثرت میوے جو کبھی ختم نہ ہوں گے۔ ان اصحاب الیمین کا ایک بڑا گروہ شروع والوں میں سے، ایک بڑا گروہ بعد والوں میں سے ہوگا۔ بائیں طرف والے گرم ہوا اور کھولتے ہوئے پانی میں ہوں گے، سیاہ دھوئیں کے سائے میں جو نہ ٹھنڈا، نہ فرحت بخش۔ بے شک اس سے پہلے وہ نعمتوں میں تھے اور کہتے تھے کہ جب ہم مر کر مٹی اور ہڈیاں ہو جائیں گے تو کیا پھر بھی زندہ کیا جائے گا اور کیا ہمارے اگلے باپ دادا بھی؟ آپ کہہ دیجیے کہ بے شک سب اگلے پچھلے ایک مقررہ دن میں جمع کیے جائیں گے۔ پھر تمہیں زقوم کھانا اور کھولتا پانی پینا ہوگا۔ قیامت کے دن یہ ان کی ضیافت ہوگی۔

ہم نے تمہیں پیدا کیا۔ کیا تم نے دیکھا جو تم ٹپکاتے ہو۔ اس کو تم تخلیق کرتے ہو یا ہم پیدا کرتے ہیں۔ پہلی پیدائش تو تم یقیناً جانتے ہو پھر کیوں نہیں سمجھتے۔ جو تم بوتے ہو اس کو تم اگاتے ہو یا ہم اگاتے ہیں۔ اگر ہم چاہیں تو اس کو چورا چورا کر دیں اور تم ہاتھ ملتے رہ جاؤ۔ جو پانی تم پیتے ہو اس کو بادل سے تم برساتے ہو یا ہم۔ اگر ہم چاہیں تو اس کو کھارا کر دیں۔ پھر تم شکر کیوں نہیں کرتے۔ جو آگ تم سلگاتے ہو اس کا درخت تم نے پیدا کیا یا ہم پیدا کرتے ہیں؟ میں ان مقامات کی قسم کھاتا ہوں جہاں تارے ڈوبتے ہیں۔ یہ ایک بڑی قسم ہے۔ یہ بڑی عزت والا قرآن ایک محفوظ کتاب میں ہے جسے پاک لوگ چھوتے ہیں اور یہ رب العالمین کی طرف سے نازل ہوا ہے۔ جب جان حلق تک پہنچ جاتی ہے تو اس وقت ہم تم سے زیادہ مرنے والے کے قریب ہوتے ہیں لیکن تمہیں نظر نہیں آتے۔ اگر وہ مردہ مقربین میں سے ہے تو نعمتوں والی جنت میں ہوگا۔ اگر وہ دائیں طرف والوں میں سے ہے تو اس کے لیے سلامتی ہے اور اگر وہ مکذبین میں سے ہے تو کھولتے پانی سے اس کی ضیافت ہوگی اور دوزخ میں داخل ہوگا۔

سورۃ الحدید

اس سورت کی پچیسویں آیت میں حدید یعنی لوہے کا ذکر ہے۔ اس لیے اس کا نام الحدید ہے۔ یہ سورت مدینے میں نازل ہوئی۔ اس میں شریعت کے بنیادی احکام اور عقائد کا بیان ہے۔

جو آسمانوں اور زمین میں ہیں سب اللہ کی تسبیح کرتے ہیں۔ وہی زندگی دیتا ہے اور وہی موت۔ وہ ہر چیز پر قادر ہے۔ اسی نے آسمانوں اور زمین کو چھ دن میں پیدا کیا۔ پھر وہ عرش پر قائم ہوا۔ وہ جانتا ہے جو زمین میں داخل ہوتا ہے اور جو اس سے

نکلتا ہے اور جو آسمان سے اترتا ہے اور جو اس میں چڑھتا ہے۔ تم جہاں بھی ہو وہ تمہارے ساتھ ہے۔ تمام امور اسی کی طرف لوٹائے جاتے ہیں۔ سو تم اس کے رسول پر ایمان لاؤ اور اس کے دیے ہوئے مال میں سے اس کی راہ میں خرچ کرو۔ تم میں سے جنہوں نے فتح مکہ سے پہلے اللہ کی راہ میں خرچ کیا اور جہاد کیا وہ بعد والوں کے برابر نہیں۔ ان کا درجہ بعد والوں سے بڑا ہے۔ اللہ نے ہر ایک سے بھلائی کا وعدہ کر رکھا ہے۔ کون ہے جو اللہ کو قرض حسن دے اور وہ اس کو کئی گنا بڑھا دے۔ اس دن مومن مردوں اور عورتوں کا نور ان کے آگے آگے اور دائیں طرف دوڑ رہا ہوگا۔ اس دن منافق مرد اور عورتیں مومنوں سے کہیں گے کہ ذرا ٹھہرو ہم بھی تمہارے نور سے روشنی لے لیں۔ ان سے کہا جائے گا کہ واپس جاؤ اور روشنی تلاش کرو۔ آج تم سب کا ٹھکانہ آگ ہے۔ کیا مومنوں کے لیے ابھی وقت نہیں آیا کہ ان کے دل اللہ کی یاد اور جو حق اترا ہے اس کے لیے جھک جائیں اور وہ ان جیسے نہ بنیں جنہیں پہلے کتاب دی گئی تھی۔ بے شک صدقہ دینے والے مرد اور عورتیں اور جنہوں نے اللہ کو قرض حسن دیا ان کے لیے عمدہ بدلہ ہے۔ جو اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر صدق دل سے ایمان لائے وہ اپنے رب کے نزدیک صدیق اور شہید ہیں۔ ان ہی کے لیے اجر اور نور ہے۔ جنہوں نے ہماری آیتوں کا انکار کیا اور ان کو جھٹلایا وہی اہل دوزخ ہیں۔ خوب جان لو کہ دنیا کی زندگی (لہو ولعب، آزمائش، آپس میں فخر کرنا اور مال و اولاد کی کثرت طلب کرنا) اس بارش کی مانند ہے جس کی اگائی ہوئی فصل سے کسان خوش ہوتا ہے۔ پھر وہ چورا چورا ہو کر منتشر ہو جاتی ہے۔

دنیا کی زندگی دھوکے کے سوا کچھ نہیں۔ لہٰذا اپنے رب کی مغفرت اور اس جنت کی طرف دوڑو جس کی چوڑائی آسمان اور زمین کی چوڑائی کی مانند ہے جو اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لانے والوں کے لیے تیار کی گئی ہے۔ ملک میں

اور تمہاری ذات پر جو مصیبت آتی ہے وہ لوح محفوظ میں لکھی ہوئی ہے۔ جو لوگ بخل کرتے ہیں اور دوسروں کو بھی بخل کا حکم دیتے ہیں۔ وہ یقیناً اللہ کے احکام سے روگردانی کرتے ہیں۔ اللہ ایسے لوگوں کے خرچ نہ کرنے سے بے نیاز ہے۔ یقیناً ہم نے اپنے رسولوں کو کھلی نشانیاں دے کر بھیجا اور ان کے ساتھ کتاب اور ترازو نازل کی تاکہ لوگ انصاف پر قائم رہیں۔ ہم نے لوہا اتارا جس میں بڑی قوت اور لوگوں کے لیے فائدے ہیں۔ بے شک ہم نے نوح اور ابراہیم کو بھیجا اور دونوں کی اولاد میں نبوت اور کتاب قائم رکھی۔ سو ان میں سے کچھ ہدایت یافتہ اور اکثر نافرمان ہوئے۔ ان کے بعد عیسیٰ بن مریم کو بھیجا اور ان کو انجیل دی اور ان کی اتباع کرنے والوں کے دلوں میں شفقت اور رحم دلی پیدا کی۔ ہم نے ان میں سے ایمان داروں کو اجر دیا اور ان میں سے اکثر نافرمان ہیں۔ اے ایمان والو! اللہ سے ڈرو اور اس کے رسول پر ایمان لاؤ۔ اللہ اپنی رحمت سے تمہیں دوہرا اجر اور ایسا نور دے گا جس کی روشنی میں تم چلو پھرو گے اور تمہیں بخش دے گا۔ اہل کتاب کو جان لینا چاہیے کہ وہ اللہ کی مشیت کے بغیر اس کے فضل کا کوئی حصہ اپنے اختیار سے حاصل نہیں کر سکتے۔ اس کا فضل اسی کے قبضۂ قدرت میں ہے۔ اس لیے وہ جس کو چاہتا ہے عطا فرما دیتا ہے۔

قَدْ سَمِعَ اللّٰهُ : ۲۸

سورۃ المجادلہ

اس سورت کے شروع میں ایک مجادلے کا ذکر ہے، اس لیے اس کا نام المجادلہ ہوگیا۔ یہ سورت مدینے میں نازل ہوئی۔ اس میں شرعی احکام، آپ کی مجلس میں حاضری کے آداب، یہود کی بیہودگی اور منافقین کے احوال کا بیان ہے۔

اللہ نے اس عورت کی بات سن لی جو آپ سے اپنے شوہر کے بارے میں جھگڑ رہی ہے اور اللہ سے شکایت کر رہی ہے۔ جو لوگ اپنی بیویوں سے ظہار (ان کو ماں کہنا) کرتے ہیں تو اس سے وہ ان کی مائیں نہیں بن جاتیں۔ ان کی مائیں وہی ہیں جنہوں نے ان کو جنا ہے۔ جو لوگ ظہار کو ختم کرنا چاہیں تو وہ ایک غلام آزاد کریں، قبل اس کے کہ ایک دوسرے کو مس کریں۔ جس کو غلام میسر نہ ہو وہ متواتر دو مہینے روزے رکھے اور جو روزے نہ رکھ سکے وہ ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلائے۔ یہ اللہ کی حدود ہیں، جو ان کا انکار کرے اور حد سے تجاوز کرے تو اس کے لیے دردناک عذاب ہے۔ اللہ اور اس کے رسول کی مخالفت کرنے والے ذلیل ہوں گے جیسے ان سے پہلے والے ذلیل ہوئے۔ کافروں کے لیے ذلت کا عذاب ہے۔ قیامت کے دن اللہ سب کو زندہ کر کے ایک میدان میں جمع کرے گا اور ان کو ان کے اعمال بتائے گا۔

منافقین جو بھی سرگوشی کرتے ہیں، اس کو سننے والا ان کے ساتھ اللہ ہوتا ہے۔ کیا آپ نے انہیں نہیں دیکھا جو منع کرنے کے باوجود گناہ اور سرکشی کی سرگوشیاں کرتے ہیں، ان کے لیے جہنم کافی ہے جس میں وہ داخل ہوں گے۔ مومنوں کو چاہیے کہ وہ گناہوں کی سرگوشی کی بجائے نیکی کا مشورہ کریں۔ بعد میں آنے والے کو جگہ دینے کے لیے اہل مجلس کو سمٹ جانا چاہیے، اور جب ان کو اٹھنے کے لیے کہا جائے تو اٹھ جانا چاہیے، اس کے بدلے میں اللہ اہل مجلس کو بھی کشادگی عطا فرمائے گا۔ کیا آپ نے ان منافقوں کو نہیں دیکھا جنہوں نے ان سے دوستی کی جن پر اللہ کا غضب ہوا۔ منافق جان بوجھ کر جھوٹی قسمیں کھاتے ہیں۔ اللہ نے ان کے لیے شدید عذاب تیار کر رکھا ہے۔ جس دن اللہ ان کو دوبارہ زندہ کرے گا تو وہ اس کے سامنے بھی قسمیں کھائیں گے۔ وہی جھوٹے اور شیطان کا گروہ ہے۔ اللہ فیصلہ کر چکا کہ وہ اور اس کے رسول غالب رہیں گے۔ یہ ممکن نہیں کہ اللہ اور قیامت پر یقین رکھنے والے، اللہ اور اس کے رسول کے دشمنوں سے محبت رکھیں خواہ وہ ان کے ماں باپ یا اولاد ہی ہوں۔ اللہ نے ان کے دلوں میں ایمان پختہ کر دیا۔ اللہ ان کو جنت میں داخل کرے گا جہاں وہ ہمیشہ رہیں گے۔ یہی اللہ کا گروہ ہے اور یہی فلاح پانے والا ہے۔

سورۃ الحشر

حشر کے لغوی معنی جلاوطنی کے ہیں۔ اس سورت میں یہود کی جلاوطنی کا ذکر ہے، اس لیے اس کا نام الحشر ہو گیا۔ یہ سورت مدینے میں نازل ہوئی۔ اس میں بنی نضیر کے یہود کی جلاوطنی کا بیان ہے۔

آسمانوں اور زمین کی ہر چیز اللہ کی تسبیح کرتی ہے۔ اس نے بنی نضیر کو پہلی بار اکٹھا کر کے ان کے گھروں سے نکال دیا۔ تمہیں ان کے نکلنے کا گمان تک نہ تھا اور وہ

بھی یہی سمجھ رہے تھے کہ ان کے قلعے ان کو بچالیں گے۔ تم نے کھجور کے جو درخت کاٹے یا جن کو نہیں کاٹا تو یہ اللہ کے حکم سے تھا تاکہ وہ نافرمانوں کو رسوا کرے۔ اللہ نے اپنے رسول کو جو مال فئے عطا کیا اس پر تم نے نہ گھوڑے دوڑائے اور نہ اونٹ۔ بل کہ اللہ اپنے رسولوں کو جس پر چاہتا ہے غالب کر دیتا ہے۔ اللہ نے دوسری بستیوں سے جو مال فئے اپنے رسول کو دیا وہ اللہ، اس کے رسول، قرابتداروں، یتیموں، مسکینوں اور مسافروں کے لیے ہے اور ان مسکین مہاجرین کے لیے بھی ہے جو اپنے گھروں اور مالوں سے بے دخل کیے گئے وہ اللہ اور رسول کی مدد کرتے ہیں۔ وہی سچے ہیں۔ وہ ان کے لیے بھی ہے جو پہلے سے مدینے میں ایمان کے ساتھ مقیم ہیں۔ وہ مہاجروں کو اپنے اوپر ترجیح دیتے ہیں اگرچہ خود ان کو شدید ضرورت ہو۔ کیا آپ نے منافقوں کو نہیں دیکھا جو بنی نضیر سے کہتے ہیں کہ اگر تم نکالے گئے تو ہم بھی تمہارے ساتھ نکل جائیں گے اور جنگ ہوئی تو تمہاری مدد کریں گے۔ اللہ گواہ ہے کہ وہ بالکل جھوٹے ہیں۔ وہ سب مل کر بھی تم سے نہیں لڑیں گے سوائے محفوظ بستیوں یا دیواروں کی آڑ میں۔ بنی نضیر کی مثال ان لوگوں جیسی ہے جو ان سے پہلے قریب کے زمانے میں گزرے۔ انہوں نے دنیا میں ہی اپنے کفر کا مزہ چکھ لیا۔ آخرت میں بھی ان کے لیے دردناک عذاب ہے۔ مومنوں کو اللہ سے ڈرنا اور اپنے مال کا جائزہ لیتے رہنا چاہیے۔ اہل دوزخ اور اہل جنت برابر نہیں ہو سکتے۔ اہل جنت ہی کام یاب ہیں۔ اگر ہم اس قرآن کو کسی پہاڑ پر نازل کرتے تو وہ اللہ کی ہیبت سے پھٹ پڑتا۔ اللہ وہی ہے جس کے سوا کوئی معبود نہیں۔ وہ پوشیدہ اور ظاہر ہر چیز کو جانتا ہے۔ وہ بادشاہ اور پاک ہے، سلامتی و امن دینے والا نگہبان ہے۔ وہ اس شرک سے پاک ہے جو وہ کرتے ہیں۔ وہی خالق اور ٹھیک ٹھیک بنانے والا ہے، اسی کے اچھے اچھے نام ہیں۔ جو آسمانوں اور زمین میں ہیں سب اسی کی تسبیح کرتے ہیں۔

سورۃ الممتحنۃ

اس سورت میں عورتوں کے امتحان کا ذکر ہے، اس لیے اس کا نام ممتحنہ ہو گیا۔ یہ سورت مدینے میں نازل ہوئی۔ اس میں کافروں سے دوستی کی ممانعت اور عورتوں کے امتحان کا ذکر ہے۔

اے ایمان والو! میرے اور اپنے دشمنوں کو دوست نہ بناؤ۔ تم جہاد کے لیے نکلے ہو اور پوشیدہ طور پر ان کو دوستی کا پیغام بھیجتے ہو اور وہ تمہیں اس بنا پر نکالتے ہیں کہ تم اللہ پر ایمان لائے۔ لہٰذا تم ان کو دشمن ہی سمجھو اور ان سے دشمن جیسا معاملہ کرو۔ جس نے ان کو دوستی کا پیغام بھیجا وہ راہ راست سے بھٹک گیا۔ حضرت ابراہیم اور ان کے ساتھیوں میں تمہارے لیے ایک عمدہ نمونہ ہے۔ انہوں نے اپنی قوم سے کہا کہ تم اللہ کے سوا جن کو پوجتے ہو میں ان سے بیزار ہوں۔ اے ہمارے رب! ہم تجھ پر بھروسہ کرتے ہیں اور تیری ہی طرف لوٹنا ہے، ہمیں کافروں کا تختہ مشق نہ بنا اور ہماری مغفرت فرما۔ کیا عجب کہ اللہ تم میں اور تمہارے دشمنوں میں محبت پیدا کر دے۔ اللہ تمہیں ان کے ساتھ بھلائی اور انصاف کرنے سے منع نہیں کرتا جو تم سے دین کے بارے میں نہیں لڑے اور نہ انہوں نے تمہیں گھروں سے نکالا۔ جب مومن عورتیں ہجرت کر کے تمہارے پاس آئیں تو ان کا امتحان لے لیا کرو۔ اللہ ان کے ایمان کو خوب جانتا ہے۔ اگر وہ تمہیں ایمان دار معلوم ہوں تو انہیں کافروں کی طرف واپس نہ کرو۔ یہ ان کے لیے حلال نہیں اور نہ وہ ان کے لیے حلال ہیں۔ کافروں نے جو کچھ ان پر خرچ کیا وہ ان کو ادا کر دو۔ ان عورتوں کو ان کے مہر دے کر ان سے نکاح کرنے میں تم پر کوئی گناہ نہیں۔ تم کافر عورتوں سے تعلق باقی نہ رکھو اور جو تم نے ان پر خرچ کیا وہ مانگ لو اور جو ان کافروں نے خرچ کیا وہ مانگ لیں، یہ اللہ کا فیصلہ ہے۔

اگر تمہاری بیویوں میں سے کوئی کافروں کی طرف چلی جائے تو جس کی بیوی چلی جائے اسے اتنا دے دو جتنا اس نے اس پر خرچ کیا اور اللہ سے ڈرتے رہو۔ جب مومن عورتیں آپ سے اس پر بیعت کریں کہ وہ اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرائیں گی، نہ چوری کریں گی، نہ زنا کریں گی، نہ اپنی اولاد کو قتل کریں گی اور نہ اپنے ہاتھ پاؤں کے درمیان کوئی بہتان باندھیں گی۔ تو آپ ان کو بیعت کرلیا کریں اور ان کے لیے اللہ سے مغفرت طلب کریں۔ اے ایمان والو! تم ان سے دوستی نہ کرو جن پر اللہ کا غضب ہوا یعنی یہود جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو نبی نہیں مانتے۔ جس طرح کافر مُردوں کے دوبارہ زندہ کرکے اٹھائے جانے کی امید نہیں رکھتے اسی طرح یہود آخرت کی فلاح و بہبود سے ناامید ہیں۔

سورۃ الصّف

اس سورت میں اللہ کی راہ میں صف بستہ ہوکر لڑنا مذکور ہے۔ اسی لیے اس کا نام الصّف ہوگیا۔ یہ سورت مدینے میں نازل ہوئی اس میں صف بستہ ہوکر قتال کی ترغیب اور آپ کی بشارت مذکور ہے۔

آسمانوں اور زمین کی ہر چیز اللہ کی تسبیح کرتی ہے۔ مومنوں کو ایسی بات نہیں کہنی چاہیے جس پر وہ عمل نہ کرتے ہوں۔ یہ اللہ کو بہت ناگوار ہے۔ اللہ ان کو پسند کرتا ہے جو اس کی راہ میں صف بستہ جہاد کرتے ہیں، گویا وہ سیسہ پلائی ہوئی دیوار ہیں۔ جب موسیٰ نے اپنی قوم سے کہا کہ تم مجھے کیوں ستاتے ہو حال آں کہ تم جانتے ہو کہ میں اللہ کا رسول ہوں۔ پھر جب وہ ٹیڑھے ہی رہے تو اللہ نے ان کے دل ٹیڑھے کردیے اور اللہ نافرمانوں کو ہدایت نہیں دیتا۔ حضرت عیسیٰ نے کہا کہ اے بنی اسرائیل میں تمہاری طرف اللہ کا رسول ہوں اور تورات کی تصدیق کرتا ہوں اور میرے بعد ایک

رسول آنے والے ہیں جن کا نام احمد ہوگا، میں ان کی بشارت دیتا ہوں۔ اس سے بڑھ کر ظالم کون ہوگا جس کو اللہ کی طرف بلایا جاتا ہے تو وہ اللہ پر جھوٹ بولتا ہے اور اس کی طرف اولاد کی نسبت کرتا ہے۔ اللہ ایسے نافرمانوں کو ہدایت کی توفیق نہیں دیتا۔ وہ چاہتے ہیں کہ اللہ کے دین کو ختم کردیں اور اللہ اپنے دین کو غالب کر کے رہے گا خواہ کافر برا ہی مانیں۔ اے ایمان والو! کیا میں تمہیں ایسی تجارت نہ بتاؤں جو تمہیں دردناک عذاب سے بچالے وہ یہ کہ تم اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لاؤ اور اس کی راہ میں جہاد کرو۔ اللہ تمہیں جنت میں داخل کرے گا۔ یہ بڑی کامیابی ہے۔ حضرت عیسیٰ کے حواریوں کی طرح تم بھی اللہ کے دین کے مددگار بن جاؤ۔

سورۃ الجمعہ

اس سورت میں نماز جمعہ کے احکام کا بیان ہے، اس لیے اس کا نام الجمعہ ہوگیا۔ یہ سورت مدینے میں نازل ہوئی۔ اس میں مقاصد بعثت، یہود کی بے عملی اور جمعے کی اذان کے بعد کاروبار کی ممانعت کا بیان ہے۔

آسمانوں اور زمین کی ہر چیز اللہ کی تسبیح کرتی ہے جو بادشاہ ہے، پاک ہے، زبردست ہے، حکمت والا ہے۔ اسی نے ان پڑھوں میں ان ہی میں سے ایک رسول بھیجا جو ان کو اللہ کی آیتیں سناتا اور ان کا تزکیہ کرتا ہے اور ان کو کتاب وحکمت کی تعلیم دیتا ہے۔ اس سے پہلے وہ کھلی گمراہی میں تھے۔ جن کو تورات دی گئی تھی انہوں نے اس پر عمل نہیں کیا۔ ان کی مثال گدھے کی ہے جو کتابیں اٹھائے پھرتا ہے۔ اللہ کی آیتوں کو جھٹلانے والوں کی یہ مثال بہت بری ہے۔ آپ کہہ دیجیے کہ اے یہود! اگر تم ہی اللہ کے محبوب ہو اور تمہیں آخرت کے عذاب سے کوئی خطرہ نہیں تو موت کی تمنا کرو۔ وہ اپنے اعمال کے سبب کبھی اس کی تمنا نہیں کریں گے۔ جمعے کی اذان کے

وقت خرید وفروخت چھوڑ کر مومنوں کو جلد نماز کے لیے جانا چاہیے۔ جب نماز ہو جائے تو اپنے کاروبار میں لگ جاؤ اور کثرت سے اللہ کو یاد کرو۔ جو اللہ کے پاس ہے وہ کھیل اور تجارت سے بہتر ہے اور اللہ سب سے بہتر رزق دینے والا ہے۔

سورۃ المنافقون

اس سورت میں نفاق کا بیان ہے، اس لیے اس کا نام المنافقون ہے۔ یہ سورت مدینے میں نازل ہوئی۔ اس میں منافقین کی بداخلاقی اور مومنوں کو ذکر الٰہی اور انفاق فی سبیل اللہ کی تاکید ہے۔

منافق آپ کے پاس آکر کہتے ہیں کہ آپ اللہ کے رسول ہیں اور اللہ گواہی دیتا ہے کہ وہ (منافق) جھوٹے ہیں۔ ان کے جسم خوش نما اور باتیں لچھے دار ہیں۔ یہ آپ کے دشمن ہیں ان سے بچتے رہیے۔ وہ کہتے ہیں کہ جو لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ہیں ان پر خرچ نہ کرو یہاں تک کہ وہ آپ کا ساتھ چھوڑ دیں۔ آسمانوں اور زمین کے خزانے اللہ کے ہیں لیکن منافق نہیں سمجھتے۔ وہ کہتے ہیں کہ اگر ہم مدینے میں لوٹے تو عزت والا ذلت والے کو وہاں سے نکال باہر کرے گا۔ اے ایمان والو! تمہارا مال اور تمہاری اولادیں تمہیں اللہ کی یاد سے غافل نہ کر دیں۔ ہم نے جو تمہیں دے رکھا ہے، موت کے آنے سے پہلے اس میں سے خرچ کر لو۔ اللہ خوب جانتا ہے جو تم کرتے ہو۔

سورۃ التغابن

اس سورت میں لفظ تغابن (نقصان پہنچانا) آیا ہے، اسی لیے اس کا نام التغابن ہے۔ یہ سورت مدینے میں نازل ہوئی۔ اس میں توحید، رسولوں کی تکذیب اور بعث بعد الموت کا بیان ہے۔

آسمانوں اور زمین کی ہر چیز اللہ کی تسبیح کرتی ہے۔ اسی کی بادشاہی اور وہی حمد کے لائق ہے۔ اسی نے تمہیں پیدا کیا، سو تم میں کافر بھی ہیں اور مومن بھی۔ اسی نے آسمانوں اور زمین کو حکمت کے ساتھ پیدا کیا اور تمہیں پاکیزہ اور خوبصورت شکلیں دیں۔ وہ آسمانوں اور زمین کی ہر چیز جانتا ہے۔ وہ تمہارے پوشیدہ اور علانیہ تمام اعمال سے واقف ہے۔ جو لوگ پہلے کفر کر چکے انہوں نے اپنے اعمال کا وبال چکھ لیا۔ ان کے لیے دردناک عذاب ہے۔ کافر مرنے کے بعد دوبارہ زندہ کر کے ضرور اٹھائے جائیں گے یہ اللہ پر بہت آسان ہے۔ جس دن وہ تمہیں جمع کرے گا وہ فیصلے کا دن ہوگا۔ اس دن اللہ نیک کام کرنے والے مومنوں کے گناہ معاف کر کے ان کو جنت میں داخل کرے گا۔ جنہوں نے کفر کیا اور ہماری آیتوں کو جھٹلایا وہ ہمیشہ جہنم میں رہیں گے اور وہ برا ٹھکانا ہے۔ اللہ کے حکم کے بغیر کوئی مصیبت نہیں آتی۔ جو اللہ پر ایمان رکھتا ہے تو اللہ اس کو ہدایت دیتا ہے۔ سو تم اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرو۔ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں۔ اے ایمان والو! تمہاری بیویوں اور اولاد میں سے بعض تمہارے دشمن ہیں سو تم ان سے بچو۔ اگر ان سے دینی نقصان پہنچ جائے تو ان کو معاف کر دو۔ بے شک تمہارے مال اور اولاد تمہارے لیے آزمائش ہیں۔ اگر تم اللہ کو قرض حسن دو گے تو وہ اس کو کئی گنا بڑھا کر دے گا۔

سورۃ الطلاق

اس سورت میں طلاق کے احکام کی تفصیل ہے، اس لیے اس کا نام الطلاق ہے۔ یہ سورت مدنی ہے۔ اس سورت میں طلاق کے احکام، عدت اور نفقے کا مفصل بیان ہے۔

جب عورت کو طلاق دینی ہو تو حیض سے پہلے حالت طہر میں دو اور عدت کا شمار

رکھو اور اللہ سے ڈرتے رہو۔ ان عورتوں کو گھروں سے نہ نکالو اور نہ وہ خود نکلیں۔ اگر وہ کھلی بے حیائی کریں تو ان کو نکالنا جائز ہے۔ یہ اللہ کی حدود ہیں تم ان سے تجاوز کر کے اپنے اوپر ظلم نہ کرو۔ شاید طلاق کے بعد اللہ کوئی نئی بات پیدا کر دے۔ جب وہ اپنی معیاد کو پہنچ جائیں تو ان کو دستور کے مطابق روک لو یا علیحدہ کر دو۔ جو اللہ سے ڈرتا ہے تو اللہ اس کے لیے نجات کی صورت پیدا فرما دیتا ہے اور اس کو وہاں سے رزق دیتا ہے جہاں سے اس کو گمان بھی نہیں ہوتا۔ جو اللہ پر بھروسہ کرتا ہے اس کو اللہ کافی ہے۔ جو عورتیں حیض سے ناامید ہو چکی ہوں اور جن کو ابھی حیض آنا شروع نہیں ہوا تو دونوں کی عدت تین ماہ ہے۔ حاملہ عورتوں کی عدت وضع حمل ہے۔ جو اللہ سے ڈرتا ہے تو اللہ اس کے کام آسان کر دیتا ہے اور اس کے گناہ معاف کر دیتا ہے۔ تم اپنی وسعت کے مطابق ان کو وہیں رکھو جہاں تم رہتے ہو اور ان کو تنگ نہ کرو۔ اگر وہ حاملہ ہوں تو وضع حمل تک ان کو خرچ دو۔ اگر وہ تمہارے بچے کو دودھ پلائیں تو ان کو اجرت دو۔ اگر تم باہم تنگی کرو گے تو کوئی دوسری عورت دودھ پلائے گی۔ وسعت والا اور تنگ دست اپنی اپنی وسعت کے مطابق خرچ کریں۔ اللہ اس سے زیادہ کسی پر بوجھ نہیں ڈالتا جو اس نے اس کو دیا ہے۔ کتنی ہی بستیوں کو ہم نے ان کی سرکشی کا مزہ چکھایا۔ ان کے لیے سخت عذاب تیار ہے۔ اللہ نے تمہارے لیے ایک نصیحت بھیجی ہے۔ جو اللہ پر ایمان لائے اور اچھے کام کرے تو اللہ اس کو جنت میں داخل کرے گا جہاں وہ ہمیشہ رہے گا۔

سورۃ التحریم

اس سورت میں آپ کا ایک مباح چیز کو اپنے اوپر حرام کرنے کا ذکر ہے، اس لیے اس کا نام التحریم ہو گیا۔ یہ سورت مدینے میں نازل ہوئی۔ اس میں حلال چیزوں

کو اپنے اوپر حرام نہ کرنے، سچی توبہ اور کفار پر سختی کی تاکید ہے۔

اے نبی صلی اللہ علیہ وسلم! جو چیز اللہ نے آپ کے لیے حلال کی وہ اپنی ازواج کی خوشنودی کے لیے اپنے اوپر حرام کیوں کرتے ہیں۔ اللہ نے تمہاری قسموں کا کفارہ مقرر کر دیا اور اللہ تمہارا کارساز ہے۔ اگر تم دونوں (حضرت عائشہ اور حفصہ) اللہ سے توبہ کرو تو بہتر ہے۔ اگر وہ انہیں طلاق دے دیں تو ان کا رب تم سے بہتر بیویاں دے دے گا جو مسلمان، ایمان والی، فرماں بردار، توبہ کرنے والی، عبادت گزار، روزہ رکھنے والی، بیوہ اور کنواریاں ہوں گی۔ اے ایمان والو! اپنے آپ کو اور اپنے گھر والوں کو جہنم سے بچاؤ۔ کافروں کو اسی کی سزا ملے گی جو وہ دنیا میں کرتے تھے۔ اے ایمان والو! سچی توبہ کرو شاید اللہ تمہارے گناہ دور کر دے۔ قیامت کے روز اللہ، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور مومنوں کو رسوا نہیں کرے گا۔ ان کا نور ان کے سامنے اور دائیں طرف دوڑ رہا ہوگا۔ آپ کفار اور منافقین سے کہہ دیجیے کہ ان کا ٹھکانا جہنم ہے۔ اللہ حضرت نوح اور حضرت لوط کی بیویوں کی مثال بیان فرماتا ہے۔ دونوں ہمارے نیک بندوں کے نکاح میں تھیں۔ دونوں عورتوں نے خیانت کی تو اللہ کے مقابلے میں دونوں ان کے ذرا کام نہ آئے۔ فرعون کی بیوی نے کہا کہ اے میرے رب! میرے لیے جنت میں ایک گھر بنا اور مجھے فرعون اور اس کے کام سے بچا اور مجھے ظالموں سے نجات دے۔ عمران کی بیٹی مریم نے اپنی شرمگاہ کو محفوظ رکھا۔ پھر ہم نے اس میں اپنی روح پھونک دی۔ جس سے وہ حاملہ ہوئیں اور حضرت عیسیٰ پیدا ہوئے۔ اس نے اپنے رب کی باتوں اور اس کی کتابوں کی تصدیق کی اور وہ فرماں برداروں میں سے تھی۔

تٰبٰرَكَ الَّذِیْ : ۲۹

سورۃ الملک

اس سورت کا مشہور نام الملک ہے۔ یہ سورت مکے میں نازل ہوئی۔ اس میں اللہ کی عظمت وخالقیت، توحید اور رسالت کے اثبات کا بیان ہے۔

وہ ذات بڑی بابرکت ہے جس کے ہاتھ میں بادشاہی ہے۔ اسی نے موت و حیات کو پیدا کیا تاکہ تمہیں آزمائے اور دیکھے کہ کس کے اعمال اچھے ہیں۔ اسی نے اوپر نیچے سات آسمان بنائے۔ بار بار غور سے دیکھنے کے باوجود تو رحمن کی تخلیق میں کوئی فرق نہیں پائے گا۔ اسی نے آسمانِ دنیا کو چراغوں سے زینت دی اور شیاطین کو مارنے کے لیے شہابِ ثاقب بنائے۔ شیاطین کے لیے ہم نے دہکتی ہوئی آگ کا عذاب تیار کر رکھا ہے۔ جنہوں نے اپنے رب کا انکار کیا ان کے لیے جہنم ہے جو بہت بری جگہ ہے۔ جو بن دیکھے اپنے رب سے ڈرتے ہیں ان کے لیے مغفرت اور بڑا اجر ہے۔ تم چھپا کر بات کرو یا پکار کر، اللہ کے لیے برابر ہے۔ اسی نے زمین کو تمہارے لیے فرش بنایا، تاکہ تم اس کے راستوں میں چلو اور اس کے رزق میں سے کھاؤ۔ یاد رکھو دوبارہ زندہ ہو کر اسی کے پاس جانا ہے۔ کیا تم اس سے بے خوف ہو کہ اللہ تمہیں زمین میں دھنسا دے یا تم پر پتھر برسا دے۔ پھر تمہیں معلوم ہو جائے کہ میرا ڈرانا کیسا ہے؟ کیا انہوں نے پرندوں کو نہیں دیکھا جو پر پھیلاتے اور سمیٹتے ہیں۔ ان کو

رحمان کے سوا کون تھامے ہوئے ہے؟ تمہارا کونسا لشکر ہے جو اللہ کے مقابلے میں تمہاری مدد کرے گا۔ اگر وہ اپنا رزق روک لے تو کون تمہیں رزق دے گا؟ جو منہ کے بل چلتا ہو اور راستہ بھولا ہوا ہو وہ زیادہ ہدایت پر ہوگا یا وہ جو سیدھے اور ہموار راستے پر چل رہا ہے اور راستہ بھی جانتا ہے۔ اسی نے تمہیں پیدا کیا اور تمہارے کان، آنکھیں اور دل بنائے۔ تم بہت کم شکر کرتے ہو۔ اسی نے تمہیں زمین پر پھیلایا اور تم اسی کے پاس جمع کیے جاؤ گے۔ آپ کہہ دیجیے کہ قیامت کا علم اللہ کو ہے۔ میں صاف ڈرانے والا ہوں۔ جب قیامت آئے گی کافروں کے چہرے بگڑ جائیں گے اور ان سے کہا جائے گا کہ یہ وہی ہے جس کی تم جلدی کرتے تھے۔ نہ منکروں پر ہونے والے عذاب کو کوئی ٹال سکتا ہے اور نہ مومنوں پر ہونے والے انعامات کو کوئی روک سکتا ہے۔ رحمن وہی ہے جس پر ہم ایمان لائے اور اسی پر ہمارا بھروسہ ہے۔

سورۃ القلم

اس سورت کا نام القلم ہے جو اس کے شروع میں آیا ہے۔ اس کو ''ن'' بھی کہتے ہیں۔ یہ سورت مکے میں نازل ہوئی۔ اس میں آپ کی نبوت و رسالت کا اثبات اور منکرین کے شبہات کا جواب ہے۔

اللہ نے قلم کی قسم کھا کر فرمایا کہ آپ اپنے رب کی عنایت سے دیوانے نہیں۔ آپ کے لیے بے انتہا اجر اور آپ خلق عظیم کے مالک ہیں۔ آپ جلد دیکھ لیں گے اور وہ بھی کہ کون دیوانہ ہے۔ آپ اس کی نہ مانیں جو بہت قسمیں کھانے والا، حد سے بڑھنے والا، گناہ گار، بدخو، بدذات اور مال و اولاد والا ہے۔ وہ ہماری آیتوں کو اگلے لوگوں کے قصے کہتا ہے۔ جلد ہم اس کی ناک پر داغ لگائیں گے۔ بے شک ہم نے باغ والوں کی طرح اہل مکہ کو بھی آزمایا جنہوں نے صبح ہوتے ہی پھل توڑنے کی قسم کھائی

تھی۔ پھر رات کو ایک آفت نے باغ کو کٹی ہوئی کھیتی کی مانند کر دیا۔ عذاب ایسا ہوتا ہے اور آخرت کا عذاب سب سے بڑا ہے۔ بے شک متقیوں کے لیے نعمتوں والی جنتیں ہیں۔ کیا ہم فرمانبرداروں کو مجرموں کے برابر کر دیں گے! تم کیسا فیصلہ کرتے ہو؟ کیا تمہارے پاس کوئی کتاب ہے جس میں یہ لکھا ہوا ہے کہ تمہارے لیے وہ جو تم پسند کرتے ہو یا تم سے ہمارا عہد ہے کہ تمہیں وہی ملے گا جو تم حکم کرو گے۔ اگر یہ اپنے دعوے میں سچے ہیں تو اپنے معبودوں سے اپنی بے جا خواہش پوری کرا کے دکھائیں۔ حقیقت یہ ہے کہ ان کے باطل معبود ان سے زیادہ عاجز ہیں۔ وہ اپنی مدد بھی نہیں کر سکتے قیامت کے روز جب اللہ تجلی فرمائے گا، اس وقت تمام مومن اور مومنات سجدے میں گر پڑیں گے لیکن کافر سجدہ نہیں کر سکیں گے، کیوں کہ اس وقت ان کی کمر تختے کی مانند سخت ہو جائے گی۔ سو مجھے اور اس کلام کو جھٹلانے والوں کو چھوڑ دو۔ میں انہیں ڈھیل دے رہا ہوں۔ بے شک میری تدبیر بڑی مضبوط ہے۔ آپ ان کی تکذیب پر صبر کیجیے اور اپنے رب کے حکم کا انتظار کیجیے۔ آخر کار آپ ہی غالب آئیں گے۔

سورۃ الحاقہ

اس سورت کا نام الحاقہ ہے، جو اس کے شروع میں آیا ہے۔ یہ سورت مکی ہے۔ اس میں توحید اور قیامت کے احوال کا بیان ہے۔

تجھے کیا معلوم وہ حق ہونے والی (قیامت) کیا ہے؟ قوم ثمود نے اس کو جھٹلایا، سو ثمود ایک زور کی آواز سے ہلاک کر دیے گئے اور عاد تند و تیز ہوا سے ہلاک ہوئے جو ان پر سات رات اور آٹھ دن مسلط رہی۔ فرعون اور اس سے پہلے والے اور جن کی بستیاں الٹ دی گئیں، انہوں نے بھی اپنے پیغمبروں کی نافرمانی کی تو اللہ نے ان کو بہت سخت پکڑا۔ جب حضرت نوح کے زمانے میں پانی میں طغیانی آئی تو ہم نے

تمہیں کشتی میں سوار کرلیا، تا کہ لوگ عبرت و نصیحت حاصل کریں۔ جب صور پھونکا جائے گا، زمین اور پہاڑ اٹھا لیے جائیں گے تو قیامت واقع ہو جائے گی، آسمان پھٹ جائے گا اور آٹھ فرشتے اللہ کا عرش اٹھائے ہوئے ہوں گے۔ اس دن تمہاری کوئی پوشیدہ بات چھپی ہوئی نہیں رہے گی۔ جس کا اعمال نامہ دائیں ہاتھ میں دیا جائے گا، وہ پسندیدہ عیش میں، بلند باغ میں ہوگا۔ جس کا اعمال نامہ بائیں ہاتھ میں دیا جائے گا، وہ کہے گا کہ کاش موت میرا کام تمام کر دیتی۔ اس کو پکڑ کر طوق پہناؤ اور دوزخ میں ڈالو، کیوں کہ وہ اللہ پر ایمان نہیں رکھتا تھا۔ اس کے لیے پیپ کے سوا کوئی کھانا نہیں۔ ان چیزوں کی قسم جن کو تم دیکھتے اور جن کو نہیں دیکھتے، بے شک یہ قرآن ایک بزرگ فرشتے کا لایا ہوا ہے۔ یہ کسی شاعر کا کلام نہیں اور نہ یہ کسی کاہن کا کلام ہے۔ بے شک یہ متقیوں کے لیے نصیحت ہے۔ آپ اپنے رب کے نام کی تسبیح کرتے رہیے۔

سورۃ المعارج

اس سورت کا نام المعارج ہے، جو اس سورت کی تیسری آیت میں آیا ہے۔ یہ سورت مکے میں نازل ہوئی۔ اس میں قیامت کے احوال، مومنوں پر انعامات اور مجرموں پر عذابوں کی شدت کا بیان ہے۔

ایک مانگنے والے نے اپنے منہ سے عذاب مانگا جو کافروں پر واقع ہو کر رہے گا خواہ اسی دنیا میں ہو یا آخرت میں یا دونوں جگہ۔ وہ لوگ قیامت کو محال سمجھتے ہیں، لیکن ہم اسے قریب دیکھ رہے ہیں۔ اس دن آسمان پگھلے ہوئے تانبے کی مانند ہوگا اور پہاڑ رنگین اون کی طرح۔ کوئی کسی کے کام نہ آئے گا۔ کافروں کے لیے بھڑکتی ہوئی آگ ہے جو کھال ادھیڑ لے گی۔ جب انسان کو بھلائی پہنچتی ہے تو بخل کرتا ہے سوائے ان کے جو نماز کے پابند ہیں، جن کے مال میں مانگنے والے اور نہ مانگنے

والے کا حق مقرر ہے، جو قیامت کو سچ جانتے اور اللہ کے عذاب سے ڈرتے ہیں، وہ اپنی شرم گاہوں کی حفاظت، اپنی امانتوں اور عہدوں کا خیال رکھتے ہیں اور اپنی گواہیوں پر قائم رہتے ہیں۔ وہی عزت کے ساتھ جنتوں میں رہیں گے۔ ان کافروں کو کیا ہوگیا کہ آپ کا دین اور کھلے معجزے ان کے سامنے ہیں، وہ گروہ در گروہ آپ کے گرد جمع ہوتے ہیں پھر بھی اسلام کا مذاق اڑاتے ہیں اور جنت کی امید رکھتے ہیں۔ اللہ ایمان وعمل صالح کے بغیر کسی کو جنت میں داخل نہیں کرے گا۔ مشرقوں اور مغربوں کے مالک کی قسم ہم اس پر قادر ہیں کہ ان کی جگہ ان سے بہتر لے آئیں اور ہم عاجز نہیں۔ آپ ان کو کھیل کود میں لگا رہنے دیں یہاں تک کہ قیامت آجائے۔ اس دن یہ قبروں سے دوڑتے ہوئے نکلیں گے اور ان پر ذلت چھائی ہوئی ہوگی۔

سورۃ نوح

اس سورت میں حضرت نوح کا واقعہ بیان ہوا ہے۔ اس لیے یہ سورت اسی نام سے مشہور ہے۔ یہ سورت مکے میں نازل ہوئی۔ اس میں توحید کا اثبات اور شرک و بت پرستی کی تردید ہے۔

ہم نے نوح کو ان کی قوم کی طرف بھیجا تاکہ وہ دردناک عذاب آنے سے پہلے اپنی قوم کو خبردار کردیں۔ انہوں نے قوم سے کہا کہ میں صاف صاف ڈرانے والا ہوں۔ تم اللہ کی عبادت کرو اور میری اطاعت کرو۔ حضرت نوح نے کہا اے میرے رب! میں نے ان کو رات دن دعوت دی مگر وہ اور زیادہ بھاگتے رہے۔ پھر میں نے ان کو علانیہ اور پوشیدہ دعوت دی اور کہا کہ اپنے رب سے گناہوں کی معافی مانگو، وہ تم پر بارش برسائے گا۔ تمہیں مال و اولاد اور باغ عطا کرے گا۔ کیا تم نہیں دیکھتے اللہ نے خاص طریقے سے تمہیں زمین سے اگایا۔ پھر وہ اسی میں لوٹائے گا اور اسی سے

نکالے گا۔ پھر حضرت نوح نے اللہ سے دعا کی کہ ان لوگوں نے تیری نافرمانی کی اور بہت سوں کو گمراہ کر دیا۔ پھر ان کے گناہوں کے سبب وہ سب غرق کر دیے گئے۔

سورۃ الجن

اس سورت کا نام الجن اس لیے ہے کہ اس میں جنوں کا قرآن سن کر ایمان لانا اور اپنی قوم کو دعوت ایمان دینا مذکور ہے۔ یہ سورت مکی ہے۔ اس میں توحید کا بیان اور شرک کا رد ہے۔

آپ کہہ دیجیے کہ مجھ پر وحی کی گئی ہے کہ جنوں کی ایک جماعت نے قرآن سنا اور اپنی قوم سے کہا کہ قرآن نیک راہ بتاتا ہے۔ ہم اس پر ایمان لے آئے اور کسی کو اللہ کا شریک نہیں بنائیں گے۔ اس کے نہ بیوی ہے اور نہ اولاد۔ ہم میں سے بے وقوف اس کی شان میں جھوٹ کہتے تھے اور بعض انسان جنوں کی پناہ لیتے تھے جس سے ان کی سرکشی بڑھی اور گمان کر لیا کہ اللہ کسی کو دوبارہ زندہ نہیں کرے گا۔ ہم نے آسمانوں کو سخت پہروں اور شعلوں سے بھرا ہوا پایا ہے۔ اب جو بھی کان لگاتا ہے ایک شعلہ اپنی تاک میں پاتا ہے۔ جب ہم نے ہدایت کی بات سنی تو ہم اس پر ایمان لے آئے اور جو اسلام لے آیا اس نے ہدایت پالی اور نافرمان جہنم کا ایندھن ہیں۔ مسجدیں اللہ کے لیے ہیں سو تم اللہ کے ساتھ کسی اور کو نہ پکارو۔ میرے اختیار میں نہ تمہیں نقصان پہنچانا ہے اور نہ ہدایت دینا۔ میں اس کا پیغام پہنچاتا ہوں۔ جو اللہ اور اس کے رسول کی نافرمانی کرے گا اس کے لیے دوزخ کی آگ ہے جس میں وہ ہمیشہ رہے گا۔ مجھے معلوم نہیں کہ قیامت قریب ہے یا دور۔ اس کا علم اللہ کو ہے۔

سورۃ المزمل

اس سورت میں اللہ نے آپ کو یایھا المزمل (اوڑھ کر لیٹنے والے) کہا ہے۔

اسی لیے اس کا نام المزمل ہو گیا۔ اس سورت میں وحی کی عظمت اور قیام اللیل کی تاثیر و برکت کا بیان ہے۔

اے چادر میں لپٹنے والے، رات میں تھوڑی دیر قیام کیجیے۔ آدھی رات یا اس سے کچھ کم یا زیادہ اور ٹھہر ٹھہر کر قرآن پڑھیے۔ ہم آپ پر ایک بھاری کلام ڈالیں گے۔ اللہ کو یاد کرتے رہیے جو مشرق و مغرب کا مالک ہے۔ اس کے سوا کوئی معبود نہیں۔ اسی کو کارساز بنایے۔ کافروں کی باتوں پر صبر کیجیے اور ان کو تھوڑی سی مہلت دیجیے۔ میں ان سے خود نبٹ لوں گا۔ ہم نے گواہی کے لیے تمہارے پاس ایک رسول بھیج دیا ہے جیسے فرعون کے پاس بھیجا تھا۔ فرعون نے نافرمانی کی تو ہم نے اسے سختی سے پکڑ لیا۔ بے شک قرآن ایک نصیحت ہے سو جو چاہے اپنے رب کا راستہ اختیار کر لے۔ اللہ کو معلوم ہے کہ آپ اور آپ کے اصحاب تہجد میں آدھی رات اور دو تہائی رات کی پابندی نہ کر سکیں گے۔ اس لیے اس نے مہربانی فرمائی کہ جتنا آسانی سے پڑھ سکو پڑھ لیا کرو۔ اس کو یہ بھی معلوم ہے کہ بعض بیمار ہوں گے یا روزی کے لیے سفر کریں گے یا جہاد کریں گے۔ اس لیے جتنا آسانی سے پڑھ سکو پڑھ لیا کرو۔ نماز قائم کرو۔ زکاۃ دو اور اللہ کو قرض حسن دو، یعنی ضرورت مندو کی امداد کرو۔

سورۃ المدثر

اللہ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو مدثر (کپڑا اوڑھنے والا) کہا ہے۔ اسی لیے اس کا نام المدثر ہو گیا۔ یہ سورت مکی ہے۔ اس میں منصب رسالت کی ذمے داریاں، مجرمین کو سزا اور مومنین کے انعامات کا بیان ہے۔

اے چادر میں لپٹنے والے اٹھیے اور ڈرایے اور اپنے رب کی بڑائی بیان کیجیے اور زیادہ لینے کی نیت سے احسان نہ کیجیے۔ جب صور پھونکا جائے گا تو وہ دن کافروں

کے لیے بہت سخت ہوگا۔ آپ اس (ولید بن مغیرہ) کی پرواہ نہ کیجیے جسے میں نے تنہا پیدا کیا، اس کو بہت سامال دیا، پاس رہنے والے بیٹے دیے، اس کو ہر چیز دی۔ پھر بھی وہ زیادہ کی ہوس رکھتا ہے۔ وہ ہماری آیتوں کا مخالف ہے۔ اور منہ بنا کر تکبر سے کہتا ہے کہ یہ ایک جادو ہے جو نقل ہوتا آ رہا ہے۔ جلد میں اسے دوزخ میں ڈالوں گا۔ ہم نے دوزخ کے کارکن صرف فرشتے بنائے اور ان کی تعداد کافروں کے لیے آزمائش بنائی تاکہ مومنوں کا ایمان بڑھے۔ اللہ کے لشکروں کو اس کے سوا کوئی نہیں جانتا۔ قسم ہے چاند کی اور رات کی جب وہ پیٹھ پھیرے اور صبح کی جب وہ روشن ہو جائے۔ یقیناً دوزخ بڑی بھاری چیز ہے۔ ہر شخص اپنے اعمال کا ذمے دار ہے، سوائے داہنی طرف والوں کے۔ وہ باغوں میں ہوں گے اور گناہ گاروں سے پوچھیں گے کہ تمہیں کس چیز نے دوزخ میں پہنچایا؟ وہ کہیں گے کہ ہم نماز نہیں پڑھتے تھے، قیامت کو جھٹلاتے تھے، دین کا تمسخر اڑاتے تھے یہاں تک کہ ہمیں یہ دن دیکھنا پڑا۔

سورۃ القیامہ

اس سورت کی ابتدا قیامت کی قسم سے ہوئی ہے، اس لیے اس کا نام القیامۃ ہو گیا۔ یہ سورت مکی ہے۔ اس میں قیامت کے احوال مذکور ہیں۔

میں قیامت کے دن کی قسم کھاتا ہوں اور اس نفس کی جو ملامت کرے۔ کیا انسان کا خیال ہے کہ ہم اس کی ہڈیاں جمع نہ کرسکیں گے۔ ہم اس پر قادر ہیں کہ اس کی انگلیوں کی پوریں بھی ٹھیک بنا دیں۔ وہ پوچھتا ہے کہ قیامت کا دن کب ہوگا؟ جب آنکھیں پتھرا جائیں، چاند گہنا جائے، سورج اور چاند جمع کر دیے جائیں، اس دن انسان کہے گا کہ کہاں ہے جائے فرار۔ اس دن انسان کو اس کے اچھے برے اعمال بتا دیے جائیں گے۔ آپ قرآن کو یاد کرنے کے لیے زبان کو جلدی جلدی حرکت نہ دیں۔ اس کا جمع کرنا

اور پڑھوانا ہمارے ذمے ہے۔ جب ہم اس کو پڑھ چکیں تو آپ اس کو اسی طرح پڑھیں۔ اس دن بہت سے چہرے تروتازہ ہوں گے اور بہت سے اداس ہوں گے اور ان کو یقین ہوگا کہ ان پر مصیبت آنے والی ہے۔ جب جان گلے تک پہنچ جائے اور اور پنڈلی سے پنڈلی لپٹ جائے تو اس وقت اپنے رب کی طرف جانا ہوگا۔ نہ اس نے تصدیق کی اور نہ نماز پڑھی بل کہ تکذیب کی اور منہ موڑا۔ پھر اتراتا ہوا اپنے گھر والوں کے پاس چلا گیا جیسے کوئی بڑا کارنامہ انجام دے کر آیا ہو۔ کیا انسان یہ سمجھتا ہے کہ اس کو یوں ہی چھوڑ دیا جائے گا؟ کیا اللہ اس پر قادر نہیں کہ مُردوں کو زندہ کردے۔ بے شک وہ قادر ہے۔

سورۃ الدہر

اس سورت کا نام الدہر اور الانسان ہے۔ یہ سورت مکی ہے۔ اس میں آخرت کا احوال اور پرہیزگاروں کو ملنے والے انعامات مذکور ہیں۔

انسان پر ایک ایسا زمانہ آچکا کہ وہ کوئی قابل ذکر چیز نہ تھا۔ ہم نے اس کو مخلوط نطفے سے پیدا کیا اور اس کو سننے دیکھنے والا بنایا۔ ہم نے کافروں کے لیے رنجیریں، طوق اور دہکتی ہوئی آگ تیار کر رکھی ہے۔ البتہ نیک لوگ کافور کی آمیزش والے جام پییں گے۔ وہ نذر پوری کرتے ہیں اور اس دن سے ڈرتے ہیں جس کی سختی عام ہوگی۔ وہ اللہ کی محبت میں مسکین، یتیم اور قیدی کو کھلاتے ہیں۔ اللہ ان کو قیامت کی سختی سے محفوظ رکھے گا اور ان کے صبر کے بدلے جنت اور ریشمی لباس عطا فرمائے گا۔ وہ جنت میں نہ دھوپ دیکھیں گے، نہ سردی کی شدت۔ وہاں ان کے گرد ایسے لڑکے ہوں گے کہ تو ان کو بکھرے ہوئے موتی گمان کرے اور جدھر دیکھے ایک عظیم نعمت اور بڑی بادشاہت نظر آئے۔ ہم نے قرآن تھوڑا تھوڑا نازل کیا۔ آپ اپنے رب کے حکم پر جمے رہیے اور صبح شام اللہ کو یاد کرتے رہیے۔ مشرکین ومنکرین دنیا سے محبت

کرتے ہیں اور قیامت کے ہول ناک دن سے غافل ہیں۔ یہ ایک پیغام نصیحت ہے جو ہم نے نہایت وضاحت کے ساتھ دنیا کو پہنچا دیا۔ اب جس کا دل چاہے اپنے رب کا راستہ اختیار کرلے اور جس کا دل چاہے گم راہی اختیار کرے۔ ظالموں کے لیے اللہ نے دردناک عذاب تیار کر رکھا ہے۔

سورۃ المرسلات

اس سورت کی ابتدا لفظ مرسلات (چلنے والی ہوائیں) سے ہوئی۔ اسی مناسبت سے اس کا نام المرسلات ہوگیا۔ یہ مکے میں نازل ہوئی۔ اس سورت میں توحید، اور بعث بعد الموت کا بیان ہے۔

پے درپے بھیجی ہوئی ہواؤں کی قسم، پھر ان کی جو تیز چلتی ہیں اور ان کی جو بادلوں کو پھیلاتی ہیں۔ پھر ان فرشتوں کی جو حق و باطل کو جدا کرتے ہیں۔ پھر ان کی جو وحی لاتے ہیں۔ جس کا تم سے وعدہ کیا جارہا ہے وہ ضرور واقع ہوگی۔ جب تارے بے نور ہوجائیں، آسمان پھٹ جائے، پہاڑ اڑتے پھریں؟ اس دن جھٹلانے والوں کی ہلاکت ہے۔ کیا ہم نے تم سے پہلے والوں کو ہلاک نہیں کیا۔ کیا ہم نے زمین کو، زندوں اور مُردوں کو سمیٹنے والی نہیں بنایا۔ ہم نے اس میں بلند پہاڑ بنائے اور تمھیں میٹھا پانی پلایا۔ قیامت کے دن منکرین سے کہا جائے گا کہ یہ وہی دوزخ ہے جس کا تم انکار کرتے تھے۔ اب تم اس کی طرف چلو جو محل جیسے اونچے انگارے برسائے گی۔ یہ فیصلے کا دن ہے۔ ہم نے تمھیں اور اگلوں کو جمع کرلیا۔ اگر تم کوئی چال چل سکتے ہو تو چل لو۔ بے شک متقی سایوں اور چشموں میں ہوں گے۔ ان کے پاس قسم قسم کے میوے اور پھل ہوں گے۔ منکرین جو دنیا میں عیش وعشرت میں مست تھے ان کو دنیا ہی میں بتادیا گیا تھا کہ تھوڑا سا کھالو اور برت لو۔ بے شک تم مجرم ہو اور تمھارا ٹھکانا جہنم ہے۔

عَمَّ یَتَسَآءَلُوۡنَ: ۳۰

سورۃ النباء

نبا کے معنی خبر کے ہیں، اس سورت میں عظیم الشان خبر یعنی قیامت کا ذکر ہے۔ اس لیے اس کا نام النباء ہو گیا۔ یہ سورت مکے میں نازل ہوئی۔ اس میں دلائل قدرت اور جزا و سزا کا بیان ہے۔

جس عظیم خبر یعنی قیامت کے متعلق وہ سوال کر رہے ہیں وہ اس کو جلد جان لیں گے۔ کیا ہم نے زمین کو فرش نہیں بنایا اور پہاڑوں کو میخیں اور تمہیں جوڑا جوڑا بنایا۔ ہم نے نیند کو آرام کا باعث اور رات کو لباس بنایا اور دن کو معاش کے لیے بنایا اور بادلوں سے موسلا دھار پانی برسایا تاکہ اناج اور گھنے باغ اگیں۔ بے شک فیصلے کا دن مقرر ہے۔ اس دن صور پھونکا جائے گا اور تم سب گروہ در گروہ آؤ گے۔ بے شک جہنم تاک میں ہے، جو سرکشوں کا ٹھکانا ہے۔ یقیناً ان کو حساب کی امید نہ تھی۔ سو اب تم مزہ چکھو ہم عذاب بڑھاتے جائیں گے۔ متقیوں کے لیے کامیابی ہے، باغات اور انگور ہیں، ہم عمر نوجوان عورتیں اور چھلکتے ہوئے جام۔ وہ آسمانوں اور زمین اور ان کے درمیان کی تمام مخلوق کا رب ہے۔ جس دن روح اور فرشتے صف بستہ کھڑے ہوں گے اس دن کوئی بول نہ سکے گا۔ وہ دن برحق ہے۔ اس دن ہر شخص دیکھ لے گا جو اس نے آگے بھیجا۔ اور کافر کہے گا کہ کاش میں مٹی ہوتا۔

سورۃ النازعات

اس سورت میں لفظ نازعات (روح کو بدن کی رگ رگ سے نکالنا) آیا ہے، اس لیے یہ سورت اسی نام سے مشہور ہے۔ مکے میں نازل ہوئی۔ اس میں توحید، رسالت اور حشر ونشر کا بیان ہے۔

اللہ نے فرشتوں کی پانچ صفات کی قسم کھا کر کہا کہ جب دوسری بار صور پھونکا جائے گا تو سب زندہ ہو کر اللہ کے سامنے حاضر ہو جائیں گے۔ اس وقت ان کے دل دھک دھک کر رہے ہوں گے۔ کیا آپ کو موسیٰ کی خبر پہنچی؟ طویٰ کی وادی میں اللہ نے ان کو فرعون کے پاس جانے کا حکم دیا جو سرکش تھا۔ اس نے موسیٰ کو جھٹلایا اور نافرمانی کی اور ساحروں کو جمع کر کے کہا کہ میں تمہارا رب اعلیٰ ہوں۔ پھر اللہ نے اس کو نشان عبرت بنا دیا۔ تمہارا پیدا کرنا زیادہ سخت ہے یا آسمان کا؟ جب وہ بڑا حادثہ پیش آئے گا تو جہنم لوگوں کے سامنے کر دی جائے گی جو سرکشوں کا ٹھکانا ہوگی اور مومنوں کا ٹھکانا جنت ہے۔ آپ کو قیامت کا وقت بیان کرنے کے لیے نہیں بھیجا گیا۔ آپ کا کام اس کے شدائد بیان کرنا اور لوگوں کو خبر دار کرنا ہے۔

سورۃ عبس

اس سورت کے نزول کا سبب عبوس یعنی ترش روئی ہے۔ اسی لیے اس کو عبس کہتے ہیں۔ اس کو الاعمیٰ بھی کہتے ہیں، یہ سورت مکی ہے۔ اس میں رسالت، قیامت اور دلائل قدرت کا بیان ہے۔

اس نے منہ بنایا اور رخ موڑا کہ اس کے پاس ایک نابینا آیا۔ آپ کو کیا خبر شاید وہ سنور جاتا۔ آپ نے اس سے بے رخی کی اور اس کی طرف متوجہ رہے جو بے پرواہ ہے۔ قرآن ایک نصیحت ہے جو چاہے اس سے نصیحت حاصل کرے۔ انسان

ناشکرا ہے اور اس کی سرکشی کی حد نہیں۔ وہ اس پر غور نہیں کرتا کہ اللہ نے اس کو ایک حقیر قطرے سے پیدا کیا اور اس کو عقل و شعور اور شکل وصورت عطا کیے اور اس کی پیدائش کو آسان کر دیا۔ اس کے باوجود وہ اپنے رب کو نہیں پہچانا۔ اس کو جو حکم دیا گیا تھا اس کو پورا نہیں کیا یعنی نہ ایمان لایا نہ شکر ادا کیا۔ جس دن قیامت آئے گی سب ایک دوسرے سے بھاگیں گے۔ اس دن مومنوں کے چہرے روشن ہوں گے اور وہ اپنے رب کے انعام اور مغفرت پر خوش ہوں گے اور کافروں کے چہرے سیاہ ہوں گے جو دنیا میں ڈھٹائی کے ساتھ اللہ کی نافرمانی کرتے رہے۔

سورۃ التکویر

اس سورت میں لفظ ''کُوِّرَتْ'' آیا ہے، جس کے معنی نور کے ہیں۔ اسی وجہ سے اس کا نام التکویر ہے۔ یہ سورت مکے میں نازل ہوئی۔ اس میں قیامت کے ہولناک حوادث کا بیان ہے۔

جب سورج بے نور ہو جائے، تارے ماند پڑ جائیں، پہاڑ چلائے جائیں، حاملہ اونٹنیاں آزاد چھوڑ دی جائیں، وحشی جانور جمع کیے جائیں، سمندر بھڑکائے جائیں، لوگوں کے جوڑے بنائے جائیں، زندہ گاڑی ہوئی لڑکی سے سوال کیا جائے کہ وہ کیوں قتل کی گئی؟ اعمال نامے کھولے جائیں، آسمان کھولا جائے، دوزخ دہکائی جائے اور جنت قریب لائی جائے، تو ہر شخص جان لے گا کہ وہ کیا لایا۔ قرآن یقیناً ایک معزز فرشتے کا لایا ہوا ہے جو قوت والا، عرش والے کے نزدیک عزت والا، سردار اور امانت دار ہے۔ تمہارا ساتھی دیوانہ نہیں۔ انہوں نے اس فرشتے کو کھلے افق پر دیکھا۔ غیب کی جو باتیں اللہ کی طرف سے ان کو پہنچتی ہیں وہ ان کو بتانے میں بخیل نہیں۔ یہ قرآن شیطان مردود کا کلام نہیں۔ یہ تمام جہانوں کے لیے نصیحت ہے۔ تم

میں سے جو سیدھے راستے پر آنا چاہے وہی اللہ کی توفیق سے اس سے نصیحت حاصل کرتا ہے۔

سورۃ الانفطار

اس سورت میں لفظ انفطرت (پھوٹ جانا) آیا ہے، اسی مناسبت سے اس کا نام الانفطار ہے۔ یہ سورت مکی ہے۔ اس میں حشر میں پیش آنے والے واقعات مذکور ہیں۔

جب آسمان پھٹ جائے تارے جھڑ جائیں، سمندر بہ جائیں اور قبریں اکھاڑ دی جائیں تو ہر شخص جان لے گا جو اس نے آگے بھیجا اور جو پیچھے چھوڑا۔ اے انسان تجھے اللہ کے بارے میں کس نے دھوکے میں رکھا۔ اس نے تجھے اعتدال اور تناسب سے پیدا کیا۔ پھر بھی تم جزا وسزا کو جھٹلاتے ہو۔ تم پر نگہبان مقرر ہیں۔ وہ جانتے ہیں جو تم کرتے ہو۔ قیامت کے روز نیک لوگ نعمتوں میں ہوں گے اور بدکار جہنم میں۔ اس دن کوئی کسی کے کام نہیں آئے گا۔

سورۃ المطففین

اس سورت میں ناپ تول میں کمی کی ممانعت ہے۔ اسی لیے اس کو التطفیف کہتے ہیں۔ یہ سورت مدنی ہے۔ اس میں کافروں کے احوال وانجام اور مومنوں کے انعام و اکرام کا بیان ہے۔

ناپ تول میں کمی کرنے والوں کی ہلاکت ہے۔ کیا وہ نہیں سمجھتے کہ ان کو ایک عظیم دن میں زندہ کرکے اٹھایا جائے گا۔ اس دن وہ اللہ کے سامنے کھڑے ہوں گے۔ بدکاروں کا اعمال نامہ سجین میں ہے جو ایک لکھا ہوا دفتر ہے۔ اس دن ان کی ہلاکت ہے جو بدلے کے دن کو جھٹلاتے ہیں اور ہماری آیتوں کو اگلے لوگوں کی

کہانیاں کہتے ہیں۔ ان کے دلوں پر اعمال کا زنگ ہے۔ اور اس دن وہ جہنم میں ڈالے جائیں گے۔ نیک لوگوں کا اعمال نامہ علیین میں ہے جو ایک لکھا ہوا دفتر ہے۔ بے شک نیک لوگ نعمتوں میں ہوں گے۔ ان کو سربمہر مشروب پلایا جائے گا۔ کافر دنیا میں مومنوں پر ہنستے تھے اور ان کو گم راہ کہتے تھے۔ آج مومن کافروں پر ہنسیں گے۔ وہ مسندوں پر بیٹھے ہوئے دیکھ رہے ہوں گے کہ کافروں نے اپنے کرتوتوں کا بدلہ پالیا۔

سورۃ انشقاق

اس سورت میں لفظ انشقت آیا ہے، اسی مناسبت سے اس کا نام الانشقاق ہے۔ یہ سورت مکی ہے۔ اس میں احوال قیامت اور حشر ونشر کا بیان ہے۔

جب آسمان پھٹ جائے اور زمین پھیلا دی جائے اور اپنے دفینے اگل کر خالی ہوجائے، تو اے انسان تجھے اپنے رب سے ملنا ہے۔ جس کا نامہ اعمال اس کے دائیں ہاتھ میں دیا گیا، اس سے آسان حساب لیا جائے گا۔ جس کا اعمال نامہ پیٹھ کے پیچھے سے دیا گیا وہ جہنم میں داخل ہوگا۔ تمہیں کیا ہوگیا کہ تم ایمان نہیں لاتے اور جب تمہارے سامنے قرآن پڑھا جاتا ہے تو سجدہ نہیں کرتے، بل کہ کافر جھٹلاتے ہیں۔ آپ ان کو دردناک عذاب کی خبر دیجیے۔ نیک عمل کرنے والے مومن کے لیے بے انتہا اجر ہے۔

سورۃ البروج

اس سورت کے شروع میں لفظ بروج آیا ہے، اسی مناسبت سے اس کا نام البروج ہوگیا۔ یہ سورت مکی ہے۔ اس میں عقیدہ توحید اور اس کے دلائل مذکور ہیں۔

قسم ہے برجوں والے آسمان کی، وعدے کے دن کی، حاضر ہونے والے کی

اور جس کے پاس حاضر ہوں گے اس کی، خندقوں والے ہلاک ہوگئے۔ وہ ان کو اللہ پر ایمان لانے کی سزا دے رہے تھے۔ جنہوں نے مومنوں کو تکلیف دی اور توبہ نہیں کی، ان کے لیے جہنم کا عذاب ہے۔ نیک کام کرنے والے مومنوں کے لیے باغ ہیں جن کے نیچے نہریں بہتی ہیں۔ یہی بڑی کامیابی ہے۔ بے شک اللہ کی پکڑ بہت شدید ہے۔ وہی پہلی مرتبہ پیدا کرتا ہے، وہی دوبارہ پیدا کرے گا۔ کیا فرعون اور ثمود کے لشکروں کی خبر ملی۔ کافر آپ کو جھٹلانے میں لگے ہوئے ہیں اور اللہ ان کو گھیرے ہوئے ہے۔ قرآن بڑی عظمت والا کلام ہے اور لوح محفوظ میں ہے۔

سورۃ الطارق

اس سورت میں لفظ طارق (رات کو نمودار ہونے والا) آیا ہے، اللہ نے اس کی قسم کھائی ہے اس لیے یہی اس کا نام ہوگیا۔ یہ سورت مکے میں نازل ہوئی اس میں توحید اور قیامت کا اثبات ہے۔

آسمان اور رات کو آنے والے روشن ستارے کی قسم، کوئی انسان ایسا نہیں جس پر نگہبان نہ ہو۔ جو قادر مطلق انسان کو ایک قطرۂ آب سے پیدا کرنے پر قادر ہے وہ مرنے کے بعد اس کو دوبارہ زندہ کرنے پر بھی قادر ہے۔ بے شک قرآن کوئی ہنسی کی بات نہیں بل کہ یہ فیصلہ کن کلام ہے۔ اس لیے اس پر ایمان لانا چاہیے۔ جس طرح وہ دین حق کے خلاف سازشوں اور تدبیروں میں لگے ہوئے ہیں اللہ بھی ان کو ڈھیل دے کر ان سے سخت مواخذے کی تدبیر کر رہا ہے۔ لہٰذا آپ ان کو مہلت دیجیے۔ جب اللہ ان کو عذاب میں پکڑے گا یہ بچ کر کہیں نہ جاسکیں گے۔

سورۃ الاعلیٰ

اس سورت کا نام سَبِّح ہے اور الاعلیٰ ہے، جو اس کی پہلی آیت میں آئے ہیں۔ یہ

سورت مکے میں نازل ہوئی۔ اس میں اللہ کی عظمت اور قرآن کی حقانیت کا بیان ہے۔

اپنے رب کے نام کی تسبیح کیجیے جو سب سے بلند ہے، اور جس نے پیدا کیا اور درست کیا جلد ہم آپ کو پڑھائیں گے، پھر آپ نہیں بھولیں گے۔ ہم آپ کے لیے آسانی پیدا کریں گے۔ جو ڈرتا ہے وہ جلد نصیحت قبول کرے گا اور بدنصیب آگ میں داخل ہوگا۔ وہ کامیاب ہوا جس نے پاکیزگی حاصل کی۔ تم دنیا کو ترجیح دیتے ہو حال آں کہ آخرت بہتر اور باقی رہنے والی ہے۔

سورۃ الغاشیہ

اس سورت میں لفظ غاشیہ (چھپالینے والی) آیا ہے، اسی لیے اس کا نام الغاشیہ ہے۔ یہ سورت مکی ہے۔ قیامت، کافروں کے مصائب اور مومنوں کے اکرام کا بیان ہے۔

کیا آپ کو چھا جانے والی یعنی قیامت کی خبر ملی۔ اس دن چہرے بدحواس ہوں گے، اور دہکتی ہوئی آگ میں داخل ہوں گے۔ اس دن چہرے تروتازہ ہوں گے، بلند باغوں میں، اونچے تختوں پر ہوں گے۔ کیا وہ اونٹ کو نہیں دیکھتے کہ کیسی عظیم جسامت کا مالک ہے؟ کیا وہ آسمان کو نہیں دیکھتے کہ ہم نے اس کو کسی ستون کے بغیر کیسے بلند کیا اور چاند ستاروں سے مزین کیا؟ پہاڑوں کو دیکھو کہ زمین پر کس طرح جمے ہوئے ہیں اور زمین کو دیکھو کہ کس طرح پھیلا کر بچھائی گئی ہے۔ آپ نصیحت کرتے رہیے۔ بے شک آپ کا کام نصیحت کرنا ہے۔ جو منہ موڑے اور کفر کرے تو اللہ اس کو بہت بڑا عذاب دے گا۔ ان کو ہمارے پاس ہی لوٹنا ہے۔ لہٰذا کوئی کافر اور مجرم ہماری گرفت اور ہمارے حساب سے نہیں بچ سکے گا۔

سورۃ الفجر

اللہ نے اس سورت کی ابتدا الفجر کی قسم سے کی ہے، اس لیے اس کا نام الفجر ہوگیا۔ یہ مکی سورت ہے۔ اس میں بعض سابقہ اقوام کے واقعات اور حشر کے ہول ناک امور کا بیان ہے۔

کیا تم نے نہیں دیکھا کہ سرکش و متکبر قوم عاد اور ثمود کو اللہ نے کس طرح غارت کیا اور میخوں والے فرعون کو بھی جس نے فساد مچا رکھا تھا۔ جب اللہ کسی کو آزماتا ہے اور اس کا رزق تنگ کردیتا ہے تو وہ کہتا ہے کہ اللہ نے میری توہین کی۔ تمہارا حال یہ ہے کہ تم یتیم کا اکرام نہیں کرتے، مسکین کو کھلانے کی ترغیب نہیں دیتے، میراث کا مال کھا جاتے ہو اور مال سے محبت رکھتے ہو۔ جب زمین ریزہ ریزہ کردی جائے، آپ کا رب آجائے اور فرشتے صف بستہ ہوں، اس دن جہنم لائی جائے گی۔ انسان کہے گا کہ کاش میں نے اس زندگی کے لیے کچھ آگے بھیجا ہوتا۔ اس دن اللہ کے عذاب جیسا عذاب کسی کا نہ ہوگا۔ اے مطمئن روح اپنے رب کی طرف چل اور میری جنت میں داخل ہوجا۔ تو اس سے راضی وہ تجھ سے راضی۔

سورۃ البلد

اللہ نے اس سورت کی ابتدا مکہ معظّمہ کی قسم سے فرمائی، اس مناسبت سے اس کا نام البلد ہے۔ یہ سورت مکے میں نازل ہوئی۔ اس میں عقیدۂ توحید اور قیامت کا بیان ہے۔

میں شہر مکہ کی قسم کھاتا ہوں جب کہ آپ اس میں مقیم ہیں۔ قسم ہے والد اور اس کی اولاد کی، ہم نے انسان مشقت میں پیدا کیا۔ کیا انسان سمجھتا ہے کہ اس پر کسی کو قدرت حاصل نہیں؟ وہ کہتا ہے کہ اس نے اپنی حفاظت کے لیے بڑا مال خرچ کیا،

ہتھیار اور لوگ تیار کیے۔ ان کے ہوتے ہوئے اسے کون بداعمالیوں کی سزا دے سکتا ہے۔ اس کے یہ تمام وسائل اس کو اللہ کے عذاب سے نہیں بچا سکتے۔ ہم نے انبیا کے ذریعے اس کو خیر و شر دونوں راستے بتا دیے۔ اس کے باوجود اس کو دین کی گھاٹی میں داخل ہونے کی توفیق نہیں ہوئی۔ گھاٹی یہ ہے کہ کسی غلام کو آزاد کرانا، کسی بھوکے رشتے دار، یتیم یا مسکین کو کھانا کھلانا، ایمان لا کر ان میں سے ہو جانا جو ایک دوسرے کو صبر کی وصیت کرتے ہیں۔ یہی خوش نصیب ہیں۔ جنہوں نے ہماری آیتوں کا انکار کیا وہ بدبخت ہیں۔ ان کو آگ گھیرے ہوئے ہوگی۔

سورۃ الشّمس

اس سورت میں لفظ شمس آیا ہے، اسی وجہ سے اس کا نام الشّمس ہے۔ یہ سورت مکی ہے۔ اس میں قوم ثمود کا واقعہ بیان کر کے مشرکین مکہ کو ان کے انجام سے ڈرایا گیا ہے۔

قسم ہے سورج کی اور دھوپ کی اور چاند کی جب وہ اس کے پیچھے آئے اور دن کی جب اس کو روشن کر دے اور رات کی جب اس کو چھپا لے اور آسمان کی اور اس کے بنانے والے کی اور زمین کی اور اس کے بچھانے والے کی اور جان کی اور جس نے اس کو تندرست بنایا۔ جس نے اللہ کی اطاعت کر کے اپنے ظاہر و باطن کو پاک کر لیا وہ کامیاب ہوا۔ جو نافرمانی میں لگا رہا وہ نامراد ہوا۔ قوم ثمود نے پیغمبر کو جھٹلایا۔ ان میں ایک بڑا بدبخت تھا جس نے اونٹنی کی ٹانگیں کاٹ دیں۔ پھر ان کے گناہوں کے سبب اللہ نے ان کو ہلاک کر دیا اور ان کا نام و نشان باقی نہ رہا۔

سورۃ اللیل

اس سورت کی ابتدا لفظ اللیل سے ہوئی ہے، اسی مناسبت سے اس کا نام اللیل

ہے۔ یہ سورت مکے میں نازل ہوئی۔ اس میں انسان کی عملی جدوجہد کے تفاوت کا بیان ہے۔

رات کی قسم، جب وہ چھا جائے، دن کی جب روشن ہو جائے اور اس کی جس نے مذکر و مؤنث کو بنایا۔ بے شک تمہاری کوشش مختلف ہے۔ سو جس نے دیا اور ڈرا اور اچھی بات کی تصدیق کی تو ہم اس کے لیے آسانی پیدا کریں گے۔ جس نے بخل کیا اور اچھی بات کو جھٹلایا ہم اس کے لیے تنگی پیدا کریں گے اور اس کا مال اس کے کام نہ آئے گا۔ میں نے تمہیں دہکتی ہوئی آگ سے خبردار کر دیا۔ اس میں جھٹلانے والا بدبخت داخل ہوگا۔ جو اپنا مال اس کی راہ میں دیتا ہے اس پر کسی کا احسان نہیں جس کا بدلہ اتارے۔ وہ اللہ کی رضا کے لیے دیتا ہے جو سب سے بلند ہے۔

سورۃ الضحیٰ

اس سورت کی ابتدا لفظ الضحیٰ سے ہوئی، اسی مناسبت سے اس کا نام الضحیٰ ہے۔ یہ سورت مکے میں نازل ہوئی۔ اس میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اوصاف اور انعامات کا ذکر ہے۔

آپ کے رب نے نہ آپ کو چھوڑا، نہ ناراض ہوا۔ آپ کے لیے آخرت دنیا سے کہیں زیادہ بہتر ہے۔ جلد آپ کا رب آپ کو اتنا دے گا کہ آپ خوش ہو جائیں گے۔ کیا آپ کو یتیم نہیں پایا؟ پھر آپ کو ٹھکانا دیا، آپ کو ناواقف پا کر منزل پر پہنچایا اور تنگدست پا کر غنی کر دیا۔ آپ یتیم پر سختی نہ کیجیے اور سائل کو نہ جھڑکیے اور اپنے رب کی نعمت بیان کرتے رہیے۔

سورۃ الانشراح

اس سورت میں لفظ انشراح آیا ہے، اس لیے اس کو الانشراح کہتے ہیں۔ یہ

سورت مکے میں نازل ہوئی۔ اس میں آپ پر اللہ کے انعام، اور شدائد کے بعد آسانی کی بشارت ہے۔

کیا ہم نے آپ کا سینہ کشادہ نہیں کیا، آپ کا بوجھ اتارا جس نے آپ کی کمر جھکا دی تھی اور آپ کا ذکر بلند کیا۔ بے شک تنگی کے بعد آسانی ہے تنگی کے ساتھ آسانی ہے۔ جب آپ کو فراغت ملے تو اللہ کے ذکر اور دعا میں لگ جایا کریں۔ اور اپنے رب کی طرف رغبت کریں۔

سورۃ التین

اس سورت کی ابتدا لفظ التین (انجیر) سے ہوئی ہے، اسی لیے اس سورت کا نام التین ہے۔ اس میں آخرت پر ایمان، حساب اور اعمال کی جزا کا بیان ہے۔

انجیر، زیتون، طور سینا اور اس امن والے شہر کی قسم، ہم نے انسان کو بہترین سانچے میں ڈھالا۔ پھر اس کو پست ترین حالت کی طرف لوٹا دیا سوائے نیک کام کرنے والے مومنوں کے۔ اے انسان! تو قیامت اور جزا و سزا کو کیوں جھٹلاتا ہے۔ کیا اللہ سب حاکموں کا حاکم نہیں۔

سورۃ العلق

اس سورت میں لفظ العلق (جما ہوا خون) آیا ہے، اس لیے اس کا نام العلق ہے۔ یہ سورت مکے میں نازل ہوئی۔ اس میں اللہ کے عذاب اور قہر کی وعید ہے۔

اپنے رب کے نام سے پڑھیے جس نے انسان کو خون کے لوتھڑے سے پیدا کیا۔ اور قلم سے تعلیم دی اور انسان کو سکھایا جو وہ نہیں جانتا تھا۔ بے شک انسان سرکشی کرنے لگتا ہے۔ بے شک تجھے اپنے رب کے پاس لوٹنا ہے۔ کیا تو نے اس کو نہیں دیکھا جو ہمارے بندے کو نماز سے منع کرتا ہے۔ اگر وہ سرکشی سے باز نہ آیا تو ہم اس

کی پیشانی کے بال پکڑ کر گھسیٹیں گے۔ اس کو اپنے جتھے پر غرور ہے تو ان کو بلا لے۔ ہم عذاب کے فرشتے بلالیتے ہیں جو اس کو گھسیٹ کر جہنم میں ڈال دیں گے۔ آپ اس بدبخت کی بات نہ مانیے۔ نماز پڑھیے اور اللہ کا قرب حاصل کیجیے۔

سورۃ القدر

اس سورت میں شب قدر کا بیان ہے، اسی لیے اس کا نام القدر ہے۔ یہ سورت مکے میں نازل ہوئی۔ اس میں نزول قرآن اور شب قدر کی عظمت اور اللہ کی رحمتوں کا بیان ہے۔

بے شک ہم نے اس کو شب قدر میں نازل کیا۔ شب قدر میں عبادت کا ثواب ہزار مہینوں کی عبادت سے زیادہ ہے۔ اس رات میں فرشتے اور جبریل اللہ کے حکم سے ہر امر خیر لے کر مومن بندوں کی طرف اترتے ہیں اور ان کے لیے دعا کرتے ہیں۔

سورۃ البینۃ

اس سورت میں لفظ ''بینہ'' (روشن دلیل) آیا ہے، اس لیے اس کو البینہ کہتے ہیں۔ اس سورت کا نام المنفکین اور البریہ بھی ہے۔ یہ سورت مدینے میں نازل ہوئی۔ اس میں اخلاص و توحید کا بیان ہے۔

کافر اہل کتاب اور مشرکین باز آنے والے نہ تھے، جب تک کہ واضح دلیل اور ایک رسول ان کے پاس نہ آئے جو ان کو پاک صحیفے پڑھ کر سنائے۔ اہل کتاب نے واضح دلیل آنے کے بعد حسد کی بنا پر آپ کو جھٹلایا حال آں کہ ان کو حکم دیا گیا تھا کہ وہ یکسو ہو کر اللہ کی عبادت کریں، نماز قائم کریں اور زکاۃ دیں۔ یہی درست طریقہ ہے۔ اہل کتاب اور مشرکین میں سے جنہوں نے کفر کیا وہ ہمیشہ دوزخ میں رہیں

گئے۔ بلاشبہ وہ بدترین مخلوق ہیں۔ ان کے برعکس جو ایمان لائے اور نیک کام کرتے رہے وہ بہترین مخلوق ہیں۔ ان کے لیے ہمیشہ رہنے کے باغ ہیں۔ اللہ ان سے راضی اور وہ اللہ کی رحمتوں اور انعامات سے۔

سورۃ الزلزال

اس سورت میں زلزلے کا ذکر ہے، اس لیے اس کا نام الزلزال ہے۔ یہ سورت مدینے میں نازل ہوئی۔ قیامت کے روز زمین ایک نہایت سخت زلزلے سے ہلا دی جائے گی اور وہ اپنے اندر کی ہر چیز یعنی خزانے، کانیں، دفینے اور مردے وغیرہ اگل دے گی اور بالکل خالی ہوجائے گی۔ انسان یہ سب دیکھ کر ہکابکا رہ جائے گا اور حیرت سے کہے گا کہ زمین کو کیا ہوگیا۔ اس دن زمین گواہی دے گی کہ فلاں شخص نے اس پر فلاں نافرمانی کی، فلاں نے قتل کیا، فلاں نے چوری کی اور فلاں نے زنا کیا وغیرہ۔ اگر کسی نے عبادت کی ہوگی یا کوئی نیک عمل کیا ہوگا تو اللہ کے حکم سے وہ بھی بتائے گی۔ اس روز ہر شخص اپنی ذرہ برابر نیکی یا برائی بھی دیکھ لے گا۔

سورۃ العادیات

اس سورت کی ابتدا لفظ عادیات (دوڑتے ہوئے گھوڑے) سے ہوئی، اسی لیے اس کا نام العادیات ہے۔ یہ مکی ہے، اس میں انسان کی غفلت اور ناشکری کی عادت بیان کی گئی ہے۔

اللہ نے جنگی گھوڑوں کے حالات وصفات کی قسم کھا کر انسان کے بارے میں دو باتیں کہی ہیں۔ ا۔ انسان اپنی رب کی نعمتوں کا ناشکرا ہے کہ ایک گھوڑے کے برابر بھی وفاداری نہیں دکھاتا۔ مصیبتوں کو یاد رکھتا ہے اور نعمتوں کو بھول جاتا ہے۔ ۲۔ مال کی حرص میں اپنے رب کو فراموش کر رکھا ہے۔ کیا اس کو معلوم نہیں کہ

قیامت کے روز مُردے زندہ کرکے اٹھائے جائیں گے اور ان کو میدان حشر میں جمع کیا جائے گا۔ اس وقت سینوں میں چھپی ہوئی باتیں ظاہر ہوجائیں گی۔ اللہ سب کے اعمال سے باخبر ہے۔ اس لیے اعمال کے مطابق بدلہ دے گا۔

سورۃ القارعہ

اس سورت کی ابتدا لفظ القارعہ (کھڑکھڑا دینے والی) سے ہوئی، اسی لیے اس کا نام القارعہ ہے۔ یہ سورت مکے میں نازل ہوئی۔ اس میں قیامت اور حشر و نشر کے احوال کا بیان ہے۔

قیامت کے دن لوگ پروانوں کی طرح منتشر ہوجائیں گے اور پہاڑ دھنی ہوئی روئی کی مانند ہوجائیں گے۔ جس کی نیکیاں زیادہ ہوں گی وہ عیش و آرام کی جنت میں داخل ہوگا۔ جس کی برائیاں زیادہ ہوں گی وہ اوندھے منہ جہنم میں جا گرے گا۔

سورۃ التکاثر

اس سورت کی ابتدا لفظ التکاثر (کثرت کی طلب) سے ہوئی ہے، اس لیے اس کا نام التکاثر ہے۔ یہ سورت مکے میں نازل ہوئی۔ اس میں مال و اولاد کی کثرت طلب کرنے کی مذمت ہے۔

انسان کو مال و اولاد کی کثرت کی ہوس نے آخرت سے غافل کردیا۔ دن رات اسی دھن میں رہتا ہے کہ مال و اولاد کی کثرت ہوجائے، یہاں تک کہ وہ قبر میں پہنچ جاتا ہے۔ جلد تمہیں معلوم ہوجائے گا کہ مال و اولاد کی کثرت کام آنے والی نہیں۔ موت کے وقت تمہیں آخرت پر یقین آجائے گا اور تم جہنم کو اپنی آنکھوں سے دیکھ لوگے۔ لیکن اس وقت کا دیکھنا اور یقین کرنا نفع نہ دے گا۔ اس روز تم سے یقیناً ان نعمتوں کے بارے میں پوچھا جائے گا۔

سورۃ العصر

یہ سورت لفظ العصر (زمانے) سے شروع ہوئی۔ اسی مناسبت سے اس کا نام العصر ہے۔ یہ سورت مکے میں نازل ہوئی۔ اس میں بے شمار علوم اور دین و دنیا کے منافع ہیں۔

زمانے کی قسم! انسان یقیناً خسارے میں ہے سوائے مومنوں کے، جو ایمان لائے اور نیک کام کرتے رہے۔ انہوں نے ایک دوسرے کو حق پر قائم رہنے اور سختیوں پر صبر کی نصیحت کی۔

سورۃ الھمزہ

اس سورت میں لفظ ہُمَزَہ (طعنہ دینا) آیا ہے، اسی لیے اس کا نام ہُمَزہ ہے۔ یہ سورت مکے میں نازل ہوئی۔ اس میں طعن و تشنیع کی مذمت اور جہنم کی آگ کی شدت کا بیان ہے۔

اس میں لوگوں پر طعن کرنے، عیب لگانے اور مضحکہ اڑانے سے منع کیا گیا ہے۔ جو لوگ حرص کی بنا پر مال جمع کرتے اور گن گن کر رکھتے ہیں اور سمجھتے ہیں کہ یہ مال ہمیشہ ان کے پاس رہے گا، ان کو حرص و طمع کے وبال میں بھڑکتی ہوئی آگ میں جھونکا جائے گا جو بدن کو جلاتی ہوئی دلوں تک پہنچ جائے گی۔ پھر وہ آگ ان کو ہر طرف سے ڈھانپ لے گی۔

سورۃ الفیل

اس سورت میں اصحاب فیل کا واقعہ مذکور ہے، اس لیے اس کا نام الفیل ہے۔ یہ سورت مکی ہے۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت کے سال ابرہہ اور اس کے ساتھیوں نے ہاتھیوں کا ایک عظیم لشکر لے کر بیت اللہ کو منہدم کرنے کے لیے اس پر چڑھائی کی۔ اللہ نے ابابیل کے غول بھیج کر اصحاب فیل پر چھوٹی چھوٹی کنکریاں برسائیں جس سے وہ کھائے ہوئے بھوسے کی مانند ہو گئے۔ جس شخص پر کنکری گرتی اس کے جسم سے پار ہو کر اس کو واصل جہنم کر دیتی۔ اس کے نزول کے وقت مکے میں اس واقعے کو دیکھنے والے بہت سے لوگ موجود تھے۔

سورۃ القریش

اس سورت میں قریش کا ذکر ہے اس لیے اس کا نام القریش ہے۔ یہ سورت مکی ہے۔

مکے میں نہ زراعت تھی اور نہ صنعت، اس لیے وہ سال میں دو تجارتی سفر کرتے تھے۔ سردیوں میں یمن جاتے جو گرم ملک تھا اور گرمیوں میں شام جاتے تھے جو سرد ملک تھا۔ اللہ نے قریش کو یاد دلایا کہ اس نے اسی گھر کے طفیل روزی اور امن دیا، لوگوں کے دل ان کی طرف مائل کیے۔ لوگ بیت اللہ کا خادم سمجھ کر خدمت اور ان کی حفاظت کرتے تھے۔ لہٰذا قریش کو اس کا شکر ادا کرنا چاہیے اور باطل معبود چھوڑ کر صرف اللہ کی عبادت کرنی چاہیے۔

سورۃ الماعون

اس سورت میں لفظ الماعون (برتنے کی عام چیزیں) مذکور ہے، اس لیے اس کا نام الماعون ہو گیا۔ یہ سورت مکی ہے اس میں عاص بن وائل اور ابن ابی بن سلول کی مذمت ہے۔

کیا آپ نے اس کو دیکھا جو کہتا ہے کہ نہ قیامت ہو گی، نہ انصاف اور نہ اعمال

کا بدلہ ملے گا۔ یہ یتیم کو دھکے دیتا ہے اور مسکین کو کھانا کھلانے کی ترغیب نہیں دیتا۔ ایسے نمازیوں کے لیے ہلاکت ہے جو اپنی نماز سے غافل ہیں۔ نہ اس کی پابندی کرتے ہیں اور نہ خشوع وخضوع سے ادا کرتے ہیں۔ یہ دکھانے کے لیے نماز پڑھتے ہیں۔ یہ زکاۃ وصدقات تو کیا عام برتنے کی چیزیں مثلاً سوئی، دھاگہ، رسی، ڈول، دیگچی وغیرہ بھی مانگنے پر کسی کو مستعار نہیں دیتے۔

سورۃ الکوثر

اس سورت میں الکوثر (ایک جنتی نہر) اور النحر (قربانی) کا ذکر ہے۔ اسی مناسبت سے اس کا نام الکوثر اور النحر ہے۔ یہ سورت مکے میں نازل ہوئی۔ اس میں بے شمار اسرار وحکم ہیں۔

ہم نے آپ کو کوثر عطا کی جس میں دنیا وآخرت دونوں کی بھلائی کی کثرت ہے۔ اتنے بڑے انعام کا شکر یہ ہے کہ آپ نماز پڑھتے رہیے اور قربانی کرتے رہیے۔ عرب میں جب کسی کی نرینہ اولاد مرجاتی تو کہتے کہ یہ تنہا ہوگیا۔ مشرکین کا خیال تھا کہ آپ کے صاحبزادوں کے انتقال کے بعد آپ کا سلسلہ ختم ہوجائے گا اور آپ کا نام باقی نہیں رہے گا۔ اللہ نے فرمایا کہ بے شک آپ کا نام رہتی دنیا تک باقی رہے گا۔ حقیقت میں آپ کے دشمن ہی کا نام مٹنے والا ہے۔

سورۃ الکافرون

اس سورت میں کافر سرداروں کی ایک پیش کش کا ذکر ہے۔ اسی سے اس کا نام الکافرون ہے۔ یہ سورت مکی ہے۔ اس میں واضح کیا گیا ہے کہ معبود حقیقی کی عبادت کرنے والا کبھی باطل کا رخ نہ کرے گا۔ اللہ نے فرمایا کہ آپ مشرکین کے دین سے پوری طرح بیزاری کا اعلان فرمادیں اور صاف صاف بتادیں کہ خواہ تم میرے معبود

برحق کی عبادت کرو یا نہ کرو، میں تمہارے بتوں کو ہرگز نہیں پوجوں گا۔تمہارے لیے تمہاری راہ ہے جس پر تم بھٹک رہے ہو اور میرے لیے میرا راستہ ہے جس پر میں قائم ہوں اور میرے رب کا پسندیدہ اور بتایا ہوا ہے۔

سورۃ النصر

اس سورت کو النصر اور التودیع کہتے ہیں۔ اس میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے انتقال کا وقت قریب ہونے کی طرف اشارہ ہے۔ یہ سورت مدینے میں نازل ہوئی اور سب سے آخری سورت ہے۔ اس میں بتایا گیا ہے کہ آپ کی بعثت اور دنیا میں قیام کا مقصد پورا ہوگیا، مکہ فتح ہوگیا اور قبائل فوج در فوج اسلام میں داخل ہوگئے۔ اس لیے آپ اللہ کی حمد و تسبیح اور استغفار میں لگ جائیے۔

سوۃ الھب

اس سورت میں ابولہب اور اس کی بیوی کا ذکر ہے، اسی لیے اس کا نام الھب ہے۔ یہ سورت مکی ہے۔

جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے قریش کو جمع کر کے آخرت کے عذاب سے ڈرایا تو ابولہب نے کہا کہ آپ کی ہلاکت ہو، کیا آپ نے اسی لیے ہمیں جمع کیا تھا۔ اللہ نے فرمایا کہ ابولہب ہلاک و برباد ہوگیا۔ مال، اولاد، اس کو ہلاکت سے نہ بچاسکی۔ لوگوں نے دنیا ہی میں دیکھ لیا کہ وہ کیسی بے بسی میں مرا۔ اس کی بیوی بھی اس کے ساتھ جہنم میں داخل ہوگی اور جہنم کا ایندھن سمیٹ سمیٹ کر لائے گی اور اس آگ میں ڈالے گی جس میں اس کا خاوند جل رہا ہوگا۔

سورۃ الاخلاص

اس سورت کے بہت سے نام ہیں۔ ان میں الاخلاص سب سے زیادہ مشہور ہے۔ یہ سورت مکے میں نازل ہوئی۔ اس میں خالص توحید کا بیان ہے۔

مشرکین آپ سے آپ کے رب کی صفت پوچھتے ہیں۔ آپ ان کو بتا دیجیے کہ ہمارا معبود اللہ ہے جو اپنی ذات وصفات میں واحد واحد ہے۔ وہ ہمیشہ سے ہے اور ہمیشہ رہے گا۔ اس جیسا کوئی نہیں۔ نہ اس کا کوئی وزیر، مشیر اور شریک ہے اور نہ کوئی اس کے برابر اور ہم جنس۔ وہ بے نیاز ہے، اس کو کسی کی حاجت نہیں۔ ساری مخلوق اس کی محتاج ہے۔

سورۃ الفلق

اس سورت میں الفلق (صبح) آیا ہے۔ اسی سے اس کا نام الفلق ہے۔ یہ سورت مدینے میں نازل ہوئی۔

آپ کہہ دیجیے کہ میں اس رب کی پناہ میں آتا ہوں جس نے روشنی پیدا کی، جو رات کی تاریکی کو پھاڑ کر نمودار ہوتی ہے۔ میں ہر مخلوق کے شر سے جس میں کوئی بدی ہو خالق حقیقی کی پناہ میں آتا ہوں۔ جب ظلمت اور تاریکی پھیل جائے تو اس کے شر سے اور ان عورتوں کے شر سے جو گرہوں میں پھونکتی ہیں اور حاسد کے شر سے جب وہ حسد کرے، اللہ کی پناہ میں آتا ہوں۔

سورۃ الناس

اس سورت میں لفظ الناس آیا ہے۔ اسی سے اس کا نام الناس ہے۔ یہ سورت مدینے میں نازل ہوئی۔

اس میں اللہ کی تین صفات کا بیان ہے۔ پرورش کرنا، مالک وشہنشاہ ہونا، عبادت کے لائق ہونا۔ اس لیے جو بھی پناہ اور بچاؤ کا طالب ہو وہ اللہ کی پناہ میں آجائے۔ شیطان کے شر سے وہی محفوظ رہتا ہے جس کو اللہ بچالے اس لیے انسان کو شیطان کے شر سے بچنے کے لیے اللہ کی پناہ حاصل کرنی چاہیے خواہ شیطان جنوں میں سے ہو یا انسانوں میں سے یا وہ ابلیس ہو۔

زبدۃ البیان

سیّد فضلُ الرحمٰن

(مؤلف معجم القرآن، ہادیٔ اعظم، فرہنگ سیرت اور قاموس الحدیث وغیرہ)

عام فہم، سلیس اور آسان ترجمۂ قرآن

اردو میں نہایت سلیس، عام فہم اور آسان ترجمہ

قرآن کے الفاظ کے قریب ترین ترجمہ

عربی کے جو الفاظ اردو میں عام استعمال ہوتے ہیں، انہیں برقرار رکھا گیا ہے

جہاں بہت ضروری ہوا صرف وہاں حاشیے پر وضاحت کردی گئی ہے۔

احسن البیان فی تفسیر القرآن

سیّد فضلُ الرحمٰن

قرآن حکیم کی مختصر، جامع، آسان، عام فہم اور مستند ترین تفسیر

نیا ایڈیشن نظرِ ثانی۔ اضافوں اور مفصل حوالوں کے ساتھ

جواہر البیان

خلاصہ احسن البیان فی تفسیر القرآن

سیّد فضلُ الرحمٰن

عوام اور خواص میں مقبول انتہائی سادہ

اور سلیس تفسیر احسن البیان فی تفسیر القرآن کا خلاصہ ایک جلد میں

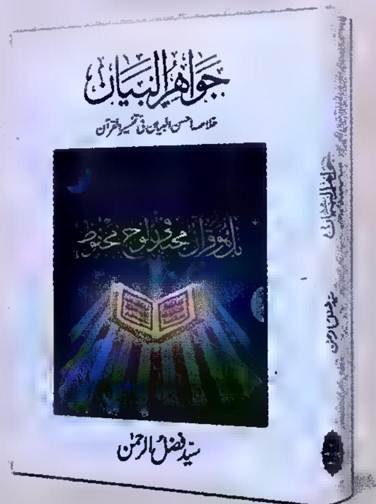

زوّار اکیڈمی پبلی کیشنز
info@rahet.org - www.rahet.org
zawwar academy publication
research academy for higher education & technology
A-4/18, Nazimabad No 4, Karachi. 03132525130